

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الشیانی

کتاب ایمان و الکفر

کتاب الحجّت

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت ثقل الاسلام علامہ فہار مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی مدبر رحمت

مفسر قرآن بالجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مسنف دوستدکتاب

ناشر

ظفر میم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۱۲ کراچی

ب
جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ————— ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲- کراچی

مطبع ————— قریشی آرٹ پریس ناظم آباد نمبر ۲- کراچی

کتابت ————— سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ————— ۱۸۰ روپے

بارہم ————— اگست ۲۰۰۳ء

انسانہ اور حیات بعد الموت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے یہ سیرت علیؑ میں قرآن اور اہل بیتؑ اور اہل بیت کی دینی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی اسی طرح آخر تک یہ سلسلہ چلے گا۔ ہر سوانح عمری کا حجم کم سے کم چار سو صفحہ ہو گا میں نے یہ ایک لمبا پروگرام اپنے سامنے رکھ لیا ہے موت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے ایسی صورت میں جو وہ سوانح عمریوں کے مکمل ہونے کی کوئی صورت تو نظر نہیں آرہی مگر جس خالق برحق اور قادر مطلق نے اتنا کام مجھ سے لیا چاہے اس رحمت واسعہ سے کیا بعید ہے کہ وہ یہ کام بھی مجھ ناچیز کے ہاتھوں سے پورا کرادے اس پروگرام کے تحت انشاء اللہ العزیز ہمارے مذہب کے تمام حقائق ناظرین کے سامنے آجائیں گے میں ارباب عقل و فہم اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ ملتی ہوں کہ اگر اس سلسلہ میں کچھ غلطیاں نظر سے گزریں تو بجلے طعن و تشنیع سے میرا کیجو زخمی کرنے کے اس خیال کے پیش نظر درگزر فرمائیں کہ غلطیوں سے بشریت کا دامن پاک نہیں۔ و ما توفیق الا باللہ

ما قلم اشم

سید ظفر حسن نقوی الامروہوی

بارگاہِ باری میں عرض

اے قادرِ مطلق، اے محبوبِ برحق تیری بارگاہِ عز و جلال میں بصدِ عجز و نیاز یہ التجا کرتا ہوں کہ اگر یہ میری ناچیز دینی خدمت تیری نگاہِ لطف و کرم قابلِ اجر قرار پا جائے تو اس کا ثواب میرے ان شفیق والدین کی روح کو عطا فرما دینا جن کی آغوشِ شفقت میں پرورش پاک میں اس قابل ہوا کہ پچاس سال سے تیرے دینِ برحق کی تحمیراً و تقریراً خدمت کرتا چلا آ رہا ہوں یہ سب تیری توفیق اور تیرے ان نیک بندوں کی دعاؤں کا اثر ہے جن کو تو نے میرا ماں باپ بنایا۔ محمد و آلِ محمد کے صدقے اُن کی روح کو اپنی رحمت و برکت کے سائے میں لے لینا۔

میں ہوں تیرا گنہگار بندہ

سید ظفر حسن

خدمات کا تعارف

مجھے اس بات پر جتنا بھی فخر ہو کم ہے کہ خدا نے مجھے اپنے فضل و کرم سے ایک ایسے عالم کی فرزندگی کا شرف بخشا جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہب اور قوم کی خدمت میں گزارا اور میرے تمام بھائیوں کی یہ خواہش بھی کہ اُمول کافی بھی اسی معیار سے طبع کرائی جائے جس معیار پر تعبی القرآن ہے یہ تیسری جلد زیور طبع سے آراستہ ہو کر قوم کے سامنے پیش کی جا رہی ہے اس میں شک نہیں کہ یہ کام کوئی آسان کام نہ تھا مگر میرے چھوٹے بھائی سید شہیدہ الحسن صاحب بی سی سی آئی نے باوجود عظیم مشغولیت کے میری پوری طرح مدد کی۔ اس کے علاوہ میں عالی جناب شیخ اصغر صاحب پرنسپل جامعہ امامیہ کراچی اور عالی جناب مولانا کاظم نقوی صاحب سابق پرنسپل جامعہ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ ان حضرات نے جہاں کہیں کسی حدیث کا ترجمہ رد کیا تھا میری مدد فرمائی۔

راقم ڈاکٹر سید ندیم الحسن

مئی ۱۹۹۰ء

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	نمبر شمار	باب نمبر صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۲۰۰	۱۲۹	۲۱۔ طہنت مومن و کافر	۵	۱۱۰	۱۔ ذکر مولد البی و وفات آنحضرتؐ	
۲۰۹	۱۳۰	۲۲۔ ذکر تکلیف اذل	۲۹	۱۱۱	۲۔ ذکر مولد امیر المومنینؑ	
۲۱۲	۱۳۱	۲۳۔ آخر مینہ	۳۹	۱۱۲	۳۔ مولد جناب فاطمہؑ	
۲۱۷	۱۳۲	۲۴۔ سب سے پہلے اقرار ربوبیت کرنا اے رسول خداؐ تھے	۴۵	۱۱۳	۴۔ مولد امام حسن علیہ السلام	
۲۲۰	۱۳۳	۲۵۔ عالمِ دین کیسے جواب دیا	۴۹	۱۱۴	۵۔ مولد امام حسینؑ	
۲۲۰	۱۳۴	۲۶۔ فطرتِ خلق توحید پر ہے	۵۶	۱۱۵	۶۔ مولد علی ابن حسینؑ	
۲۲۲	۱۳۵	۲۷۔ مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا	۶۰	۱۱۶	۷۔ مولد امام محمد باقرؑ	
۲۲۳	۱۳۶	۲۸۔ کیفیت خلقِ مومن	۶۶	۱۱۷	۸۔ مولد ابو عبد اللہ جعفر بن محمدؑ	
۲۲۳	۱۳۷	۲۹۔ ائمہ الصبیحہ تھے اکہ اسلام	۷۳	۱۱۸	۹۔ مولد امام موسیٰ بن جعفرؑ	
۲۲۵	۱۳۸	۳۰۔ سکونِ قلب ایمان ہے۔	۹۱	۱۱۹	۱۰۔ مولد امام رضاؑ	
۲۲۶	۱۳۹	۳۱۔ اخلاص	۱۰۲	۱۲۰	۱۱۔ مولد امام محمد تقیؑ	
۲۲۸	۱۴۰	۳۲۔ شرایع	۱۱۲	۱۲۱	۱۲۔ مولد امام علی نقیؑ	
۲۳۰	۱۴۱	۳۳۔ دعائِ اسلام				
۲۳۹	۱۴۲	۳۴۔ اسلام لانے سے قبل سے بچے جانا ثوابِ ایمان	۱۲۱	۱۲۲	۱۳۔ مولد امام حسن عسکریؑ	
		پر موقوف ہے۔	۱۴۱	۱۲۳	۱۴۔ مولد صاحب الامرؑ	
۲۴۱	۱۴۳	۳۵۔ اسلام ایمان کے اندر داخل ہے	۱۶۲	۱۲۴	۱۵۔ آئمہ اثنا عشریہ کی امامت پر نص	
۲۴۵	۱۴۴	۳۶۔ اسلام قبل ایمان ہے	۱۷۹	۱۲۵	۱۶۔ جب کوئی بات کسی کے بائیں کمرے جاؤ وہ	
۲۴۷	۱۴۵	۳۷۔ تہمید ہر دو باب سابق			اس کے بھلے اس کی اولاد میں پائی جائے۔	
۲۵۶	۱۴۶	۳۸۔ اجزاء کا تمام اجزاء بننے سے تعلق	۱۸۰	۱۲۶	۱۷۔ آئمہ اہلِ امامی قائم کرنے والے اسہدایت کرنے والے ہیں۔	
۲۶۶	۱۴۷	۳۹۔ سبقتِ الایمان				
۲۶۹	۱۴۸	۴۰۔ درجاتِ ایمان	۱۸۲	۱۲۷	۱۸۔ امام علیہ السلام شک مانی پہنچانا	
۲۷۲	۱۴۹	۴۱۔ تہمید	۱۸۴	۱۲۸	۱۹۔ مال نے و انفال و نفیس خمس	

صفحہ نمبر	باب نمبر	عنوان	نمبر شمار	باب نمبر صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۳۲۶	۱۴۹	استوائے عمل اور اس پر باقی رہنا	۶۱	۲۴۳	۱۵۰	نسبت اسلام
۳۲۸	۱۵۰	عبادت	۶۲	۲۴۶	۱۵۱	خصال المؤمن
۳۳۰	۱۵۱	نیت	۶۳	۲۴۹	۱۵۲	تمتہ دو باب سابق
۳۳۱	۱۵۲	تتمہ	۶۴	۲۸۱	۱۵۳	صفت ایمان
۳۳۲	۱۵۳	عبادت میں میانہ روی	۶۵	۲۸۳	۱۵۴	فضیلت ایمان اسلام پر
۳۳۴	۱۵۴	اس کے بارے میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتے ہیں	۶۶	۲۸۵	۱۵۵	حقیقت ایمان و یقین
۳۳۵	۱۵۵	صبر	۶۷	۲۸۷	۱۵۶	اتفک
۳۳۷	۱۵۶	شکر	۶۸	۲۸۸	۱۵۷	المکام
۳۵۳	۱۵۷	حسن خلق	۶۹	۲۹۱	۱۵۸	فضیلت الیقین
۳۵۷	۱۵۸	کشادہ روی	۷۰	۲۹۵	۱۵۹	رضا بالقضار
۳۵۹	۱۵۹	صدق اور دائرے امانت	۷۱	۳۰۰	۱۶۰	تفویض الی اللہ و توکل علی اللہ
۳۶۲	۱۶۰	حیا	۷۲	۳۰۵	۱۶۱	خوف و رجاء
۳۶۴	۱۶۱	عفو	۷۳	۳۱۰	۱۶۲	اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن
۳۶۷	۱۶۲	غصہ کا پینا	۷۴	۳۱۲	۱۶۳	اعترا ت تفسیر
۳۷۰	۱۶۳	حلم	۷۵	۳۱۳	۱۶۴	اطاعت و تقویٰ
۳۷۳	۱۶۴	حفظ لسان و خموشی	۷۶	۳۱۷	۱۶۵	دفع
۳۷۸	۱۶۵	مدارات	۷۷	۳۲۱	۱۶۶	عفت
۳۸۰	۱۶۶	رفق	۷۸	۳۲۳	۱۶۷	محارم سے اجتناب
۳۸۴	۱۶۷	تواضع	۷۹	۳۲۵	۱۶۸	ادائے فرائض

ايك سود سوال باب

البواب التارخ، بيان مولد النبي صلى الله عليه وآله وفات آنحضرت صلعم

أبواب التارخ ١١٠

باب مولد النبي صلى الله عليه وآله
وفاته

وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ لِاثْنَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ فِي عَامِ الْفِيلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
مَعَ الزَّوَالِ . وَرُوِيَ أَيْضاً عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ بِأَرْبَعِينَ سَنَةً . وَحَمَلَتْ بِهَا أُمُّهُ فِي أَيَّامِ
التَّشْرِيقِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُطْطَى وَكَانَتْ فِي مَنَازِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوُلِدَتْهُ فِي شَعْبِ أَبِي طَالِبٍ
فِي دَارِ النَّخْلِ بْنِ يُوْنُسَ فِي الرَّأْيَةِ الْقُصَوَى عَنْ يَسَارِكِ وَأَنْتَ دَاخِلُ الدَّارِ . وَقَدْ أَخْرَجَتِ الْخَيْرَانُ
ذَلِكَ الْبَيْتَ قَصِيرَتُهُ مَسْجِداً . يُصَلِّي النَّاسُ فِيهِ . وَبَقِيَ بِمَكَّةَ بَعْدَ مَبْعُوثِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةِ سَنَةً ، ثُمَّ هَاجَرَ
إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ، ثُمَّ قُبِضَ ﷺ لِاثْنَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ يَوْمَ
الْاِثْنَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَتَوَفَّى أَبُوهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ أَخْوَالِهِ وَهُوَ ابْنُ
شَهْرَيْنِ وَمَاتَتْ أُمُّهُ أَمْنَةُ بِنْتُ وَهَبٍ بِنْتُ عَبْدِ مَنَافٍ بِنْتُ زُهْرَةَ بِنْتُ كَلَابِ بْنِ مُرَّةَ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ بِنِ
غَالِبٍ وَهُوَ ﷺ ابْنُ أَرْبَعِ سِنِينَ وَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ﷺ نَحْوَ ثَمَانِ سِنِينَ وَتَزَوَّجَ خَدِيجَةُ
وَهُوَ ابْنُ بَضْعَ وَعَشْرِينَ سَنَةً ، فَوُلِدَ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعُوثِهِ ﷺ الْقَاسِمُ وَرُقِيَّةُ وَزَيْنَبُ وَأُمُّ كُلثُومَ وَوُلِدَ لَهُ
بَعْدَ الْمَبْعُوثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَرُوِيَ أَيْضاً أَنَّهُ لَمْ يُولَدْ بَعْدَ الْمَبْعُوثِ إِلَّا فَاطِمَةُ
عَلَيْهَا السَّلَامُ وَأَنَّ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وَلِدَا قَبْلِ مَبْعُوثِهِ ، وَمَاتَتْ خَدِيجَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِينَ خَرَجَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مِنَ الشَّعْبِ وَكَانَ ذَلِكَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ بِسَنَةٍ وَمَاتَ أَبُو طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِ خَدِيجَةَ بِسَنَةٍ فَلَمَّا
فَقَعَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَأْنُ الْمَقَامِ بِمَكَّةَ وَدَخَلَ حُزْنٌ شَدِيدٌ وَشَكَا ذَلِكَ إِلَى جَبْرِئِيلَ ﷺ

فَأَوْحَىٰ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِلَيْهِ: أُخْرِجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلَهَا، فَلَيْسَ لَكَ بِمَكَّةَ نَاصِرٌ بَعْدَ أَبِي طَالِبٍ وَأَمْرُهُ: ~~بِالْهَجْرَةِ~~.

آنحضرت کی ولادت عام الفیل میں دس سال ابراہیم معہ ہاتھیوں کی فوج کے کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے آیا تھا ۱۲ ربیع الاول روز جمعہ وقت زوال ہوئی اور ایک روایت میں ہے طلوع فجر کے وقت بعثت سے پالیس سال قبل اور ایام تشریق میں آپ کا محل حجرہ وسطیٰ کے قریب خانہ عبد اللہ بن عبد المطلب میں قرار پایا اور ولادت ہوئی شعب ابو طالب کے اندر محمد بن یوسف کے گھر کے اس حتمہ آخر میں جو داخل ہونے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے خیر زان مادر خلیفہ ہندی عباسی نے اسے خرید کر مسجد بنادیا جس میں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

توضیح :- ایام تشریق کے بارے میں علماء اسلام کا اختلاف ہے بعض نے کہا ۱۲، ۱۳، ۱۴ ربیع الاول ۱۲ مراد ہے لیکن اس صورت میں آنحضرت کے حمل کی مدت صرف تین ماہ یا پھر سترہ ماہ قرار پاتی ہے لیکن ایسا کسی نے ذکر نہیں کیا۔ دوسرا قول ہے ہر ماہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ درست معلوم ہوتا ہے۔ علامہ کلینی کے اس بیان سے تاریخ ولادت ۱۲ ربیع الاول معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ شیعہ علماء کا اس

اجماع ہے کہ حضور ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے لہذا علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ روایت ضعیف ہے بلا سند کبھی گئی یا بصورت تقیہ ایسا لکھا گیا ہے۔

اور بعد بعثت ۱۲ سال تک آپ کا قیام مکہ میں رہا پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی اور دس سال تک زندہ رہے پھر ۱۲ ربیع الاول روز دوشنبہ ۶۳ سال کی عمر میں رحلت کی۔

تاریخ وفات کی روایت بھی ضعیف ہے اور بنا بر تقیہ کبھی گئی ہے شیعہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ تاریخ وفات ۲۸ صفر ہے۔

نوٹ :- کافی میں اکثر روایتیں ضعیف درج ہو گئی ہیں جن کی توضیح علامہ مجلسی نے اپنی بے نظیر کتاب مرآة العقول میں جو کافی کی بہترین شرح ہے۔ فرمادہ ہے انشاء اللہ ہم دونوں جلدوں کے ترجمہ سے فارغ ہو کر ایک فیہمہ میں ضعیف روایتوں کو درج کر دیں گے۔

مادر آپ کے والد حضرت عبد اللہ نے مدینہ میں اپنے ماموؤں کے پاس انتقال کیا جبکہ آپ صرف دو ماہ کے تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ نے اس وقت انتقال کیا جبکہ آپ چار سال کے تھے اور حضرت عبد المطلب کے انتقال کے وقت آپ کی عمر صرف آٹھ سال تھی اور حضرت خدیجہ سے آپ نے جب شادی کی تو آپ کی عمر ۲ سال چند ماہ تھی مشہور روایت ۲۵ سال ہے اور بعثت سے قبل بطن جناب خدیجہ سے قاسم و زینب و ام کلثیم پیدا ہوئے (یہ روایت بھی ضعیف

ہے یہ مینوں لڑکیاں حضرت کی پروردہ تھیں ہاں خواہر خدیجہ کے بطن سے تھیں یہ روایت تفسیر میں لکھی گئی ہے) اور بعد بعثت بطن خدیجہ سے طیب و طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں اور طیب و طاہر قبل بعثت پیدا ہوئے تھے اور جناب خدیجہ کا انتقال آنحضرت کے شعب سے نکلنے کے بعد ہوا اور یہ ہجرت سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے اور ابوطالب کا انتقال وفات خدیجہ سے ایک سال بعد ہوا ان دونوں کے انتقال کے بعد مکہ میں رہنا حضرت پر رشاقت ہوا اور بے حد رزن و ملال ہوا۔ جبرئیل سے شکایت کی۔ خدا نے وحی کی کہ اس قریب سے جس کے باشندے ظالم ہیں بھل جاؤ، ابوطالب کے بعد مکہ میں تمہارا کوئی ناصر نہیں اور ہجرت کا حکم دیا۔

۱۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَحْمَدٍ حَمَّادٍ الْكَلْبِيِّ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدَ آدَمَ؟ فَقَالَ: كَانَ وَاللَّهِ سَيِّدَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ؛ وَمَا بَرَأَ اللَّهُ بَرِيَّةً خَيْرًا مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۱۔ راوی نے پوچھا کیا رسول اللہ سردارِ اولادِ آدم تھے؟ فرمایا، وہ تمام مخلوقِ الہی کے سردار تھے۔ خدا نے محمد سے بہتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی۔

۲۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَا بَرَأَ اللَّهُ نَسَمَةً خَيْرًا مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۲۔ فرمایا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے خدا نے کسی چیز کو محمد سے بہتر پیدا نہیں کیا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى وَحَمَّادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مَرْزُومٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَعَلَيْتَا نَوْدَا يَعْهِي رُوحًا بِلَا بَدَنٍ قَبْلَ أَنْ أُخْلِقَ سَمَاوَاتِي وَأَرْضِي وَعَرْشِي وَبَحْرِي فَلَمْ تَزَلْ تُهْلِلُنِي وَتُجَدِّدُنِي، ثُمَّ جَمَعْتُ رُوحَكُمْ فَجَعَلْتُكُمْ وَاحِدَةً فَكَانَتْ ثُمَّ جَدِّدُنِي وَتَقَدَّسُنِي وَتَهْلِلُنِي، ثُمَّ قَسَمْتُهَا ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ ثَلَاثِينَ فَصَارَتْ أَرْبَعَةً: مُحَمَّدٌ وَاحِدٌ وَعَلِيٌّ وَاحِدٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَلَاثَانِ، ثُمَّ خَلَقَ اللَّهُ فَاطِمَةَ مِنْ نُورٍ ابْتَدَأَ هَا رُوحًا بِلَا بَدَنٍ، ثُمَّ مَسَحَنَا بِبَيْمِهِ فَأَقْنَى نُورَهُ فِينَا

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (حدیث قدسی) اے محمد میں نے تم کو اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا۔ یعنی روح بلا بدن کے آسمانوں، زمین، عرش اور دریا کے پیدا کرنے سے پہلے، پس تم میری تسبیح اور تحلیل کرتے

رہے پھر میں نے تم دونوں کی روحوں کو جمع کیا اور تم دونوں کو ایک کر دیا۔ تم اس حالت میں بھی میری تعجید اور تقدیس کرتے رہے پھر میں نے تم کو دوسرا یا اور دونوں کے پھر دھسے کیے پس چار ہو گئے، ایک محمد، ایک علی اور دو حسن و حسین، امام نے فرمایا اللہ نے فاطمہ کو پیدا کیا، اس ابتدائی نور سے جو روح بلا ملک تھا۔ پھر ہم کو اپنی قدرت سے پیدا کیا، پس اس کا نور ہم میں جاتا ہوا

۴۔ اَحْمَدُ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ: قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام : يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَلَمْ تَكْ شَيْئًا وَتَفَخَّخْتُ فُكَّ مِنْ رُوحِي كَرَامَةً مِنِّي أَكْرَمْتُكَ بِهَا حِينَ أَوْجَبْتُ لَكَ الطَّاعَةَ عَلَى خَلْقِي جَمْعًا، فَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي وَأَوْجَبْتُ ذَلِكَ فِي عِلِّيِّ وَفِي نَسْلِهِ، مِمَّنْ اخْتَصَصْتُ مِنْهُمْ لِنَفْسِي

۴۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے وحی کی رسول پر، اے محمد میں نے تجھ کو خلق کیا اور انہما کی کہ تو کچھ نہ تھا اور میں نے تجھے بزرگ دینے کے لیے اپنی روح تیرے اندر بھونکی، میں نے تیری اطاعت کو اپنی تمام مخلوق پر واجب کیا پس جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور یہی اطاعت میں نے علی اور ان کی نسل کے بیٹے ان لوگوں کے لیے رکھی ہے جن کو میں نے اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام فَأَجَرَيْتُ اخْتِلَافَ الشَّيْعَةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُنْفَعِرًا دَائِبًا يُوْخِذُ بِنَسْبِهِ ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَفَاطِمَةَ، فَمَكَّنُوا أَلْفَ دَهْرٍ، ثُمَّ خَلَقَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ، فَأَشْهَدَهُمْ خَلْقَهَا وَأَجْزَى طَاعَتَهُمْ عَلَيْهَا وَقَوَّضَ أُمُودَهَا إِلَيْهِمْ، فَهُمْ يُجِلُّونَ مَا يَشَاوُونَ وَيَحْجِرُونَ مَا يَشَاوُونَ وَلَنْ يَشَاوُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ الدِّيَانَةُ الَّتِي مَنْ تَقَدَّمَهَا مَرَقَ وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا مَحَقَّ وَمَنْ لَزِمَهَا لَحِقَ، حُذِّهَا إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے شیعوں کے اختلاف کا ذکر کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے

محمد اللہ ہمیشہ سے واحد و یکتا ہے۔

پھر اس نے محمد علی اور فاطمہ کو پیدا کیا اور ان حضرات کو ان کی خلقت پر گواہ بنایا اور ان کی اطاعت کو لوگوں پر واجب کیا اور ان کے معاملات کو ان کے سپرد کیا۔ پس وہ جس چیز کو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں اور جسے چاہتے ہیں

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ : إِنَّا أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِ نَوَّهَ اللَّهُ بِأَسْمَائِنَا إِنَّهُ لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - ثَلَاثًا - أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - ثَلَاثًا - أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا - ثَلَاثًا -

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سب سے پہلے وہ خانوادہ ہیں کہ بلند کیا اللہ نے ہمارے ناموں کو جب اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ایک منادی کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ (تین بار) اور اشہد ان محمد رسول اللہ (تین بار) اور اشہد ان امیر المؤمنین حقاً (تین بار)

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصَّغِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ كَانَ إِذْ لَكَانَ ، فَخَلَقَ الْكَانَ وَالْمَكَانَ ، وَخَلَقَ نُورًا لَأَنْوَارِ ، الَّذِي نُورَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَاجْرَى فِيهِ مِنْ نُورِهِ الَّذِي نُورَتْ مِنْهُ الْأَنْوَارُ وَهُوَ النُّورُ الَّذِي خَلَقَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا ، فَلَمْ يَزَلْ الْأَنْوَارُ نُورَيْنِ ، أَوْ لَيْتَ ، إِذْ لَا شَيْءَ كَوْنٌ قَبْلَهُمَا ، فَلَمْ يَزَلْ الْأَيْخِرَانِ ظَاهِرَيْنِ مُطَهَّرَيْنِ فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ حَتَّى افْتَرَقَا فِي أَظْهَرِ ظَاهِرَيْنِ فِي عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کوئی نہ تھا۔ خدا نے کون و مکان کو پیدا کیا۔ اور ایک نور کو پیدا کیا جس سے تمام انوار نے روشنی حاصل کی اور اس میں جگہ دی اپنے اس نور کو جس سے انوار کو ضیاء دی، یہی وہ نور تھا جس سے محمد و علی کو پیدا کیا۔ یہی دو نسل نورِ اولین تھے ان سے پہلے کوئی اور شے نہ تھی یہ ظاہر و مطہر اصلا بظاہرہ کی طرف منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ دو پاک صلبوں عبد اللہ اور ابوطالب میں منتقل ہوئے۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ [عَنْ مُحَمَّدٍ] بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ أَوَّلَ مَا خَلَقَ خَلَقَ مُحَمَّدًا عليه السلام وَغَيْرَتَهُ الْهَدَاةَ الْمُهْتَدِينَ ، فَكَانُوا أَشْبَاحَ نُورٍ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ ، قُلْتُ : وَمَا الْأَشْبَاحُ ؟ قَالَ : ظِلُّ النُّورِ أَبْدَانُ نُورَانِيَّةٍ بِأَنْزَاجٍ وَكَانَ مُؤَيَّدًا بِرُوحٍ وَاحِدَةٍ وَهِيَ رُوحُ الْقُدُسِ ، فِيهِ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهُ وَغَيْرَتُهُ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ حُلَمَاءَ ، عُلَمَاءَ ، بَرَّةَ ، أَصْفِيَاءَ ، يَعْبُدُونَ اللَّهَ بِالْقَلَاءَةِ وَالْعَمُومِ وَالسُّجُودِ وَالسَّبِيحِ وَالنَّهْلِيلِ وَيُصَلُّونَ الصَّلَوَاتِ وَيَحْجُّونَ وَيَصُومُونَ .

۱۰۔ جابر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر خدا نے سب سے پہلے حضرت رسول خدا اور ان کی عزت کو پیدا کیا جو خلق کو ہدایت کرنے والے ہیں وہ نورانی پیکر تھے پیش خدا میں نے کہا اشہاح سے کیا مراد ہے۔ فرمایا نور کا پرتو، ابدان نورانیہ بلا ادواح اور وہ مؤید تھے روح واحد سے جو روح القدس ہے پس وہ اور ان کی عزت اسی القدس سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اسی لئے اللہ نے ان کو حلیم، عالم، نیک اور صافات باطن بنایا۔ وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز سے روزہ سے سجدوں سے اور تسبیح و تہلیل سے نماز پڑھتے ہیں حج کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرِ فِي، عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَارِثٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ غَيْرِهِ: لَمْ يَكُنْ لَهُ قِيٌّ وَكَانَ لَا يَمُوتُ فِي طَرِيقٍ فَيَمُوتُ فِيهِ بَعْدَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا عُرِفَ أَنَّهُ قَدْ مَرَّ فِيهِ لِطَيْبٍ عُرِفَ وَكَانَ لَا يَمُوتُ بِحَجَرٍ وَلَا بِشَجَرٍ إِلَّا سَجَدَ لَهُ

۱۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ میں تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں۔

حضرت کے سایہ نہ تھا۔ جب کسی راستے سے گزرتے تو تین روز تک وہاں خوشبو رہتی، تیسرے جب کسی حجر یا شجر کی طرف سے گزرتے تو وہ سجدہ کرتا تھا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَعْمٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْتَهَى بِهِ جِبْرِئِيلُ إِلَى مَكَانٍ فَخَلَّى عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ: يَا جِبْرِئِيلُ تَخْلِينِي عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ؟ فَقَالَ: امْنِمْهُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ وَطَّئَتْ مَكَانًا مَا وَطَّئَهُ بَشَرٌ وَمَا مَشَى فِيهِ بَشَرٌ قَبْلَكَ.

۱۲۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ معراج کو گئے تو جبریل ان کے ساتھ ایک مقام

نک گئے اس کے بعد حضرت سے الگ ہو گئے آپ نے فرمایا۔ اسے جبریل کیا اس حالت میں تم میرا ساتھ چھوڑ رہے ہو انھوں نے کہا۔ آپ آگے چلیں بعد اس مقام پر آپ سے پہلے کوئی انسان نہیں گیا اور نہ اس جگہ پر چلا ہے۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حُمْرَةَ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا حَاضِرٌ فَقَالَ: جُعِلَتْ فِدَاكَ كَمْ عُرِجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَأَوْفَقَهُ جِبْرِئِيلُ مَوْقِعًا فَقَالَ لَهُ: مَكَانَكَ يَا مُحَمَّدٌ فَلَقَدْ وَفَّقْتَ مَوْقِعًا مَا وَفَّقَهُ مَلَكٌ قَطُّ وَلَا نَبِيٌّ، إِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّيُ، يَا جِبْرِئِيلُ وَكَيفَ يُصَلِّي؟

قَالَ: يَقُولُ: سُتُوحٌ قُدُّوسٌ أَنَارَتْ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّوحَ، سَقَتْ رَحْمَتِي عَضْبِي، فَقَالَ: اللَّهُمَّ عَمَّوَكْ عَمَّوَكْ، قَالَ: وَكَانَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ: جُعِلَتْ فِذَاكَ مَا تَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى؟ قَالَ: مَا بَيْنَ سَيْبِهَا إِلَى رَأْسِهَا، فَقَالَ: كَانَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ يَتَلَا لَا يَخْفَى وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا وَقَدْ قَالَ: زَبْرَجْدٌ، فَتَنَظَّرَ فِي مِثْلِ سَمِ الْأَبْرَةِ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ وَنُورِ الْعِظَمَةِ، فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا أَحْمَدُ! قَالَ: لَبَّيْكَ رَبِّي قَالَ: مَنْ لَأَمَتِكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: اللَّهُ أَعْلَمُ، قَالَ: عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَقَائِدُ الْفِرِّ الْمُحْجَلِينَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا بِي بَصِيرٍ: يَا أَبَا أَحْمَدُ! وَاللَّهِ مَا جَاءَتْ وَلَا يَهُدَى عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْأَرْضِ وَلَكِنْ جَاءَتْ مِنَ السَّمَاءِ مُشَافَهَةً.

۱۳۔ راوی کہتا ہے ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا میں وہاں موجود تھا رسول اللہ کو کتنی بار معراج ہوئی۔ فرمایا دو بار جبرئیل نے حضرت کو ان کے مرتبے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد آپ اپنے مقام کو پہچانیے۔ آپ ایک ایسی جگہ ہیں کہ وہاں تک نہ کوئی زرخشت پہنچا ہے نہ کوئی نہی، بے شک تمہارا رب تمہارے لیے وہی قرار دیتا ہے (یہاں یعنی ماخوذ ہے صلوات جس کے معنی ہیں ایک چیز کا دوسری چیز سے متصل کرنا اور مراد ہے تعین و صی) حضرت نے پوچھا کہ اس تعین کی صورت کیا ہے کہا میں قابلِ تسبیح و تقدیس ہوں، میں ملائکہ اور روح کا رب ہوں۔ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے (یعنی میری رحمت کا تقاضہ ہے کہ امام عالم کو معین کروں، حضرت نے فرمایا۔ یا اللہ تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ ابو بصیر نے کہا کہ امام نے فرمایا۔ وہ مقام جہاں رسول اللہ پہنچے۔ حسبِ فرمودہ الہی تَابَ قَوْسَيْنِ تھا۔ ابو بصیر نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں تَابَ قَوْسَيْنِ کیا ہے۔ فرمایا وہ درمیانِ حصہ ہے یعنی قبضہ آسمان جس سے کناروں تک دونوں دجائبِ غلّت رسولِ حقّے برابر ہوتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ تھا چمکدار جواہرِ آما تھا۔ زبرد کا رسول نے سوئی کے ناکے جیسے باریک سوراخ سے نورِ غلّتِ الہیہ کا معائنہ کیا۔ خدا نے کہا اے محمد تمہارے بعد تمہاری امت کا ہادی کون ہو گا عرض کیا تو ہی بہتر جانتا ہے کہا علی ابن ابی طالب امیر المؤمنین سید المسلمین تائیدِ غرّ المجتہدین ہے۔ پھر امام نے فرمایا۔ اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) انخدا ولایت علی زمین سے نہیں بلکہ آسمان سے منہ ہمنہ آئی ہے۔

۱۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ نَحْلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَنَفٍ، عَنْ عَمْرِودِ بْنِ شَيْمٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: صِفْ لِي نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمِينٌ مُشْرَبٌ حُمْرَةً، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ، مَقْرُونِ الْحَاجِبَيْنِ، شَتَّى الْأَطْرَافِ كَانَ الدَّهَبُ أَفْوَحَ عَلَى بَرَائِثِهِ عَظِيمِ مُشَاشَةِ الْمُنْكَبَيْنِ، إِذَا التَفَتَ بَلَنْفَتْ جَمِيعًا مِنْ شِدَّةِ اسْتِرْسَالِهِ، سُرْبَتُهُ سَائِلَةٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى سُرْبَتِهِ كَأَنَّهَا وَسَطُ الْفِصَّةِ الْمُصَفَاةِ وَكَأَنَّ عُقْنَهُ إِلَى كَاهِلِهِ إِبْرِيقُ فِصَّةٍ، يَكَادُ أَنْفُهُ

إِذَا شَرِبَ أَنْ يَرِدَ الْمَاءَ وَإِذَا مَشَى تَكَفَّأَ كَأَنَّهُ يُنْزَلُ فِي صَبَبٍ، لَمْ يَرِ مِنْهُ نَبِيٌّ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ تَعَالَى.

جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ حضرت رسول خدا کا حلیہ مبارک مجھ سے بیان کیجئے فرمایا حضرت کا رنگ سرخی مائل سفید تھا دونوں آنکھیں فرخ و سیاہ، دو ابرو ملے ہوئے بھاری انگلیاں گویا سونا پگھلا کر چڑھا دیا گیا ہے اور دونوں کندھوں کی ہڈی چوڑی تھی اور مضبوط، جب کسی طرف دابنے یا بائیں مڑتے تو پوسے بدن سے استحکام بدن کی وجہ سے) سینہ کے بال سینہ کی ابتدا سے ناف تک تھے۔ گویا چاندی کا صاف شدہ بدن ہے اور کندھے کے اوپر آپ کی گردن چاندی کی صراحی معلوم ہوتی تھی جب پانی پیتے تو آپ کی پتی کشیدہ پانی سے متعل ہو جاتی اور جب چلتے تو سر جھکا کر گویا کسی نشیب کی طرف آتر رہے ہیں۔ حضرت جیسا کوئی نہ پہلے نظر آیا نہ بعد میں

۱۵- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ قَضَائِلَ، عَنْ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ مُثَلِّ لِي أُمَّتِي فِي الطَّيِّبِ وَعَلَمِي أَسْمَاءَهُمْ كَمَا عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا، فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَفَرْتُ لِعَلِّي وَشَبَعْتُ، إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي فِي شَبَعِي عَلَيَّ خَصْلَةً، قَبْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَاهِي؟ قَالَ: الْمَغْفِرَةُ لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ وَأَنْ لَا يُعَادِرَ مِنْهُمْ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَهُمْ يُبَدِّلُ السَّيِّئَاتِ حَسَنَاتٍ.

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا خدا نے میرے لیے میری امت کو مٹی کا پیکر بنایا اور مجھے ان کے نام اس طرح بتائے جیسے آدم کو اسماء تعلیم کئے تھے۔ میری طرف جھنڈے لے کر اصحاب گزرے۔ میں نے علی اور ان کے شیعوں کے لئے استغفار کیا۔ میرے رب نے علی کے شیعوں کے لئے ایک بات کا وعدہ کیا کسی نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا مغفرت اس شخص کے لئے جو ان میں سے ایمان لائے۔ میں ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دوں گا خواہ چھوٹے ہوں بسن میں یا بڑے۔

۱۶- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ إِلَيْنِي فَأَبِضَا عَلَيَّ كَفَيْتُمْ قَالَ: أَتَدْرُونَ أَيُّهَا النَّاسُ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: فِيهَا أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ الشِّمَالِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَتَدْرُونَ مَا فِي كَفِّي؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ: حَكَمَ اللَّهُ وَعَدَلَ، حَكَمَ اللَّهُ وَعَدَلَ، قَرِيقُ فِي الْجَنَّةِ وَقَرِيقُ فِي السَّعِيرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے لوگوں میں خطبہ بیان کیا پھر اپنا دامن ہاتھ اٹھایا اور انہماک میں آپ کی بند تھی لوگوں سے فرمایا۔ بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اس میں اہل جنت کے نام ہیں ان کے آبا و اجداد کے اور ان کے قبیلوں کے قیامت تک، پھر بائیں ہاتھ اس طرح اٹھایا اور پوچھا بتاؤ اس میں کیا ہے انھوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو بہتر علم ہے۔

فرمایا یا تم ہیں دوزخیوں کے، ان کے آبا و اور ان کے قبائل کے جو قیامت تک ہونیوالے ہیں۔ پھر فرمایا اللہ نے حکم دیا ہے اور انصاف سے دیا ہے اور اللہ کا حکم انصاف ہے۔ فرماتا ہے ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق دوزخ میں

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي خُطْبَةٍ لَهُ خَاصَّةٌ يُذَكِّرُ فِيهَا خَالَ النَّبِيِّ وَالْأُمَّةَ عليها السلام وَصِفَاتِهِمْ ، فَلَمْ يَنْسَخْ رَبَّنَا لِحِلْمِهِ وَأَنَاتِهِ وَعَظْفِهِ مَا كَانَ مِنْ عَظِيمِ جُرْمِهِمْ وَقَبِيحِ أَفْعَالِهِمْ ، أَنْ انْتَجَبَ لَهُمْ أَحَبُّ أَنْبِيَائِهِ إِلَيْهِ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي حَوْمَةِ الْعِزِّ مَوْلِدُهُ وَفِي دَوْمَةِ الْكَرَمِ مَحْبُودُهُ ، غَيْرَ مَشُوبٍ حَسَبُهُ وَلَا مَمْرُوجٍ نَسَبُهُ وَلَا مَجْهُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ صِفَتُهُ ، بَشَّرَتْ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ فِي كُنْيَتِهَا وَنَطَقَتْ بِهِ الْعُلَمَاءُ بِتَغْنِيَتِهَا وَتَأَمَّلَتْهُ الْحُكَمَاءُ بِوَصْفِهَا ، مُهَذَّبٌ لَا يُدَانِي هَاشِمِيٌّ لَا يُوَادِي ، أَبْطَحِيٌّ لَا يُسَامِي ، شَيْئُهُ الْحَيَاءُ وَطَبِيعَتُهُ السَّخَاءُ مَجْبُودٌ عَلَى أَوْفَارِ الشُّبُورَةِ وَأَخْلَاقِهَا ، مَطْبُوعٌ عَلَى أَوصَافِ الزَّالَةِ وَأَخْلَامِهَا إِلَى أَنْ انْتَهَتْ بِهِ أَسْنَانُ مُقَادِيرِ اللَّهِ إِلَى أَوْفَاتِهَا وَجَرَى بِأَمْرِ اللَّهِ الْقَضَاءُ فِيهِ إِلَى نِيَّاتِهَا ، أَذَاهُ مُحْتَوَمٌ قَضَاءُ اللَّهِ إِلَى غَايَاتِهَا ، تَبَشَّرُ بِهِ كُلُّ أُمَّةٍ مِنْ بَعْدِهَا وَبَدَعُهُ كُلُّ أَبٍ إِلَى ابْنٍ مِنْ ظَهْرِ إِلَى ظَهْرِ ، لَمْ يَخْلُطْ فِي عُنُورِهِ سِفَاحٌ وَلَمْ يَنْجَسْ فِي وَلَادَتِهِ نِكَاحٌ ، مَنْ لَكُنْ آدَمَ إِلَى أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ ، فِي خَيْرٍ فِرْقَةٍ وَأَكْرَمِ سَبْطٍ وَأَمْنَعِ رَهْطٍ وَأَكْلَرِ حَمَلٍ وَأَوْدَعَ حَجَرٍ ، اصْطَفَاهُ اللَّهُ وَارْتَضَاهُ وَاجْتَبَاهُ وَأَنَاهُ مِنَ الْعِلْمِ مَفَاتِيحُهُ وَمِنَ الْحِكْمِ يَنَابِيعُهُ ، إِنْبَعَثَ رَحْمَةً لِلْعِبَادِ وَرَبِيعاً لِلْبِلَادِ وَأَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ الْكِتَابَ فِيهِ الْبَيَانُ وَالْبَيِّنَاتُ فَرَأَى أَنَا عَرَبِيّاً غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ، قَدْ بَيَّنَّ لِلنَّاسِ وَنَهَجَهُ بِعِلْمٍ قَدْ فَصَّلَهُ وَدِينٍ قَدْ أَوْصَحَهُ وَقَرَأَتْ قَدْ أَوْجَبَهَا وَحُدُودٍ حَدَّهَا لِلنَّاسِ وَبَيَّنَّهَا وَأُمُورٍ قَدْ كَشَفَهَا لِخَلْقِهِ وَأَعْلَنَهَا ، فِيهَا دَلَالَةٌ إِلَى النَّجَاةِ وَمَعَالِمٌ تَدْعُو إِلَى هُدَاهُ ، فَبَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ عليه السلام مَا أُرْسِلَ بِهِ وَصَدَعَ بِمَا أُمِرَ وَ أَدَّى مَا حُمِّلَ مِنْ أَثْقَالِ الشُّبُورَةِ وَ صَبَرَ لِزَيْدٍ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ وَ نَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَ دَعَاهُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَ حَذَّرَهُمْ عَلَى الذِّكْرِ وَ دَأَّبَهُمْ عَلَى سَبِيلِ الْهُدَى ، بِمَنَاهِجٍ وَ دَوَاجِ ، أَسَسَ لِلْعِبَادِ أَسَاسَهَا وَمَنَارٍ رَفَعَ لَهُمْ أَعْلَامَهَا ، كَيْلَا يَضِلُّوا مِنْ بَعْدِهِ

وَأَسْتَوْدِعُكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْزِعُكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَكُمْ تَابُوتَ عِلْمِهِ وَعَصَا
تَصَمُّكُمْ مِنَ الزَّلَازِلِ وَأَمَنُكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، فَتَمَرُّوا بِعِزِّ اللَّهِ،
لَا عَنْكُمْ نِعْمَتُهُ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَّتْ
عِزُّ وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ، فَمَنْ تَوَلَّى كُفْرًا فَازَ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ،
يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ اللَّهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ
يَهْدِي قَبْلَكُمْ اللَّهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدَيْعَهُ وَأَسْتَوْدِعُكُمْ أَوْلِيَاؤَهُ
فَأَنْتُمْ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَلَكُمْ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ
لَكُمْ الدِّينَ وَبَيْنَ لَكُمْ سَبِيلَ الْمَخْرَجِ،
أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلَى اللَّهِ حِسَابُهُ وَاللَّهُ

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

جہاں ہوا آل محمد کے لیے وہ رات سب
جہاں آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا
جہاں سرخے نزدیک رشتہ داروں اور

נחל

رحمت اور برکت ہو، اللہ

کیموت کا ذائقہ

۱۸۔ وہ کامیاب

جہاں کے کھاتم کو

جگہ: ایرسرا اپنے علم

جیو سوسائٹی اور

اندر ہے
پانی ہے اللہ ہے
فرمائے ان کو بندوں کے یہ
جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کہ
مستقی بن جائیں۔

اور انہوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے
اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی
مخفیہ کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات
دے دیے جن امور کی تبلیغ کے لئے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا حکم
نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور آہ میں جو مصیبت آئی اس پر

۶۔ ایک کھاتم کو
 ۷۔ شایانہ: سراپنے علم
 ۸۔ پایادار: پایدار

شرعی اور ایسے نشانات

کَانَ یَہِیْمُ رَوُّوْفا رَحِیْمًا .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک خطبہ میں خصوصیت سے ذکر کیا، حضرت رسول خدا اور آئمہ علیہم السلام کا اور ان کی صفات کا۔ باوجود لوگوں کے عظیم اثنان جرائم اور اعمالِ قبیحہ کے ہمارے رب کو نہیں روکا، اس کے علم و آہستگی اور ہر بانی نے اس بات سے کدوہ انتخاب کرے، محبوب ترین انبیاء اور بزرگ ترین انبیاء حضرت محمد بن عبد اللہ کو جو از روئے ولادت معزز ہیں اور صاحبِ کرم ہیں خلقِ عظیم سے ان کی اصل ہے۔ ان کا حسب نسب خالص ہے اور اہل علم کے نزدیک ان کی صفتِ جمیل نہیں، ان کی بشارت دی گئی انبیاء کو ان کی کتابوں میں اور علماء ان کی تعریف و توصیف میں گویا ہوئے اور حکما نے ان کے اوصاف میں غور و فکر سے کام لیا کسی ہاشمی کی پاکیزگی ان کے قریب نہیں اور نہ اس میں کسی کا ان سے مقابلہ ہے ان کی حیا کی عادت اور سخاوت پسند طبیعت میں کوئی ان کے مقابلے کا نہیں وہ نبوت کے وقت پر خلق ہوئے ہیں اور ان کے اخلاق شایانِ شان نبوت ہیں اوصافِ رسالت اور ان کی دانشوری پر ان کے نام کی ہر ہے جب اللہ کا معین کردہ وقت آگیا اور جو حکم خدا تھا وہ اپنی آخری حد تک جاری ہو گیا تو موت کا وقت آگیا تاکہ ان کو جزائے آخرت کے لیے لے جائے۔

آنحضرت کی نبوت کی بشارت ہر رسول نے اپنی امت کو دی اور ہر باپ نے اپنے بیٹے کو بنایا اور ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف یہ معاملہ چلتا رہا۔ حضرت کے سلسلہٴ نسل میں کہیں زنا کو دخل نہیں اور نہ آدم سے لے کر آنحضرت کے باپ حضرت عبد اللہ تک از دو اہی سلسلہ میں کوئی نجاست واقع ہوئی۔

آنحضرت عرب کے بہترین گروہ (قریش) سے ہیں اور عزت دار پوتوں میں سے (بنی ہاشم) اور عالی مرتبت ہیں از دوئے قبیلہ اور محفوظ و پاک ہیں اور از روئے حمل (یعنی ماں کی طرف سے بھی پاک ہیں) اور پاک آغوش میں تربیت پائی ہے اللہ نے ان کو مصطفیٰ، مرتفعی و محبتی بنایا اور ان کو خدا نے اپنے علم کی کنجیاں دیں اور حکمت کے چشمے عطا فرمائے ان کو بندوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور شہروں کے لیے باعثِ فلاح و بہبود اور ان پر ایسی کتاب نازل کی جس میں ہر شے کا بیان ہے اور وہ کتاب قرآن ہے عربی زبان میں جس میں کوئی غلط بیانی نہیں تاکہ لوگ اسے پڑھ کر متقی بن جائیں۔

اور انھوں نے لوگوں سے احکام بیان کیے اور علمی روشنی میں ایسا راستہ بنایا جو باطل سے جدا ہے اور دین کو لوگوں پر واضح کیا اور فرائض کو واجب کیا اور شرعی حدود سے آگاہ فرمایا اور خدا کی مخلوق پر امور مخفیہ کو ظاہر کیا اور نجات حاصل کرنے کی طرف رہنمائی کی اور ایسے نشانات بتائے جو ہدایت کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہیں جن امور کی تبلیغ کے لیے آپ بھیجے گئے تھے ان کی تبلیغ کر دی اور جس امر کا حکم دیا گیا تھا اسے ظاہر کر دیا اور نبوت کا جو بار آپ کے کندھوں پر رکھا گیا تھا اسے پورا کر دیا اور اہل میں جو مصیبت آئی اس پر صبر کیا اور راہِ خدا

جہاد کیا اور اپنی امت کو نفیست کی اور نجات کی طرف بلایا اور ذکر خدا کی طرف رغبت دلائی اور راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کی اور لوگوں کے زندگی کے اچھے اصول کی بنیاد رکھی اور ہدایت کے منار سے ان کے لیے بلند کیے تاکہ وہ آپ کے بعد گمراہ نہ ہوں اور حضرت اپنی امت پر بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تھے۔

۱۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَيْسِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي دُرُسْتُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَخْجُوجًا بِأَبِي ظَالِبٍ؟ فَقَالَ: لَا وَلَكِنَّهُ كَانَ مُسْتَوْدَعًا لِلْوَصَايَا فَقَدَّعَهَا إِلَيْهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: فَقَدَّعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا عَلَى أَنَّهُ مَخْجُوجٌ بِهِ؟ فَقَالَ: لَوْ كَانَ مَخْجُوجًا بِعِمَادِ قَعِ إِلَيْهِ الْوَصِيَّةُ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَمَا كَانَ حَالُ أَبِي ظَالِبٍ؟ قَالَ: أَقَرَّ بِالنَّبِيِّ وَبِمَا جَاءَ بِهِ وَقَدَّعَ إِلَيْهِ الْوَصَايَا وَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ.

کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ حکم ابو طالب تھے دیکھو کہ ان کے زیر سایہ پرورش پائی تھی) فرمایا نہیں بلکہ انبیاء سابقہ کے تبرکات اور وصایا ان کو دیئے گئے تھے انھوں نے وہ چیزیں حضرت رسول خدا کو دیں۔ میں نے کہا۔ جب وصیت سپرد کی تو محکوم بہ ہو گئے۔ فرمایا۔ اگر ایسا ہوتا تو وصیت ان کی سپرد نہ کی جاتی میں نے کہا۔ پھر ابو طالب کے لیے کیا صورت ہے۔ فرمایا۔ انھوں نے آں حضرت کی نبوت کا اقرار کیا اور جو رسول اللہ خدا کی طرف سے لائے اس کو حق جانا اور وصلے انبیاء کو حضرت کے سپرد کیا اور اُس روز مر گئے۔

توضیح۔ وصایا سپرد کرنے سے کسی کی نفیست اور حکومت ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت امام حسین نے حضرت ام سلمہ کے سپرد تبرکات کیے تھے۔

۱۹ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَاتَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِأَطْوَلِ لَيْلَةٍ حَتَّى طَسُّوا أَنْ لَأَسْمَاءُ نَظَّاهُمْ وَلَا أَرْضُ تَقْلَهُمْ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَتَرَ الْأَقْرَبِينَ وَالْأَبْعَدِينَ فِي اللَّهِ، فَبَيَّنَّا هُمْ كَذَلِكَ إِذَا تَأْتَاهُمْ آتٍ لَا يَرَوْنَهُ وَيَسْمَعُونَ كَلَامَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، إِنَّ فِي اللَّهِ عِزًّا مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَنَجَاةً مِنْ كُلِّ مَلَكَةٍ وَدَرَكًا لِمَا فَاتَ كُلَّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِثْمَانُ تَوْقُونَ أَجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ رُخِخَ عَنِ النَّارِ وَادْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ، إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَكُمْ وَفَضَّلَكُمْ

وَطَهَّرَكُمْ وَجَعَلَكُمْ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَاسْتَوْدَعَكُمْ عِلْمَهُ وَأَوْرَثَكُمْ كِتَابَهُ وَجَعَلَكُمْ ثَابُوتٍ عَلَيْهِ وَعَصَا
عِزِّهِ وَصَرَّبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ نُورِهِ وَعَصَمَكُمْ مِنَ الرَّزْلِ وَأَمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ ، فَتَعَزَّوْا بِعِزِّهِ وَاللَّهُ
فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَزَعْ مِنْكُمْ رَحْمَتَهُ وَلَنْ يُزِيلَ عَنْكُمْ نِعْمَتَهُ ، فَأَنْتُمْ أَهْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ بِهِمْ تَمَّتِ
النِّعْمَةُ وَاجْتَمَعَتِ الْفِرْقَةُ وَاتَّمَلَّتِ الْكَلِمَةُ وَأَنْتُمْ أَوْلِيَاؤُهُ ، فَمَنْ تَوَلَّىكُمْ فَازَ وَمَنْ ظَلَمَ حَقَّكُمْ زَهَقَ ،
مَوْدَّتُكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاجِبَةٌ فِي كِتَابِهِ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ اللَّهُ عَلَى نَصْرِكُمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ
فَاصْبِرُوا لِعَوَاقِبِ الْأُمُورِ ، فَإِنَّهَا إِلَى اللَّهِ تُصِيرُ قَدْ قَبِّلَكُمْ اللَّهُ مِنْ نَبِيِّهِ وَدِيْعَةً وَاسْتَوْدَعَكُمْ أَوْلِيَاؤُهُ
الْمُؤْمِنِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ أَدْرَى أَمَانَتَهُ أَنَا اللَّهُ صِدْقُهُ ، فَأَنْتُمْ الْأَمَانَةُ الْمُسْتَوْدَعَةُ وَلَكُمْ الْمَوْدَّةُ الْوَاجِبَةُ
وَالطَّاعَةُ الْمَقْرُوضَةُ وَقَدْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ اكْمَلَ لَكُمْ الدِّينَ وَبَيَّنَّ لَكُمْ سَبِيلَ الْمَخْرَجِ ،
فَلَمْ يَتْرِكْ لِبَاحِلِ حُجَّةٍ ، فَمَنْ جَبَلَ أَوْ تَجَاهَلَ أَوْ أَنْكَرَ أَوْ نَسِيَ أَوْ تَنَاسَى فَعَلَى اللَّهِ حِسَابُهُ وَاللَّهُ
مِنْ وَدَاءِ حَوَائِجِكُمْ ، وَاسْتَوْدِعَكُمْ اللَّهُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ .

فَسَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَتَاهُمُ التَّعْزِيَةُ ، فَقَالَ : مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۱۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس شب کو رسول اللہ کا انتقال ہوا آل محمد کے لیے وہ رات سب سے زیادہ لمبی رات تھی اور ایسی حالت تھی کہ لوگوں نے گمان کیا کہ نہ ان کے اوپر آسمان کا سایہ ہے نہ نیچے زمین کا فرش یعنی ان کے زندہ رہنے کی امید نہ تھی کیونکہ آنحضرت کی مفارقت کے تصور نے نزدیکی رشتہ داروں اور دور کے تعلق والوں سب ہی کو آزر دہ بنا دیا تھا۔ اسی اثناء میں ایک آنے والا آیا لوگ اس کو نہیں دیکھتے تھے۔ اس نے کہا السلام علیکم اے اہلبیت تم پر خدا کی رحمت اور برکت ہو، اللہ پر توکل کرنا، ہر مصیبت میں صبر ہے، ہر جہلک سے نجات ہے اور ہر مافات کی تلافی ہے ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے روز قیامت تم کو اس صبر کا اجر ملے گا جو آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل ہوا۔ وہ کامیاب ہوا اور زندگانی دنیا متاع غرور کے سوا کچھ نہیں، اللہ نے تم کو منتخب کیا اور تم کو فضیلت دی اور پاک کھا تم کو اپنے نبی کے اہلبیت بنایا اور اپنا علم تمہارے اندر ودیعت کیا اور تم کو اپنی کتاب کا وارث بنایا اور اپنے علم کا صندوق قرار دیا اور اپنی عزت کا عصا بنایا اور اپنے نور سے تمہاری مثال دی، لغزشیوں سے تمہیں بچایا اور فتنوں سے محفوظ رکھا۔

پس صبر کرو، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے، اللہ نے اپنی رحمت سے تم کو دور نہ رکھا اور اپنی نعمت کو تم سے زائل نہ کیا۔ کیا تم وہ اللہ والے ہو کہ تمہاری وجہ سے اللہ والوں کی نعمتیں تمام ہوئیں اور فرقے

جمع ہوئے اور اُنس ہوا کلمہ سے تم ادیسائے خدا ہو، پس جس نے تم کو دوست رکھا وہ کامیاب ہوا اور جس نے تمہارے حق کو غصیب کیا وہ ہلاک ہوا تمہاری محبت اللہ نے اپنی کتاب میں اپنے مومن بندوں پر واجب کی ہے۔ اللہ تمہاری نصرت پر جس وقت چاہے قادر ہے پس انجام امور پر صبر کرو۔ اس کی بازگشت اللہ کی طرف ہے اور اللہ نے منظور کیا اپنے نبی سے تمہاری سپرد امامت کرنے کو اور اپنے مومنین اولیاء کو تمہاری سپرد کیا۔ پس جس نے اس امانت کو ادا کیا خدا نے اس کو نیکی عطا فرمائی، پس تم ہو و جن کو امانت سونپی گئی ہے۔ تمہاری اطاعت واجب تمہاری محبت فرض کی گئی ہے رسول اللہ نے مرنے سے پہلے دین کو کامل بنا دیا اور بُرائی سے باہر نکلنے کا راستہ واضح کر دیا ایسی صورت میں جاہل کے لئے کوئی حجت باقی نہیں رہتی، پس جو جاہل یا جاہل بنایا انکار یا بھول گیا عہد ربوبیت کو یا قصداً بھلایا تو روز قیامت اس کا حساب اللہ پر ہے اور تمہاریس پر وہ اللہ ہے۔ اللہ نے اپنے اسرار تم کو ودیعت کر دیئے ہیں سلام ہو تم پر، راوی کہتا ہے۔ میں نے امام سے سوال کیا، یہ قتل اور دلا سے کس کی طرف سے آیا ہے۔ فرمایا۔ خدا کی طرف سے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رُبِّيَ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلُمَاءُ رُبِّيَ لَهُ نُورٌ كَأَنَّهُ شُعْطَةٌ قَمَرٍ .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب رسول اللہ کو شب تاریک دیکھا جاتا تھا تو چاند کے ٹکڑے کی طرح ایک نور

آپ سے ساطع ہوتا تھا۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ الصَّغِيرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، وَثُمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جِبْرِئِيلُ عليه السلام عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا أَخَا إِبْنِ رَبِّكَ يُقَرِّئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنِّي قَدْ حَرَمْتُ الشَّارَ عَلَى صُلْبٍ أَنْزَلَكَ وَبَطْنٍ حَمَلَكَ وَحِجْرٍ كَفَّلَكَ ، فَالْصُّلْبُ أُنْبُكُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْبَطْنُ الَّذِي حَمَلَكَ قَامِمَةٌ يَنْتُ وَهْبٌ وَأَمَّا حِجْرُكَ كَفَّلَكَ فَحِجْرُ أَبِي طَالِبٍ . وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ فَضَّالٍ - وَفَالِطَةُ يَنْتُ أَسَدٍ .

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پر جبریل نازل ہوئے اور کہا خدا کا سلام آپ پر ہو۔ وہ کہتا ہے میں نے آگ کو حرام کیا ابن اسلاب دارحام پر جن میں تم رہ رہے ہو اور اس آغوش پر جس میں تمہاری پرورش

ہوئی اور صلب تمہارے باپ عبد اللہ کا صلب ہے اور بطن جس نے بحالت حمل تم کو اٹھایا بطن آمنہ بنت ربیعہ ہے اور جس آغوش میں تم پلے، وہ آغوش ابوطالب ہے اور ایک روایت میں ہے وہ آغوش فاطمہ بنت اسد ہے۔

۲۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَاصِمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زُرَّاجٍ، عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يُعَشَّرُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً، عَلَيْهِ سِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَهَيْبَةُ الْمُلُوكِ.

۲۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبد المطلب روزِ محشر ایک جداگانہ حیثیت سے محشور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

۲۳ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ وَائِدٍ، عَنْ مَقْرِنٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ أَوَّلَ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً عَلَيْهِ نَبَأُ الْمُلُوكِ وَسِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ.

۲۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عبد المطلب مسئلہ بداء کے سب سے پہلے قائل ہوئے وہ روزِ قیامت عام لوگ سے بالکل الگ خاص حیثیت میں محشور ہوں گے ان کی پیشانی انبیاء کی سی ہوگی اور ہیبت ملوک کی سی۔

۲۴ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ ابْنِ جُمَيْوٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْذُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، [و] عَنْ عَبْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ جَمِيعًا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: يُبْعَثُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ أُمَّةً وَاحِدَةً، عَلَيْهِ نَبَأُ الْمُلُوكِ وَسِمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَذَلِكَ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رُعَاتِهِ فِي إِبِلٍ قَدْ نَدَّتْ لَهُ، فَجَمَعَهَا فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِحَلْقَتِهِ بَابَ الْكُفَّةِ وَجَعَلَ يَقُولُ: «يَارَبِّ أَنْتَ لَكَ الْكَفَّةُ أَنْتَ تَفْعَلُ فَأَمْرُهُ مَا بَدَا لَكَ» فَبَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْإِبِلِ وَقَدْ وَجَّهَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي كُلِّ طَرِيقٍ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ فِي طَلَبِهِ وَجَعَلَ يَصِيحُ: «يَارَبِّ أَنْتَ لَكَ الْكَفَّةُ أَنْتَ تَفْعَلُ فَأَمْرُهُ مَا بَدَا لَكَ» وَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهُ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ: يَا بُنَيَّ لَا وَجْهَ لَكَ بَعْدَ هَذَا فِي شَيْءٍ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُقْتَلَ وَتُقْتَلَ.

۲۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روزِ قیامت عبد المطلب اس طرح مبعوث ہوں گے کہ تمام لوگوں سے الگ ان کی شان ہوگی ان میں انبیاء کی سی تابندگی پیشانی پر ہوگی بادشاہوں کی سی شان و شوکت ہوگی

یہ اس لیے کہ وہ ہمارے سب سے پہلے قائل تھے ایک بار انھوں نے رسول خدا کو اونٹوں کے چرواہوں کے پاس بھیجا۔ اونٹ بھاگ کر متفرق ہو گئے تھے حضرت نے ان کو جمع کیا اس لیے واپسی میں تاخیر ہوئی۔ حضرت عبدالمطلب گھبرائے اور خانہ کعبہ کے دروازہ کی زنجیر پکڑ کر فریاد کرنے لگے اے میرے رب کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا اگر تو ایسا کرے گا تو یہ ایک امر عظیم ہو گا جو تیرے اوپر ظاہر ہے اس کے بعد رسول اللہ اونٹوں کو لے کر آئے۔ عبدالمطلب راستوں میں اور گھاٹیوں میں حضرت کو تلاش کر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے پروردگار! کیا تو اپنے محبوب بندے کو ہلاک کر دے گا یہ امر عظیم ہے۔ جو امر تجھ پر ظاہر ہے۔ رسول اللہ کو دیکھتے ہی انھوں نے چھاتی سے لگایا اور روئے مبارک پر بوسہ دے کر فرمایا۔ اب میں کبھی تم کو کسی کام کو نہ بھیجوں گا اس خوف سے کہ مبادا کوئی فریب دے کر تم کو قتل کر ڈالے۔

۲۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَمَا أَنَّ وَجْهَ صَاحِبِ الْحَبْشَةِ بِالْحَيْلِ وَمَعَهُمُ الْفَيْلُ لِيَهْدِمَ الْبَيْتَ ، مَرُّوا بِإِبِلِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَسَاقَوْهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فَأَتَنِي صَاحِبُ الْحَبْشَةِ فَدَخَلَ الْآدِنَ ، فَقَالَ : هَذَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ : وَمَا يَشَاءُ ؟ قَالَ التَّارُجَانُ : جَاءَ فِي إِبِلٍ لَهُ سَاقُوهَا يَسْأَلُكَ رَدَّهَا ، فَقَالَ مَلِكُ الْحَبْشَةِ لِأَصْحَابِهِ : هَذَا رَيْسُ قَوْمٍ وَزَعِيمُهُمْ جِئْتُ إِلَى بَيْتِهِ الَّذِي يَعْبُدُهُ لِأَهْدِمَهُ وَهُوَ يَسْأَلُنِي إِطْلَاقَ إِبِلِهِ ، أَمَا لَوْ سَأَلَنِي الْإِمْسَاكَ عَنْ هَدْمِهِ لَفَعَلْتُ ، نَدُّوْا عَلَيْهِ إِبِلَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِتَرْجُمَانِهِ : مَا قَالَ لَكَ الْمَلِكُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : أَنَارَبُ الْإِبِلَ وَلِهَذَا الْبَيْتِ رَبِّ يَمْنَعُهُ ، فَرَدَّتْ إِلَيْهِ إِبِلُهُ وَانْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ نَحْوَ مَنْزِلِهِ ، فَمَرَّ بِالْفَيْلِ فِي مَنْصَرَفِهِ ، فَقَالَ لِلْفَيْلِ : يَا مَحْمُودُ ! فَحَرَّكَ الْفَيْلُ رَأْسَهُ ، فَقَالَ لَهُ : أَتَدْرِي لِمَ جَاؤُوا بِكَ ؟ فَقَالَ الْفَيْلُ بِرَأْسِهِ : لَا ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : جَاؤُوا بِكَ لِتَهْدِمَ بَيْتَ رَبِّكَ أَفْتَرَاكَ فَاعِلُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ بِرَأْسِهِ : لَا ، فَانْصَرَفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمَّا أَصْبَحُوا عَدَوْا بِهِ لِدُخُولِ الْحَرَمِ فَأَبَى وَأَمْتَنَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِبَعْضِ مَوَالِيهِ عِنْدَ ذَلِكَ : أَعْلَى الْجَبَلِ فَانْظُرْ تَرَى شَيْئًا ، فَقَالَ : أَرَى سَوَادًا مِنْ قِبَلِ الْبَحْرِ ، فَقَالَ لَهُ : يُصِيبُهُ بَصْرُكَ أَجْمَعُ ؟ فَقَالَ لَهُ : لَا وَلَا وَشَكَ أَنْ يُصِيبَ ، فَلَمَّا أَنْ قَرَّبَ ، قَالَ : هُوَ طَيْرٌ كَثِيرٌ وَلَا أَعْرِفُهُ يَحْمِلُ كُلُّ طَيْرٍ فِي مَنْقَارِهِ حَصَاةً مِثْلَ حَصَاةِ الْخَذْفِ أَوْ دُونَ حَصَاةِ الْخَذْفِ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : وَرَبَّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَا تُرِيدُ إِلَّا الْقَوْمَ ، حَتَّى لَمَّا صَارَتْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ أَجْمَعَ أَلْقَتْ الْحَصَاةَ فَوَقَعَتْ كُلُّ حَصَاةٍ عَلَى هَامَةِ رَجُلٍ فَخَرَجَتْ مِنْ دُبُرِهِ فَفَقَلَتْهُ فَمَا انْقَلَتْ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ يُخْبِرُ النَّاسَ ، فَلَمَّا أَنْ أَخْبَرَهُمْ أَلْقَتْ عَلَيْهِ حَصَاةً فَفَقَلَتْهُ .

۲۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ ابرہہ بادشاہ حبش اپنا شکر لے کر آیا تو اس کے ساتھ ہاتھی بھی تھا تاکہ خانہ کعبہ کو ڈھاوے اس کے شکر والے عبد المطلب کے اونٹوں کے گلہ کی طرف سے گزرے تو ان کو ہانک کر لے گئے جب عبد المطلب کو پتہ چلا تو پاس بان کے پاس گئے۔ اس نے ابرہہ سے کہا یہ عبد المطلب بن ہاشم ہیں۔ اس نے کہا کیا چاہتے ہیں ترجمان نے کہا کہ ہمارے شکر والے ان کے اونٹ لے آئے ہیں یہ ان کی واگراشت چلپتے ہیں ابرہہ نے اپنے اصحاب سے کہا یہ رئیس قوم ہیں انھیں معلوم ہے کہ میں اس گھر کے انہدام کے لیے آیا ہوں جس کی یہ عبادت کرتے ہیں یہ بھائے اس کے اپنے اونٹوں کا سوال کرتے ہیں اگر یہ انہدام کعبہ کے روکنے کا سوال کرتے تو میں پورا کرتا۔ اچھا ان کے اونٹ دے دو عبد المطلب نے ترجمان سے پوچھا کہ بادشاہ نے کیا کہا۔ اُس نے بتایا، عبد المطلب نے فرمایا۔ اس سے کہو میں اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر بھی ایک مالک ہے وہ خود اس محلے کو روکے گا اونٹ عبد المطلب کو واپس دیے گئے اور وہ اپنے گھر کو پلٹے، راہ میں اس ہاتھی سے کہا۔ اے محمود اس نے اپنا سر ہلایا۔ اس سے کہا تو جانتا ہے کہ تجھے یہاں کیوں لائے ہیں اس نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا اس لیے لائے ہیں کہ تیرے رب کا گھر تجھ سے منہدم کرائیں، کیا تو ایسا کرے گا۔ اس نے سر ہلا کر کہا نہیں، عبد المطلب اپنے گھر آ گئے صبح کو جب انھوں نے حرم پر چڑھائی کا ارادہ کیا تو ہاتھی نے ان کی اطاعت سے انکار کیا۔ عبد المطلب نے اپنے ایک دوست سے کہا تو بہار پر چڑھ کر دیکھ کیا نظر آتا ہے وہ گیا اور کہنے لگا، میں دریا کی طرف سے ایک کالا بادل اٹھتا دیکھ رہا ہوں۔ عبد المطلب نے کہا تیری نظر نے ٹھیک دیکھا۔ اب آنکھ جما کر دیکھتا رہ، جب وہ سیاہی قریب آئی تو اس نے کہا۔ یہ تو بہت سے پرندے ہیں ہر ایک کی چونچ میں ایک کنکری ہے۔ بقدر ٹھیکری کے ٹکڑے کے یا اس سے کم، عبد المطلب نے کہا یہ اس قوم کے لیے آئے ہیں۔ ان پرندوں نے وہ کنکریاں ان کے سروں پر ڈالیں جو جسم کو پھوڑتی ان کے پاخانہ کے مقام سے نکل گئیں اور سب ہلاک ہو گئے صرف ان میں سے ایک باقی رہ گیا تاکہ اس حال سے لوگوں کو آگاہ کرے جب وہ بتا چکا تو وہ بھی ہلاک کر دیا گیا۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يُفَرِّشُ لَهُ بِفَنَاءِ الْكَعْبَةِ لِأَيُّرُسَ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ وَكَانَ لَهُ وَلَدٌ يَقُومُونَ عَلَى رَأْسِهِ فَيَمْنَعُونَ مَنْ دَنَا مِنْهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ طِفْلٌ يَدْرَجُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى فَخْذِهِ، فَأَهْوَى بَعْضُهُمْ إِلَيْهِ لِيُحَبِّبَهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: دَعْ ابْنِي فَإِنَّ الْمَلِكَ قَدْ آتَاهُ.

۲۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خانہ کعبہ میں عبد المطلب کے لیے فرش بچھایا جاتا تھا، ان کے سوا کسی اور کے لیے نہیں، ان کی اولاد پس سرگھڑی ہو جاتی تھی تاکہ لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکے۔ رسول اللہ

راستے سے گزرتے ہوئے آئے اور ان کی ران پر بیٹھ گئے۔ بعض نے اشارہ کیا کہ ان کو ہٹا دیا جائے۔ عبدالمطلب نے کہا: میرے بیٹے کو رہنے دو سلطنت اس کے پاس آنے والی ہے۔

«بِذَاكَ» فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْإِيلِ وَقَدَّوْجَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فِي كُلِّ طَرِيقٍ وَفِي كُلِّ شِعْبٍ فِي طَا وَجَمَلٍ يَصْبُحُ: «يَا رَبِّ أَتَيْتَكَ آلَكَ إِن تَفْعَلْ فَأَمْرٌ مَا بَدَا لَكَ» وَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهُ فَقَبَّلَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَثَ أَيَّامًا لَيْسَ لَهُ لَبَنٌ، فَأَلْفَاهُ أَبُو طَالِبٍ عَلَى ثَدْيِ نَفْسِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَبَدَلْنَا فَرَضَ مِنْهُ أَيَّامًا حَتَّى وَقَعَ أَبُو طَالِبٍ عَلَى حَلِيمَةَ السَّعْدِيَّةِ فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا.

۲۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب رسول اللہ پیدا ہوئے تو چند دن تک ان کی والدہ کے دودھ نہ اُترا۔ ابو طالب نے ان کو اپنی چھاتی سے لگایا۔ خدا نے دودھ اُتار دیا اور رسول کی رضاعت اس سے ہوئی، پھر ابو طالب نے ان کو علیمہ سعدیہ کے سپرد کیا

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلَ أَبِي طَالِبٍ مَثَلُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ، أَسْرُوا الْإِيمَانَ وَأَظْهَرُوا الشِّرْكَ فَأَتَانَا اللَّهُ أَخْرَجَهُمْ مَرَّتَيْنِ.

۲۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابو طالب کی مثال اصحاب کھف کی سی ہے۔ انہوں نے ایمان کو چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا پس خدا نے ان کو دو بار اُجڑ دیا۔

۲۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْوُهُ بَيْنَ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ قَالَ: قَبْلَ لَه: إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ كَافِرًا، فَقَالَ: كَذَبُوا كَيْفَ يَكُونُ كَافِرًا وَهُوَ يَقُولُ:

أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَا وَجَدْنَا مُحَمَّدًا نَبِيًّا كَمَوْسَى خَطَّ فِي أَوَّلِ الْكُتُبِ

وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: كَيْفَ يَكُونُ أَبُو طَالِبٍ كَافِرًا وَهُوَ يَقُولُ:

لَدَيْنَا وَلَا يَغْنَا بِقَبْلِ الْأَبَاطِلِ

ثُمَّ أَلَيْتَانِي عِشْمَةُ لِلْأَرَامِلِ

لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ ابْنَنَا لَا مَكْدَبَ

وَ أَيْبَسَ يَسْتَسْقَى الْعَمَامُ بِوَجْهِهِ

۲۹۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگوں نے کہا بعض حضرات کہتے ہیں کہ ابوطالب کافر تھے۔ فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیسے کافر ہو گا وہ جو یہ کہتا ہے۔

کیا تم جانتے ہو کہ ہم نے محمد کو پایا ہے۔

موسیٰ میا نبی جس کا ذکر کتب سابقہ میں موجود ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ابوطالب کیوں کافر ہو سکتے ہیں جبکہ کہتے ہیں۔

ہمارا بیٹا جھوٹا نہیں ہے اس کو سب جانتے ہیں اور وہ باطل کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

وہ روشن رو ہے بادل اس کے چہرے سے برکت حاصل کرتا ہے وہ یتیموں کا پشت پناہ ہے اور یتیموں کی عصمت کا پاسبان ہے۔

۳۰۔ عَائِشَةُ بِنْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ لَهُ جَدُّ قَالَتْ الْمُسْرِكُونَ عَلَيْهِ سَلَانَقَةٍ فَمَلَوْا ثِيَابَهُ بِهَا ، فَدَخَلَهُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ فَذَهَبَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ : يَا عَمُّ كَيْفَ تَرَى حَسْبِي فِيكُمْ ؟ فَقَالَ لَهُ : وَمَا ذَاكَ يَا أَخِي ؟ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَقَدَّأَ أَبُو طَالِبٍ حِمْرَةً وَأَخَذَ السَّيْفَ وَقَالَ لِحِمْرَةٍ : خُذِ السَّلَامَ ثُمَّ تَوَجَّهَ إِلَى الْقَوْمِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ فَأَتَى قُرَيْشًا وَهُمْ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ عَرَفُوا الشَّرَّ فِي وَجْهِهِ ، ثُمَّ قَالَ لِحِمْرَةٍ : أَمِيرُ السَّلَاةِ عَلَى سِبَالِهِمْ فَفَعَلَ ذَلِكَ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهِمْ ، ثُمَّ التَفَتَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ! هَذَا حَسْبُكَ فِينَا .

۳۰۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک روز حضرت رسول خدا مسجد الحرام میں لباس نو پہنے ہوئے آئے مشرکین نے آپ کے اوپر اونٹنی کی آلانٹس جو بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتی ہے آپ کے اوپر لا ڈالی جس سے آپ کے کپڑے گندے ہو گئے۔ پس اس سے آپ کے دل کو اتنا غم ہوا جتنا قتل نے چاہا۔ آپ ابوطالب کے پاس آئے اور کہا۔ اے چچا آپ کے نزدیک میری کیا قدر ہے۔ انھوں نے پوچھا یہ تمہارا کیا حال ہے۔ حضرت نے واقعہ بیان کیا۔ ابوطالب نے حمزہ کو بلایا تلوار لی اور حمزہ سے کہا۔ اس آلانٹس کو اٹھاؤ اور آنحضرت کو لے کر قوم کی طرف چلے۔ قریش کعبہ کے گرد جمع تھے۔ جب انھوں نے ابوطالب کو آتے دیکھا تو سمجھ گئے کہ غصے میں بھرے ہوئے ہیں۔ آپ نے حمزہ سے کہا کہ اس آلانٹس کو اٹھاؤ اور ان سب کے منہ پر ملو۔ پھر رسول خدا سے فرمایا۔ اے مرے بھتیجے اب تو ہمارا بدلہ پورا ہو گیا۔

۳۱۔ عَائِشَةُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِزَاةٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا ثَوَّقَنِي أَبُو طَالِبٍ نَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! أَخْرِجْ مِنْ مَكَّةَ ، فَلَيْسَ لَكَ فِيهَا نَاصِرٌ ! وَثَارَتْ قُرَيْشٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ ، فَخَرَجَ هَارِبًا حَتَّى جَاءَ إِلَى جَبَلٍ يَمَكَّةَ يُقَالُ لَهُ الْحَجُّونُ فَصَارَ إِلَيْهِ .

۳۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب حضرت ابوطالب کا انتقال ہو گیا تو جبرئیل نازل ہوئے اور کہا۔ اے محمد اب آپ مکہ سے نکل جائیے یہاں اب آپ کا کوئی مددگار نہیں اور قریش آپ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ پس حضرت تیزی کے ساتھ وہاں سے نکلے اور مکہ کے اس پہاڑ کے پاس آئے جس کو حجوں کہتے ہیں۔

۳۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَبَا طَالِبٍ أَسْلَمَ بِحِسَابِ الْجَمَلِ ، قَالَ بِكُلِّ لِسَانٍ .

۳۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابوطالب اسلام لائے مطابق حساب جمل جو ہر زبان میں ہے

۳۳۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِمَا ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَغِيرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَسْلَمَ أَبُو طَالِبٍ بِحِسَابِ الْجَمَلِ وَ عَقَدَ بَيْنَهُ ثَلَاثًا وَ سِتِينَ .

۳۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اسلام لائے ابوطالب بحساب جمل و عقد اپنے ہاتھ کے لحاظ سے جو ۶۳ ہوتے ہیں۔

توضیح :- حساب جمل و عقد ایک طولانی عمل ہے جو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پوروں سے نکالا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس عمل کی رو سے جو عدد ۶۳ کا برآمد ہوا اس سے گنا یہ ہے اس امر کی طرف کہ حضرت ابوطالب نے ۶۳ شعرا حضرت کی تعریف میں کہے۔

۳۴۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ قُضَالٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَزْوَرِ الْفَسَوِيِّ ، عَنْ أَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَوْمَ افْتَتَحَ الْبَصْرَةَ وَ رَكِبَ بَغْلَةً رَسُولُ اللَّهِ ﷺ [ثُمَّ] قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ : بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا فَإِنَّكَ كُنْتَ تَشْهَدُ وَ تَقِيبُ ، فَقَالَ : إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ سَبْعَةٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا يُنْكِرُ فَضْلَهُمْ

إِلَّا كَافِرٌ وَلَا يَجْعَدُ بِهِ إِلَّا جَا حِدٌ ، فَقَامَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 سَمِعْتُمْ لَنَا لِنَعْرِفَهُمْ فَقَالَ : إِنَّ خَيْرَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللَّهُ الرَّسُلُ وَإِنَّ أَفْضَلَ الرُّسُلِ مُحَمَّدٌ ﷺ
 وَإِنَّ أَفْضَلَ كُلِّ أُمَّةٍ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَصِيِّ نَبِيِّهَا ، حَتَّى يُنْذِرَكَ نَبِيِّ ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْأَوْصِيَاءِ
 وَصِيِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ بَعْدَ الْأَوْصِيَاءِ الشُّهَدَاءُ ، أَلَا وَإِنَّ أَفْضَلَ
 الشُّهَدَاءِ حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، لَهُ جَنَاحَانِ خَضِيْبَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي
 الْجَنَّةِ ، لَمْ يُنْخَلْ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ جَنَاحَانِ غَيْرُهُ ، شَيْءٌ كَرَّمَ اللَّهُ بِهِ مُحَمَّدًا ﷺ وَشَرَّفَهُ
 وَالسَّبْطَانِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَالْمَهْدِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، يَجْعَلُهُ اللَّهُ مَنْ شَاءَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ، ثُمَّ تَلَاهُ هَذِهِ الْآيَةَ
 «وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
 وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا» ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ عَلِيمًا ، ۴/۲۹۰ فاع

۳۴۔ اصبع بن نباتہ سے مروی ہے کہ روز فتح بصرہ امیر المومنین رسول کے فخر پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا لوگو کیا
 میں تم کو بتاؤں کہ بہترین مخلوق اس دن کون ہوگا جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا۔ ابوالایوب انصاری نے کہا۔ ضرور اے
 امیر المومنین آپ بیان فرمائیں کیونکہ آپ مجلس رسول میں ہمیشہ حاضر رہتے تھے اور ہم غائب بھی رہتے تھے فرمایا روز
 قیامت بہترین مخلوق اولاد عبدالمطلب سے سات شخص ہوں گے۔ ان کی فضیلت کا انکار نہیں کرے گا مگر کافر اور
 نہیں منکر ہوگا ان کا مگر اللہ سے انکار کرنے والا، عمار رحمۃ اللہ نے کہا۔ اے امیر المومنین ان کے نام بتائیے تاکہ ہم بھی
 پہچان لیں، فرمایا روز قیامت جمع ہونے والوں میں بہترین خلق مرسلین ہوں گے اور سب رسولوں سے افضل محمد
 مصطفیٰ ہوں گے اور امت کے نبی کے بعد افضل وصی بنی ہوگا افضل اوصیائے وصی محمد ہیں آگاہ ہو کہ افضل خلق اوصیاء
 کے بعد شہداء ہیں اور افضل شہداء حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور جعفر بن ابوطالب جن کے دو سبز پر ہوں گے جن
 سے وہ جنت میں اڑتے ہوں گے سوائے ان کے اس امت میں کسی اور کو۔ دوبارہ نہیں ویسے گئے۔ یہ وہ چیز ہے جس سے
 اللہ نے محمد مصطفیٰ کو مکرم بنایا اور ان کو شرف بخشا اور رسول کے دونوں نواسے حسن و حسین ہیں اور ہدی ہیں۔ فدائے
 ہم اہلبیت میں سے جس کو چاہے لیا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور رسول کی۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ
 ہوگا جن پر اللہ نے انعام نازل کیا ہے اور وہ لوگ نبی ہیں۔ صدیق ہیں، شہید ہیں، صالح ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں یہ اللہ کا
 فضل ہے اور اللہ کا علیم ہونا کافی ہے۔

۳۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ ابْنِ قَصَّالٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ
 أَبِي مَرْثَمٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَيْفَ كَانَتِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ؟

فَال لَّمَّا غَسَلَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَفَّنَهُ سَجَانُهُ ثُمَّ ادْخَلَ عَلَيْهِ عَشْرَةَ فَذَارُوا حَوْلَهُ ثُمَّ وَقَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي وَسْطِهِمْ فَقَالَ : وَإِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا فَيَقُولُ الْقَوْمُ كَمَا يَقُولُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الْعَوَالِي

۳۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت رسول خدا پر نماز جنازہ کیسے پڑھی فرمایا جب امیر المؤمنین غسل دے چکے اور کفن دے کر ڈھانپ چکے تو دس آدمیوں کو اندر داخل کیا۔ وہ آنحضرت کے گرد کھڑے ہوئے پھر امیر المؤمنین نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر سورۃ احزاب کی یہ آیت پڑھی : بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو۔ سب نے یہ آیت پڑھی۔ اسی طرح پھر اہل مدینہ اور اس کے گرد کے لوگوں نے پڑھی۔

توضیح :- چونکہ حجرہ رسول میں زیادہ لوگوں کی گھنٹش نہ تھی لہذا دس آدمیوں نے نماز پڑھی۔ سورۃ احزاب کی یہ آیت امیر المؤمنین نے اول پڑھی بعدہ نماز علیحدہ پڑھی، چونکہ نماز میت سے علیحدہ چیز تھی لہذا خصوصیت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

۳۶۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم لِعَلِيِّ عليه السلام : يَا عَلِيُّ ادْفِنِي فِي هَذَا الْمَكَانِ وَادْفَعْ قَبْرِي مِنَ الْأَرْضِ أَدْبَعَ أَصَابِعِ وَرَتِّبْ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ .

۳۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے علی سے فرمایا کہ تم مجھ کو اسی حجرہ میں دفن کرنا اور میری قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی پھیر کرنا۔

۳۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَتَى الْعَبَّاسُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ : يَا عَلِيُّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اجْتَمَعُوا أَنْ يَدْفِنُوا رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي بَقِيعِ الْمُصَلَّى وَأَنْ يُؤَمِّمَهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى النَّاسِ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِمَامٌ خَيْرٌ وَمَيِّتًا وَقَالَ : إِنِّي أَدْفُنُ فِي الْبَقْعَةِ الَّتِي أَقْبَضُ فِيهَا ، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ .

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المومنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نماز جنازہ کی امامت کرے یہ سن کر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نماز جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَوْجًا فَوْجًا ، قَالَ : وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ : إِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قُبُضِ اللَّهِ لِي : إِنْ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ يَكُونُونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا . ۵۶/۳۳۳-احزاب

۳۸- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المومنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے ورنہ ایک حضور صبیح و شام تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ وملائکۃ الخ

۳۹ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِئِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مَعْنَى السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَوَصِيَّهُ وَابْنَهُ وَأَبْنَيْهِ وَجَمِيعَ الْأَيْمَةِ وَخَلَقَ شِعْمَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَأَنْ يَصْبِرُوا وَيُصَابِرُوا وَيُرَاطِبُوا وَأَنْ يَتَّقُوا اللَّهَ وَوَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَالْحَرَمَ الْأَمِينَ وَأَنْ يُنَزِّلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَيُظَاهِرَ لَهُمُ السَّفْفَ الْمَرْفُوعَ وَيُرِيحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَالْأَرْضَ الَّتِي يُبَدِّلُهَا اللَّهُ مِنَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمَ مَا فِيهَا لَهُمْ ، لِأَشْيَةٍ فِيهَا - قَالَ : لِاخْصُومَةٍ فِيهَا - لِعَدُوِّهِمْ وَأَنْ يَكُونَ لَهُمْ فِيهَا مَا يُحِبُّونَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَى جَمِيعِ الْأَيْمَةِ وَشِعْمَتِهِمُ الْمِيثَاقَ بِذَلِكَ : وَإِنَّمَا السَّلَامُ عَلَيْهِ تَذَكُّرُهُ نَفْسِ الْمِيثَاقِ وَتَجْدِيدُهُ لَهُ عَلَى اللَّهِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يُعَجِّلَهُ جَلَّ وَعَزَّ وَيُعَجِّلَ السَّلَامَ لَكُمْ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ .

۳۹ رادی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا، السلام علی رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹیوں اور تمام آئمہ اور ان کے شعبوں کو

پیدا کیا اور ان سے ہمدلیا کہ مشرکوں کی اذیت پر صبر کریں اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں اور باہم رابطہ پیدا کریں اور اللہ سے ڈریں، اور خدا نے ان سے وعدہ کیا وہ ان کو ایک مبارک سرزمین عطا کرے گا اور امن و امان کے حرم میں جگہ دے گا اور ان کے حصول رحمت و برکت کے لیے بیت المعمور کو نازل کرے گا (یعنی شب ہائے قدر میں ملائکہ ان کے پاس لوح محفوظ سے اخذ کیے ہوئے احکام لائیں گے) اور ایک بلند مقام ان کے لیے ظاہر کرے گا اور ضرر دشمن سے ان کو بچائے رکھے گا اور ایسی زمین ان کو دے گا جسے اللہ نے سلامتی سے بدل دیا ہوگا اور اس میں ایسی سلامتی ہوگی کہ اس میں دشمن سے کوئی نزاع نہ ہوگی اور وہ ان کے لیے خالص ہوگی دشمنوں کا اس میں کوئی دخل نہ ہوگا اور وہ جو چاہیں گے وہ موجود ہوگا اور رسول اللہ نے آئمہ اور ان کے شیعوں سے اس کا ہمدلیہا ہے پس رسول پر سلامت مذکورہ ہے اسی میثاق کا اور تازہ کرنا ہے خدا کے سامنے اس عہد کو تاکہ وہ تعبیل کرے اپنے وعدے کے پورا کرنے میں۔

توضیح۔ مذکورہ بالا امر جو بیان کیے گئے ہیں ان کا تعلق ظہور قائم آل محمد سے ہے۔

۴۔ ابن محبوب، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَفِيِّكَ، وَخَلِيْلِكَ وَنَجِيِّكَ، الْمُدَّتِيْ لِأَمْرِكَ.

۴۰۔ فرمایا، حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خداوند ارجمت نازل کر محمد پر جو تیرے برگزیدہ ہیں تیرے خلیل ہیں تیرے نجیب ہیں اور تیرے امر کے مدبر ہیں۔

النَّهْيُ عَنِ الْاِشْرَافِ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُنْثَى الْخَطِيبِ قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ وَسَقَفُ الْمَسْجِدِ الَّذِي يُشْرِفُ عَلٰى الْقَبْرِ قَدْ سَقَطَ وَالْفَعْلَةُ يَصْعَدُونَ وَيَنْزِلُونَ وَنَحْنُ جَمَاعَةٌ، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِنَا مَنْ مِنْكُمْ لَمْ مَوْعِدْ يَدْخُلْ عَلٰى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْكَلْبَةَ؟ فَقَالَ مِهْرَانُ بْنُ أَبِي نَصْرٍ. أَنَا، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَّارٍ الصِّرَفِيُّ: أَنَا، فَقُلْنَا لَهُمَا: سَلَاةٌ لَّنَا عَنِ الصُّعُودِ لِنُشْرِفَ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ عليه السلام، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَقَيْنَاهُمَا، فَاجْتَمَعْنَا جَمِيعًا، فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: قَدْ سَأَلْنَاهُ لَكُمْ عَمَّا كَرِهْتُمْ، فَقَالَ: مَا أُحِبُّ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَمْلُؤَ فَوْقَهُ وَلَا آمَنُهُ أَنْ يَرَى شَيْئًا يَذْهَبُ مِنْهُ بَصَرُهُ أَوْ يَرَاهُ فَأَيُّمَا يُصَلِّي أَوْ يَرَاهُ مَعَ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ عليه السلام.

بلندی پر سے قبر نبی مسلم کو دیکھنے کی ممانعت

اجعفر بن مثنیٰ سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں تھا۔ مسجد نبوی کی چھت جس سے قبر نبی مسلم نظر آتی تھی۔ گر گئی تھی کام کرنے والے اوپر چڑھتے تھے اور اترتے تھے (بغرض تعمیر) میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ تم میں کون ایسا ہے جس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ملنے کا وعدہ کیا ہو۔ مہران نے کہا میں ہوں، اسماعیل نے کہا میں ہوں۔ میں نے ان دونوں سے کہا۔ ہماری طرف سے ایک سوال حضرت سے کرو کہ آیا قبر نبی مسلم سے بلند ہو کر اسے دیکھنا درست ہے۔ وہ لوگ گئے دوسرے روز جب ہم پھر جمع ہوئے تو اسماعیل نے کہا۔ ہم نے تمہارا مسئلہ دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا کیا تم یہ پسند کرو گے کہ حضرت سے اونچے ہو کر اس چیز کو دیکھو جس سے بینائی جاتی رہے یا وہ حضرت کو اس حال میں دیکھے کہ تنہا کھڑے نماز پڑھ رہے ہوں یا اپنی کسی بی بی کے پاس ہوں

توضیح، مرآۃ العقول میں علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے راوی جعفر بن مثنیٰ اصحاب امام رضا علیہ السلام سے ہیں انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کا زمانہ نہیں دیکھا۔ دوسرے علماء امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء اور ائمہ علیہم السلام مرنے کے بعد زندہ تو ضرور ہیں لیکن ایسی زندگی وہ نہیں ہوتی، جیسی مرنے سے پہلے ہوتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے سوائے کسی خاص ضرورت کے قبر سے اونچا ہونا اور بلندی سے اس کو دیکھنا جائز نہیں۔

ایک سو گیارہواں باب ذکر مولد امیر المومنین علیہ السلام

۱۱۱ (باب)

مَوْلِدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

وُلِدَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ غَامِ الْفَيْلِ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَقِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِنِسْجِ بَقِيْنٍ مِنْ لَبَلَةِ الْاَحَدِ سَنَةِ اَرْبَعِيْنَ مِنَ الْهَجْرَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ سَنَةً ، بَقِيَ بَعْدَ قُبْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَ اُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَ هُوَ اَوَّلُ هَاشِمِيٍّ وَلَدَهُ هَاشِمٌ مَرَّتَيْنِ .
۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْفَارِسِيِّ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ

الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ جَاءَتْ إِلَى أَبِي طَالِبٍ لَتُبَشِّرَهُ بِمَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ: اصْبِرِي سَبْنَا أُبَشِّرِكَ بِمَوْلَاهُ إِلَّا التَّوْبَةَ، وَقَالَ: السَّبْتُ ثَلَاثُونَ سَنَةً وَكَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَآمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثَلَاثُونَ سَنَةً

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سترہ عام الفیل میں پیدا ہوئے اور قتل ہوئے ماہ رمضان کی ۲۱ تاریخ روز یک شنبہ سترہ میں جبکہ آپ ۶۳ سال کے تھے۔ رسول اللہ کے بعد ۳۰ سال تک زندہ رہے۔ آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف تھیں وہ سب سے پہلے ہاشمی ہیں جو ماں اور باپ دونوں طرف سے ہاشمی تھے۔ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ فاطمہ بنت اسد رسول خدا کی خوشخبری لے کر حضرت ابوطالب کے پاس آئیں، ابوطالب نے کہا صبر کرو، ایک سبت میں تم کو خوشخبری دوں گا۔ ایسے ہی مولود کی سوائے منصب نبوت کے اور نہ ملایا سبت ۳۰ سال کا ہوتا ہے اور حضرت رسول خدا اور امیر المومنین کی عمریں تیس سال کا فرق ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَسَدٍ أُمُّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى قَدَمَيْهَا وَكَانَتْ مِنْ أَبَرِّ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرَاءَ كَمَا وَلِدُوا، فَقَالَتْ: وَاسْوَأَتَاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَمْنَحَكَ كَلْبَةً، وَسَمِعَتْهُ يَذْكُرُ صَغْفَةَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ: وَاصْغَفَاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَكْفِيكَ ذَلِكَ، وَقَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ جَارِيَتِي هَذِهِ، فَقَالَ لَهَا: إِنْ فَعَلْتَ أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصُوٍ مِنْهَا عَصُوًا مِنْكَ مِنَ النَّارِ، فَلَمَّا مَرَّصَتْ أَوْصَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَتْ أَنْ يُعْتَقَ خَادِمُهَا، وَاعْتَقَلَ لِسَانُهَا فَجَعَلَتْ تُؤْمِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِيْمَاءً فَقَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصِيَّتَهَا، فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاعِدٌ إِذَا آتَاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: مَاتَتْ أُمِّي فَاطِمَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: وَأُمِّي وَاللَّهِ، وَقَامَ مُسْرِعًا حَتَّى دَخَلَ فَظَرَّ إِلَيْهَا وَبَكَى، ثُمَّ أَمَرَ النِّسَاءَ أَنْ يُغْسِلْنَهَا وَقَالَ ﷺ: إِذَا فَرِغْنَ فَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تُعْلِمَنِي، فَلَمَّا فَرِغْنَ أَعْلَفْنَهُ بِذَلِكَ، فَأَعْطَاهُنَّ أَجْرًا

قَمِصَتِهِ الَّذِي يَلْبِي جَسَدَهُ وَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُكَمِّتْنَهَا فِيهِ وَ قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ : إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ فَعَلْتُ شَيْئًا لَمْ أَفْعَلْهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَسَلُونِي لِمَ فَعَلْتُهُ ، فَلَمَّا قَرَعْنَ مِنْ عَشِيرَتِهَا وَ كَفَّنَهَا دَخَلَ الرَّسُولُ فَحَمَلَ جَنَازَتَهَا عَلَى عَاتِقِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ تَحْتَ جَنَازَتِهَا حَتَّى أَوَدَّهَا قَبْرَهَا ، ثُمَّ وَصَّعَهَا وَ دَخَلَ الْقَبْرَ فَاضْطَجَعَ فِيهِ ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَهَا عَلَى يَدَيْهِ حَتَّى وَصَّعَهَا فِي الْقَبْرِ ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلَيْهَا طَوِيلًا يُنَاجِيهَا وَ يَقُولُ لَهَا : ابْنُكَ ، ابْنُكَ [ابْنُكَ] ثُمَّ خَرَجَ وَ سَوَّى عَلَيْهَا ، ثُمَّ انْكَبَّ عَلَى قَبْرِهَا فَسَمِعُوهُ يَقُولُ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . أَلَسَمْتُ إِبْنِي أَسْتَوِدُّعُهَا إِيَّاكَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَالَ لَهُ الْمُسْلِمُونَ : إِنَّا رَأَيْنَاكَ فَعَلْتَ أَشْيَاءَ لَمْ تَفْعَلْهَا قَبْلَ الْيَوْمِ ، فَقَالَ : الْيَوْمَ فَقَدْتُ بَرَّ أَبِي طَالِبٍ ، إِنْ كَانَتْ لِي كُونُ عِنْدَهَا الشَّيْءُ عُفُوْتُ رَبِّي بِهِ عَلَى نَفْسِهَا وَ وَلَدِهَا وَ إِبْنِي ذَكَرْتُ الْقِيَامَةَ وَ أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عُرَاءَ ، فَقَالَتْ : وَاسْأَلْنَاهُ ، فَصَمِتَتْ لَهَا أَنْ يَتَعَمَّهَا اللَّهُ كَاسِيَةً وَ ذَكَرْتُ صَغْفَةَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ : وَاضْغَعَا ، فَصَمِتَتْ لَهَا أَنْ يُكَمِّتَهَا اللَّهُ ذَلِكَ ، فَكَمَمْتُهَا بِقَمِصَتِي وَ اضْطَجَعْتُ فِي قَبْرِهَا لِذَلِكَ وَ انْكَبْتُ عَلَيْهَا ، فَلَقْنَاهَا مَا نُسَّأَلُ عَنْهُ ، فَإِنَّهَا سَأَلَتْ عَنْ رَبِّهَا فَقَالَتْ : وَسُئِلْتُ عَنْ رَسُولِهَا فَأَجَابَتْ وَسُئِلْتُ عَنْ وَلِيِّهَا وَ إِمَامِهَا فَأَزِجْتُ عَلَيْهَا ، فَقُلْتُ : ابْنُكَ ابْنُكَ [ابْنُكَ] .

۴ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین وہ پہلی بی بی ہیں جنہوں نے پیایاؤں مکہ سے مدینہ تک رسول کی طرف ہجرت کی اور وہ رسول اللہ پر سب سے زیادہ ہریان تھیں انہوں نے رسول خدا سے سنا کہ روز قیامت لوگ اسی طرح برہنہ محشور ہوں گے جیسے وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا۔ ہائے کسی رسوائی ہوگی۔ حضرت نے فرمایا میں خدا سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں آسیہ کی طرح قبر سے اٹھائے۔ رسول سے انہوں نے تنگی قبر کا حال سنا تو کہنے لگیں ہائے میری کمزوری، حضرت نے فرمایا غم نہ کرو میں اللہ سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں اس سے نجات دے۔ ایک دن رسول اللہ سے کہا میں اپنی اس کینز کو آزاد کرنا چاہتی ہوں، فرمایا خدا اس کے ہر عضو کے بدلے تمہارے ہر عضو کو نارہم سے نجات دے گا۔ جب بیمار ہوئیں تو رسول اللہ کو وصیت کی اور حکم دیا کہ ان کے دمی کی حیثیت سے خاومہ کو آزاد کر دیں اتنا کہہ کر زبان بند ہو گئی۔ پھر رسول کو اشارے سے بتاتی رہیں رسول اللہ نے ان کی وصیت کو قبول کیا۔ ایک دن حضرت بیٹھے ہوئے تھے کہ امیر المومنین روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے رونے کا سبب پوچھا۔ فرمایا میری ماں فاطمہ کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہائے میری ماں کا اور جلدی سے اٹھ کر وہاں پہنچے۔ ان کو دیکھا تو رونے لگے اور عورتوں کو حکم دیا کہ ان کو غسل دیں اور جب فارغ ہوں تو جب تک حضرت کو آگاہ نہ کریں کچھ اور نہ کریں، جب وہ غسل دے چکیں تو انہوں نے بتایا۔ حضرت نے اُن کو اپنی وہ

قیض خاص دی جو آپ کے جسم سے متصل رہتی تھی اور مکم دیا کہ اس کا کفن دیں اور مسلمانوں سے کہا جب تم مجھے کوئی ایسا کام کرتے دیکھو جو اس سے پہلے میں نے نہ کیا ہو تو مجھ سے پوچھو، ایسا کیوں کیا۔ جب وہ غسل سے فارغ ہوئیں تو حضرت آئے اور جنازہ اپنے کندھے پر اٹھایا۔

آپ برابر جنازہ اٹھائے چلے آ رہے تھے یہاں تک کہ قبر کے پاس لائے اس کو رکھ دیا اور خود قبر میں داخل ہوئے اور اس میں لیٹے پھر میت کو اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور قبر میں رکھا پھر اس پر جھک کر دیر تک کچھ کہتے رہے، پھر فرمایا تمھارا بیٹا، تمھارا بیٹا تمھارا بیٹا، پھر قبر سے نکل آئے اور قبر بند کر دی۔ پھر قبر پر جھکے اور فرمایا لا الہ الا اللہ، خداوند میں نے ان کو تیرے سپرد کیا پھر لوٹ آئے، مسلمانوں نے کہا۔ آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہیں کیا تھا۔ فرمایا۔ آج میں نے ابوطالب کی نیکی کو کم کر دیا ہے اگر ان کے پاس کوئی شے ہوتی تھی تو مجھے اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر ترجیح دیتی تھیں۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ قیامت کے دن لوگ برہنہ محشور ہوں گے انھوں نے کہا ہائے رسول! میں ضامن ہوا اس کا کہ خدا ان کو اسیہ کی طرح محشور کرے گا۔ انھوں نے قبر کی شکل کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ ہائے ضعیف میں ضامن ہوا اس کا کہ اللہ اس سے پچھلے گا۔ پس میں نے ان کو اپنی قیض کا کفن دیا اور ان کی قبر میں لیٹا اور ان کی قبر پر جھک کر تلقین کی۔ ان سوالات کے جواب کی جو ان سے پوچھے گئے ان سے سوال کیا گیا رب کے متعلق انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال رسول کے متعلق کیا۔ انھوں نے جواب دیا۔ پھر سوال کیا دلی و امام کے متعلق اس پر وہ خاموش ہوئیں۔ میں نے کہا وہ آپ کا بیٹا ہے، آپ کا بیٹا ہے۔

۳ - بَعْضُ أَصْحَابِنَا . عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَمَّا وَلِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتُجِعَ لِأُمِّهِ بَيْنَاسُ فَارِسَ وَ قُصُورَ الشَّامِ ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدٍ أُمُّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَبِي طَالِبٍ ضَاحِكَةً مُسْتَبْشِرَةً . فَأَعْلَمَتْهُ مَا قَالَتْ أُمُّهُ . فَقَالَ لَهَا أَبُو طَالِبٍ : وَ تَمَعَّجْتِ مِنْ هَذَا . إِنَّكَ تَحْلِلِينَ وَ تَلِدِينَ بِوَصِيَّتِهِ وَ ذَرِيرَةٍ .

۳۔ راوی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب رسول اللہ صلم پیدا ہوئے تو حضرت آمنہ کو نظر آنے لگے ایران اور شام کے محلات اس طرح بہت اسد مالہ امیر المؤمنین ابوطالب کے پاس آئیں ہنستی ہوئی اور بشارت دیتی ہوئی اور جو کچھ آمنہ سے سنا تھا۔ اس کو بیان کیا۔ ابوطالب نے ان سے کہا تم اس سے تعجب کرتی ہو تم حاملہ ہو اور پیدا ہو گا تم سے ان کا دھی اور وزیر۔

۴ - عَمَّنْ ذَكَرَهُ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى . عَنْ الْبَرْقَعِيِّ . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدِ الْقَيْسِ بَوْرَقِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَارِثِيُّ . عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ . عَنْ أَبِيهِ بْنِ صَعْوَانَ مَاجِبٍ

وَقَوِي بِكَ الْإِسْلَامُ ، فَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَلَوِ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَكَبَّتْ بِكَ الْإِسْلَامُ وَ الْمُؤْمِنُونَ وَسَبَقَتْ سَنَفًا
بَعِيدًا وَأَتَعَبَتْ مَنْ بَعْدَكَ تَعَبًا شَدِيدًا ، فَجَلَلَتْ عَنِ الْبُكَاءِ وَعَظُمَتْ زُرِّيَّتُكَ فِي السَّمَاءِ وَهَدَتْ مُعْصِيَتُكَ
الْأَنَامَ ، فَإِنَّ اللَّهَ وَإِنَّا إِلَهُ رَاجِعُونَ ، رَضِينَا عَنِ اللَّهِ قَضَاءَهُ وَهَلَمْنَا اللَّهَ أَمْرَهُ ، فَوَاللَّهِ لَنُصَافِ الْمُسْلِمُونَ
بِعَيْنِكَ أَبَدًا ، كُنْتَ لِلْمُؤْمِنِينَ كَهْفًا وَجَنَسًا قَسَّةً رَاسِيًا وَعَلَى الْكَافِرِينَ غَلْظَةً وَغَيْظًا ، فَالْحَقَّكَ اللَّهُ
بِنَبِيِّهِ وَلَا أَخْرَمْنَا أَجْرَكَ وَلَا أَصْلَمْنَا بَعْدَكَ وَسَكَتَ الْقَوْمُ حَتَّى انْقَضَى كَلَامُهُ وَبَكَى وَبَكَى أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ طَلَبُوهُ فَلَمْ يُصَادِفُوهُ .

۴۔ صفوان صحابی رسولؐ نے بیان کیا کہ جس روز امیر المؤمنینؑ کا انتقال ہوا۔ وہ مقام فرط گریہ سے پلنے لگا۔ اور
لوگ اسی طرح پریشان تھے جیسے رسول اللہؐ کی وفات کے دن، ناگاہ ایک شخص روتا ہوا آیا اور جلدی سے آیا اور
انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوا آیا پھر کہنے لگا آج خلافت نبویہ قطع ہو گئی (یعنی تاملہر امام ہدی اب حکومت
جہاں ہوگی) اور لوگ علمی مسائل کے لیے انہی کی طرف رجوع کریں گے (پھر وہ اس گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا جہاں
امیر المؤمنینؑ تھے اور کہنے لگا۔ اے ابوالحسن! اللہ آپ پر رحم کرے آپ سب سے پہلے اسلام لانے والے اور ان میں
سب سے زیادہ پُر خلوص ایمان والے اور یقین میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے اور بزرگ تر اور روئے
تھمے اور رسول اللہؐ کے سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے اور تمام اصحاب میں سب سے زیادہ امین اور از
روئے مناقب افضل اور سبقت الی الخ میں سب سے زیادہ اکرم۔

اور از روئے درجہ سب سے اعلیٰ اور از روئے قربت رسولؐ سب سے زیادہ نزدیک اور طریقہ کار میں اور عادات و
خصائل میں اور عمل میں سب سے زیادہ مشابہ اور منزلت میں شریف تر اور بزرگ تر اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے اور رسولؐ
اور مسلمانوں کی طرف سے بھی جزائے خیر ہو، جب اصحاب نے کمزوری دکھائی تو آپؐ قوی رہے اور جب ان میں سستی آئی
تو آپؐ جست رہے جب وہ ڈھیلے پڑے تو آپؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور جب اصحاب نے طریقہ رسولؐ ترک کیا تو آپؐ اس پر
قائم رہے۔

آپؐ رسولؐ کے خلیفہ برحق ہیں، آپؐ نے (مصلحت دینی پر نظر رکھتے ہوئے) امر خلافت میں نزاع نہ کیا اور باوجود
منافقوں کے خواہش کے اور کافروں کے غیظ و غضب، حاسدوں کی ناپسندیدگی اور فاسقوں کی حقارت کے آپؐ نے عاجزی
اور فروتنی کا اظہار نہ کیا۔ جب لوگ امر دین کی بجا آوری میں سست پڑ گئے تھے آپؐ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑے ہو گئے جب کہ
دوسروں نے پردہ پوشی کی تو آپؐ نور خدا کی روشنی میں چلے، جب کہ اور لوگ اپنی جگہ سے ہلنے نہ تھے جنہوں نے آپؐ کا اتباع کیا۔
انہوں نے ہدایت پائی، آپؐ مجلس رسولؐ میں سب سے زیادہ دھیما آوازیں بولتے تھے اور از روئے اطاعت رسولؐ سب سے زیادہ بلند

درجہ پر تھے اور کم کلام کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ درست بولنے والے تھے اور بہترین رائے والے تھے اور از روئے قلب سب سے زیادہ ہمساز تھے اور از روئے یقین سب سے زیادہ مضبوط اور عملاً سب سے زیادہ بہتر، امور دین کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ والفقہ آپ دین کے یسوب (سر دام) تھے اول بھی آخر بھی، اول اس وقت جب لوگوں میں تفرقہ پڑ گیا اور آخر اس وقت جب کہ لوگوں کے پائے عمل سُست پڑ گئے تھے۔

آپ سمنوں کے لئے ہریان باپ تھے جب کہ وہ آپ کے لئے مثل عیال بن گئے آپ نے ان کے اس بوجھ کو اٹھا لیا جس کے اٹھانے میں وہ کمزور ثابت ہو چکے تھے اور جو چیزیں مومنین چھوڑ بیٹھے تھے۔ آپ نے ان کی حفاظت کی اور نگاہ رکھا ان امور کو جو انھوں نے ہمل بنا دیئے تھے اور روکا مومنین کو جب وہ جمع ہوئے (قتل عثمان پر) اور آپ بلند طبع رہے جب کہ انھوں نے جزع کی (الزام تشریفان میں) اور صبر سے کام لیا۔ جب کہ انھوں نے جلدی کی (تسبیل خلافت میں) اور معلوم کر لیا ان کینوں کو جو راہل شام رکھتے تھے اور مومنوں نے پایا آپ سے ان چیزوں کو جن کا انھیں گمان بھی نہ تھا (جنگ معاویہ) آپ کافروں کے لیے ایک سخت عذاب تھے اور مومنوں کے لیے محفوظ قلعہ، آپ نے آسمانِ فطالت کی نعمتوں کو خاک میں ملا دیا اور اہل امت کی بخششوں کو کامیاب بنا دیا اور حاصل کیا ان چیزوں کو جن کی طرف سبقت کرتے ہیں اور فضائلِ امامت کو برقرار رکھا اور آپ کی دلیلِ امامت میں کوئی کمی نہ ہوئی اور آپ کی بصیرت میں کمزوری پیدا نہ ہوئی اور دشمن کے مقابل نفس کو گرنے نہ دیا۔

آپ مثل اس پہاڑ کے تھے جس کو سخت سے سخت آندھی ہلکے سے نہیں ہٹا سکتی۔ آپ ایسے ہی تھے جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا اپنی صحبت میں اور جو کچھ آپ کے ہاتھ میں تھا اس میں لوگوں کے امین تھے اور رسولؐ نے فرمایا اگر چہ جسمانی لحاظ سے کمزور تھے۔ مگر امر خدا میں قوی تھے اپنی ذات میں فروتنی کرنے والے لیکن پیش خدا بڑے مرتبہ والے ڈنٹے زمین پر مومنین کے لیے جلیل القدرہ کوئی آپ کی ذات میں عیب نہیں لگا سکتا تھا اور نہ آپ کے بارے میں غمازی کر سکتا تھا اور نہ گناہ کی آپ سے طعنے رکھ سکتا تھا اور نہ کوئی چالبدی کر سکتا تھا۔

اور ضعیف و ذلیل آپ کے نزدیک قوی و عزیز رہے آپ قوی سے اس کا حق لینے والے ہیں اور قوی و عزیز آپ کے نزدیک ضعیف و ذلیل ہے۔ آپ کمزور کا حق اس سے دلانے والے ہیں اس معاملے میں عزیز و غیر ذلیل آپ کے لیے برابر ہیں آپ کی شان حق و صدق اور نرمی ہے، آپ کا قول حکم صحیح اور حتمی ہے۔ آپ کا امر علم اور حزم کے ساتھ ہے جو کچھ آپ کریں۔ آپ صمیم راستہ پر چلنے والے ہیں اور ہر مشکل کام آپ کے لیے آسان ہے

آپ نے فتنہ کی آگ بجھائی اور امور دین کو اعتدالی حالت پر دکھا۔ آپ کی وجہ سے اسلام قوی ہوا۔ اور باوجود کافروں کی ناپسندیدگی کے امر خدا ظاہر ہوا اور اسلام اور مومنین اپنی جگہ پر قائم رہے اور آپ نے بہت نمایاں سبقت حاصل کی اور آپ کے بعد آپ کے دوستوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے اور آپ کی شان اس سے

بہت بلند ہے کہ صرف رونے پر اکتفا کی جائے آپ کی موت سے نہ صرف زمین ولے بلکہ اہل آسمان بھی اندوہناک ہیں اور آپ کی موت نے لوگوں کو بڑی طرح شکستہ دل کیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم اللہ کی تقا و قدر پر راضی ہیں اور ہم نے اس امر کو اللہ کے سپرد کر دیا۔ خدا کی قسم آپ کی موت سے زیادہ کوئی مصیبت مسلمانوں پر نہیں آئی، آپ مومنوں کے لیے جلے پناہ اور مضبوط قلعہ تھے اور ایک مضبوط آزمائش تھے اور کافروں کے لیے سختی اور غضب، خدا نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلا لیا اور خدا ہم کو آپ کی مصیبت پر رونے کے اجر سے محروم نہ کرے۔ جب اس کا کلام ختم ہوا تو وہ رو دیا اور تمام اصحاب رسول روئے، اس کے بعد لوگوں نے اسے بہت تلاش کیا مگر پتہ ہی نہ چلا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَالِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعَامِرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَدَاعَةَ الْأُرْدِيُّ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَامِرٌ: جُعِلْتُ قَدَاكَ إِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دُفِنَ بِالرَّحْبَةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَيْنَ دُفِنَ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَمَّا مَاتَ احْتَمَلَهُ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَى بِهِ ظَهَرَ الْكُوفَةِ قَرِيباً مِنَ النَّجَفِ يُسْرِعُهُنَّ الْغَرِيِّ يُمَنِّهُ عَنِ الْحِجْرَةِ، فَدَفَنَهُ بَيْنَ ذِكْوَاتٍ بَيْتٍ. قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ دَهَبْتُ إِلَى الْمَوْضِعِ فَنَوَهِمْتُ مَوْضِعاً مِنْهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي: أَصَبْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ عامر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، لوگ کہتے ہیں کہ امیر المومنین مقام رحبہ (کوفہ کا ایک محلہ) میں دفن کیے گئے ہیں، فرمایا انہیں، اس نے کہا پھر کہاں، فرمایا جب حضرت کا انتقال ہوا تو امام حسن جنازہ کو لے کر کوفہ کے بلند مقام پر گئے جو نجف (دور یا کسارہ) کے قریب تھا غری اس کے بائیں طرف اور چہرہ دایہ طرف تھا۔ پس دفن کیا۔ سفید پاک پتھروں کے درمیان، اس گفتگو کے بعد عامر کہتا ہے میں اس جگہ گیا اور جو نشان بنایا تھا اس سے پتہ لگا لیا۔ جب حضرت کے پاس آیا تو حال بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ تم ٹھیک پہنچے اللہ تم پر رحم کرے۔ تین بار فرمایا۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: أَتَانِي عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ فَقَالَ لِي: ارْكَبْ، فَرَكِبْتُ مَعَهُ، فَمَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا مَنْزِلَ حَفْصِ الْكُتَابَةِ فَاسْتَحَرَجْنَاهُ فَرَكِبَ مَعَنَا، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الْغَرِيَّ فَاَنْتَهَيْنَا إِلَى قَبْرِ، فَقَالَ: انْزِلُوا هَذَا قَبْرُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُلْنَا مَنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ فَقَالَ: أَتَيْتُهُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيْثُ كَانَ بِالْحِجْرَةِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَخَبَرَنِي أَنَّهُ قَبْرُهُ.

۶۔ عبداللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میرے پاس عمر بن یزید آیا اور مجھ سے کہا سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہو کر اس کے ساتھ چلا۔ ہم حفصؓ کسی مکان پر گئے۔ میں نے اس سے ساتھ چلنے کی خواہش کی، وہ ہمارے ساتھ چلا۔ جب ہم مقام غریٰ تک پہنچے۔ تو ایک قبر کے پاس جا کر رکے اس نے کہا سواری سے اترو۔ یہ قبر امیر المؤمنینؓ ہے۔ ہم نے کہا تم نے کیسے جانا، اس نے کہا جب حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام حیرہ میں مقیم تھے تو میں کئی بار یہاں آیا اور حضرت نے مجھے بتایا کہ یہ قبر امیر المؤمنینؓ ہے۔

— مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عِيسَى شَلْقَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ خُؤُولَةٌ فِي بَنِي مَخْزُومٍ وَإِنَّ شَابًا مِنْهُمْ أَنَاهُ فَقَالَ: يَا خَالِي إِنَّ أَخِي مَاتَ وَقَدْ حَزِنْتُ عَلَيْهِ حُزْنًا شَدِيدًا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: تَشْتَهِي أَنْ تَرَاهُ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَأَرِنِي قَبْرَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ وَمَعَهُ بُرْدَةٌ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُتَزِدًّا بِهَا، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْقَبْرِ تَلَمَّعَتْ شَفَاهُ ثُمَّ رَكَعَهُ بِرَجْلِهِ فَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ بِلسَانِ الْقُرْسِ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلَمْ تَمُتْ وَأَنْتَ دَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنَّا مِمَّنَّا عَلَى سُنَّةِ فَلَانٍ وَفُلَانٍ فَانْقَلَبْتُ أَلَيْسَنَا.

۷۔ عیسیٰ بن شلقان راوی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ سے سنا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کے کچھ ماموں بنی مخزوم میں تھے ان کا ایک جوان ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا بھائی مر گیا ہے اور اس کی موت نے مجھے سخت صدمہ پہنچایا ہے آپ نے فرمایا تم اسے دیکھنا چاہتے ہو۔ اس نے کہا ہائے شک، فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ، پھر حضرت چلے اور چادر رسول پیٹے ہوئے تھے جب قبر کے پاس پہنچے تو آپ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور قبر پر ٹھوکر ماری، ایک شخص قبر سے نکلا اور بزبان فارسی گویا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کیا تم مرتے وقت عرب نہ تھے؟ اس نے کہا تھے تو لیکن جب ہم مرے تو فلاں فلاں کے مذہب پر تھے۔ پس ہماری زبانیں بدل گئیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ قُبِضَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يَدْرِكُهُ الْآخِرُونَ إِنَّهُ كَانَ لَصَاحِبُ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ يَمِينِهِ جَبْرِئِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ، لَا يَنْتَبِي حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَاللَّهِمَا تَرَكَ بِنِصَاءً وَلَا حَمْرَاءَ إِلَّا سَبْعِمِائَةً دَرَاهِمَ فَصَلَّتْ عَنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا لِأَهْلِهِ. وَاللَّهُ لَقَدْ قُبِضَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فِيهَا قُبِضَ وَصِيُّ مُوسَى يَوْشَعَ بْنُ نُونٍ وَاللَّيْلَةُ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا يَعِيسَى

ابن مَرِّمَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي نَزَلَ فِيهَا الْقُرْآنُ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب امیر المؤمنین علیہ السلام کا آٹا ہو گیا تو امام حسن علیہ السلام مسجد کو نہ میں آئے اور خدا کی حمد و ثنا اور نبی پر درود کے بعد فرمایا لوگو اس رات کو اس شخص نے رحلت کی جس کے فضائل کو نہ اولین نے پایا نہ آخرین نے، وہ صاحبِ رایت رسول تھے ان کے داہنی طرف جبریلؑ رہتے تھے اور بائیں طرف میکائیلؑ، جب تک فسخ نہ ہوتی وہ میدان سے نہ ہٹتے۔ خدا کی قسم انھوں نے نہ چاندی چھوڑی ہے نہ سونا، سوائے ان ستر درہم کے جو انھوں نے اس لئے بچھا رکھے تھے کہ اپنے گھر کے لئے ایک کینز خریدیں، واللہ امیر المؤمنین کا انتقال اسی رات میں ہوا ہے جس رات کو وحی موسیٰ یوشع بن نون کا ہوا تھا اور یہی وہ رات تھی کہ جس میں حضرت عیسیٰ کا رفع ہوا اور یہی وہ رات ہے جس میں مسرکان نازل ہوا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَمَّا غَسَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٌّ نُوذُوا مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ إِنْ أَخَذْتُمْ مُقَدَّمَ السَّرِيرِ كَفَيْتُمْ مُؤَخَّرَهُ وَإِنْ أَخَذْتُمْ مُؤَخَّرَهُ كَفَيْتُمْ مُقَدَّمَهُ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیر المؤمنین علیہ السلام کو غسل دیا گیا تو گھر کے ایک طرف سے آواز آئی کہ اگر تم مقدم جنازہ کو لوگے تو مؤخر جنازہ خود اٹھ جائے گا اور اگر مؤخر جنازہ کو لوگے تو مقدم جنازہ خود چلے گا

۱۰۔ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعاً ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ أَحْمَدَ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : وَلِدَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ﷺ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللَّهِ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتَوَقَّيْتُ وَلَهَا ثَمَانُ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ يَوْمًا .

۱۰۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ فاطمہ بنت محمدؑ بخت رسولؐ کے پانچ سال بعد پیدا ہوئیں اور اٹھارہ سال ۵ دن کی عمر میں وفات پائی۔

۱۱۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَصَّالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : لَمَّا قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ أَخْرَجَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَرَجُلَانِ آخَرَانِ حَتَّى إِذَا حَرَّ جُؤَامِنِ الْكُوفَةِ تَرَكَوْهَا عَنْ أَيْمَانِهِمْ ثُمَّ أَخَذُوا فِي الْجَبَانَةِ حَتَّى مَرُّوا بِهِ إِلَى الْقَرِيِّ فَقَدَّوْهُ وَسَوَّوْا قَبْرَهُ فَأَنْصَرَفُوا .

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب امیر المؤمنین علیہ السلام کا انتقال ہوا تو امام حسنؑ، امام حسینؑ

اور دو اور شخص ملائکہ پھنکارہ لے کر نکلے تو چلتے ہوئے کو فک و دہن طر چھوڑا بس زمین بلند کی طرف آئے اور مقام غری ملک پہنچے۔
یہاں دفن کر کے واپس آئے۔

ایک سو بارہواں باب

ذکر مولد جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا

۱۱۲ (بَابُ)

مَوْلِدِ الزَّهْرَاءِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

وُلِدَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَعَلَى بَعْلِهَا السَّلَامُ بَعْدَ مَبْعَثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسِ سِنِينَ وَتَوَفَّيَتْ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَلَهَا ثَمَانُ عَشْرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ يَوْمًا وَبَقِيَتْ بَعْدَ أَبِيهَا وَآلِهَا خَمْسَةٌ وَسَبْعِينَ يَوْمًا.

جناب فاطمہ علیہا السلام بخت رسول سے ۵ برس بعد پیدا ہوئیں اور ۱۸ سال ۵ دن کی عمر میں وفات پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ۷ دن زندہ رہیں

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَكَتَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْمًا وَكَانَ دَخْلُهَا حُزْنَ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَكَانَ يَأْتِيهَا جَبْرِئِيلُ فَيَحْسِنُ عَزَاهَا عَلَى أَبِيهَا وَيُطَيِّبُ نَفْسَهَا وَيُخَيِّرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ وَيُخَيِّرُهَا بِأَيِّ كُونٍ بَعْدَهَا فِي دَرَجَتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ يَكْتُبُ ذَلِكَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہ رسول اللہ کے بعد ۵ دن زندہ رہیں اور باب کے غم میں بے حد ملول و محزون تھیں جبرئیل اگر قتل و دلاسا دیتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور باب کے حالات بتاتے اور ان کے مقام کی خبر دیتے اور آگاہ کرتے ان واقعات سے جو ان کی اولاد کو ان کے بعد پیش آنے والے تھے علی علیہ السلام اسے لکھ لیتے تھے۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَلَمَرَ كِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَبِي الْحَسَنِ ﷺ قَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ صِدِّيقَةٌ شَهِيدَةٌ وَإِنَّ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَطْمَئِنُّ

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ ناظر علیہا السلام صدیقہ اور شہیدہ ہیں اور بنات الانبیاء کو حیض

نہیں آتا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ رَفَعَهُ وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الرَّازِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَرْثَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا قُبِضَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ دَفَنَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سِرًّا وَ عَفَا عَلَى مَوْضِعِ قَبْرِهَا ، ثُمَّ قَامَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنِّي وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ عَنْ ابْنَتِكَ وَ زَائِرَتِكَ وَ الْبَائِثَةِ فِي الشَّرِّ بِقُبُوعِكَ وَ الْمُخَنَارِ اللَّهُ لَهَا سُرْعَةَ اللَّحَاقِ بِكَ ، قُلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! عَنْ صَفِيَّتِكَ صَبْرِي وَ عَفَا عَنْ سَيِّئَةٍ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ تَجَلَدِي ، إِلَّا أَنْ لِي فِي النَّاسِ فِي سُنَّتِكَ فِي فُرْقَتِكَ مَوْضِعٌ تَعَزَّى ، فَلَقَدْ وَ سَدْتُكَ فِي مَلْحُودَةٍ قَبْرِكَ وَ فَاضَتْ نَفْسُكَ بَيْنَ نَحْرِي وَ صَدْرِي ، بَلَى وَ فِي كِتَابِ اللَّهِ [لِي] أَنْعَمُ الْقَبُولِ ، إِنَّ اللَّهَ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ، قَدِ اسْتَرْجَعْتَ الْوَدِيعَةَ وَ أَخَذْتَ الرَّهْبَةَ وَ أَخْلَسْتَ الرَّهْرَاءَ ، فَمَا أَفْجَحَ الْحَضْرَاءُ وَ الْعَبْرَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَمَا حُزِنِي فَسَرَمْتُ وَأَمَّا لِي فِي فَمَسْهَدِهِمْ لَا يَبْرُحُ مِنْ قَلْبِي أَوْ يَخْتَارُ اللَّهُ لِي ذَاكَ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا مُقِيمٌ ، كَمَدَ مَقْبَحُ وَ هُمْ مَهْتَبُ سُرْعَانَ مَا فَرَّقَ بَيْنَنَا وَ إِلَى اللَّهِ أَشْكُو وَ بَشِيرَتُكَ ابْنَتُكَ بِظَافِرِ أُمَّتِكَ عَلَى هَضْمِهَا قَاحِبِهَا السُّؤَالَ وَ اسْتَحْيَرَهَا الْحَالَ ، فَكَمْ مِنْ غَلِيلٍ مُعْتَلَجٍ بِصَدْرِهَا لَمْ تَجِدْ إِلَى بَيْتِ سِبَالٍ وَ اسْتَقُولُ وَ يَحْكُمُ اللَّهُ وَ هُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ سَلَامٌ مُودِعٍ لِأَفْئَالٍ وَ لَأَسْتَمِ . فَإِنْ أَنْصَرَفَ فَلَا عَنْ مَلَالَةٍ وَ إِنْ أَقَمَ فَلَا عَنْ سُوءِ ظَنٍّ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الصَّابِرِينَ ، وَاهِ وَاهَا وَ الصَّبْرُ أَيْمُنُ وَ أَحْمَلُ وَ لَوْلَا غَلْبَةُ الْمُسْتَوْلِينَ لَجَعَلْتُ الْمَقَامَ وَ اللَّبَتَ لِرِزَامِ مَعْكُوفٍ وَ لَأَعُولْتُ إِعْوَالَ النُّكْلَى عَلَى جَلِيلِ الرَّزِيَّةِ ، فَعَيْنُ اللَّهِ تُدْفِنُ ابْنَتُكَ سِرًّا وَ تَهْضُمُ حَقَّهَا وَ تَمْنَعُ إِزْنَهَا وَ لَمْ يَتْبَاعِدِ الْعَهْدُ وَ لَمْ يَخْلُقْ مِنْكَ السَّذْكَرُ وَ إِلَى اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمُشْتَكَى وَ فَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْسِنُ الْعَرَاءَ ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَ عَلِمَ بِهَا السَّلَامُ وَ الرَّضْوَانُ .

۳۔ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ جب جناب ناظر کا انتقال ہوا تو امیر المؤمنین نے پوشیدہ طور پر دفن کیا

اور نہ ان قبر کو متا دیا تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ پھر اپنی منہ قبر رسول کی طرف کر کے فرمایا السلام علیک یا رسول اللہ، یہ سلام میری طرف سے اور آپ کی بیٹی اور زائرہ کی طرف سے جو آرام کر رہی ہیں۔ اپنی قبر میں جو آپ کی زمین ہے اور اللہ نے انتخاب کیا ان کا آپ سے سب سے جلد ملنے والوں میں۔

یا رسول اللہ آپ کی پیاری بیٹی سیدہ فاطمہؑ کے غم میں میرا صبر کز و زنا بت ہو رہا ہے۔ مگر یہ کہ آپ

کی تاسی کی آپ کی جدائی کے غم میں اور آپ کو مدفون لحد کرنے میں، کیسا میرا زما وہ وقت تھا جب میں نے آپ کو لحد قبر میں رکھا اور جب کہ میرے سینے پر آپ کا دم نکلا ہاں کتاب خدا میرے لئے باعث قبول صبر ہے انا للہ وانا الیہ راجعون امانت مجھ سے واپس لے لی گئی اور جو چیز گرتھی وہ واپس لے لی گئی، فاطمہ زہرا کو مجھ سے اُچک لیا گیا۔ اے رسول اللہ اب یہ آسمان وزمین میرے لئے کتنے بُرے ہو گئے میرا یہ حسرت دائمی ہے اور میری رات بیدار رکھنے والی ہے اور یہ وہ غم ہے جو میرے دل سے دور ہونے والا نہیں یہاں تک کہ خدا مجھے اس گھر میں پہنچا دے جہاں آپ نقیم ہیں یہ وہ ملال ہے جو دمدم بے تاب کرنے والا ہے اور پلے در پلے ابھرنے والا ہے کتنے جلد ہمارے درمیان جدائی ہو گئی میں اپنے غم کی شکایت اپنے اللہ سے کرتا ہوں آپ کی بیٹی آپ کو بتائیں گی کہ آپ کی امت نے ان پر ظلم کرنے میں کس طرح ایک دوسری مدد کی آپ ان سے سوال کریں وہ سب بتائیں گی نہ ان کے دل میں غم کی وہ سوزش ہے جو کسی طرح کم ہونے میں نہیں آتی اور ان کو اپنے غم کو دل سے ہٹانے میں کوئی صورت نظر نہ آئی آپ ان سے کہیں گے اور اللہ ہی حکم کرنے والا ہے اور وہ سب حکم کرنے والوں سے بہتر ہے۔

سلام رخصتی قبول ہو، یہ جدائی نہ کارہ کی سی ہے نہ ملول کی سی، اگر میں دو گردانی کر دوں تو یہ کسی ملال کی وجہ سے نہیں اور اگر ٹھہروں تو خدا نے جو صابروں سے وعدہ کیا ہے اس سے منطقی کی بنیاد پر نہیں، آہ اس غم میں صبر ہی بہتر ہے اگر غلاموں کے غلبہ کا خوف نہ ہوتا تو میں اسی جگہ رہتا اور میرا یہ قیام لازمی اور مستقل ہوتا، میں روتا زن پسمر وہ کے رونے کی طرح اس عظیم الشان مصیبت پر پس اللہ کی حفاظت میں میں آپ کی بیٹی کو دفن کرتا ہوں وہ بیٹی جس سے حق چھینا گیا جس کو میراث پدر نہ دی گئی جو عہد لوگوں نے کیا تھا اسے زیادہ زمانہ بھی نہ گزرا تھا وہ ذکر پرانا بھی نہ پڑا تھا یا رسول اللہ خدا کے سامنے میری شکایت ہے اور آپ کے سامنے اللہ آپ کو صبر دے، درود ہو آپ پر اور آپ کی بیٹی پر۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ غَسَلَ فَاطِمَةَ ؟ قَالَ : ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ - وَكَأَنِّي اسْتَعْظَمْتُ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ - فَقَالَ : كَأَنَّكَ ضَمَمْتَ بِمَا أَحْبَبْتَكَ بِهِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : قَدْ كَانَ ذَاكَ جُعِلَتْ قُدَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ : لَا تَصِفَقَنَّ فَاتِنَا صَدِيقَةً وَلَمْ يَكُنْ يُغَسِّلُهَا إِلَّا الصِّدِّيقُ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ مَرْيَمَ لَمْ يُغَسِّلْهَا إِلَّا عِيسَى

۴- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام پوچھا، جناب فاطمہ کو کس نے غسل دیا۔ فرمایا امیر المومنین نے، حضرت کا یہ فرمانا مجھ پر گراں گزرا۔ فرمایا جو میں نے کہا تم اس سے دل تنگ ہوئے میں نے کہا۔ ہاں، ایسا ہی ہے فرمایا دل تنگ نہ ہو و صدیقہ تھیں، نہیں غسل دے سکتا تھا ان کو مگر صدیق، کیا ایسا نہیں ہوا کہ مریم کو غسل دیا حضرت عیسیٰ نے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَا : إِنَّ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَمَّا أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِهُمْ مَا كَانَ أَخَذَتْ بِتَلَابُيبِ عُمَرَ فَجَدَبَتْهُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ : أَمَا وَ اللَّهِ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ الْبَلَاءُ مَنْ لَأَذْنَبَ لَهُ لَمَلَمْتُ أَنْتَ سَافِسِمَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ أَحْدَهُ سَرِيعَ الْأَجَابَةِ :

۵۔ فرمایا امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام نے کہ جب حضرت فاطمہ پر جو ظلم کرنا تھا کہ چکے تو آپ نے عمر کا کیریاں پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کہا۔ اے پسر خطاب خدا کی قسم اگر مجھے اس کا خوف نہ ہو تو کہ بے گناہوں پر مصیبت نازل ہو جائے گی اور تو ہر ایسی چیز وہ بھی گھر جائیں گے تو میں ضرور بددعا کرتی اور خدا اسے جلد قبول کر لیتا۔

۶۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا وَلِدَتْ فاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى مَلَكٍ فَأَنْطَقَ بِهِ لِسَانُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَمَّاَهَا فاطِمَةَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي فَطَمْتُكَ بِالْعِلْمِ وَ فَطَمْتُكَ مِنَ الطَّمْثِ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَ اللَّهُ لَقَدْ فَطَمَهُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ وَ عَنِ الطَّمْثِ فِي الْمَبْنُاقِ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب فاطمہ پیدا ہوئیں تو خدا نے ایک فرشتے کو وحی کی۔ اس نے حضرت رسول خدا کی زبان پر جاری کیا کہ میں نے اس کا نام فاطمہ رکھا۔ پھر خدا نے کہا۔ میں نے تم کو علم کا جدا کرنے والا بنایا یعنی تمہاری ذاتیت میں علم ہمیشہ رہے گا اور ناپاکی سے دور رہیں گے۔ پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے فاطمہ کے علم کو جدا کرنے والا بنایا یعنی تعلیم کرنے والا بنایا اور ناپاکی سے دور رہنے والا تسرار دیا۔ یوم میثاق۔

۷۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ : يَا فاطِمَةُ ! قُومِي فَأَخْرِجِي تِلْكَ الصَّحْفَةَ فَقَامَتْ فَأَخْرَجَتْ صَحْفَةً فِيهَا تَمْرِيدٌ وَ عَرَأُؤٌ يَقُودُ ، فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ فاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا ، ثُمَّ إِنَّ أُمَّ أَيْمَنَ رَأَتْ الْحُسَيْنَ مَعَهُ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ : مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا ؟ قَالَ : إِنَّا لَنَا كُلُّهُ مِنْذُ أَيَّامٍ ، فَأَتَتْ أُمَّ أَيْمَنَ فاطِمَةَ ، فَقَالَتْ : يَا فاطِمَةُ إِذَا كَانَ عِنْدَ أُمَّ أَيْمَنَ شَيْءٌ فَأَتِهَا هَوْلَ فاطِمَةَ وَ وَلَدِهَا وَ إِذَا كَانَ عِنْدَ فاطِمَةَ شَيْءٌ فَلَيْسَ لِأُمَّ أَيْمَنَ مِنْهُ شَيْءٌ فَأَخْرِجَتْ لَهَا مِنْهُ فَأَكَلَتْ مِنْهُ أُمَّ أَيْمَنَ وَ تَقَعَتِ الصَّحْفَةُ ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَمَا لَوْلَا أَنَّكَ أَطْعَمْتِهَا لَا كَلَّتْ

مِنْهَا أَنْتِ وَذَرِيَّتُكَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام وَالصَّخْفَةُ عِنْدَنَا بَخْرُوجِ بِهَا فَأَيْمُنَا عليه السلام فِي زَمَانِهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے جناب فاطمہ سے کہا اٹھو اور لکڑی کا وہ بڑا کانٹہ لاؤ وہ اٹھیں اور لے آئیں۔ اس میں تردید دشوریہ میں روٹی چوری ہوئی اور گوشت کی بوٹیاں تھیں۔ گرم، پس حضرت رسول خدا اور حضرت علی اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام نے اس کو کھایا ۱۳۱ دن۔

اُمّ ایمن نے حضرت امام حسین کے پاس کچھ کھانا دیکھ کر کہا۔ آپ کے پاس یہ کہاں سے آیا۔ فرمایا ہم تو اسے کئی روز سے کھا رہے ہیں اُمّ ایمن یہ سن کر فاطمہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے فاطمہ جب اُمّ ایمن کے پاس کوئی چیز ہوتی تو فاطمہ اور ان کے بچے اس میں شریک ہیں اور جب فاطمہ کے پاس کچھ ہو تو اُمّ ایمن اس میں شریک نہیں۔ جناب فاطمہ نے اس میں سے نکال کر اُمّ ایمن کو دیا وہ انھوں نے کھالیا۔ اس کے بعد وہ کھانا ختم ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر تم اسے نہ کھلاتیں تو یہ کھانا تم اور تمہاری اولاد قیامت تک کھاتی رہتی، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ کانٹہ ہمارے پاس ہے۔ ظہور قائم آل محمد کے وقت نکالا جائے گا

۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ لَهُ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ وَجْهًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حَبِيبِي جِبْرِئِيلُ لَمْ أَرَكَ فِي مِثْلِ هَذِهِ الصُّورَةِ، قَالَ الْمَلَكُ لَسْتُ بِجِبْرِئِيلٍ يَا مُحَمَّدُ بَعَنِّي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَرْوِجَ النُّورَ مِنَ النُّورِ: قَالَ: مَنْ مِثْنٌ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ: فَلَمَّا وَلَّى الْمَلَكُ إِذَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، عَلِيٌّ وَصِيَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مُنْذُ كَمْ كُتِبَ هَذَا بَيْنَ كَتِفَيْكَ؟ فَقَالَ: مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللَّهُ آدَمَ بِانْتِثِينَ وَعِشْرِينَ أَلْفَ عَامٍ.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آیا جس کے ۲۴ چہرے تھے رسول اللہ نے فرمایا اے میرے حبیب میں آپ کو اس صورت میں کیوں دیکھ رہا ہوں فرشتے نے کہا۔ میں جبریل نہیں اللہ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ نور کی ترویج نور سے کروں، فرمایا کس کی کس سے؟ اس نے کہا فاطمہ کی علی سے حضرت نے فرمایا کہ جب وہ فرشتہ پلٹا تو دونوں شانوں کے درمیان لکھا تھا۔ محمد رسول اللہ علی وصیہ، حضرت رسول اللہ نے فرمایا یہ کب سے تیسرے دونوں کندھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا خلقت آدم سے بائیس ہزار سال پہلے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي نَصْرِ قَالَ سَأَلْتُ
الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَبْرِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَ: دُفِنَتْ فِي بَيْتِنَا فَلَمَّا زَادَتْ بَنَوُا مَبْنَةَ فِي الْمَسْجِدِ
صَارَتْ فِي الْمَسْجِدِ.

— عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنِ الْخَيْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ
طَبَّيَّانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَا كَانَ لَهَا كَفُّو عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ آدَمَ وَمَنْ دُونَهُ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے جناب فاطمہ کی قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا وہ اپنے گھر میں دفن کی گئیں
جب بنی امیہ و عمر بن عبدالعزیز نے مسجد رسول کی توسیع کی تو قبر مسجد میں آگئی۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ مقام قبر کے متعلق جو روایات ہیں ان میں صحیح
روایت یہ ہے کہ جناب فاطمہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں۔ شیخ قدس سرہ نے لکھا ہے کہ جب تم روضہ رسول میں آؤ تو جناب فاطمہ کی
زیارت کرو، کیونکہ ان کی قبر بھی وہیں ہے ہمارے علماء نے موضع قبر میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا کہ وہ بقیع میں دفن
ہوئیں، بعض نے کہا کہ روضہ رسول میں قبر ہے، بعض نے کہا اپنے گھر میں دفن ہوئیں جب بنی امیہ نے مسجد رسول
کو بڑھایا تو ان کی قبر مسجد کا حصہ بن گئی۔ میرے نزدیک افضل صورت یہ ہے کہ دونوں جگہ زیارت پڑھی جائے۔ اس میں کوئی
نقصان نہیں بلکہ اجر عظیم ہے اور بقیع میں دفن ہونے کی روایت صحیح نہیں، علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں قولہ اظہر یہی ہے
کہ وہ اپنے گھر میں دفن ہوئیں، میں نے بہت سی حدیث متواترہ اس کے متعلق ہمارا انوار میں لکھ دی ہیں۔ صدوق علیہ الرحمہ
نے معانی الانبیاء میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری قبر اور منبر کے درمیان
ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور میرا منبر جنت کے ایک حصہ میں ہے فاطمہ کی قبر رسول کی قبر اور منبر کے درمیان ہے اور
ان کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے ان دونوں روایتوں میں جمع کی صورت یہ ہے کہ توسیع مسجد کے وقت حضرت
فاطمہ کے گھر کا کچھ حصہ بھی اس میں آگیا ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر خدا حضرت علی علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا تو روئے زمین پر
فاطمہ کے لیے کوئی کفو نہ ہوتا، آدم سے لے کر قیامت تک۔

ایک سوتیر وال باب

ذکر مولد امام حسن علیہ السلام

((باب ۱۱۳))

مَوْلِدُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا

وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَةِ بَدْرٍ، سَنَةِ اثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ. وَرُوِيَ أَنَّهُ وُلِدَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَمَضَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ صَفَرٍ فِي آخِرِهِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَأَرْبَعِينَ. وَمَعْنَى وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً وَأَشْهُرٍ. وَأُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ سَمْعَانَ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاةُ بَكَى، فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ تَبْكِي وَمَكَانُكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي أَنْتَ بِهِ؛ وَقَدْ قَالَ فِيكَ مَقَالَ؛ وَقَدْ حَجَّجْتَ عَشْرِينَ حَجَّةً مَا شِئْتَ؛ وَقَدْ قَاسَمْتَ مَا لَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى التَّغَلَّ بِالتَّغَلِّ؛ فَقَالَ: إِنَّمَا أَبْكِي لِخَصْلَتَيْنِ: لِیَبُولِ الْمُطَّلَعُ وَفِرَاقِ الْأَجْبَةِ.

امام حسن علیہ السلام ماہ رمضان میں ۲۷ھ میں جو سال بدر ہے پیدا ہوئے اور ایک روایت کے مطابق ۳۷ھ میں اور ماہ سفر کے آخر میں (۲۸ صفر) سلمہ رحلت فرمائی جب آپ کا سن مبارک ۷۴ سال چند ماہ تھا اور آپ کی والدہ گرامی جناب فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ دوئے، کسی نے کہا، فرزند رسول آپ کیوں روتے ہیں آپ کی منزلت پیش رسول بہت بڑی ہے اور آپ کے متعلق رسول اللہ نے بہت کچھ کہا ہے آپ نے جس جگہ پاپا وہ کیجے ہیں اور زمین بار بار خدا میں اپنا کل اثاثہ دے دیا ہے حتیٰ کہ جوتے تک، فرمایا کہ میں دو باتوں کی وجہ سے روتا ہوں اول اس واقعہ سے جو میری موت کا سبب ہوا دوسرے اجبار کے فراق سے۔

۲- سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّارَ، عَنْ أَحْمَدَ عَلِيٍّ [بْنِ مَهْزِيَّارَ]

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُبِضَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فِي عَامِ خَمْسِينَ . غَاشَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وفات پائی امام حسن علیہ السلام نے جبکہ وہ ۴۷ سال کے تھے
۵۰ھ میں رسول اللہ کے بعد ۴۰ سال زندہ رہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْخَضْرَمِيِّ قَالَ : إِنَّ جَمْعَةَ بِنْتَ أَشْعَثَ بْنِ قَبِيْسٍ الْكِنْدِيَّةِ مَشَتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام وَ سَمَتْ مَوْلَاةً لَهُ ، فَأَمَّا مَوْلَاةُ فَقَاعَتِ السَّمِّ وَأَمَّا الْحَسَنُ فَاسْتَمْسَكَ فِي بَطْنِهَا ثُمَّ انْتَفَضَتْ فَمَاتَ .

۳۔ ابو بکر خضرمی نے بیان کیا کہ جعدہ بنت اشعث نے امام حسن کو اور آپ کی ایک کنیز کو زہر دیا، کنیز نے تو قے کر دی۔ لیکن امام علیہ السلام کے بطن میں وہ سرایت کر گیا جس سے جگر کے ٹکڑے ہو گئے اور آپ کا انتقال ہو گیا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ الْقَاسِمِ السَّيِّدِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ الْكُنَازِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي بَعْضِ عُمُرِهِ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ . كَانَ يَقُولُ بِإِمَامَتِهِ . فَزَلَّاهُ فِي مَنْبَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَاهِلِ تَحْتَ نَخْلٍ يَابِسٍ ، قَدْ بَسَّ مِنَ الْعَطَشِ . فَقَرِشَ لِلْحَسَنِ عليه السلام تَحْتَ نَخْلَةٍ وَقَرِشَ لِلزُّبَيْرِيِّ بِجِذَاهُ تَحْتَ نَخْلَةٍ أُخْرَى ، قَالَ : فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ : وَرَفَعَ رَأْسَهُ : لَوْ كَانَ فِي هَذَا النَّخْلِ رُطْبٌ لَأَكَلْنَا مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : وَإِنَّكَ لَتَشْتَبِي الرُّطْبَ ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرِيُّ : نَعَمْ ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَدَعَا بِكَلَامٍ لَمْ أَفْقَهُ ، فَاحْضَرَّتِ النَّخْلَةُ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى خَالِهَا فَأَوْرَقَتْ وَ حَمَلَتْ رُطْبًا ، فَقَالَ الْجَمَالُ الَّذِي أَكْثَرُوا مِنْهُ : سِحْرٌ وَاللَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ عليه السلام : وَيْلَكَ لَيْسَ بِسِحْرٍ وَلَكِنْ دَعْوَةُ ابْنِ نَبِيِّ مُسْتَجَابَةٌ ، قَالَ : فَدَعَا إِلَى النَّخْلَةِ فَصَرَمُوا مَا كَانَ فِيهِ فَكَفَاهُمْ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امام حسن علیہ السلام اپنی عمر کے کسی حقے میں گھر سے نکلے اور آپ کے ساتھ زہر کا لڑکا تھا جو آپ کی امامت کا ٹال و معتقد تھا۔ وہ دونوں ایک منزل پر اترے جو کہ مکہ و مدینہ کی منزلوں میں سے تھی ایک سوکے درخت کے نیچے، زہیری بیٹے، زہیری نے سر اٹھا کر درخت کو دیکھا اور کہنے لگا کہ اگر اس درخت میں پھل ہوتے تو ہم کھا تے، امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہیں تازہ خرے کھانے کی خواہش ہے۔ اس نے کہا منور، آپ نے آسمان

کی طرت ہاتھ اٹھا کر دعا کو اور کچھ ایسے کلمات کہ جن کو میں نہ سمجھا۔ پس درخت ہرا بھرا اپنی اصل حالت پر ہو گیا۔ ہرے ہرے پتے نکل گئے اور اس میں رو آ گئے۔ یہ دیکھ کر اس اونٹ والے نے جن کا اونٹ کرائے پر لیا تھا۔ کہا کہ یہ جادو ہے۔ امام حسن نے فرمایا یہ جادو نہیں ہے۔ بلکہ یہ دعا فرزند نبی کی جو قبول ہوئی ہے۔ پس لوگ درخت پر چڑھے اور خوشے کاٹ لیے اور سب نے ان کو شکم سیر ہو کر کھایا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْوُهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ : إِنَّ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ مَدِينَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْأُخْرَى بِالْمَغْرِبِ تَلِكُمَا سُوْرٌ مِنْ حَدِيثِي وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَلْفُ أَلْفٍ مِصْرَاعٍ وَفِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ أَلْفٍ لُغَةً يَنْدُ كُلُّ لُغَةٍ بِخِلَافٍ لُغَةٍ صَاحِبِهَا وَأَنَا أَعْرِفُ جَمِيعَ اللُّغَاتِ وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا عَلَيْهِمَا حُجَّةٌ مِنْ رَّبِّي وَغَيْرُ الْحُسَيْنِ أَجَبِي .

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام حسن فرمایا۔ خدا کے دو شہر ہیں ایک مشرق میں ہے۔ دوسرا مغرب میں، ان دونوں کے گرد شہر پناہ ہے کسی سے کی۔ یعنی بہت مفید اور ان دونوں میں ہزار ہزار درجہ ہیں اور ان میں ستر ہزار زبانیں بولنے والے ہیں ہر زبان دوسرے کے خلاف ہے اور میں جانتا ہوں ان سب زبانوں کو اور جو کچھ اس کے اندر ہے ان پر حجت خدا سوائے میرے اور میرے بھائی حسین کے اور کوئی نہیں۔

توضیح۔ حدیث بالا میں جن دو شہروں کا ذکر ہے علامہ مجلسی مرآۃ العقول میں ان کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ ان سے مراد جابلقا اور جابلسا ہیں جن میں سے ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں قافوس میں ہے ۴۔ مغرب میں ایک شہر ہے جس کے بعد انسانی آبادی نہیں اور جابلقا مشرق میں ہے جو صفات ان دونوں شہروں کی بیان کی گئی ہیں وہ قدرت الہی سے بعید نہیں ان کو سوائے معصومین کے کوئی نہیں دیکھتا وہ مویہ من اللہ میں تمام روئے زمین کے لیے۔ لہذا ان کی نفی ضروری نہیں (امریکہ کو دو سو برس پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ قرون کے بعد اس کا پتہ چلا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ یہ شہر بھی نظر غلائی سے پوشیدہ ہوں امریکہ کا ذکر نہ پہلی کتابوں میں ملتا ہے اور نہ زبانوں پر تذکرہ تھا کو لمبے نے اس کا پتہ چلایا۔) لہذا یہ کہ دیواریں ہونے سے مراد ہے۔ دیواروں کا مضبوط ہونا جن کو توڑ کر شہر میں داخل ہونا ممکن نہ ہو اور کثرت لغات سے مراد ہے مختلف قوموں کی آبادی جن کی زبانیں مختلف ہوں اور شارع المقاصد نے لکھا ہے کہ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ محسوس اور معقول دونوں عالموں کے درمیان ایک واسطہ ہے جس کو عالم مثال کہتے ہیں نہ تو اس میں تجرید و مجردات ہے اور نہ مخالطہ وادیات، اس میں

تمام مجردات و اجسام و اعراض و حرکات و سکات ، اوضاع و ہیئت اور طعوم و روائح کی مثال موجود ہے جو قائم بذاتہ ہے معلق ہے لیکن مادہ میں نہیں ہے اور ایک محل ہے جو کسی منظر کے ذریعے حق کو ظاہر کرتا ہے۔ جیسے آئینہ خیال ، پانی اور ہوا اور منتقل ہوتا ہے ایک منظر سے دوسرے کی طرف اور کبھی یہ مثال صورتیں بگڑ جاتی ہیں جیسے آئینہ کے خراب ہونے سے اجسام کی صورت خراب ہو جاتی ہے مختصر یہ کہ عالم مثال بہت بڑا عالم ہے جس کی وسعت لامحدود ہے وہ عالم حسی جیسا ہے اپنے افلاک کی مثالہ کی حرکت میں اپنے عناصر کو قبول کرنے میں اس کے حرکات میں یعنی عالم حسی کے علاوہ ایک عالم مثال بھی ہے جس کے عجائبات غیر متناہی ہیں اور اس کی ندرت کا احصا ناممکن ہے۔ پس انہی مثال شہروں میں سے جابلقا اور جابلسا بھی اور انہی کو دواہیے شہر فرمایا ہے جس کے ہزار ہیں

در دوائے ہیں اور اس کی مخلوق بے شمار ہے اور یہی وہ عالم ہے جس میں ملائکہ جن ، شیاطین رہتے ہیں۔ کیوں کہ یہ از قبیل مثال ہیں اور از قبیل نفس ناطقہ اور اس سے ظاہر ہوتے ہیں مجردات مختلف صورتوں میں اور حق و قبح اور لطافت و کثافت وغیرہ ہیں اپنی اپنی استعداد و قابلیت کے مطابق اور اس کی معاد بھی ، معاد جسمانی کی طرح ہوگی کیونکہ بدن مثالی وہ ہے جس میں نفس تصرف کرتا ہے اور اس کا حکم بدن حسی کا سا حکم ہے کیونکہ اس کے تمام حواس ظاہری و باطنی لذت پاتے اور تکلیف محسوس کرتے ہیں اجسام مادیہ کی طرح۔ علامہ مجلسی فرماتے ہیں میرے لیے یہ سب خرافات اور لایعنی تکلفات ہیں حقیقت امر کو تو اللہ ، اس کا رسول اور آئمہ ہی جانتے ہیں لیکن بظاہر ترجیح اسی قول کی معلوم ہوتی ہے کہ یہ بستیاں جن و شیطانوں کی ہیں جو نظر عوام سے پوشیدہ ہیں انہی کے بے شمار روپ بھی ہیں اور بے شمار بولیاں بھی۔

۶۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الشَّعْمَانِ ، عَنْ صَدِّقٍ ، عَنْ أَبِي اسْمَاءَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : خَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مَكَّةَ سَنَةً مَاشِيًا ، فَوَرَمَتْ قَدَمَاهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَوَالِيهِ : لَوْ رَكِبْتَ لَسَكَنْ عَنْكَ هَذَا الْوَرَمُ ، فَقَالَ كَلَّا إِذَا أَتَيْتَاهَذَا الْمَنْزِلَ فَإِنَّهُ يَسْتَقْبِلُكَ أَسْوَدُ وَمَعَهُ دُهْنٌ فَأَشْتَرِ مِنْهُ وَلَا تُمَاكِسْهُ ، فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا قَدِمْنَا مَنْزِلًا فِيهِ أَحَدٌ يَبِيعُ هَذَا الدَّهْنَ . فَقَالَ لَهُ : بَلَى إِنَّهُ أَمَامَكَ دُونَ الْمَنْزِلِ ، فَسَارَا مَبْلًا فَإِذَا هُوَ بِالْأَسْوَدِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَوْلَاهُ : دُونَكَ الرَّجُلُ ، فَخُذْ مِنْهُ الدَّهْنَ وَاعْطِهِ الثَّمَنَ ، فَقَالَ الْأَسْوَدُ : يَا غُلَامُ لِمَنْ أَرَدْتَ هَذَا الدَّهْنَ ؟ فَقَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ :

انطلق بی ابیہ ، فانطلق فادخلہ ابیہ فقال لہ : یا بئی أنت وامتی لم أعلم أنك تحتاج إلى هذا أو تری ذلك ولست آخذ لہ ثمنًا ، إنما أنا مولاک ولکن ادع الله أن یزددنی ذکراً سویتا یحبکم أهل البیت ، فابی خلعت أهلی تمنحني ، فقال انطلق إلی منزلی فقد وهب الله لک ذکراً سویتا وهو من شیعتنا .

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک سال امام حسن نے پاپیادہ بچ کیا۔ آپ کے پاؤں متورم ہو گئے ایک غلام نے کہا۔ اگر آپ سوار ہو جاتے تو اس دم کو سکون مل جاتا، فرمایا نہیں جب اگلی منزل آئے گی تو ایک مہشی جھمٹے ملے گا جس کے پاس تیل ہوگا وہ اس سے خرید لینا اور قیمت دینے میں تاخیر نہ کرنا۔ اس نے کہا وہاں تو ایسا دوا فروش نہیں دیکھا۔ فرمایا ہاں اس منزل کے قریب وہ تیرے سامنے ہوگا پس ایک میل آگے بڑھے تھے کہ مہشی کو موجود پایا۔ امام حسن نے غلام سے کہا۔ اس کے پاس ہا اور تیل خرید لے اور قیمت دے دے۔ مہشی نے کہا اے غلام اس تیل کی کس کو ضرورت ہے اس نے کہا حسن بن علی کو، اس نے کہا مجھے ان کے پاس بے چل، وہ لے آیا۔ اس نے کہا مجھے اس کا علم نہ تھا کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے اور آپ نے اس کو اس کی دوا جانا، میں قیمت نہ لوں گا۔ میں تو آپ کا غلام ہوں چاہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ایک لائق بیٹا دے جو آپ اہل بیت کا دوست ہو۔ میں نے اپنی اہلیہ کو دروزہ کی حالت میں چھوڑا ہے فرمایا تو اپنے گھر جا۔ اللہ نے تجھے لائق بیٹا دیا ہے جو ہمارے شیعوں میں سے ہوگا۔

ایک سو چودہواں باب ذکر مولد امام حسین علیہ السلام

(باب ۱۱۴)

مَوْلِدُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَ قَبِضَ عَلَيْهِ فِي شَهْرِ الْمُحَرَّمِ مِنْ سَنَةِ إِحْدَى وَ سِتِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَهُ سَبْعٌ وَ خَمْسُونَ سَنَةً وَ أَشْهُرُهُ . قَتَلَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ لَعَنَهُ اللَّهُ فِي خِلَافَةِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ لَعَنَهُ اللَّهُ وَ هُوَ عَلَى الْكُوفَةِ وَ كَانَ عَلَى الْحَبْلِ النَّبِيِّ حَارِثَةُ وَقَتَلَتْهُ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لَعَنَهُ اللَّهُ ، بِكَرْبَلَاءَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ ، لِعَشْرِ حُلُونَ مِنَ الْمُحَرَّمِ وَ أُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

امام حسین علیہ السلام سسہ میں پیدا ہوئے اور شہید ہوئے محرم السہ میں جبکہ آپ کی عمر ۵ سال تھی اور چند ماہ، آپ کے قتل کا باعث ہوا عبید اللہ بن زیاد ملعون جو والی کوفہ تھا یہ واقعہ حکومت یزید ملعون میں ہوا اور قتل کیا ان کو عمر سعد نے کربلا میں روز دس محرم کو، آپ کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ تھیں۔

توضیح۔ حضرت کی ولادت کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے ماہ ربیع الاول میں لکھی ہے کسی نے ربیع الآخر میں، شیخ مفید نے ارشاد میں پانچویں شعبان سسہ تاریخ ولادت لکھی ہے لیکن ۳ شعبان پر علماء کا زیادہ اتفاق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۔ سَعْدُ وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَحْبَدِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُبِضَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ غَاشَوْا وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وقت شہادت امام حسین علیہ السلام کی عمر ۵۵ سال تھی۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَرَزِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ بَيْنَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَكَانَ بَيْنَهُمَا فِي الْمِيلَادِ سِتَّةٌ أَشْهُرًا وَعَشْرًا

۲۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے امام حسن اور امام حسین کے حمل میں ایک طہر کا فرق تھا اور ان کی ولادت میں چھ ماہ اور کچھ دن کا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَزَّازٍ ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِالْحُسَيْنِ جَاءَ جَبْرِئِيلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ سَتِلِدُ غُلَامًا تَقْعُلُهُ أُمُّكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ فَاطِمَةُ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرِهَتْ حَمْلَهُ وَحِينَ وَضَعَتْهُ كَرِهَتْ وَضَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَمْ تَرِ فِي الدُّنْيَا أُمَّ تِلِدُ غُلَامًا تَكْرَهُهُ وَلَكِنَّهَا كَرِهَتْهُ

لَمَّا عَلِمَتْ أَنَّهُ سَيُقْتَلُ ، قَالَ : وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمَلُهُ وَفِضَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ ۲۹/۸ عنکبوت

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب امام حسینؑ کا حمل قرار پایا تو جبرئیلؑ رسول خدا کے پاس آئے اور کہا کہ عنقریب فاطمہ ایک لڑکے کو پیدا کریں گی جس کو آپ کے بعد آپ کی امت قتل کر دے گی جب فاطمہ حاملہ ہوئیں تو رنجیدہ ہوئیں اور جب امام حسینؑ پیدا ہوئے تب رنجیدہ ہوئیں حضرت ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ کوئی ماں سوائے فاطمہ کے اپنے لڑکے کے پیدا ہونے پر رنجیدہ نہ ہوئی ہوگی ان کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا یہ بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ امام حسینؑ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہم نے ان کو وصیت کی اپنے والدین سے احسان کے بارے میں اس کی ماں بسمالت حمل بھی رنجیدہ رہی اور وضع حمل کے وقت بھی اور اس کے حمل اور دودھ بڑھانی کا مدت تیس مہینے تھی۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الزَّيْنَاتِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ صَحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِمَوْلُودٍ يُوَلَّدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمُّكَ مِنْ بَعْدِي ، فَقَالَ : يَا جَبْرَائِيلُ ! وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ مِنْ فَاطِمَةَ ، تَقْتُلُهُ أُمُّنِي مِنْ بَعْدِي ، فَعَرَّجَ ثُمَّ هَبَطَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : يَا جَبْرَائِيلُ ! وَعَلَى رَبِّي السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ تَقْتُلُهُ أُمُّنِي مِنْ بَعْدِي ، فَعَرَّجَ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيُبَشِّرُكَ بِأَنَّهُ جَاعِلٌ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَالْوِلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَقَالَ : قَدْ ضُيِّبْتُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى فَاطِمَةَ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُ بِمَوْلُودٍ يُوَلَّدُ لَكَ ، تَقْتُلُهُ أُمُّنِي مِنْ بَعْدِي ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ لَا حَاجَةَ لِي فِي مَوْلُودٍ [مِنْنِي] ، تَقْتُلُهُ أُمُّكَ مِنْ بَعْدِي ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْإِمَامَةَ وَالْوِلَايَةَ وَالْوَصِيَّةَ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي قَدْ ضُيِّبْتُ وَفَعَلْتُهُ كُرْهًا وَوَضَعْتُهُ كُرْهًا وَحَمَلُهُ وَفِضَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ : رُبَّ أَوْزِغِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحَ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ، فَلَوْلَا أَنَّهُ قَالَ : أَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي لَكَانَتْ ذُرِّيَّتُهُ كُلُّهُمْ أُمَّةً . وَلَكِنْ رَضِيَ الْحُسَيْنُ مِنْ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَلَا مِنْ أُنْثَى ، كَانَ يُؤْتَى بِهَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَبْسَعُ إِبْنَاهُ فِي فِيهِ فَيَمُصُّ مِنْهَا مَا يَكْفِيهَا الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَ ، فَتَبَتْ لَحْمُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَدَمِهِ ﷺ وَلَمْ يُولَدْ لَيْسَةَ أَشْهَرُ إِلَّا عَبْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُؤْتَى بِهِ الْحُسَيْنُ عليه السلام لِسَانَهُ فَيَمُصُّهُ فَيَجْتَرِي بِهِ وَلَمْ يَرْتَضِعْ مِنْهُ أَثْنَى .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب رسول خدا پر نازل ہوئے اور فرمایا اے محمد اللہ آپ کو سلامت دیتا ہے ایک مولود کی جو بطنِ فاطمہ سے ہوگا۔ آپ کے بعد اس کو آپ کی امت قتل کرے گی فرمایا۔ اے جبرئیل میرے رب کو میرا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ مجھے بطنِ فاطمہ سے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جس کو میرے بعد میری امت قتل کرے جبرئیل نے پرواز کی۔ اس کے بعد پھر آئے اور ایسا ہی کہا۔ فرمایا اے جبرئیل میرے رب سے میرا سلام کہو اور کہتا مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں جبرئیل آئے اور واپس آکر کہا۔ خدا کا آپ سلام ہو وہ آپ کو بشارت دیتا ہے کہ آپ کی ذریت میں وہ امامت و ولایت و وصایت کو قرار دے گا۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا۔ میں راضی ہوں۔

پھر آپ نے فاطمہ کو کہلا بھیجا کہ اللہ نے بشارت دی ہے مجھ کو ایسے مولود کی جو تمہارے بطن سے پیدا ہوگا اور اس کو میرے بعد میری امت قتل کرے گی حضرت فاطمہ نے کہلا بھیجا کہ مجھے ایسے مولود کی ضرورت نہیں ہے آپ کے بعد آپ کی امت قتل کرے۔ حضرت نے فرمایا خدا نے اس کی ذریت میں امامت و وصایت و ولایت کو قرار دیا ہے تب حضرت فاطمہ نے کہا میں راضی ہوں (آیہ) پس وہ بجا منت حمل بھی دلگیر رہیں اور بوقت وضع حمل بھی اور حمل اور دودھ بڑھائی کی مدت تیس ماہ تھی جب وہ پوری قوت والے ہوئے اور چالیس سال کی عمر ہوئی تو کہا۔ میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر دوں جو تو نے مجھے دی ہے اور میرے والدین کو اور یہ کہ میں ایسے اعمال صالحہ بجالاؤں کہ تو مجھ سے راضی رہے اور میری ذریت میں بھی یہ صلاحیت دے۔ امام فرماتے ہیں کہ اگر حضرت فی ذریت نہ فرماتے اور صرف ذریت فرماتے تو آپ کی تمام اولاد امام ہوتی اور چونکہ امام ہر زمانہ میں اور ہر وقت میں ایک ہی ہوتا ہے لہذا اولاد کی یہ کثرت نہ ہوتی۔

امام حسین نے نہ ہی جناب فاطمہ کا دودھ پیا اور نہ کسی اور عورت کا ان کو آنحضرت کے پاس لایا جاتا تھا آپ اپنا انگوٹھا ان کے منہ میں دے دیتے تھے امام حسین اس سے اتنی غذا حاصل کر لیتے تھے کہ دو تین دن کے لئے کافی ہو جاتی تھی پس حسین کا گوشت رسول کے گوشت سے آگاہ ہو اور خون ان کے خون سے اور چھ ماہ کا کوئی بچہ سوائے حضرت عیسیٰ بن مریم اور حسین کے پیدا ہو کر زندہ نہیں رہا (یہی کامل بھی چھ ماہ تھا)

اور ایک روایت میں ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کے پاس امام حسین کو لایا جاتا تو آپ اپنی زبان ان کے منہ میں دے دیتے امام حسین اس کو چوستے اور یہ چوستا ہی کافی ہو جاتا۔ امام حسین نے کسی عورت کا دودھ نہیں پیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ : وَ قَنَظَرْنَا نَظْرَةً

فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ : إِنِّي سَقِيمٌ ۖ قَالَ : حَسِبَ قَرَأَى مَا يَحِلُّ بِالْحُسَيْنِ ۖ فَقَالَ : إِنِّي سَقِيمٌ لِمَا يَحِلُّ بِالْحُسَيْنِ ۖ

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ الصافات کی اس آیت کے متعلق حضرت ابراہیم نے ستاروں پر نظر کر کے فرمایا۔ میں بیمار ہوں (تمہارے ساتھ عید گاہ نہیں جاسکتا) فرمایا امام نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں کی رفتار سے ان مصیبتوں کا جو امام حسین علیہ السلام پر آنے والی تھیں پتہ چلایا اور فرمایا میں مصائب حسین کے پیش نظر ہونے کی وجہ سے بیمار ہو رہا ہوں۔

توضیح :- نجوم کے متعلق صحیح علم حضرات انبیاء علیہم السلام کو منجانب اللہ حاصل ہوتا ہے اس علم میں غلطی کا امکان نہیں ان کے علاوہ نجومیوں کے پاس جو علم ہے اس میں غلطی کا امکان اس لیے زیادہ ہوتا ہے اول تو وہ قیاس سے کام لیتے ہیں دوسرے ان کے حساب میں بھی غلطی ہو جاتی ہے اسی لئے عام لوگوں کو علم نجوم حاصل کرنے کی ممانعت کی گئی ہے جس کے متعلق بہت سی احادیث علاوہ مجلسی نے بحار الانوار کی کتاب السما والاعمال میں نقل فرمائی ہیں اس حدیث کے متعلق یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ہزار ہا برس پہلے واقعہ شہادت ۲ کیوں پیش نظر ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب عام نجومی کئی کئی برس آگے کا حساب ستاروں کی رفتار سے معلوم کر کے پیش گوئیاں کر دیتے ہیں تو اگر غلطی خدا نے جو رفتار نجوم کے صحیح معنی میں جاننے والے تھے شہادت امام حسین کا پتہ چلایا تو کیا تعجب کی بات ہے یورپ کے مشہور نجومی مسیلی نے پچاس برس پہلے یہ پتہ چلایا تھا کہ آسمان پر خط استوا سے ہٹ کر ایک نیا ستارہ نمودار ہونے والا ہے جس کے اثرات یہ ہوں گے چنانچہ اس کی پیش گوئی پوری ہوئی وہ ستارہ مع اپنے اثرات کے افق پر نمودار ہوا جو مسیلی اشارہ کہلاتا ہے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۑ : لَمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ ۑ مَا كَانَ مَضَجَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّهِ بِالْبُكَاءِ وَ قَالَتْ : يُفْعَلُ هَذَا بِالْحُسَيْنِ صَفِيِّكَ وَ ابْنِ نَبِيِّكَ ۖ قَالَ : فَأَقَامَ اللَّهُ لَهُمْ ظِلًّا الْقَائِمِ ۑ وَقَالَ : يَهَذَا أَتَتَّعِمُ لِهَذَا .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب شہادت امام حسین علیہ السلام کا واقعہ پیش آیا تو ملائکہ نے گریہ کیا اور خدا کی بارگاہ میں عرض کی، تیرے برگزیدہ بندے حسین پر جو تیرے نبی کا بیٹا ہے یہ ظلم اس پر کیا جا رہا ہے خدا نے

قاسم آل محمد کا پر تو انہیں دکھا کر کہا یہ ہے وہ جس کے ذریعے سے میں اس خونِ ناحق کا انتقام لوں گا۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَنَنْ
بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ النَّصْرُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ
عَلِيٍّ حَتَّى كَانَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ حُبِرَ النَّصْرُ أَوْ لِقَاءَ اللَّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ اللَّهِ .
۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بَرْهَسَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ قَالَ : لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ ؑ أَزَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُوطِئُوهُ
الْحَبْلَ ، فَقَالَتْ فِئْتَةٌ لِرِئْبَتٍ : يَا سَيِّدَتِي ! إِنَّ سَفِينَةَ كُسِرَ بِهِ فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ إِلَى جَزِيرَةٍ قَاضَا
هُوَ بِأَسَدٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا الْخَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَهَمَّ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى وَقَفَهُ عَلَى الطَّرِيقِ
وَالْأَسَدُ رَابِضٌ فِي نَاجِيَةٍ ، فَدَعَانِي أَمْعُضُ إِلَيْهِ وَأَعْلَمُهُ مَا هُمْ صَانِعُونَ غَدًا ، قَالَ : قَمَضْتُ إِلَيْهِ
فَقَالَتْ يَا أَبَا الْخَارِثِ قَرِّعْ دَأْسَهُ ثُمَّ قَالَتْ : أَتَدْرِي مَا يُرِيدُونَ أَنْ يَعْمَلُوا غَدًا يَا أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ ؟
يُرِيدُونَ أَنْ يُوطِئُوا الْخَيْلَ ظَهْرَهُ ، قَالَ : فَسَفَى حَتَّى وَصَعَ يَدَيْهِ عَلَى جَسَدِ الْحُسَيْنِ ؑ ،
فَأَقْبَلَتِ الْخَيْلُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ قَالَتْ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ - لَعَنَهُ اللَّهُ - : فِئْتَةٌ لَا تُكْبِرُوهَا إِنصَرَفُوا ،
فَانصَرَفُوا .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب امام حسین کے لئے مدد میں آسمان وزمین آئی تو ان کو اختیار
دیا گیا۔ درمیان مدد اور لقا الہی کے پس حضرت نے لقا الہی کو اختیار کیا

راوی کہتا ہے کہ جب امام حسین شہید کر دیئے گئے تو اس توہم جفاکار نے حضرت کی لاش مبارک کو پامال
سم اسپان کرنا چاہا۔ جناب فقہ نے جناب زینب سے کہا۔ اے میری شہزادی میں نے سنا ہے کہ جب سفینہ غلام رسول کی
کشتی ٹوٹ گئی تو وہ ایک جزیرہ میں پہنچا ناگاہ ایک شیر سامنے آیا۔ اس نے کہا اے ابو حارث میں غلام رسول اللہ ﷺ
شیر نے آہستہ آواز کی۔ یہاں تک کہ سفینہ ایک راستہ پر کھڑا ہو گیا اور شیر ایک طرف کو چلا گیا اور سو گیا۔ فقہ نے
جناب زینب سے کہا۔ اجازت دیجئے کہ میں اسے پکار کر بتاؤں کہ وہ کل کیا کرنے والے ہیں راوی کہتا ہے۔ فقہ نے
خیمہ سے نکل کر میدان کا رخ کیا اور آواز دی۔ اے ابو حارث، شیر نکلا۔ فقہ نے خیمہ سے کہا۔ کیا تو جانتا ہے کہ
کل یہ گردہ کیا ارادہ رکھتا ہے یہ ابو عبد اللہ حسین کی لاش کو پامال کرنا چاہتے ہیں اس نے یہ سن کر مقتل کی طرف رخ کیا
اور اپنا ایک ہاتھ لاش حسین پر رکھ دیا۔ جب سوار پامالی کے لئے بڑھے اور انھوں نے شیر کو دیکھا تو عمر سعد
لعنۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ایک فتنہ ہے اس کے پاس نہ جاؤ اور لوٹ آؤ، پس وہ لوٹ گئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ رُوَسَ، عَنْ مَقْلَةَ الطَّحَّانِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَقَامَتِ امْرَأَتُهُ الْكَلْبِيَّةُ عَلَيْهِ مَائَتًا وَبَكَتْ وَبَكَتِ السَّاءُ وَالْحَدَمُ حَتَّى جَفَّتْ دُمُوعُهُنَّ وَذَهَبَتْ قَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا رَأَتْ جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهَا تَبْكِي وَدُمُوعُهَا تَسِيلُ قَدَعَتْهَا فَقَالَتْ لَهَا: مَا لِكَ أَنْتِ مِنْ بَيْنِنَا تَسِيلُ دُمُوعُكَ؟ قَالَتْ: إِنِّي لَمَّا أَصَابَنِي الْجَهْدُ شَرِبْتُ شَرِبَةً سَوِيْقٍ، قَالَ: فَأَمَرْتُ بِالطَّعَامِ وَالْأَسْوَقَةِ فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَأَطْعَمْتُ وَسَقَتُ وَ قَالَتْ: إِنَّمَا تُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ تَقْفُوْنِي عَلَى الْبُكَاءِ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام. قَالَ: وَأَهْدِي إِلَى الْكَلْبِيَّةِ جُونا لِنَسْتَعِينَ بِهَا عَلَى مَا تَمَّ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَلَمَّا رَأَتْ الْجُونا قَالَتْ: مَا هَذِهِ؟ قَالُوا هَذِهِ أَهْذَاهَا فَلَا تُسْتَعِينُ بِهَا عَلَى مَا تَمَّ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَتْ: لَسْنَا فِي عُرْسٍ، فَمَا تَصْنَعُ بِهَا ثُمَّ أَمَرَتْ بِنَافِثٍ فَأَخْرَجَتْ مِنَ الدَّارِ فَلَمَّا أَخْرَجَتْ مِنَ الدَّارِ لَمْ يُحَسَّ لَهَا حِسٌّ كَأَنَّمَا طَرَنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَرْكَبْنِ بِهَا بَعْدُ خُرُوجَهُنَّ مِنَ الدَّارِ أَثَرًا

۸۔ راوی کہتا ہے کہ بعد شہادت امام حسین علیہ السلام آپ کی بی بی (رباب) جو بی بی کلب سے تھیں مصروف ماتم ہوئیں وہ اور دوسری بیبیاں اور کنیزیں اتنا روئیں کہ آنکھوں کے آنسو خشک ہو گئے اور رونا باقی نہ رہا۔ ایک کنیز کو دیکھا کہ اس کے آنسو جاری ہیں اس کو ہلا کر کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ تیرے آنسو جاری ہیں اس نے کہا کہ جب مجھے زیادہ تعب محسوس ہوئی تو میں نے ستو کا شربت پی لیا۔ امام نے فرمایا کہ ان بی بی نے حکم دیا طعام کا اور سو پیئے کار پس سب نے سیر ہو کر کھایا پیا۔ فرمایا یہ میں نے اس لیے کیا ہے تاکہ بدن میں حسین پر گریہ کرنے کی قوت رہے حضرت نے فرمایا کسی نے ان بی بی کے پاس چند طائر بھیجے۔ پوچھایا کیسے ہیں، کسی نے کہا یہ فلاں شخص نے تحفہ بھیجا ہے تاکہ انھیں کھا کر جسم میں جان آئے اور حسین علیہ السلام پر گریہ کرنے میں مدد ملے۔ انھوں نے کہا میرے گھر شادی نہیں ہے کہ تحفے آئیں۔ ان کا کیا کر دیں پھر حکم دیا کہ ان کو چھوڑ دو۔ وہ پرندے گھر سے نکل گئے اور پھر کسی کو پتہ نہ چلا کہ وہ مابین آسمان و زمین کہاں غائب ہو گئے۔ گھر میں بھی ان کا کوئی اثر باقی نہ رہا۔

ایک سو پندرہواں باب ذکر مولد علی بن الحسین علیہ السلام

(باب ۱۱۵)

مَوْلِدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ وَ قُبِضَ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَ تِسْعِينَ وَلَمْ يَبْلُغْ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَ أُمُّهُ سَلَامَةُ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ بْنِ شَهْرِيَّازَ بْنِ شِيرَوَيْهَ بْنِ كِسْرَى أَبَرْدُ وَ يَزْدَجَرْدُ آخِرُ مُلُوكِ الْفُرْسِ.

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَاعِيِّ، عَنْ نَصْرِ بْنِ مُزَاهِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا أَقْبَمَتْ بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ عَلَى عَمَرٍ أَشْرَفَ لَهَا عَذَارَى الْمَدِينَةِ وَأَشْرَقَ الْمَسْجِدُ بِسُوءِهَا لَمَّا دَخَلَتْهُ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا عَمَرٌ غَطَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ: أَفْ يَبْرُوجُ بَاذَا هُرْمُزُ فَقَالَ عَمَرٌ: أَتَشْتَمِينِي هُنَا وَهَمَّ بِهَا، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ، خَيْرُهَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَحْسَبُهَا بِقِيَّتِهِ، فَخَيْرَهَا فَبَجَاعَتْ حَتَّى وَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَتْ: جَهَانُ شَاءَ، فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: بَلْ شَهْرَبَانُوِيَّةَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحُسَيْنِ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَيْلَتَكَ لَكَ مِنْهَا خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَوَلَدَتْ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَكَانَ يُقَالُ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: ابْنُ الْخَيْرَتَيْنِ، فَخَيْرَةُ اللَّهِ مِنَ الْعَرَبِ هَاشِمٌ وَمِنْ الْعَجَمِ فَارِسٌ. وَرَوَى أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدُّثَلِيَّ قَالَ فِيهِ:

وَإِنَّ عُلَامًا بَيْنَ كِسْرَى وَهَاشِمٍ
لَا كَرَمَ مَنْ نَبِطَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَائِمُ.

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ۳۸ میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات ۹۵ھ میں بعمر ۵۷ سال ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام سلامہ (زیادہ مشہور شہر یا نو ہے مکن ہے کہ یہ نام اسلامی ہو) بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن کسری تھا اور یزدجرد ایران کا آخری بادشاہ تھا۔

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بنت یزدجرد حضرت عمر کے پاس آئیں تو مدینہ کی باکرہ لڑکیاں ان کا حسن و جمال دیکھنے والے ہام آئیں جب مسجد میں داخل ہوئیں تو چہرے کی تابندگی سے مسجد روشن ہو گئی۔ عمر نے جب ان کی طرف دیکھا تو انھوں نے اپنا چہرہ چھپایا اور کہا۔ بڑا ابو ہریرہ کا کہ اس کی سوئے تدبیر سے یہ روز بد نصیب ہوا۔ حضرت عمر نے کہا۔ کیا تو مجھے گالی دیتی ہے کہ میرے دیکھنے کو روز بد کہا اور ان کی اذیت کا ارادہ کیا۔ امیر المؤمنین نے کہا۔ ایسا نہیں ہے۔ اس کو اختیار دو کہ وہ مسلمانوں میں سے کسی کو اپنے لئے اختیار کرے۔ اس کے حصہ قیمت میں اس کو سمجھ لیا۔ جب اختیار دیا گیا تو وہ لوگوں کو دیکھتی ہوئی چلیں اور امام حسین کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ امیر المؤمنین نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا جہاں شاہ، حضرت نے فرمایا۔ نہیں بلکہ شہر بانو، پھر امام حسین سے فرمایا۔ اے ابو عبد اللہ تمہارا ایک بیٹا اس کے بطن سے پیدا ہو گا جو اہل زمین میں سب سے بہتر ہو گا چنانچہ علی ابن الحسین پیدا ہوئے پس وہ بہترین عرب ہاشمی ہونے کی وجہ سے اور بہترین عجم تھے ایرانی ہونے کی وجہ سے، اباؤ الشؤد والد الخوئے کہتے تھے ترجمہ۔ وہ ایسے لڑکے ہیں جن کا تعلق کسریٰ اور ہاشم دونوں سے ہے جن بچوں کے گلے میں تعویذ ڈالے جاتے ہیں ان میں وہ سب سے بہترین۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام نَاقَةٌ، حَجَّ عَلَيْهَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ حَجَّةً، مَا قَرَعَهَا قَرَعَةً قَطُّ، قَالَ: فَجَاءَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ وَمَا شَعَرَ نَابِهَا إِلَّا وَقَدْ جَاءَتْ نِي بَعْضُ خَدَمِنَا أَوْ بَعْضُ الْمَوَالِي فَقَالَ: إِنَّ النَّاقَةَ قَدْ خَرَجَتْ فَأَتَتْ قَبْرَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَأَنْتَرَ كَتَّ عَلَيْهِ، فَذَلَكْتَ بِحِرَانِهَا الْقَبْرَ وَهِيَ تَرَعُو، فَقُلْتُ: أَدْرِ كَوْهَا أَدْرِ كَوْهَا وَجِئْتُ وَنِي بِهَا قَبْلَ أَنْ يَسْلَمُوا بِهَا أَوْ يَرَوْهَا، قَالَ: وَمَا كَانَتْ رَأَتْ الْقَبْرَ قَطُّ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ علی ابن الحسین کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا کہ ان کا ایک ناقہ تھا جس پر آپ نے بائیس حج کئے تھے اور کبھی اس کو بھول کر کوڑا نہ مارا تھا۔ حضرت کی موت کے بعد ہیں اس کا پتہ نہ چلا کہ کہاں چلا گیا۔ ایک نوکر نے خبر دی کہ ناقہ گھر سے نکل کر علی بن الحسین کی قبر پر پہنچی اور دونوں گھٹنے قبر پر رکھ کر اپنی گردن قبر پر ملنے لگا اور وہ دردناک آوازیں نکال رہا تھا۔ میں نے نوکروں سے کہا جاؤ اس کو میرے پاس لے آؤ قبل اس کے کہ مخالفوں کو اس کی اطلاع ہو یا وہ اس کو دیکھیں، یہ بھی فرمایا کہ اس نے قبر کو اس سے پہلے نہیں دیکھا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ ذَكْرِيٍّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام جَاءَتْ نَاقَةٌ لَهُ مِنْ

الرَّغِي حَتَّى صَرَبَتْ بِجِرَائِهَا عَلَى الْقَبْرِ وَتَمَرَّتْ عَلَيْهِ ، فَأَمَرْتُ بِهَا قُرْدَتٌ إِلَى مَرَاغَا وَإِنْ أَبِي عليه السلام كَانَ يَجِجُ عَلَيْهِمَا وَيَقْنَمُ وَلَمْ يَقْرَعَهَا قَرَعَةً فَطُ .
ابْنُ بَابُوئِي .

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میرے والد علی بن حسین نے انتقال فرمایا تو ان کا ناچہر گاہ سے آیا اور اپنی گردن قبر پر رکھی اور دیر تک اسے قبر پر گڑا رہا۔ میں حکم دیا کہ اسے چہر گاہ واپس لے جاؤ اور میرے والد اسی پر سوار ہو کر حج و عمرہ بجالاتے تھے اور اس کو آپ نے کبھی کوڑا نہیں مارا۔ یہ حدیث الصدوق ابن بابویہ بھی نے نقل کی ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عِمَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي وَعِدَ فِيهَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام : يَا بُنَيَّ ابْنِي وَصُوءًا قَالَ : فَعُمْتُ فَحِجَّتُهُ يَوْصُوءُ ، قَالَ : لَا ابْنِي هَذَا فَإِنَّ فِيهِ شَيْئًا مَيِّتًا ، قَالَ فَحَرَجْتُ فَحِجَّتُ بِالْمُصْبَاحِ فَإِذَا فِيهِ فَاةٌ مَيِّتَةٌ فَحِجَّتُهُ يَوْصُوءُ غَيْرُهُ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ هَذِهِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وَعِدْتُهَا ، فَأَوْصِي بِنَاقَتِهِ أَنْ يُحْطَرَّ لَهَا حِطَارٌ وَأَنْ يُقَامَ لَهَا عُلْفٌ ، فَجَعَلْتُ فِيهِ . قَالَ : فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ حَرَجْتَ حَتَّى أَمَّتِ الْقَبْرَ فَصَرَبَتْ بِجِرَائِهَا وَرَعَتْ وَهَمَلَتْ عَنَّا هَا ، فَأَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَقِيلَ لَهُ ، إِنَّ النَّشَاقَةَ قَدْ حَرَجَتْ فَأَتَاهَا فَقَالَ : صَهِ الْآنَ قَوْمِي بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ ، فَلَمْ تَفْعَلْ . فَقَالَ : وَإِنْ كَانَ لِيَخْرُجَ عَلَيْهِمَا إِلَى مَكَّةَ فَيُعَلِّقَ السَّوْطَ عَلَى الرَّحْلِ فَمَا يَقْرَعُهَا حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ . قَالَ : وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَخْرُجُ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلُمَاءِ فَيَحْمِلُ الْجِرَابَ فِيهِ الصُّرُومَ الدَّنَائِرَ وَالذَّاهِمَ حَتَّى يَأْتِيَ بِأَبَا بَابَا ، فَيَقْرَعُهُ ثُمَّ يُنْبِلُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا مَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَدُوا ذَاكَ ، فَعَلِمُوا أَنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ يَفْعَلُهُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب وہ رات آئی جس میں امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا تو آپ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا، بیٹا میں وضو کرنا چاہتا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ میں وضو کے لئے پانی لایا۔ فرمایا یہ درکار نہیں اس میں کوئی شے مردہ ہے۔ میں چراغ لایا تو دیکھا کہ ظرت میں ایک مردہ چھپا ہے میں نے اور پانی لا کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ بیٹا یہ میرے انتقال کی رات ہے اس کے بعد اپنے ناکہ کے متعلق وصیت کی کہ اسے اچھی طرح رکھنا اور اس کے کھلانے کا لحاظ رہے میں نے ناکہ کو ایک احاطہ کے اندر کر دیا جب حضرت کا انتقال ہو گیا تو بہت جلد احاطہ سے نکل گیا اور قبر پر پہنچ کر اپنی گردن اس پر رکھ دی اور گڑا دیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو

تھے امام محمد باقر کو خبر دی گئی کہ ناکہ کہیں چلا گیا آپ اس کے پاس آئے اور فرمایا صبر کر اللہ تجھے جزا دے۔ پھر اس نے ایسا نہ کیا۔

فرمایا جب حضرت مکہ کو جاتے تھے تو کوڑا سواری پر رکھ لیتے تھے لیکن مدینہ کی واپسی تک ناکہ کو کوڑے سے مارتے نہ تھے اور امام نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین اندھیری راتوں میں ایک تھیلے لے کر نکلتے جس میں درہم و دینار ہوتے ایک ایک دروازہ پر جلتے مسے کٹ کھٹاتے جو آتا اسے عطا فرماتے۔ جب حضرت کا انتقال ہوا تب لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ راتوں کو کتنے آنے علی بن الحسین تھے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رِيسَ ، الْبَلَّاسِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ اُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَقَرَأَ إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَإِنَّا فَتَحْنَالُكَ وَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَّقَنَا وَعَدَهُ وَأَوْفَرَنَا الْأَرْضَ كَتَبُوا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ، فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ، ثُمَّ قُبِضَ مِنْ سَاعَتِهِ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا .

۵۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے سنا ہے کہ جب حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت تو آپ پر بے ہوشی طاری ہوئی پھر جب غش سے افاقہ ہوا تو آپ نے سورہ واقعہ اور سورہ انعام کی تلاوت کی اور فرمایا حمد ہے اس خدا کی جس نے اپنے وعدے کو ہمارے ساتھ پورا کیا اور ہم کو روئے زمین کا وارث بنایا اور جہاں ہم نے چاہا جنت میں جگہ دی اس کے بعد ہی حضرت کی روح قبض ہو گئی اور پھر کچھ کہہ نہ سکے۔

۶۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحَمِيرِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مَهْزِيَّارَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِيسَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُبِضَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً ، فِي غَامٍ خَمْسِيٍّ وَتِسْعِينَ ، غَاشَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا انتقال ۵۷ سال کے عمر میں ہوا۔ ۹۵ میں امام حسین علیہ السلام کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو سو لہواں باب

ذکر مولد امام محمد باقر علیہ السلام

۵۰ (باب ۱۱۶)

مَوْلِدِ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (ع)

وُلِدَ أَبُو جَعْفَرٍ ۱۱۶ سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ وَفِي سَنَةِ أَرْبَعِ عَشْرَةٍ وَمِائَةٍ وَلَمْ يَسْبِقْ وَخَمْسُونَ سَنَةً. وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ بِالْمَدِينَةِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ۱۱۶ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِمُ الْهَادِيَةُ. ۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مَرْيَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي السَّبَّاحِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ۱۱۶ قَالَ: كَانَتْ أُمِّي فَاعِدَةً عِنْدَ جَدِّاهُ فَتَصَدَّقَ الْجَدَّارُ وَسَمِعْنَاهُ شِدِيدَةً، فَقَالَتْ بِيَدِيهَا: لَا وَحَقَّ الْمُصْطَفَى مَا أَدْنَى لَكَ فِي السُّقُوطِ فَبَقِيَ مُعَلَّقًا فِي الْجَوْ حَتَّى جَازَتْهُ فَتَصَدَّقَ أَبِي عَنْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ أَبُو السَّبَّاحِ: وَذَكَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۱۱۶ جَدَّتَهُ أُمُّ أَبِيهِ يَوْمًا فَقَالَ: كَانَتْ صِدِيقَةً، لَمْ تُدْرِكْ فِي آلِ الْحَسَنِ ۱۱۶ امْرَأَةً مِثْلَهَا. مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ مِنْهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام ۵۷ھ میں پیدا ہوئے اور وفات پائی ۱۱۶ھ میں ۷۷ سال کی عمر میں اور مدینہ میں جنت البقیع کے اندر اس جگہ کے پاس جہاں آپ کے باپ علی بن الحسین ستمے دفن ہوئے ان کی والدہ ام عبد اللہ بنت امام حسن ابن علی بن ابی طالب تھیں ان سب پر سلام اور ان کی ذریت پر بھی۔

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میری والدہ دیوار کے نیچے بیٹھی تھیں کہ ناگاہ دیوار شکن ہوئی اس کی آواز ہم نے سنی انھوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا قسم ہے حق محمد مصطفیٰ کی نہیں اجازت دی تجھے اللہ نے گرنے کی۔ پس وہ فضا میں معلق ہو کر رہ گئی یہاں تک کہ آپ وہاں سے ہٹ گئیں۔ میرے والد نے ایک سو دینار ان کے بچ جانے پر پر تصدق کئے اور ابو صباح سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ان کی داوی ران کے باپ کی ملن، صدیقہ تھیں اولاد امام حسنؑ میں اور کوئی عورت ان کی مثل نہیں ہوئی۔ محمد ابن الحسن نے عبد اللہ بن احمد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِيهِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ آخِرَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا مُنْقَطِعًا إِلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِعُمَامَةِ سَوْدَاءَ وَكَانَ يُنَادِي يَا بَاقِرُ الْعِلْمِ ، يَا بَاقِرُ الْعِلْمِ ، فَكَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : جَابِرٌ يَهْجُرُ ، فَكَانَ يَقُولُ : دَوَّلَهُ مَا أَهْجُرُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّكَ سَتَذْكُرُ رَجُلًا مِنْنِي اسْمُهُ اسْمِي وَسَمَائِلُهُ سَمَائِلِي ، يَبْقُرُ الْعِلْمَ بَقْرًا ، وَذَاكَ الَّذِي دَعَانِي إِلَى مَا أَقُولُ ، قَالَ : فَبَيْنَا جَابِرٌ يَتَرَدَّدُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ مَرَّ بِطَرِيقٍ فِي ذَاكَ الطَّرِيقِ كُتَابٌ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ قَالَ : يَا غُلَامُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ : أَذِيرُ فَأَذِيرَ ثُمَّ قَالَ : سَمَائِلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، يَا غُلَامُ مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : اسْمِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يَقْبِلُ رَأْسَهُ وَ يَقُولُ : يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي أَبُوكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبْقِرُكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ ذَلِكَ ، قَالَ : فَرَجَعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بِنِ الْحُسَيْنِ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ دُغْرٌ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا بُنَيَّ وَقَدْ قَلَمَلَا جَابِرٌ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : الْزِمْ بَيْتَكَ يَا بُنَيَّ ، فَكَانَ جَابِرٌ يَأْتِيهِ طَرَفِي السَّهَارِ وَكَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : وَاعْجَبْنَا لِجَابِرٍ يَأْتِي هَذَا الْغُلَامَ طَرَفِي السَّهَارِ وَهُوَ آخِرُ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَضَى عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَأْتِيهِ عَلَى وَجْهِ الْكَرَامَةِ لِصُحْبَتِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : فَجَلَسَ يُحَدِّثُهُمْ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : مَا رَأَيْنَا أَحَدًا أَجْرًا مِنْ هَذَا ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَقُولُونَ حَدَّثَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ : مَا رَأَيْنَا أَحَدًا قَطُّ أَكْذَبَ مِنْ هَذَا يُحَدِّثُنَا عَمَّنْ لَمْ يَرَهُ ، فَلَمَّا رَأَى مَا يَقُولُونَ ، حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : فَصَدَّ قُوَّهِ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَأْتِيهِ فَيَتَعَلَّمُ مِنْهُ .

۲- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جابر انصاری اصحاب رسول میں سب سے آخر تھے سوائے ہم اہل بیت کے سب سے قطع تعلق کیے ہوئے تھے مسجد رسول میں بیٹھے رہتے تھے بے تحت الحتمک کا سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور بار بار کہتے تھے۔ یا باقر العلم یا باقر العلم (اے علم کے شگاف کرنے والے) اہل مدینہ یہ سس کر کہتے تھے جابر دیوانے ہو گئے ہیں، بکو اس کیا کرتے ہیں۔ وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں بکو اس نہیں کرتا۔

بلکہ میں نے رسول اللہ کو کہتے سنا ہے کہ اسے جابر تم ایک شخص سے ملاقات کرو گے جس کا نام میرا نام ہوگا جس کے

خصائل میرے سے خصائل ہوں گے وہ علم کے سرچشموں کو شگفتہ کرے گا یہ ہے وہ بات جس نے مجھے مجبور کیا ہے۔ ان الفاظ کے کہنے پر، ایک دن جابر مدینہ کی ایک راہ سے گزرے جہاں ایک مکتب تھی اور امام محمد باقر علیہ السلام اس میں بیٹھے تھے جابر نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے اے لڑکے ذرا آگے آنا وہ آگے، پھر کہا ذرا پیچھے پھرنا پھر وہ بیٹھے جابر نے کہا واللہ یہ تو رسول اللہ ہی کے سے شمائل ہیں اے لڑکے تمہارا نام کیا ہے فرمایا میرا نام ہے محمد بن علی بن الحسین سے یہ سن کر جابر نے سر امام پر بوسہ دیا اور کہنے لگے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ کے باپ رسول اللہ نے آپ کو سلام کہا ہے اور ایسا ایسا کہا ہے۔ یہ سن کر امام محمد باقر علیہ السلام اپنے گھر آئے۔ در آنحالیکہ اضطراب لاحق تھا اور یہ واقعات اپنے والد ماجد کو سنایا۔ انھوں نے فرمایا بیٹا کیا جابر نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا، ہاں۔ اے فرزند اپنے گھر میں رہا کرو۔ جابر آپ کے پاس برابر صبح و شام آیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ کہا کرتے تھے کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جابر اتنے بزرگ اور آخری صحابی رسول ہو کر اس لڑکے کے پاس آتے ہیں کچھ دن بعد جب حضرت علی بن الحسین کا انتقال ہو گیا تو امام محمد باقر علیہ السلام اس عظمت کی بنا پر جو جابر کو بنا بر صحبت رسول حاصل تھی جابر کے پاس آنے لگے ایک روز آپ جابر کے پاس بیٹھے خدا کے بارے میں کچھ بیان فرما رہے تھے کہ اہل مدینہ کہنے لگے کہ ہم نے اس شخص سے زیادہ جری نہیں دیکھا کہ بے واسطہ رسول بیان کر رہا ہے جب حضرت نے یہ سنا تو یہ فرمایا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے انھوں نے کہا کتنا جھوٹا ہے یہ شخص کہ رسول کو دیکھا نہیں تھا اور بے واسطہ ان سے حدیث بیان کرتا ہے جب یہ سنا تو آپ نے جابر کے حوالے سے بیان کیا۔ تب انھوں نے تصدیق کی جابر حضرت کے پاس آتے تھے اور تفصیل علم کرتے تھے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُنْشَى الْحَدَّثِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتُمْ وَرَثَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: رَسُولُ اللَّهِ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ عَلِيمٌ كُلَّمَا عَلِمُوا؟ قَالَ لِي: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَنْتُمْ تَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ تُخْبِرُوا الْمَوْتَى وَتَبْرِدُوا الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ؟ قَالَ: نَعَمْ بِإِذْنِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: اذْنُ مِنِّي يَا أَبَا نَجِيٍّ، قَدْ نَوْتُ مِنْهُ فَمَسَحَ عَلَى وَجْهِهِ وَعَلَى عَيْنَيْهِ فَأَبْصَرْتُ الشَّمْسَ وَالسَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْبُيُوتَ وَكُلَّ شَيْءٍ فِي الْبَلَدِ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَنْتَجِبُ أَنْ تَكُونَ هَكَذَا وَلَكَ مَا لِلنَّاسِ وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ تَعُودَ كَمَا كُنْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ خَالِصًا؟ قُلْتُ: أَعُودُ كَمَا كُنْتُ، فَمَسَحَ عَلَى عَيْنَيْهِ فَقُنْتُ كَمَا كُنْتُ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ ابْنَ أَبِي عُمَيْرٍ بِهَذَا، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ هَذَا حَقٌّ كَمَا أَنَّ الشَّاهِدَ حَقٌّ.

۳۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپ وارث رسول اللہ ہیں؟ فرمایا ہاں، میں نے کہا رسول اللہ وارث انبیاء تھے اور وہ سب جانتے تھے۔ فرمایا ہاں میں نے کہا کیا آپ اس پر فتاویٰ کرتے ہیں کہ مردوں کو زندہ کریں اور اندھوں اور مبرصوں کو اچھا کر دیں، فرمایا ہاں اللہ کے اذن سے، اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) تم میرے

قریب آؤ، جب میں قریب ہوا تو حضرت نے میرے چہرہ اور میری آنکھوں پر اپنا ہاتھ پھیرا میں نے سورج آسمان وزمین، مکانات اور شہر کی ہر چیز کو دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ایسے ہی رہو اور روز قیامت تمہارے لیے بھی وہی صورت ہو جو عام لوگوں کے لیے نفع و نقصان کی ہوگی یا یہ کہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جاؤ اور جنت تمہارے لیے مخصوص ہو جائے میں نے کہا میں اپنی پہلی ہی حالت کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اور میں جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ میں نے یہ واقعہ ابن ابی عمیر سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ امر اسی طرح حق ہے جیسے دن کا وجود حق ہے۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حَمْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ يَوْمًا إِذْ وَقَعَ رَوْحُ وَرْشَانَ عَلَى الْحَائِطِ وَهَذَا هَدْيُهُمَا فَرَدَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام عَلَيْهِمَا كَلَامَهُمَا سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا، فَلَمَّا ظَارَا عَلَى الْحَائِطِ هَذَا الذَّكَرُ عَلَى الْأُنْثَى سَاعَةً، ثُمَّ نَهَضَا فَقُلْتُ: جُعِلْتُ قَذَاكَ مَا هَذَا الطَّيْرُ؟ قَالَ: يَا ابْنَ مُسْلِمٍ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ مِنْ طَيْرٍ أَوْ بَهِيمَةٍ أَوْ شَيْءٍ فِيهِ رَوْحٌ فَهُوَ أَسْمَعُ لَنَا وَأَطْوَعُ مِنْ ابْنِ آدَمَ إِنَّ هَذَا الْوَرْشَانَ طَرَفٌ بِأَمْرَاتِهِ فَخَلَقْتُ لَهُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَتْ: تَرْضَانِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَرَضَانَا بِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ لَنَا ظَالِمٌ فَصَدَّ قَبَا.

۴۔ راوی محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ تمہاروں کا ایک جوڑا دیوار پر آکر بیٹھا اور دونوں نے گفتگو کی، امام محمد باقر علیہ السلام کچھ ان کی باتوں کا جواب دیتے رہے وہ اٹھے اور دیوار پر پھر بیٹھے اور کرنے مادہ سے کچھ کہا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ان طائروں کا کیا معاملہ ہے فرمایا اے ابن مسلم ہر وہ چیز جو خدا نے پیدا کی ہے۔ پرندے ہوں یا چوپائے یا ہر وہ چیز جس میں جان ہے وہ ہماری بات کے زیادہ سننے والے اور بنی آدم سے زیادہ اطاعت کرنے والے ہیں۔

اس نثر قمری نے بدگمانی کی اپنی مادہ کے متعلق (کہ وہ کسی دوسرے سے جفت ہوئی ہے) اس نے حلف سے کہا کہ ایسا نہیں کیا اور وہ دونوں اس پر راضی ہوئے کہ محمد بن علی سے فیصلہ کرایا جائے۔ وہ میرے پاس آئے میں نے دونوں کو بتایا کہ نہ نے مادہ پر ظلم کیا ہے پس نہ نے، اس کی تصدیق کی کہ مادہ کا بیان صحیح ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضَرَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حَمَلَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى الشَّامِ إِلَى هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَصَارَ بَابُهُ قَالَ لِأَصْحَابِهِ وَمَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ: إِذَا رَأَيْتُمُونِي قَدْ وَبَسَخْتُ شَعْرًا بَيْنَ عَيْنَيْي ثُمَّ رَأَيْتُمُونِي

وَدَسَكْتُ فَلْيَقْبِلْ عَلَيْهِ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ فَلْيُورِثْهُ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُؤَدَّنَ لَهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ بِيَدِهِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَعَمَّيْكُمْ جَمِيعًا بِالسَّلَامِ ثُمَّ جَلَسَ فَارَادَ هِشَامُ عَلَيْهِ حَقًّا يَنْزِيهِهُ السَّلَامَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ وَجُلُوسِهِ بَعْدَ إِدْنِ ، فَأَقْبَلَ يُورِثْهُ وَيَقُولُ فِيمَا يَقُولُ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ قَدَشَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ دَعَا إِلَى نَفْسِهِ وَرَعَمَ أَرْثَهُ الْإِمَامَ سَهْمًا وَفَلَّةَ عِلْمٍ وَوَبَحَّهَ يَمًا أَرَادَ أَنْ يُورِثْهُ ، فَلَمَّا سَكَتَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ رَجُلٌ بَعْدَ رَجُلٍ يُورِثْهُ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُمْ ، فَلَمَّا سَكَتَ الْقَوْمُ نَهَضَ عليه السلام فَأَيْمَأُ ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَيْنَ تَذْهَبُونَ وَأَيْنَ تَرَادِبُكُمْ ، يَا هَدَى اللَّهُ أَوْ لَكُمْ وَبِنَايَحْتُمْ آخِرَكُمْ ، فَإِنْ يَكُنْ لَكُمْ مُلْكٌ مُعْجَلٌ فَإِنَّ لَنَا مُلْكًا مُؤَجَّلًا وَلَيْسَ بَعْدَ مُلْكِنَا مُلْكٌ لِأَنَا أَهْلُ الْعَاقِبَةِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ» فَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ فَلَمَّا صَارَ إِلَى الْحَبْسِ تَكَلَّمَ فَلَمْ يَبْقَ فِي الْحَبْسِ رَجُلٌ إِلَّا تَرَشَّدَ وَحَنَ إِلَيْهِ ، فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَبْسِ إِلَى هِشَامٍ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَائِفٌ عَلَيْكَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَنْ يَحُولُوا أَيْمَنَكَ وَيَتَنَجَّلِيكَ هَذَا ، ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِخَبَرِهِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُمِلَ عَلَى الْبَرِيدِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ لِيُرَدُّوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَمَرَ أَنْ لَا يُخْرَجَ لَهُمُ الْأَسْوَاقُ وَخَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَسَارُوا ثَلَاثًا لَا يَجِدُونَ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى مَدِينَةٍ ، فَأَغْلَقَ بَابَ الْمَدِينَةِ دُونَهُمْ فَشَكَا أَصْحَابُهُ الْجُوعَ وَالْعَطَشَ قَالَ : فَصَدَّ جَبَلًا يُشْرِفُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا أَنَا بَقِيَّةُ اللَّهِ ، يَقُولُ اللَّهُ : «بَقِيَّةُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ» قَالَ : وَكَانَ فِيهِمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ لَهُمْ : يَا قَوْمَ هَذِهِ دَعْوَةُ شُعَيْبِ النَّبِيِّ وَاللَّهُ لَئِنْ لَمْ تُخْرِجُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ بِالْأَسْوَاقِ لَتَنُوحَنَّ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمَنْ تَحْتَ أَرْجُلِكُمْ فَصَدَّقُونِي فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ وَأَطِيعُونِي وَكَذَّبُونِي فِيمَا تَسْتَأْنِفُونَ فَإِنِّي لَكُمْ نَاصِحٌ ، قَالَ فَبَادَرُوا فَأَخْرَجُوا إِلَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ بِالْأَسْوَاقِ ، فَبَلَغَ هِشَامُ بَنَ عَبْدِ الْمَلِكِ خَبَرَ الشَّيْخِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَحَمَلَهُ فَلَمْ يُدْرَ مَا صَنَعَ بِهِ

۵۔ ابو بکر خضریٰ سے روایت ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کو ہشام بن عبد الملک نے شام میں بلایا اور

آپ اس کے محل کے دروازے پر پہنچے تو اس نے اپنے اصحاب اور مافریں سے کہا جو بنی امیہ میں سے تھے جب میں محمد بن علی سے سرزنش کر چکوں تو تم میں سے ہر ایک آگے بڑھ کر سرزنش کرے پھر حکم دیا کہ ان کو اندر آنے کی اجازت دو، جب حضرت آنے تو اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ السلام علیکم، اس سلام میں ان سب کو شریک کیا اور آپ ایک

جگہ بیٹھ گئے ہشام کو اس پر غصہ آیا کہ اس کو شایانِ سلطنت سلام کیوں نہ کیا۔ دوسرے بے اجازت بیٹھ کیوں گئے اس نے سزائش کرتے ہوئے کہا۔ اے محمد بن علی تم میں سے ایک شخص ہمیشہ ایسا رہتا ہے جو مسلمانوں میں تفرقہ ڈالے، وہ اپنی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور از روئے حماقت یہ گمان کرتا ہے کہ وہ امام ہے باوجود قلتِ علم کے، پھر جتنی سزائش کرنی چاہتا تھا کی، جب وہ چپ ہوا تو درباریوں میں سے ایک ایک آگے بڑھتا آئو یہ دور آخر تک پہنچ گیا جب یہ لوگ خاموش ہوتے تو امام علیہ السلام نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ لوگو تم کہاں بیکے جا رہے ہو اور کیا ارادہ رکھتے ہو۔ تم میں سے پہلوں کی ہدایت بھی ہم سے متعلق تھی اور تمہارے آخر والوں کی ہدایت بھی ہم پر ہی ختم ہوگی اگر تمہاری حکومت اس دنیا میں ہے تو ہماری آخرت میں ہوگی جس کے بعد کوئی حکومت نہ ہوگی۔ ہم ہی تو ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے۔

اس نے حضرت کو قید کرنے کے لیے حکم دیا۔ جب آپ قید خانہ میں پہنچے تو وہاں کے قیدیوں میں کوئی ایسا نہ رہا جس نے آپ سے علم حاصل نہ کیا ہو اور آپ کی طرف دل سے مائل نہ ہوا ہو یہ حال دیکھ کر زندان بان ہشام کے پاس آیا اور کہا میں ڈرتا ہوں کہ اہل شام کے دل آپ کی طرف سے پھرنے جائیں اور جس مسندِ حکومت پر بیٹھے ہو اس سے الگ نہ کر دیئے جاؤ۔ پھر سارا حال بیان کیا۔ ہشام نے حکم دیا کہ حضرت کو مع ان کے ساتھیوں کے مدینہ ایسے راستوں سے لے جائیں جن کے قریب آبادی نہ ہو اور حکم دیا کہ بازاروں کو ان پر بند رکھا جائے اور کھانے پینے سے ان کو باز رکھا جائے۔ راہ میں تین دن گزر گئے انھیں کھانا اور پانی میسر نہ ہوا۔ جب مشہر مدین میں پہنچے تو اصل شہر نے دروازے بند کر لیے۔ آپ کے ساتھیوں نے بھوک اور پیاس کی شکایت کی۔ آپ ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے تاکہ وہ لوگ آپ کو دیکھیں، نہایت بلند آواز سے آپ نے فرمایا۔ اے اس شہر کے رہنے والو جس کے باشندے ظالم ہیں، میں بقیۃ اللہ ہوں، خدا فرماتا ہے اگر تم مومن ہو تو بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ایک بوڑھے آدمی نے یہ کلمات سنے، وہ لوگوں کے پاس آ کر کہنے لگا۔ اے قوم واللہ شعیب بنی نے بھی اسی طرح لوگوں کو بلایا تھا اگر تم نے اس شخص کے لئے بازار نہ کھولے تو غذائی عذاب تمہیں اوپر سے اور نیچے سے گھیر لے گا اگر اس مرتبہ میری تصدیق کرو اور میری اطاعت کرو اور جو کچھ ہونے والا ہے لاگرتا دوں تو تم مجھے جھوٹا سمجھو گے میں تم کو نصیحت کر رہا ہوں یہ سن کر وہ بہت جلد شہر سے نکلے اور کھانے پینے کا سامان حضرت اور ان کے ساتھیوں کے پاس لائے جب ہشام کو یہ خبر ملی تو اس نے اس کو اپنے پاس بلایا پھر تپہ نہ چلا کہ اس نے اس کے ساتھ کیا کیا۔

۶۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَمِيرِيُّ جَمِيعاً، عَنْ إِسْرَاهِيمَ بْنِ مَهْرِيَّازَ، عَنْ أَجْنِبِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَهْرِيَّازَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي كَبْشِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَبِضَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً، فِي غَامٍ أَرْبَعِ عَشْرَةَ وَمِائَةً،

عَاشَ بَعْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات ۵۵ سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت علی بن الحسین

کے بعد ۱۹ سال درماہ زندہ رہے۔

ایک سو ستر ہواں باب

ذکر مولد ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام

(باب ۱۱۷)

مَوْلِدُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِئَتِي فِي شَوَّالٍ مِنْ سَنَةِ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ وَلَهُ خَمْسٌ وَسِتُّونَ سَنَةً وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ فِي الْقَبْرِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأُمُّهُ أُمُّ فَرَوَةَ بِنْتُ الْقَاسِمِ بْنِ خُزَيْمٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأُمُّهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ .

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ إِسْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْقَاسِمُ بْنُ خُزَيْمٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ مِنْ نِفَاتِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَكَانَتْ أُمِّي مِمَّنْ آمَنَتْ وَاتَّقَتْ وَأَخْسَنَتْ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ، قَالَ : وَقَالَتْ أُمِّي : قَالَ أَبِي : يَا أُمَّ فَرَوَةَ إِنِّي لَا دُعَاؤَ لِلَّهِ لِمُدْنِي فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ الْفَتَمَةَ ، لِأَنَا نَحْنُ فِيمَا يُؤْبَأُ مِنَ الرِّزَايَا نَصِيرٌ عَلَى مَا نَعْلَمُ مِنَ الثَّوَابِ وَهُمْ يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ .

امام جعفر صادق علیہ السلام ۸۳ھ میں پیدا ہوئے اور شوال ۱۸۳ھ میں بصرہ ۶۵ سال انتقال فرمایا اور بقیع کے اندر

زمین میں دفن ہوئے جہاں ان کے باپ دادا اور امام حسن کی قبریں ہیں۔ ان کی والدہ اُمّ فروہ تھیں ام فروہ کی والدہ اسماء بنت عبد الرحمن بن ابوبکر تھیں۔

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین کے نزدیک سعید بن مسیب بن قاسم بن محمد بن ابوبکر اور ابو خالد کا بل معتمد لوگوں میں سے تھے اور فرمایا میری والدہ ایمان لائیں ولایت اہلبیت پر اور

غضب خدا سے ڈلتی تھیں اور ان کا ایمان مستحکم تھا اور اللہ مستحکم ایمان والوں کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ میری والدہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے ان سے کہا۔ اے ام فروہ میں گنہگار شیعوں کے لئے اپنے اللہ سے ہر روز و شب میں ایک ہزار بار دعا کرتا ہوں ہم آسمان میں۔ مخالفوں کے ہاتھوں جو مصیبتیں ہم پر آتی ہیں ہم برداشت کرتے ہیں کیوں کہ ہم اس کا ثواب جانتے ہیں اور وہ لوگ بھی صبر کرتے ہیں باوجودیکہ وہ نہیں جانتے۔

۲۔ بعض اصحابنا، عن ابن جُمُہُورٍ، عن أبيه، عن سليمان بن سَمَاعَةَ، عن عبد الله بن القاسم، عن المُفَضَّلِ بنِ عُمَرَ قَالَ : وَجَّهَ أَبُو جَعْفَرٍ المَنْصُورُ إِلَى الحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ وَالِدُ عَلِيٍّ الحَرَمِيِّ أَنَّ أَحَدِي عَمَلِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ذَاوَهُ، فَالْقَى الشَّارَ فِي دَارِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَتْ الشَّارُ فِي الْبَابِ وَالِدِ هَلْبِزٍ، فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَخْطِي الشَّارَ وَيَمْشِي فِيهَا وَيَقُولُ : أَنَا ابْنُ أَغْرَاقِ الرَّيِّ أَنَا ابْنُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ ﷺ .

ہر راوی کہتا ہے کہ منصور نے حسن بن زید بن حسن بن ابی طالب کو جو منصور کی طرف سے حاکم حرمین تھے یہ حکم بھیجا کہ وہ جعفر بن محمد علیہما السلام کے گھر کو جبکہ وہ اس کے اندر بیویوں جلاویں، حسن نے آپ کے دروازہ اور دلیز میں آگ ڈال دی حضرت اس میں سے نکلے چلے آئے اور فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ کا پوتا ہوں۔

۳۔ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَكْرَةَ، عَنْ رُفَيْدِ مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ : سَخِطَ عَلَيَّ ابْنُ هُبَيْرَةَ وَحَلَّتْ عَلَيَّ لَيْثُنَانِي، فَهَرَبْتُ مِنْهُ وَعُدْتُ بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْلَمَنِي خَبَرِي، فَقَالَ لِي : انصَرِفْ وَاقْرَأْ مِثْلَ السَّلَامِ وَقُلْ لَكَ إِنِّي قَدْ آجَزْتُ عَلَيْكَ مَوْلَاكَ رُفَيْدًا فَلَا تَبْجُحْ بِسَوْءٍ، فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ شَامِي خَبِيثُ الرَّأْيِ فَقَالَ : اذْهَبْ إِلَيْهِ كَمَا أَقُولُ لَكَ، فَأَقْبَلْتُ فَلَمَّا كُنْتُ فِي بَعْضِ الْبُؤَادِي اسْتَقْبَلَنِي أَغْرَابِي فَقَالَ : أَيْنَ تَذْهَبُ إِنِّي أَرَى وَجْهَ مَقْتُولٍ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَخْرِجْ يَدَكَ، فَقَعَلْتُ فَقَالَ : يَدُ مَقْتُولٍ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَبْرِزْ رِجْلَكَ فَأَبْرَزْتُ رِجْلِي، فَقَالَ : رِجْلُ مَقْتُولٍ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَبْرِزْ جَسَدَكَ، فَقَعَلْتُ، فَقَالَ : جَسَدُ مَقْتُولٍ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَخْرِجْ لِسَانَكَ، فَقَعَلْتُ، فَقَالَ لِي : امضْ، فَلَا بَأْسَ عَلَيْكَ فَإِنَّ فِي لِسَانِكَ رِسَالَةً لَوْ أَتَيْتَ بِهَا الْجِبَالَ الرَّوَّاسِي لَأَنقَادَتْ لَكَ، قَالَ : فَجِئْتُ حَتَّى وَقَفْتُ عَلَى بَابِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، فَاسْتَأْذَنْتُ، فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ : أَنتَكَ بِخَائِنِ رِجَالَهُ يَا أَعْلَامَ النُّطْعِ وَالسَّيْفِ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَكَبَيْتُ وَشَدَّ رَأْسِي وَفَاقَ عَلَيَّ السَّيْفُ لِيَضْرِبَ عُنُقِي فَقُلْتُ : أَيُّهَا الْأَمِيرُ لَمْ تَنْظُرْ بِي عَنْوَةً

وَإِنَّمَا جِئْتُكَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِي وَهَمُنَا أَمْرٌ أَذْكُرُهُ لَكَ ثُمَّ أَنْتَ وَشَأْنُكَ ، فَقَالَ : قُلْ ، فَقُلْتُ : أَخْلِي بِ
فَأَمْرٍ مَنْ حَصَرَ فَحَرَجُوا فَقُلْتُ لَهُ : جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ يُقَرِّمُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : قَدْ آجَرْتُ عَلَيْكَ
مَوْلَاكَ رُقَيْدًا فَلَا تَهْجُمُهُ بِسَوْءٍ فَقَالَ : [وَاللَّهِ لَقَدْ قَالَ لَكَ جَعْفَرُ [بْنُ عَبْدِ] هَذِهِ الْمَقَالَةَ وَأَقْرَأَنِي السَّلَامَ ؛
فَحَلَفْتُ لَهُ قَرْدًا هَا عَلَيَّ لَوْلَا أَنَا لَمْ حَلَّ أَكْثَافِي ، ثُمَّ قَالَ : لَا يَقْبِضُنِي مِنْكَ حَتَّى تَفْعَلَ بِي مَا فَعَلْتَ
بِكَ ، قُلْتُ : مَا تَنْطَلِقُ يَدِي بِذَاكَ وَلَا تَطْبِئُ يَدِي نَفْسِي ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا يُفْنِئُنِي إِلَّا ذَاكَ ، فَقَعَلْتُ بِهِ
كَمَا فَعَلَ بِي وَأَطْلَقْتُهُ فَنَازَلَنِي خَاتَمُهُ وَقَالَ : أُمُورِي فِي يَدِكَ فَدَيِّرْ فِيهَا مَا شِئْتَ .

۳۰۔ رفید غلام زید بن عمر ابن ہبیرہ نے بیان کیا کہ ابن ہبیرہ کو مجھ پر غصا پایا اور اس نے میرے قتل کرنے کی قسم کھائی ، میں بھاگ کر امام
جعفر صادق کی پناہ میں آیا اور حال بیان کیا۔ فرمایا واپس جا اور میرا سلام کہہ کر اس سے کہنا کہ میں نے تیرے غلام رفید کو پناہ
دی ہے لہذا اب اس کے ساتھ برا سلوک نہ کرنا۔ میں نے کہا کہ وہ مرد شامی بدرائے ہے۔ فرمایا تو جا اور جو کچھ میں نے کہا ہے
اسے بیان کر ، میں جلا ، ایک بادیہ سے گز رہا تھا کہ ایک صحرائی عرب مجھے ملا اور کہا کہ اس کا ساتھی ہے۔ پھر کہا : پیر دکھا۔ میں نے دکھایا۔ اس
نے کہا یہ تو مقتولوں کا سا پیر ہے پھر جسم کے لیے بھی ہی کہا ، پھر کہا زبان دکھا۔ میں نے دکھائی۔ اس نے کہا جا اب تیرے لئے خون
نہیں اس پر ایک ایسا پیغام ہے کہ اگر تو مضبوط پہاڑوں کو پیچھا دے تو وہ بھی تیرے مطیع ہو جائیں۔ اس نے کہا جب تک
ہبیرہ کے دروازے پر پہنچا تو اجازت چاہی ، جب اندر گیا اس نے کہا چور خود اپنے پیروں سے آگیا ہے اے غلام چمڑا کچھا
اور تلوار لا پھر اس نے میرے ہاتھ سب گردن سے باندھنے کا حکم دیا اور لوگوں کو میرے پاس سے ہٹ جانے کو کہا۔ جلا دقتل
کرنے کو کھڑا ہوا۔ میں نے کہا اے امیر جلدی نہ کر۔ اب میں تیرے قبضے میں ہوں میں ایک خاص بات تجھ سے بیان کرنا چاہتا
ہوں اس نے کہا بیان کر ، میں نے کہا غلوت میں کہوں گا اس نے سب کو ہٹا دیا۔ میں نے کہا۔ حضرت امام جعفر صادق نے بعد سلام
فرمایا ہے کہ میں نے تیرے غلام رفید کو پناہ دی ہے اب اس کو سزا نہ دینا۔ اس نے کہا اللہ اکبر کیا امام نے ایسا فرمایا ہے
مجھے سلام کہلا کر بھیجے میں نے قسم کھائی ، اس نے تین بار ایسا ہی کہلوا یا۔ پھر اس نے میرے ہاتھ کھول دیے اور کہا مجھے چین نہ آئے
گا جب تک تو بھی اسی طرح میرے ہاتھ نہ باندھے۔ میں نے کہا نہ میرے ہاتھ میں اتنی طاقت ہے نہ میرا نفس اس پر راضی ہے
اس نے کہا یہ کرنا ہو گا چنانچہ میں نے کیا۔ پھر اسے کھول دیا۔ اس نے اپنی انگوٹھی دے کر کہا۔ اب میرے تمام معاملات تیرے
ہاتھ میں ہیں جو چاہے کر۔

۳۱۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الْخَبَرِيِّ ، عَنْ يُونُسَ
بْنِ ظَبْيَانَ وَمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَلَمَةَ الشَّرَاحِ وَالْحُسَيْنِ بْنِ ثَوْبَانَ بْنِ أَبِي فَاخِخَةَ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : عِنْدُنَا خَزَائِنُ الْأَرْضِ وَمَفَاتِيحُهَا وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بِإِخْدَى رِجْلِي أَخْرَجِي مَا فِيكَ مِنَ الذَّهَبِ لَا خَرَجَتْ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ بِإِخْدَى رِجْلِيهِ فَخَطَّهَا فِي الْأَرْضِ حَطًّا فَأَنْفَجَرَتْ الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ : فَأَخْرَجَ سَبِكَةً ذَهَبَ قَدَرِ شِيرٍ ثُمَّ قَالَ : أَنْظِرُوا حَسَنًا ، فَنَظَرْنَا فَإِذَا سَبَائِكُ كَثِيرَةٌ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ تَلَا فَأَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا : جُعِلَتْ قَدَاكَ أَعْظِيمُ مَا أَعْظِيمُكُمْ وَشَقِيئُكُمْ مُخْتَاوُونَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ سَيَجْمَعُ لَنَا وَلِشِيعَتِنَا الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَيُدْخِلُ عَدُوَّ نَا الْجَحِيمِ .

۳۔ راویوں نے کہا کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس خزانے زمین ہیں اور ان کی کنجیاں ہیں۔ اگر زمین پر اپنا پیر مار کر کہوں کہ جو سونا تیرے اندر ہے اسے نکال تو وہ نکال دے گی پھر آپ نے پیر سے زمین پر خط دیا۔ زمین وہاں سے شق ہو گئی۔ پھر اپنے ہاتھ سے سونے کی اینٹ جو بقدر ایک باشت تھی نکال اور فرمایا تم لوگ ابھی طرح دیکھو ہم نے دیکھا تو بہت ساری اینٹیں ایک دوسرے پر رکھی چمک رہی تھیں ہم میں سے ایک نے کہا۔ آپ کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سے اپنے محتاج شیعوں کو بھی دیکھئے۔ فرمایا ہمارے شیعوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں حصہ ہے خدا ہمارے شیعوں کو جنت میں داخل کرے گا اور دشمنوں کو جہنم میں۔

توضیح :- دنیا و آخرت میں ہمارے شیعوں کا حصہ ہے اس سے مراد امام کی یہ ہے کہ جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو اس وقت ان کے لئے دولت کی فراوانی ہوگی اور قبل ظہور جو ان کو تکلیف پہنچی ہوگی ان کے بدلے میں خدا ان کو جنت دے گا

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ : كَانَ لِي جَارٌ يَتَّبِعُ السُّلْطَانَ فَأَصَابَ مَالًا ، فَأَعَدَّ قِيَانًا وَكَانَ يَجْمَعُ الْجَمْعَ إِلَيْهِ وَيَشْرِبُ الْمُسْكِرَ وَيُؤْذِنِي ، فَشَكَوْتُهُ إِلَى نَفْسِهِ غَيْرَ مَرَّةٍ ، فَلَمْ يَنْتَه قَلَمًا أَنْ أَلْحَحْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي : يَا هَذَا أَنَا رَجُلٌ مُبْتَلَى وَأَنْتَ رَجُلٌ مُعَافَى ، فَلَوْ عَرَضْتَنِي لِصَاحِبِكَ رَجَوْتُ أَنْ يُنْفِذَنِي اللَّهُ إِلَيْكَ ، فَوَقَعَ ذَلِكَ لَهُ فِي قَلْبِي فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ذَكَرْتُ لَهُ حَالَهُ ، فَقَالَ لِي : إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ دَعَا مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَأَضْمَنْ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ ، فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى الْكُوفَةِ أَتَانِي فِيهِمْ أَتَى ، فَاحْتَبَسْتُهُ عِنْدِي حَتَّى حَلَا مِنْ لِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : يَا هَذَا إِنِّي ذَكَرْتُكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عليه السلام فَقَالَ لِي : إِذَا رَجَعْتَ إِلَى الْكُوفَةِ سَيَأْتِيكَ فَقُلْ لَهُ : يَقُولُ لَكَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ : دَعَا مَا أَنْتَ عَلَيْهِ وَأَضْمَنْ لَكَ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَبَكَى

ثُمَّ قَالَ لِي : اللَّهُ لَقَدْ قَالَ لَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا ؛ قَالَ : فَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ لِي مَا قُلْتُ ، فَقَالَ لِي : حَسْبُكَ وَمَضَى ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ بَعَثَ إِلَيَّ فَدَعَانِي وَإِذَا هُوَ خَلْفَ دَابِرِ عُرْيَانٍ ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ لَا وَاللَّهِ مَا بَقِيَ فِي مَنْزِلِي شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ أَخْرَجْتُهُ وَأَنَا كَمَا تَرَى ، قَالَ : فَمَضَيْتُ إِلَى إِخْوَانِنَا فَجَمَعْتُ لَهُ مَا كَسَوْتُهُ بِهِ ثُمَّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ أَيَّامٌ يَسِيرُهُ حَتَّى بَعَثَ إِلَيَّ إِنِّي عَلِيلٌ فَأَتَنِي فَجَعَلْتُ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَأُعَالِجُهُ حَتَّى نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَكُنْتُ عِنْدَهُ جَالِسًا وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ ، فَنُشِيَّ عَلَيْهِ غَشِيَةً ثُمَّ أَفَاتَنِي ، فَقَالَ لِي : يَا أَبَا بَصِيرٍ قَدْ وَفَى صَاحِبُكَ لَنَا ، ثُمَّ قُبِضَ - رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ - فَلَمَّا حَبَجْتُ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ قَالَ لِي ابْتَدَاءً مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ وَإِحْدَى رِجْلِي فِي الصَّخْرِ وَالْآخَرَى فِي دِهْلِيزِ دَابِرِ يَا أَبَا بَصِيرٍ : قَدْ وَفَيْتَنَا لِصَاحِبِكَ ،

۵۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہمارا ہمسایہ سرکاری ملازم تھا اس نے بہت سی دولت حاصل کی اور گانے والیاں فراہم کیں۔ ان سب کو جمع کر کے گانا کرتا تھا اور شراب پیتا، مجھے سخت اذیت پہنچتی تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی۔ مگر وہ باز نہ رہا جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو اس نے کہا۔ میں فسق و فجور میں مبتلا ہوں اور آپ اس سے بری ہیں اگر آپ میرا معاملہ مذمت امام میں پیش کر دیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے اس بلا سے نجات دے گا۔ میرے دل میں یہی آیا۔ جب میں خدمت امام میں آیا تو اس کا حال بیان کیا۔ فرمایا جب تم کو ذوق جاؤ اور وہ تمہارے پاس آئے تو کہنا۔ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ جب میں کو ذوق پہنچا تو آنے والوں کے ساتھ وہ بھی آیا۔ میں نے اسے رکے رکھا جب غلوت ہوئی تو میں نے کہا۔

اے شخص میں نے تیرا ذکر امام جعفر صادق علیہ السلام سے کر دیا تھا انہوں نے فرمایا۔ جب کو ذوق جاؤ اور وہ آئے تو کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ یہ سب چھوڑ دے میں تیرے لئے جنت کا ضامن ہوں، یہ سن کر وہ رو دیا۔ پھر مجھ سے کہا اللہ اللہ حضرت نے تم سے ایسا کہا ہے میں نے قسم کھا کر کہا ہے شک یہی فرمایا ہے اس نے کہا تمہارا یہ کہنا کافی ہے اس کے بعد وہ چلا گیا چند روز کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں برہنہ ہے۔ مجھ سے کہا اے ابو بصیر واللہ میرے گھر میں جو چیز بچی تھی۔ میں نے سب نکال دی ہے۔ اب میرا جو حال ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ میں اپنے رشتہ داروں کے پاس گیا اور اس پہننے کے لئے کچھ کپڑے لئے پھر کئی دن میں اس کے پاس نہ گیا اس نے مجھے بلا بھیجا کہ میں علیل ہوں، میں گیا اور برابر جاتا رہا اور اس کا علاج کراتا رہا یہاں تک کہ موت کا وقت قریب آگیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا تھا اور اس پر نزعی کیفیت طاری تھی زور افاتہ ہوا تو اس نے کہا۔ اے ابو بصیر آپ کے امام نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا پورا کر دیا اس کے بعد وہ مر گیا اللہ کی رحمت ہو، جب میں مرج کر گیا تو امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اذن دخول چاہا جب میں داخل ہونے لگا تو ابھی

ایک پیر دروازے میں تھا اور دوسرا دہلیز میں کہ حضرت نے خود ہی فرمایا اسے ابو بصیر ہم نے تمہارے درست کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: قَالَ لِي: أَتَدْرِي مَا كَانَ سَبَبُ دُخُولِنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ وَمَعْرِفَتُنَا بِهِ وَمَا كَانَ عِنْدَنَا مِنْهُ ذِكْرٌ وَلَا مَعْرِفَةٌ شَيْءٍ مِمَّا عِنْدَ النَّاسِ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا ذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَا جَعْفَرٍ يَعْنِي أَبَا الدَّانِيقِ قَالَ لَا بِي مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ: يَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ رَجُلًا لَهُ عَقْلٌ يُودِّي عَنِّي فَقَالَ لَهُ أَبِي: قَدْ أَصَبْتَ لَكَ هَذَا فَلَا تُؤْخِرْ بِنُفْسِكَ مَا جَاءَكَ مِنْ هَاجِرٍ خَالِي، قَالَ: فَأَتَيْتِي بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ بِخَالِي فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ خُذْ هَذَا الْمَالَ وَأَتِ الْمَدِينَةَ وَأَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَعِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فِيهِمْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَهُمْ: إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ وَبِهَا شَيْعَةٌ مِنْ شَيْعَتِكُمْ وَجَهَنَّا إِلَيْكُمْ بِهَذَا الْمَالِ، وَادْفَعْ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى شَرِّهِ كَذَا وَكَذَا، فَأَذْأَقُوا الْمَالَ فَقُلْ: إِنِّي رَسُولٌ وَأُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعِيَ خُطُوطُكُمْ يَقْبَضُكُمْ مَا قَبَضْتُمْ، فَأَخَذَ الْمَالَ وَأَتَى الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ إِلَى أَبِي الدَّانِيقِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّانِيقِ مَا وَرَاءَكَ قَالَ: أَتَيْتُ الْقَوْمَ وَهَذِهِ خُطُوطُهُمْ يَقْبَضُهُمُ الْمَالَ خَلَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَلَسْتُ خَلْفَهُ وَقُلْتُ حَتَّى يَنْصَرَفَ فَأَذْكَرُ لَهُ مَا ذَكَرْتُ لِأَصْحَابِهِ، فَعَجَّلَ وَانْصَرَفَ، ثُمَّ انْتَمَتِ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا هَذَا اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَغُرَّ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ فَإِنَّهُمْ قُرَبَا الْقَعْدِ بِدَوْلَةِ بَنِي مُرْوَانَ وَكُلُّهُمْ مُحْتَاجٌ، قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ؟ قَالَ: فَأَذْنِي رَأْسَ مِثْبَتِي وَأَخْبَرْتُ بِي بِجَمِيعِ مَا جَرَى بَيْنِي وَبَيْنَكَ حَتَّى كَأَنَّهُ كَانَ ثَالِثَنَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: يَا ابْنَ مُهَاجِرٍ! اعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نُبُوَّةٍ إِلَّا وَفِيهِ مُحَدَّثٌ وَإِنَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ مُحَدَّثُنَا الْيَوْمَ وَكَانَتْ هَذِهِ الدَّلَالَةُ سَبَبَ قَوْلِنَا بِهَذِهِ الْمَقَالَةِ.

۷۔ جعفر بن محمد بن اشعث کا بیان ہے کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا سبب ہے اس کا کہ ہم نے امر امامت اہل بیت کو تسلیم کیا

اور ہم نے امامت جعفر صادق کی معرفت حاصل کی۔ حالانکہ ہم نہ کہیں اس کا ذکر کرتے تھے اور نہ اس معرفت سے ہمارا کوئی تعلق تھا

(کیونکہ اس کا باپ محمد اشعث تظلہ حسین سے تھا، صفوان راوی کہتا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ کیا واقعہ ہے اس نے کہا۔ منصور دروانی

نے میرے باپ محمد اشعث سے کہا۔ اے محمد مجھے ایک ایسا شخص درکار ہے جو صاحب عقل ہو اور ایک کام میسر طر

سے کر سکے

میرے باپ نے کہا۔ نلال بن ہاجر اپنے ماموں کو اس کام کا اہل پاتا ہوں اس نے کہا۔ تو اگلے آؤ میں اپنے ماموں کو لے آیا۔ منصور نے کہا اے ابی ہاجر یہ مال لے کر مدینہ جا اور عبداللہ بن حسن و ثنیٰ بن حسن علیہ السلام اور ان کے خاندان والوں سے جن میں جعفر بن محمد بھی شامل ہوں مل اور ان سے کہو، میں مرد مسافر ہوں۔ خراسان کا رہنے والا ہوں، وہاں کے شیعوں نے یہ مال آپ لوگوں کے پاس بھیجا ہے یہ کہہ کر یہ مال ان شرائط کے ساتھ ان میں سے ہر ایک کو دینا۔ جب مال لے لیا، تو کہنا کہ میں ایک قادم ہوں جو کچھ آپ نے لیا ہے اس کی رسید بھی آپ دے دیں۔ یہ باتیں سن کر اس نے مال لیا اور مدینہ پہنچا، واپس آیا تو محمد اشعث بھی اس کے پاس تھا منصور نے کہا کہہ دیا ہوا اس نے کہا میں ان لوگوں سے بلا۔ یہ ان کی رسیدیں ہیں سوائے جعفر بن محمد کے جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تاکہ نماز کے بعد ان سے وہی کہوں جو ان کے خاندان والوں سے کہا تھا۔ حضرت نے نماز تھوڑی دیر بعد ختم کی اور میری طرف مڑ کر فرمایا۔ اے شخص اللہ سے ڈر اور ہم اہل بیت کو دھوکا نہ دے بنی مروان کا دور حکومت بھی ختم ہوا ہے (ان کی قریب کاریاں بھی ایسی ہی تھیں۔ انھوں نے ہمارے خاندان کو تباہ کر دیا، اب وہ محتاج مال ہیں) لیکن خروج کا ارادہ نہیں رکھتے، پھر وہ میرے قریب ہوئے اور وہ سب باتیں بیان کر دیں جو میرے اور تیرے درمیان ہوئی تھیں گویا وہ ہم میں تیسرے تھے منصور نے کہا۔ اہل بیت میں ایک محدث اور فرشتہ کی آواز سننے) ہوتا آیا ہے۔ بے شک جعفر بن محمد محدث ہیں یہ سبب ہے میری اس گفتگو کا۔

۷۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمْعًا ، عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّادَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّادَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُبِضَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ خُمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً . فِي غَامِ ثَمَانٍ وَ أَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ وَعَاشَ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً .

۷۔ ابوبصیر راوی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۶۵ سال ۳۶ تھی۔

۸۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَنَا كَفَنْتُ أَبِي فِي ثَوْبَيْنِ شَطَوَيْنِ ، كَانَ يُحَرِّمُ فِيهِمَا وَ فِي قَمِيصٍ مِنْ قُمُصِهِ وَ فِي عِمَامَةٍ كَانَتْ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ فِي بَرْدٍ اشْتَرَاهُ بِأَرْبَعِينَ دِينَارًا

۸۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میں نے کفن دیا اپنے باپ در شطوی (ایک قریہ کا نام) میں جن کا آپ احرام باندھتے تھے اور آپ کی ایک قمیض میں اور حضرت علی بن الحسین کے علمہ میں اور ایک چادر میں جسے آپ نے چالیس دینار میں خریدا تھا۔

ایک سواٹھارہواں باب

ذکر مولد امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

۵ (باب ۱۱۸)

مَوْلِدِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (ع)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْأَبْوَاءِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ : تِسْعَ وَعِشْرِينَ وَمِائَةً وَقِيصَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِسِتِّ حَلَوْنَ مِنْ رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقِيصَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِغَدَادَ فِي حَبْسِ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ وَكَانَ هَارُونُ حَمَلُهُ مِنَ الْمَدِينَةِ لِعَشْرِ لَيَالٍ بَقِيَتْ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةِ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَةٍ وَقَدْ قَدِمَ هَارُونُ الْمَدِينَةَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ عُفْرَةِ شَهْرِ رَمَضَانَ ، ثُمَّ شَخَّصَ هَارُونُ إِلَى الْحَجِّ وَحَمَلَهُ مَعَهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ فَحَبَسَهُ عِنْدَ عَيْسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، ثُمَّ أَشْخَصَهُ إِلَى بَغْدَادَ ، فَحَبَسَهُ عِنْدَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ فَتَوَفَّيَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَبْسِهِ وَدُفِنَ بِبَغْدَادَ فِي مَقْبَرَةِ قُرَيْشٍ وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا : حُمَيْدَةُ ،

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ الْقُمِّيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حُمَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : دَخَلَ ابْنُ عُكَّاشَةَ بْنُ مُخَنِصٍ الْأَسَدِيُّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَكَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمًا عِنْدَهُ ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ عَنَابًا فَقَالَ : حَبَّةٌ حَبَّةً يَا كُلُّهُ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالصَّبِيُّ الصَّغِيرُ وَثَلَاثَةٌ وَأَرْبَعَةٌ يَا كُلُّهُ مَنْ يَطْنُ أَنَّهُ لَا يَشْبَعُ وَسَلُّهُ حَبَّتَيْنِ حَبَّتَيْنِ ، فَإِنَّهُ يُسْتَحَبُّ فَقَالَ لَا بِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا بِي شَيْءٍ لَا تَزْوَجُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقَدْ أَدْرَكَ التَّرْوِيجَ ، قَالَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ صُرَّةٌ مَخْتُومَةٌ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ سَيَجِيءُ نَحَاسٌ مِنْ أَهْلِ بَزْرٍ فَيَنْزِلُ دَارَ مَيْمُونٍ ، فَتُسْتَرِي لَهُ بِهَذِهِ الصُّرَّةِ جَارِيَةٌ قَالَ : فَأَتَيْتُ لِدَلِكِ مَا أَتَى ، فَدَخَلْنَا يَوْمًا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : أَلَا أَخْبَرْتُكُمْ عَنِ النَّحَاسِ الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَكُمْ؟ فَقَدِ قَدِمَ ، فَادْهَبُوا فَاشْتَرُوا بِهَذِهِ الصُّرَّةِ مِنْهُ جَارِيَةً ، قَالَ : فَأَتَيْنَا النَّحَاسَ فَقَالَ : قَدْ بَعْتُ مَا كَانَ عِنْدِي إِلَّا جَارِيَتَيْنِ مَرِيضَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا أَمْلَأُ مِنَ الْآخَرَى ، قُلْنَا : فَأَخْرَجَهُمَا حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْهِمَا فَأَخْرَجَهُمَا

فَقُلْنَا : يَكُم تَبِعْنَا هَذِهِ الْمَتَابِلَةَ قَالَ : بِسَبْعِينَ دِينَارًا ، قُلْنَا أَحْسَنَ قَالَ : لَا أَتَقْصُ مِنْ سَبْعِينَ دِينَارًا
 قُلْنَا لَهُ تَشْتَرِيهَا مِنْكَ بِهَذِهِ الصَّرِّ وَمَا بَلَغَتْ وَلَا تَنْدِي مَا فِيهَا وَكَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ ،
 قَالَ : فُكِّرُوا وَزِنُوا فَقَالَ النُّخَاسُ : لَا تَتَكَبَّرُوا فِيهَا إِنْ تَقَصَّتْ حَبَّتَيْنِ سَبْعِينَ دِينَارًا لَمْ أَبَايَكُم
 فَقَالَ الشَّيْخُ : اذْنُوا ، قَدَنُونَا وَفَكَّنَا الْخَاتَمَ وَوَرَّزْنَا الدَّنَانِيرَ فَإِذَا هِيَ سَبْعُونَ دِينَارًا لَا تَزِيدُ وَلَا
 تَنْقُصُ فَأَخَذْنَا الْجَارِيَةَ فَأَذْخَلْنَاهَا عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَجَعَفَرٌ قَائِمٌ عِنْدَهُ فَأَخْبَرْنَا أَبَا جَعْفَرٍ بِمَا
 كَانَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا : مَا اسْمُكَ ؟ قَالَتْ : حُمَيْدَةُ ، فَقَالَ حُمَيْدَةُ فِی الدُّنْيَا
 مَحْمُودَةٌ فِي الْآخِرَةِ ، أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَبُوكَ أَنْتَ أَمْ تَبْتُ ؟ قَالَتْ : بَلَى قَالَ : وَكَيْفَ لَا يَقَعُ فِي
 أَيْدِي النُّخَاسِ شَيْءٌ إِلَّا أَفْسَدُوهُ ، قَالَتْ : قَدْ كَانَ يَجْبِئُنِي فَيَقْعُدُ مِثِّي مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ
 فَيَسْلُطُ اللَّهُ عَلَيْهِ رَجُلًا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ فَلَا يَزَالُ يَلْطِمُهُ حَتَّى يَقُومَ عَنِّي ؛ فَقَالَ بِي مِرَادًا
 وَفَعَلَ الشَّيْخُ بِمِ مِرَادًا فَقَالَ : يَا جَعْفَرُ خُذْهَا إِلَيْكَ قَوْلَكَ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ مُوسَى بْنُ
 جَعْفَرٍ عليه السلام .

امام موسی کاظم علیہ السلام ۱۲۰ھ میں بمقام ابوالپیدا ہوئے اور ہر رجب ۲۰۰ھ میں ۵۵ یا ۵۴ برس کی عمر میں
 شہادت پائی۔ سند ہی بن شاہک کی قید میں آپ کی وفات ہوئی ۲۰۰ھ خلیفہ ہارون جب اپنے عمر سے فارغ ہو کر ۲۰
 ماہ شوال کو مدینہ منورہ آیا تو حضرت کو مدینہ سے اپنے ساتھ لے گیا اور پھر حج کیا پھر وہ بصرہ کی راہ سے واپس
 ہوا اور عیسیٰ بن جعفر کی حراست میں آپ کو چھوڑ گیا پھر اس نے حضرت کو بغداد بلا کر شاہک سند کی نگرانی میں قید
 رکھا۔ اسی کی قید میں آپ نے انتقال فرمایا اور بغداد میں قبرستان قریش میں دفن کئے گئے آپ کی والدہ ام ولد تھیں
 جن کو حمیدہ کہا جاتا تھا۔

۱۔ محققانہ راوی امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام بھی اس کے پاس کھڑے تھے
 آپ نے انگوٹوں کا ایک خوشہ اس کے سامنے رکھا اور ایک ایک دانہ کھانے لگا۔ فرمایا۔ ایک ایک دانہ تو بڑھایا پھر اپنی کمزوری
 کی وجہ سے کھاتا ہے اور جو ان چار چار دانے کھاتا ہے وہ حریص جو ڈرتا ہے کہ میں سیر ہونے سے نہ رہ جاؤں تم دو دو دانے
 کھاؤ کہ یہ مستحب ہے۔ پھر اس نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ آپ ابو عبد اللہ کی شادی کیوں نہیں کرتے۔ اب تو وہ
 شادی کے قابل ہیں اس وقت آپ کے سامنے ایک تھیلی رکھی تھی فرمایا ایک بربری بروہ فروش آنے والا ہے جو داریمون
 میں قیام کرے گا۔ اس سے ہم کثیر خریدیں گے۔

راوی کہتا ہے کچھ دن گزرنے کے بعد ہم امام محمد باقر کے پاس آئے۔ فرمایا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ وہ بروہ

فروش جس کامیں نے ذکر کیا تھا آگیا۔ فرمایا۔ تم جاؤ اس تھیلی کے بدلے اس کینز کو خرید لو۔ راوی کہتا ہے۔ ہم بروہ فروش کے پاس آئے۔ اس نے کہا جو میرے پاس تھا میں بیچ چکا۔ اب تو میرے پاس دو بیمار کینزی ہیں ایک ان میں دوسری سے ابھی ہے۔ ہم نے کہا۔ انہیں دکھاؤ تو اس نے دکھائیں۔ ہم نے کہا یہ جو ان دونوں میں بہتر ہے۔ اس کی کیا قیمت ہے اس نے کہا سترہ۔ ہم نے کہا کچھ کم کر کے احسان کرو۔ اس نے کہا اس سے کم نہ زیادہ۔ ہم نے کہا ہم اس تھیلی کے بدلے خریدتے ہیں جتنے ہوں ہمیں اس کا علم نہیں، اس کے پاس ایک شخص جس کے سر اوپر داڑھی کے بال سفید تھے بیٹھا تھا۔ اس نے کہا تھیلی کو کھول کر رقم گن لو، بروہ فروش نے کہا تم مت کھولو اگر ستر سے کم نکلے تو میں نہیں بیچوں گا۔ بدلے نے کہا میرے پاس آؤ اور تھیلی کی مہر توڑ جب ہم نے کھولا تو اس میں ستر ہی دینا ستر سے کم نہ زیادہ، ہم نے خرید لیا اور اسے لے کر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آئے امام جعفر صادق علیہ السلام ان کے پاس بیٹھے تھے ہم نے امام محمد باقر علیہ السلام سے مکمل حال بیان کیا۔ حضرت نے خدا کی حمد و ثناء کے بعد کینز سے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے انہوں نے کہا حمیدہ، فرمایا تم حمیدہ ہو دنیا میں اور محمودہ ہو آخرت میں، مجھے بتاؤ تم باکرہ ہو یا تم سٹیپ انہوں نے کہا باکرہ فرمایا، یہ کیسے تمہا سوں کے ہاتھ جو عورت آجاتی ہے وہ اسے باکرہ نہیں رہنے دیتے۔ انہوں نے کہا۔ یہ شخص میرے پاس آیا اور اس طرح بیٹھا جیسے عورت سے جماع کرنے مرد بیٹھتا ہے۔ پس خدا نے اس پر ایک مرد بزرگ کو مسلط کیا۔ جس نے اس کو ملانچے مارے وہ اٹھ کھڑا ہوا کئی بار اس نے یہ ناپاک ارادہ کیا۔ ہر بار وہ بزرگ مانع آئے آپ نے فرمایا اے ابو جعفر اس کو لو، اس کے بطن سے اہل زمین کا بہترین شخص موسیٰ نامی پیدا ہوگا۔

۲۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سَابِقِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : حُمْبَةُ مَصْقَاةٍ مِنَ الْأَدْنَسِ كَسَبَتْكَ الذَّهَبَ ، مَا ذَالَتِ الْأَمْلاكُ تَحْرِسُهَا حَتَّى آذَيْتَ إِلَيَّ كَرَامَةً مِنَ اللَّهِ لِي وَالْحُجَّةِ مِنْ بَعْدِي .

۲۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حمیدہ پاک وصات ہیں تمام ادناس سے جیسے تپایا ہوا سونا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ خدا نے ان کی محافظت کی یہاں تک کہ خدا کی طرف سے وہ گرامی ذات مجھے ملی جو میرے بعد خدا کی محبت ہوگا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي جَمْعٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الزَّيَّلِيِّ قَالَ : لَمَّا أَقْدَمَ يَا بِي الْحَسَنُ مُوسَى عليه السلام عَلَى الْمَهْدِيِّ الْقُدَمَةَ الْأُولَى نَزَلَ رَبُّهُ فَكُنْتُ أَحَدَهُ ، فَرَأَيْتُ مَعْمُومًا فَقَالَ لِي : يَا أَبَا خَالِدٍ مَا لِي أَرَاكَ مَعْمُومًا ؟ فَقُلْتُ : وَكَيْفَ لَا أَعْتَمُ وَأَنْتَ تُحْمَلُ إِلَى هَذِهِ الطَّاعَةِ وَلَا أَدْرِي مَا يُحْدِثُ فِيكَ ، فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيَّ بَأْسٌ إِذَا كَانَ شَهْرٌ كَذَا وَكَذَا وَيَوْمٌ كَذَا فَوَافِي فِي أَوَّلِ الْمَبْلِ ، فَمَا كَانَ لِي هَمٌّ إِلَّا إِحْضَاءُ الشُّهُورِ

وَالْأَيَّامِ حَتَّى كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ ، قَوَّيْتُ الْعَمَلَ فَمَا زِلْتُ عِنْدَهُ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ وَوَسَّوَسَ الشَّيْطَانُ فِي صَدْرِي وَتَحَوَّ قُتُّ أَنْ أَشْكُ فِيمَا قَالَ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى سَوَادٍ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ نَاحِيَةِ الْعِرَاقِ ، فَاسْتَقْبَلْتُهُمْ فَإِذَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام أَمَامَ الْقَطَارِ عَلَى بَغْلَةٍ ، فَقَالَ : إِنَّهُ يَا أَبَا خَالِدٍ ، قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ، فَقَالَ : لَا تَشْكَنْ ، وَدَّ الشَّيْطَانُ أَنَّكَ شَكَّكَتَ ، فَقُلْتُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَصَكَ مِنْهُمْ فَقَالَ : إِنَّ لِي إِلَيْهِمْ عَوْدَةً لَا أَنْخَلِصُ مِنْهُمْ .

۳۔ ابو خالد زبالی سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو پہلی بار مہدی کے پاس مدینہ لے جایا جا رہا تھا تو حضرت کا نزول منزل زبالہ پر ہوا میں غناک حالت میں حضرت سے بات چیت کر رہا تھا آپ نے فرمایا اے ابو خالد غم نہ کیوں ہو۔ میں نے کہا کیسے رنجیدہ نہ ہوں، آپ ایک سرکش انسان کے پاس جا رہے ہیں خدا جانے کیا حادثہ وہاں پیش آئے فرمایا اس بار میرے لئے کوئی خوف نہیں فلاں مہینے فلاں دن تم مجھے پہلے میل پر ملنا۔ میں برابر بیت المقدس اس دور سے گنتا رہا۔ جب وہ دن آیا تو میں اس میل پر پہنچا، میں انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا۔ جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا اس کے متعلق دل میں شک پیدا ہوا ناگاہ ایک سیاہی عراق کی طرف سے نمودار ہوئی میں آگے بڑھا تو میں امام علیہ السلام کو سب سے آگے خیمہ پر سوار دیکھا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے ابو خالد میں نے کہا۔ لبیک یا بن رسول اللہ، فرمایا شک نہ کرو شیطان تمہارے شک کو دوست رکھتا ہے۔ میں نے کہا خدا کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو ان ظالموں سے رہائی دلائی۔ فرمایا ابھی مجھے پھر ایک بار ان کے پھندے میں پھنسا ہے اور پھر رہائی نصیب نہ ہوگا۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ وَهْرَانَ وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمْعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْعَرِيشِ فَقَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ ، أَتَيْتُكَ مِنْ بَلَدٍ بَعِيدٍ وَسَفَرٍ شاقٍّ وَسَأَلْتُ رَبِّي مُنْذَرًا مِّنْ سَنَةٍ أَنْ يُرْسِدَنِي إِلَى خَيْرِ الْأَدْيَانِ وَإِلَى خَيْرِ الْعِبَادِ وَأَعْلَمِهِمْ وَأَتَانِي آتٍ فِي النَّوْمِ فَوَصَّفَ لِي رَجُلًا بِعِلْيَاءٍ مَّشْقٍ ، فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَكَلَّمْتُهُ ، فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ أَهْلَ دِينِي وَعِيرِي أَعْلَمُ مِنِّي ، فَقُلْتُ : أُرْسِدْنِي إِلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ فَإِنِّي لَا أَسْتَظِيْمُ السَّفَرَ وَلَا تَبْعُدُ عَلَيَّ الشَّقَّةَ وَلَقَدْ قَرَأْتُ الْأَنْجِيلَ كُلَّهُا وَمَزَامِيرَ دَاوُدَ وَقَرَأْتُ أَزْبَعَةَ أَنْفَارٍ مِنَ التَّوْرَةِ وَقَرَأْتُ ظَاهِرَ الْقُرْآنِ حَتَّى اسْتَوْعَبْتُهُ كُلَّهُ ، فَقَالَ لِي الْعَالِمُ : إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ النَّصْرَانِيَّةِ فَأَنَا أَعْلَمُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ الْيَهُودِ فَبَاطِلِيُّ بْنُ شَرْحِبِيلٍ الشَّامِرِيُّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَا الْيَوْمَ ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ عِلْمَ الْإِسْلَامِ وَعِلْمَ التَّوْرَةِ وَ

تَحَرُّوا وَتُكْفَرُوا وَقَدِيمًا مَا فَعَلْتُمْ . قَالَ لَهُ النَّصْرَانِيُّ : إِنِّي لَأَشْتَرُكَ مَا عَلِمْتُ وَلَا كَذِبُكَ
وَأَنْتَ تَعْلَمُ مَا أَقُولُ فِي صِدْقِي مَا أَقُولُ وَكَذِبِي . وَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَقَسَمَ عَلَيْكَ مِنْ
بِعْمِهِ مَا لَا يَخْطُرُهُ الْخَاطِرُونَ وَلَا يَسْتُرُهُ السَّائِرُونَ وَلَا يَكْذِبُ فِيهِ مَنْ كَذَّبَ ، فَقُولِي لَكَ فِي ذَلِكَ
الْحَقُّ كَمَا دَكَّرْتُ . فَهُوَ كَمَا دَكَّرْتُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : أَعْجَلَكَ أَيْضًا خَيْرُ الْأَيَعُرِ فَهُوَ إِلَّا
قَلِيلٌ مِمَّنْ قَرَأَ الْكِتَابَ : أَخْبِرْنِي مَا أَسْأَلُ مَرْيَمَ وَأَيُّ يَوْمٍ نَفِخَتْ فِيهِ مَرْيَمَ وَلكُمْ مِنْ سَاعَةٍ
مِنَ النَّهَارِ . وَأَيُّ يَوْمٍ وَصَعَتْ مَرْيَمَ فِيهِ عِيسَى عليه السلام وَلِكُمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ ؟ فَقَالَ النَّصْرَانِيُّ :
لَا أَدْرِي ، فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : أَمَّا أُمُّ مَرْيَمَ فَاسْمُهَا مَرْثَاوَهِي وَهَيْبَةُ بِالْعَرَبِيَّةِ وَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي
حَمَلَتْ فِيهِ مَرْيَمَ فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لِلزَّوَالِ وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي هَبَطَ فِيهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ وَلَيْسَ لِلْمُسْلِمِينَ
عَبْدٌ كَانَ أَوْلَى مِنْهُ . عَظَّمَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعَظَّمَهُ عليه السلام ، فَأَمَرَ أَنْ يَجْعَلَ عِيدًا فَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ
وَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي وَلَدَتْ فِيهِ مَرْيَمَ فَهُوَ يَوْمُ النَّهَارِ . لَا رُبَّعَ سَاعَاتٍ وَنِصْفٍ مِنَ النَّهَارِ ، وَالنَّهَارُ الَّذِي
وَلَدَتْ عَلَيْهِ مَرْيَمَ عِيسَى عليه السلام هَلْ تَعْرِفُهُ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : هُوَ الْغُرَاتُ وَعَلَيْهِ شَجَرُ النَّخْلِ وَالكَرْمُ
وَلَيْسَ بِسَاوِي بِالْفَرَاتِ شَيْءٌ لِّلْكَرْمِ وَالنَّخِيلِ ، فَأَمَّا الْيَوْمُ الَّذِي حَبَّثَ فِيهِ لِسَانَهَا وَنَادَى قَيْدُوسُ
وَلَدَهُ وَأَشْيَاعُهُ فَأَعَانُوهُ وَأَخْرَجُوا آلَ عِمْرَانَ لِيَنْظُرُوا إِلَى مَرْيَمَ ، فَقَالُوا لَهَا مَا قَسَّ اللَّهُ عَلَيْكَ فِي
كِتَابِهِ وَعَلَيْنَا فِي كِتَابِهِ . فَقِيلَ فِيهِ نَبَأُهَا ، قَالَ : نَعَمْ وَقَرَأَتْهُ الْيَوْمَ الْأَخْدَتْ . قَالَ : إِذَنْ لَا تَقُومُ مِنْ مَجْلِسِكَ حَتَّى
يَهْدِيكَ اللَّهُ . قَالَ النَّصْرَانِيُّ : مَا كَانَ اسْمُ أُمِّي بِالسَّرْيَانِيَّةِ وَبِالْعَرَبِيَّةِ ؟ فَقَالَ : كَانَ اسْمُ أُمِّكَ
بِالسَّرْيَانِيَّةِ عَنقَالِيَّةً ، وَعَنقُورَةُ كَانَ اسْمُ جَدِّكَ لَا بِيكَ وَأَمَّا اسْمُ أُمِّكَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَهُوَ مَيْمَةَ وَأَمَّا اسْمُ
أَبِيكَ فَعَبْدُ الْمَسِيحِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَيْسَ لِلْمَسِيحِ عَبْدٌ ، قَالَ : صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ ، فَمَا كَانَ
اسْمُ جَدِّي ؟ قَالَ : كَانَ اسْمُ جَدِّكَ جَبْرَائِيلَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمَّيْتُهُ فِي مَجْلِسِي هَذَا قَالَ : أَمَّا
إِنَّهُ كَانَ مُسْلِمًا ؟ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : نَعَمْ وَقَتْلَ شَهِيدًا ، دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَجْنَادُ فَقَتَلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ
غَيْلَةً وَالْأَجْنَادُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، قَالَ : فَمَا كَانَ اسْمِي قَبْلَ كُنْيَتِي ؟ قَالَ : كَانَ اسْمُكَ عَبْدُ الصَّلِيبِ
قَالَ : فَمَا تَسْمِيْنِي ؟ قَالَ : اسْمِيكَ عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ : فَأَيُّ أَمْسَتْ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَشَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، فَرَدًّا صَدَدًا ، لَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ النَّصَارَى وَلَيْسَ كَمَا تَصِفُهُ الْيَهُودُ وَلَا جَنَسٌ
مِنْ أَجْناسِ الشُّرَكِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ فَأَبَانَ بِهِ لِأَهْلِهِ وَعَمِي الْمُبْطِلُونَ
وَأَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ كُلِّ فِيهِ مُشْرَكَ فَأَبْصَرَ مَنْ أَبْصَرَ وَ

اِهْتَدَىٰ مَنِ اهْتَدَىٰ وَعَمِيَ الْمُنْطَلِقُونَ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ وَايَهُ نَطَقَ بِحِكْمَتِهِ
وَأَنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَطَقُوا بِالْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ وَتَوَارَدُوا عَلَى الطَّاعَةِ لِلَّهِ وَفَارَقُوا الْبَاطِلَ وَ
أَهْلَهُ وَالرَّجْسَ وَأَهْلَهُ وَهَجَرُوا سَبِيلَ الضَّلَالَةِ وَنَصَرَهُمُ اللَّهُ بِالطَّاعَةِ لَهُ وَعَصَمَهُمُ مِنَ الْمَعْصِيَةِ ، فَهُمْ
لِلَّهِ أَوْلِيَاءُ وَلِلدِّينِ أَنْصَارُ ، يَحْكُمُونَ عَلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِهِ ، آمَنْتُ بِالصَّغِيرِ مِنْهُمْ وَالْكَبِيرِ وَمَنْ ذَكَرْتُ
مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ أَذْكَرْ وَآمَنْتُ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ قَطَعَ زُنَادَهُ وَقَطَعَ صَلْبًا كَانَ فِي
عُنُقِهِ مِنْ دَهَبٍ ، ثُمَّ قَالَ : مُرْنِي حَتَّى أَضَعُ صَدَقَتِي حَيْثُ تَأْمُرُنِي فَقَالَ : هَهُنَا أَخُوكَ كَانَ عَلَى
مِثْلِ دِينِكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِكَ مِنْ قَبْلِ بْنِ ثَمَلَةَ وَهُوَ فِي نِعْمَةٍ كِنِعْمَتِكَ فَتَوَاسَا وَتَجَاوَزَا وَلَسْتُ
أَدْعِي أَنْ أُوْرِدَ عَلَيْكُمَا حَقَّ كِلَا فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ : وَاللَّهِ أَصْلَحَكَ اللَّهُ ، إِنِّي لَغَنِيٌّ وَلَقَدْ تَرَكْتُ ثَلَاثِمِائَةَ
لَمَرُوفِي بَيْنَ فَرَسٍ وَفَرَسَةٍ وَتَرَكْتُ أَلْفَ بَعِيرٍ ، فَحَقَّقْتُ فِيهَا أَوْفَرُ مِنْ حَقْبِي ، فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ مَوْلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْتَ فِي حَدِّ نَسَبِكَ عَلَى عَالِكَ ، فَحَسِّنْ إِسْلَامَهُ وَتَزَوَّجْ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فِهْرِ وَأَصْدَقْهَا
أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَمْسِينَ دِينَارًا مِنْ صَدَقَةٍ عَلَيَّ بِنِ ابْنِ أَبِيطَالٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَخَذْتُهُ وَبَوَّاهُ وَأَقَامَ حَتَّى أُخْرِجَ
أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَمَاتَ بَعْدَ مَخْرَجِهِ بِثَمَانٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ نصرانی آیا اور ہم حضرت کے ساتھ
مقام عریض میں تھے۔ نصرانی نے کہا میں ایک دور دراز شہر سے بڑی مشقت اٹھانے کے بعد آیا ہوں۔ میں اپنے رب
سے تیس سال سے دعا کر رہا ہوں کہ مجھے بہترین دین اور بہترین بندہ کی طرف ہدایت کر اور جو ان میں سب سے زیادہ
عالم ہو پس ایک شخص نے خواب میں مجھے ایک شخص کو بتایا جو دمشق کے بالائی حصے میں رہتا ہے۔ میں اس کے پاس پہنچا اور
اس سے گفتگو کی۔ اس نے کہا اگرچہ میں اپنے دین (عیسائی) کا بہت بڑا عالم ہوں۔ لیکن ایک اور شخص جو مجھ سے زیادہ
عالم ہے۔ میں طلب علم میں سفر کو دشوار نہیں جانتا اور نہ مشقت کو دھیان میں لاتا ہوں میں نے پوری انجیل پڑھی
ہے۔ داؤد کی زبور پڑھی ہے اور توریت کی چاروں کتابوں کو پڑھا ہے۔ میں نے خواہر قرآن کو پورا پڑھ لیا ہے پھر اس عالم نے
مجھ سے کہا۔ اگر تم علم نصرانیت جانتا چاہتے ہو تو میں عرب و عجم میں اس کا سب سے بڑا عالم ہوں اور اگر قبایلی بن سرجیل سامری
والا علم یہود چاہتے ہو تو میں اس کا سب سے زیادہ عالم ہوں اور اگر تم علم الاسلام، علم تورات و علم زبور اور کتاب ہود
اور ہر اس چیز کا علم جو انبیاء میں سے کسی نبی پر آیا اس سے قبل نازل ہوا یا جو خبر آسمان سے آئی اور اس کو کسی نے نہ جانا
ہو یا جانا ہو اور وہ ایسی کتاب میں ہے جس میں ہر سے کا بیان ہے اور مومنین کے لئے شفا ہے اور روحانی مرث اور
بصیرت کا باعث ہے اس شخص کے لئے جو یہی کارادہ رکھتا ہو اور جسے حق سے انس ہو تو میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص

کی طرف کرتا ہوں تو اس کے پاس جا اگر اپنے پیروں سے چل سکتا ہو اگر پیروں سے نہ چل سکتا ہو تو گھٹنوں کے بل جانا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر گھسٹتا ہوا اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو چہرے کے بل جانا۔ میں نے کہا مجھے بدلنے کی قدرت بلحاظ بدن و مال حاصل ہے۔ اُس نے کہا تو فوراً جا اور شرب پہنچے، میں نے کہا۔ میں تو شرب کو قطعاً نہیں جانتا۔ اس نے کہا تو مدینہ جا جہاں عرب میں ایک بنی ہاشم مبعوث ہوئے تھے جب وہاں پہنچے تو اولاد بنی غنم بنی مالک بنی نجار کا پتہ لگا جو باب مسجد کے پاس رہتے ہیں اور نصرانیوں کا سا لباس پہنتے ہیں کیونکہ وہاں کا حاکم ان پر سختی کرتا ہے اور خلیفہ اور زیادہ سنت ہے۔

پھر بنی عمرو بن مبذول سے جو یقین زبیر میں رہتے ہیں امام موسیٰ بن جعفر کے متعلق پوچھنا کہ ان کا گھر کہاں ہے آیا وہ شہر میں موجود ہیں یا سفر میں ہیں اگر سفر میں ہوں تو وہاں جا کر ملنا کیونکہ ان کا سفر اس سے زیادہ دور نہ ہو گا جتنا تم نے کیا ہو گا۔ پھر ان کو بتانا کہ مطران علیہا نے جو غوطہ دمشق میں رہتا ہے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور بہت بہت سلام کہا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ میری اکثر خدا سے یہ دعا رہتی ہے کہ میرے اسلام کا اظہار آپ کے ہاتھوں پر ہو۔ پھر حضرت سے یہ سب واقعات بیان کرنا وہ تجھ کو عصا پر تکیہ کیے ہوئے ملیں گے پھر کہنا اے میرے سردار آپ کی اجازت ہے کہ میں برائے تعظیم سینہ پر ہاتھ رکھوں اور بیٹھ جاؤں۔

حضرت نے فرمایا بیٹھنے کی اجازت ہے۔ تکفیر یعنی سینہ پر ہاتھ رکھنے کی نہیں۔ وہ بیٹھا اور اپنی ٹوپی اتار کر کہا میں آپ پر خدا ہوں کلام کرنے کی اجازت ہے۔ فرمایا ضرور تم تو آئے ہی اس لئے ہو۔

نصرانی نے کہا کہ جس شخص نے میری رہنمائی آپ کی بارگاہ تک کی ہے آپ اس کو جو باسلام کرتے ہیں یا وہ سلام کرتے ہیں فرمایا میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کی ہدایت کرے۔ اب رہا سلام یہ اسی وقت ہو گا جب وہ ہمارے دین میں داخل ہو جائے گا۔

نصرانی نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے میں آپ سے کتاب خدا کے متعلق سوال کرتا ہوں جو محمد پر نازل ہوئی اور انھوں نے اس کو بیان کیا اور اس کی تعریف کی۔

فرمایا۔ ختم اور اس واضح اور روشن کتاب کو ہم نے مبارک رات میں نازل کیا تاکہ ہم اپنے احکام سے خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرائیں۔ اس نے کہا۔ اس کی باطنی تفسیر کیا ہے۔ فرمایا ہم سے مراد ہے محمد۔ جیسا کہ کتاب ہو دیں ہے جو ان پر نازل ہوئی تھی اس سے دو حوت م اور روح شروع دلے کم کر دیئے گئے ہیں۔

اور کتاب مبین سے مراد ہیں علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور رات سے مراد فاطمہ علیہا اور یہ جو خدا نے فرمایا ہے اس سے جدا کیا جائے گا ہر امر حکیم تو مراد ہے کہ بعض فاطمہ سے غیر کثیر کا ظہور یعنی مرو حکیم (امام حسن، مرو حکیم (امام حسین، مرو حکیم یعنی ہر زمانہ میں ایک امام تا ظہور قائم آل محمد پیدا ہوتا رہے گا۔

اس نے کہا، ان لوگوں میں سے اول و آخر کا وصف بیان کیجئے۔

فرمایا بلحاظ صفات سب ایک دوسرے کی مثل ہیں تیسرے کا (امام حسینؑ) اس گروہ کے وصف بیان کرتا ہوں جس کی نسل میں امانت ناقیامت باقی رہے لی اگر تم نے تغیر و تحریر نہ کی اور انکار نہ کیا ہو جیسا کہ تم کرتے آئے ہو تو اس کا ذکر تم اپنی اس کتاب میں پاؤ گے جو تم پر نازل ہوئی، نصرانی نے کہا میں کچھ جانتا ہوں آپ سے نہیں پھیلاؤں گا اور نہ آپ کی تکذیب کروں گا اور جو کچھ میں کہوں گا اس کے صدق و کذب کو آپ جان ہی جائیں گے کیونکہ اللہ نے اپنے فضل سے بڑا علم دیا اور آپ کو وہ نعمتیں دی ہیں جو لوگوں کے خیال میں نہیں آسکتیں اور نہ پھیلانے والے اس کو چھپا سکتے ہیں اور نہ جھٹلا سکتے ہیں بس میرا قول اس بارے میں حق ہو گا جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا اور جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا میں جلد تم کو وہ چیز بتاؤں گا جس کو کتب آسمانی کے پڑھنے والے بہت کم لوگ جانتے ہیں اچھا بتاؤ مریمؑ کی ماں کا نام کیا تھا؟ کس روز بطن مریمؑ میں عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور دن کی کس ساعت میں ایسا ہوا اور مریمؑ نے کس روز حضرت عیسیٰؑ کو جنا اور دن کی کونسی ساعت تھی۔

نصرانی نے کہا مجھے معلوم نہیں حضرت نے فرمایا میری ماں کا نام مرثا تھا جس کے معنی عربی میں بخشی ہوئی کے ہیں (قاموس میں ان کا نام حنہ لکھا ہے جسے کہتے ہیں کہ وہ نام ہوں اور نصرانیوں میں مرثا مشہور ہو) اور جس دن عیسیٰؑ کا حمل قرار پایا روز جمعہ وقت زوال تھا یہی وہ دن تھا کہ جبرئیلؑ مریمؑ کے پاس آئے تھے مسلمانوں کے لئے اس سے بڑی عید نہیں۔ اللہ نے بھی اس کو صاحب عظمت قرار دیا اور حضرت رسول خداؐ نے اس پر اس کو عید قرار دیا اور مریمؑ کی پیدائش سے شنبہ کو ہوئی چار گھنٹی دن چڑھے نیم روزیں اور کیا تم اس نہ کہو، ملتے ہو جس کے قریب مریمؑ نے عیسیٰؑ کو جنا تھا اس نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ ہنر و ندرت تھی جس کے قریب خرمہ اور انگور کے درخت تھے اور وہ دن کہ مریمؑ کی زبان بات کرنے سے بند ہوئی (یعنی ان کا یوم صمت تھا) وہی تھا کہ قیدوس (ظالم قوم یہود) نے اپنی اولاد اور اپنے پیروؤں کو پکارا اور انھوں نے اس کی مدد کی اور اولاد عمران کو ان کے گھر سے نکالا تاکہ وہ مریمؑ کے معاملہ میں غور کرے یہ انھوں نے مریمؑ کے بلے میں وہی کہا جس کی حکایت اللہ نے اپنی کتاب (قرآن) میں کی ہے (یہ تم نے کیا کیا نہ تمہارا باپ بد آدمی تھا نہ تمہاری ماں بدکارہ تھی)۔

پس تم نے اس دن کے واقعات کو سمجھ لیا۔ اس نے کہا ہاں میں نے انھیں پڑھا ہے اس دن کو نیا دن لکھا گیا ہے حضرت نے فرمایا جب میرے بیان سے تصدیق ہوگئی تو اب بغیر ہرایت پائے یہاں سے نہ اٹھنا۔

نصرانی نے کہا کہ یہ بھی بتائیے کہ میرے ماں کا نام سریانی اور عربی زبان میں کیا تھا۔ فرمایا سریانی میں عنقا لیہ تھا اور تیری وادی کا نام عنقور تھا اور تیری ماں کا نام (را) میں میت ہے اور تیرے باپ کا نام عبدالمسیح ہے عربی میں عبد اللہ ہے کیونکہ مسیح کا کوئی بندہ نہ تھا۔ نصرانی نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور میرے ساتھ نیکی کی۔ اب یہ بتائیے کہ میرے دادا کا کیا نام تھا فرمایا جبرئیل تھا لیکن وہ عبد الرحمن تھا یہ نام ہیں۔ نے بھی تجویز کیا ہے اس نے کہا کیا وہ مسلمان تھا۔ حضرت نے فرمایا ہاں وہ شہید قتل کیا گیا اس پر ایک شکر نے حملہ کر کے شہید کر دیا اور یہ شکر اہل شام کا تھا اس نے کہا یہ بتائیے کہ کنیت سے پہلے میرا نام

کیا تھا فرمایا عبد الصلیب تھا اس نے کہا اب آپ نے میرا کیا نام رکھا۔ فرمایا عبد اللہ، اس نے کہا۔ خدائے عظیم پر ایمان لایا اور گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ وہ ایسا نہیں جیسا نصاریٰ بیان کرتے ہیں (تین میں کا تیسرا ہے) اور نہ ایسا ہے جیسا یہودی کہتے ہیں (عزیر بن عبد اللہ) اور نہ وہ اجناس مشرک میں سے کوئی جنس ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے عہد و رسول ہیں جن کو خدائے حق کے ساتھ بھیجا ہے پس جو اہل حق تھے حق ان پر ظاہر ہو گیا اور نا اہل باطل پرست بنے رہے۔ حضرت رسول خدا سرخ و سیاہ سب کی طرف بھیجے گئے ان کی رسالت تمام بنی نوع کے وریمان مشترک ہے بس جسے صاحب بعیرت بننا تھا بن گیا اور جسے ہدایت پانا تھی پالی۔ باطل پرست اندھے بنے رہے اور گمراہ ہو گئے ان کی وجہ سے جن کو وہ خدائے سوا پرکارتے تھے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کا ولی ناطق بسکوت ہے اور ان سے پہلے جو انبیاء گزر چکے انھوں نے بھی حکمت بالغہ سے کلام کیا اور اطاعت خدا کے بارے میں انھوں نے لوگوں کی مدد کی اور باطل اور اس کے ماننے والوں اور پلیدگی (گناہ) اور اس میں ملوث لوگوں کو انھوں نے بھڑکایا اور انھوں نے گمراہی کے راستہ کو ترک کیا خدائے ان کے اطاعت گزار ہونے کی وجہ سے ان کی مدد کی اور ان کی عصیت سے بچائے رکھا پس وہ ادلیائے خدا ہیں اور نامردین ہیں لوگوں کو خیر و برکت کی طرف رغبت دلاتے اور خبیث کرنے کا حکم دیتے تھے۔ میں نے کہا میں ان کے ہر چھوٹے بڑے پر ایمان لایا جن کا میں نے ذکر کیا ان پر بھی اور میں برکت بخشنے والے اور بدست درتیبہ والے رب العالمین پر ایمان لایا۔ پھر اس نے زنار توڑ ڈالا اور سونے کی صلیب کو نکال پھینکا پھر حضرت سے کہا اب آپ مجھے حکم دیں تاکہ میں اس کے مطابق نیک کر دوں فرمایا تمہارا ایک بھائی ہے جو دین میں تم ہی جیسا ہے اور وہ تمہاری قوم کا آدمی ہے قیید قیس بن ثعلبہ سے اور اس کو بھی اللہ نے تمہاری طرح نعمت اسلام دی ہے پس اس سے اظہار ہمدردی کرو اس کی ہمسایگی اختیار کرو اور تم دونوں کے نفقہ کے لئے جو اسلام میں تمہارا حق ہے میں اسے پورا کروں۔ اس نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے۔ میں مالدار ہوں محتاج اعانت نہیں، میں تین سو نجیب گھوڑے اور ایک ہزار اونٹ اپنے وطن میں بھجور آیا ہوں آپ کا حق ان پر مجھ سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہو اور تم ان وقت بحیثیت ابن السبیل ہمارے جہان ہو الغرض وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان بنا۔ بنی فہر کی ایک عورت سے اس نے تادی کی اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اوقات امیر المومنین علیہ السلام سے پچاس ہزار دینار اس کا ہراد کیا اور قدمت کے لئے نیزیں دیں رہنے کو گھروایا اور جب تک امام کو مدینہ سے نہ جایا گیا آپ کے ساتھ رہے حضرت کے جانے کے بعد وہ صرف ۲۸ روز زندہ رہا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ جَمَعَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَائِدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ تَجْرَانِ الْيَمَنِ مِنَ الرُّهْبَانِ وَمَعَهُ رَاحِيَةٌ ، فَاسْتَأْذَنَ لَهُمَا الْفَضْلُ بْنُ سَوَّادٍ ، نَالَ لَهُ : إِذَا كَانَ غَدًا فَأْتِ بِيَهُمَا عِنْدِي أَمْ خَيْرٍ ، قَالَ : فَوَاقِنَا مِنَ الْغَدِ فَوَجَدْنَا الْقَوْمَ قَدْ وَاقُوا قَهْرَ بِخَصْفَةِ بَوَارِي ، ثُمَّ جَلَسَ وَجَلَسُوا

مَخَارِبِ الْأَنْبِيَاءِ ، وَإِنَّمَا كَانَ يُقَالُ لَهَا : حَظِيرَةُ الْمَخَارِبِ حَتَّى جَاءَتِ الْقَعْرَةُ الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ نَجْدٍ وَعَبَسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَقَرَّبَ الْبَلَاءُ مِنْ أَهْلِ الشَّرِكِ وَحَلَّتِ السَّيَّمَاتُ فِي دُورِ الشَّيَاطِينِ فَهَوَّلُوا وَبَدَّلُوا وَتَقَلُّوا تِلْكَ الْأَسْمَاءَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى - الْبَطْنُ لَيْلٍ نَجْدٍ وَالظَّهْرُ مِثْلُ - : وَإِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنِّي قَدْ صَرَبْتُ إِلَيْكَ مِنْ بَلَدٍ بَعِيدٍ ، تَعَرَّضْتُ إِلَيْكَ بِخَادٍ وَعَمُومًا وَهَمُومًا وَخَوْفًا وَأَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ مُؤَيَّسًا أَلَا أَكُونُ ظَفَرْتُ بِخَاجَتِي ، فَقَالَ لِي : مَا أَرَى أُمًّا حَمَلَتْ بِكَ إِلَّا وَقَدْ حَصَرَهَا مَلَكٌ كَرِيمٌ وَ لَا أَعْلَمُ أَنَّ أَبَاكَ حِينَ أَرَادَ الْوُقُوعَ بِأُمِّكَ إِلَّا وَقَدْ اغْتَسَلَ وَجَّاهَا عَلَى طَهْرٍ وَلَا أَدْعُمُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ دَرَسَ السَّفَرِ الرَّابِعِ مِنْ سَهْرِهِ ذَلِكَ ، فَخِمْ لَهُ بِخَيْرٍ ، إِرْجِعْ مِنْ حَبْتِ حَبْتٍ ، فَانْطَلِقْ حَتَّى تَنْزِلَ مَدِينَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ الَّتِي يُقَالُ لَهَا طَيْبَةُ وَقَدْ كَانَ اسْمُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَثْرِبَ ، ثُمَّ اغْمِذْ إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَقِيعُ ، ثُمَّ سَلْ عَنْ دَارٍ يُقَالُ لَهَا دَارُ مَرْوَانَ ، فَانْزِلْهَا وَأَنْتُمْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ سَلْ [عَنِ] الشَّيْخِ الْأَسْوَدِ الَّذِي يَكُونُ عَلَى بَابِهَا يَعْمَلُ الْبَوَارِي وَهِيَ فِي يَدِهِمْ اسْمُهَا الْخَصْفُ ، فَالْطَّفُ بِالشَّيْخِ وَقُلْ لَهُ : بَعَثَنِي إِلَيْكَ نَزِيلُكَ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِي الرَّأوِيَةِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي فِيهِ الْحَشِيانُكَ الْأَرْبَعُ ، ثُمَّ سَلْهُ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْعَلَّابِيِّ وَسَلْهُ أَيْنَ نَادِيهِ وَسَلْهُ أَيَّ سَاعَةٍ يَمُرُّ فِيهَا فَلْيُرِيكُمْ أَوْ يَصِفْكُمْ لَكُمْ ، فَتَعَرَّفُوهُ بِالسَّيِّئَةِ وَصَافِعُهُ لَكُمْ ، قُلْتُ : فَإِذَا لَقَيْتُهُ فَأَصْنَعْ مَاذَا ؟ قَالَ : سَلْهُ عَمَّا كَانَ وَعَمَّا هُوَ كَائِنْ وَسَلْهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينٍ مِنْ مَضَى وَمَنْ بَقِيَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ^{عليه السلام} : قَدْ نَصَحَكَ صَاحِبُكَ الَّذِي لَقَيْتَ ، فَقَالَ الرَّاهِبُ : مَا اسْمُهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : هُوَ مُنْتَمٍ مِنْ فِرْدَوْزٍ وَهُوَ مِنْ أَتْبَاءِ الْفَرَسِ وَهُوَ مِنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَحَدَهُ لِأَشْرِيكَ لَهُ وَعَبْدَهُ بِالْإِخْلَاصِ وَالْإِيْقَانِ وَقَرَّ مِنْ قَوْمِهِ لَمَّا خَافَهُمْ ، فَوَهَبَ لَهُ رَبُّهُ حُكْمًا وَهَذَا لِسَبِيلِ الرَّشَادِ وَجَعَلَهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ وَعَرَفَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبَادِهِ الْمُخْلِصِينَ وَمَا مِنْ سَنَةٍ إِلَّا وَهُوَ يَزُورُ فِيهَا مَكَّةَ حَاجًّا وَ يَغْتَمِرُ فِي رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً وَيَجِيءُ مِنْ مَوْضِعِهِ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى مَكَّةَ ، فَضَلَّاهُ مِنَ اللَّهِ وَعَوَّنَا وَكَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ، ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّاهِبُ عَنْ مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ ، كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُهُ فِيهَا وَسَأَلَ الرَّاهِبَ عَنْ أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الرَّاهِبِ فِيهَا شَيْءٌ ، فَأَخْبَرَهُ بِهَا ، ثُمَّ إِنَّ الرَّاهِبَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ ثَمَانِيَةِ أَحْرَفٍ نَزَلَتْ فَتَبَيَّنَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ وَبَقِيَ فِي الْهَوَاءِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ عَلَى مَنْ نَزَلَتْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةُ الَّتِي فِي الْهَوَاءِ وَمَنْ يَفْسِرُهَا ؟ قَالَ : ذَاكَ قَائِمُنَا ، يُنْزِلُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيَفْسِرُهُ وَيُنْزِلُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُنْزِلْ عَلَى الصِّدِّيقِينَ وَالرُّسُلِ

وَالْمُهْتَدِينَ ، ثُمَّ قَالَ الرَّاهِبُ : فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْاِثْنَيْنِ مِنْ تِلْكَ الْاَزْبَعَةِ الْاُخْرَفِ الَّتِي فِي الْاَرْضِ
 مَا هِيَ ؟ قَالَ : اُخْبِرُكَ بِالْاَزْبَعَةِ كُلِّهَا ، اَمَّا اَوَّلُهُنَّ فَلَا اِلهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ بَاقِيَا ، وَ
 الثَّانِيَةُ مَعْدَنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُخْلِصًا وَالثَّالِثَةُ نَحْنُ اَهْلُ الْبَيْتِ وَالرَّابِعَةُ شِعْبُنَا مِنَّا وَنَحْنُ مِنْ
 رَسُولِ اللهِ وَرَسُولِ اللهِ مِنْ اللهِ بِسَبَبٍ ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ : اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلهَ اِلَّا اللهُ وَاَنْ مَعْدَنُ رَسُولِ اللهِ
 ﷺ وَاَنْ مَا جَاءَهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ حَقٌّ وَ اَنْتُمْ صَفْوَةُ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ وَاَنْ شِعْبَكُمْ الْمُطَهَّرُونَ
 الْمُسْتَبَدَّلُونَ وَكُلُّهُمْ عَاقِبَةُ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَدَعَا أَبُو اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحُبَّةٍ خَرَّ وَقَمِيصٍ
 قَوْمِي وَطَبِيبَانِ وَخَفٍ وَفَلَسُوهُ ، فَأَعْطَاهُ اِيَّاهَا وَصَلَّى الظُّهْرَ وَ قَالَ لَهُ : اِخْتَنِينَ ، فَقَالَ : قَدْ
 اِخْتَنَيْتُ فِي سَاعِي .

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک راہب جو نجران میں کارہنہ والا تھا اور
 اس کے ساتھ راہبہ بھی تھی مدینہ میں آیا۔ فیض بن یسار نے ان دونوں کے لئے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اجازت چاہی حضرت
 نے فرمایا اکل ان کو تم خیر کے کنویں کے پاس لے آنا۔ راوی کہتا ہے۔ ہم وہاں پہنچے وہ لوگ بھی آگئے حضرت نے کہا ایک موٹا لباس اس عورت
 کو پہنایا جائے تاکہ یہ برہنہ بدن میرے سامنے نہ رہے، پس ہم سب بیٹھے راہبہ نے حضرت سے مختلف سوالات دریافت کئے
 آپ نے ان کے جوابات دیئے اس کے بعد چند سوال حضرت نے اس سے کئے جن کے جواب وہ نہ دے سکی اس کے بعد وہ مسلمان
 ہو گئی اس کے بعد راہب نے سوالات کئے حضرت نے ہر سوال کا جواب دیا۔ راہب نے کہا میں اپنے دین پر بڑا راسخ تھا اور
 نصاریٰ میں کوئی میرے مبلغ علم کو نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں نے سنہندوستان میں ایک شخص ہے جب وہ بیت المقدس
 کے حج کا ارادہ کرتا ہے تو ایک دن یارات میں وہاں جا کر اپنے گھر ہندوستان میں واپس آ جاتا ہے۔

میں نے (راوی) پوچھا وہ ہندوستان میں کہاں رہتا ہے اس نے کہا سندھ میں، میں نے کہا اس کے متعلق تو نے بیان
 کیا ہے اس کے پاس سرعت رفتار کے متعلق کیا چیز ہے اس نے کہا وہی علم ہے جس سے آصف وزیر سلیمان شہر صبا سے بلقیس کا
 تخت اٹھا لائے تھے اس کا ذکر آپ کی کتاب (قرآن) میں بھی ہے اور ہم ادیان والوں کی کتابوں میں بھی ہے امام موسیٰ کاظم
 نے پوچھا اللہ کے کتنے نام ایسے ہیں جن کے واسطے سے دعا رد نہیں ہوتی۔ راہب نے کہا وہ بہت سے ہیں لیکن وہ خاص جن سے
 سائل کا سوال رد ہی نہیں ہوتا وہ سات ہیں۔ حضرت نے کہا بتاؤ کیا ہیں تمہیں ان میں سے کچھ یاد ہیں اس نے کہا نہیں، قسم
 اس اللہ کی جس نے تو ریت کو موسیٰ پر نازل کیا اور عیسیٰ کو تمام عالموں کے لئے عبرت بنایا اور ارباب عقل کے شکر کے لئے ایک
 آزمائش قرار دیا اور محمد کو رحمت و برکت اور علی کو مقام عبرت و بعیرت اور ان کی نسل میں ادھیاء کو قرار دیا اور میں کچھ
 نہیں جانتا اگر جانتا ہوتا تو مجھے نہ آپ سے کلام کی ضرورت ہوتی اور نہ آپ کے پاس آنا اور نہ سوال کرنا۔ امام نے فرمایا

اچھا اب تم اس ہندی کی بات بتاؤ، راہب نے کہا میں نے سات اسما کے تعلق سنا تھا لیکن یہ نہیں کہ ان میں باطنی خوبی کیلئے اور ان کی شرح کیا ہے اور نہ یہ کہ ان کی حقیقت اور کیفیت کیلئے۔ پس میں اپنے مقام سے چلا اور سندھ پہنچا اور اس شخص کا پتہ چلایا معلوم ہوا کہ پہاڑ میں اس نے ایک عبادت خانہ بنالیا ہے اور وہ وہاں سے سال میں مرت و بار نکلتا ہے اور ہندیوں کا گمان ہے کہ بغیر تحمیر بڑی اور ہل چلنے اس کے یہاں قلا اگتا ہے میں اس کے دروازے پر پہنچا اور تین روز انتظار کرتا رہا نہ دقت آیا کیا اور نہ کوئی جستجو کی۔ جب جو تھا وہ ہوا۔ بقدرتِ خدا دروازہ کھلا کہ ایک گائے آئی اس کے لیے بے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے اس نے دروازہ دھکیلا تو وہ کھل گیا۔ میں اس کے پیچھے چل کر داخل ہوا۔

میں نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جو آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے زمین کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے اور پہاڑوں کی طرف دیکھتا ہے اور روتا ہے۔ میں نے کہا سبحان اللہ دنیا میں آپ جیسے لوگ کتنے کم ہیں اس نے کہا یہ ایک نیکی ہے اس شخص کی نیکیوں میں سے جس کو تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے پاس اسما الہیہ میں سے ایک ایسا نام ہے جس کی برکت سے آپ ایک دن رات میں بیت المقدس جاتے ہیں اور لوٹ آتے ہیں اس نے کہا تم بیت المقدس کو جانتے ہو میں نے کہا میں تو اسی بیت کو جانتا ہوں جو شام میں ہے انھوں نے کہا کوئی بیت المقدس نہیں سوائے بیتِ اہل محمد کے میں نے کہا میں نے تو آج تک نہیں سنا کیا وہ ہے بیت المقدس، انھوں نے کہا جیسے لوگ بیت المقدس کہتے ہیں وہ انبیاء کا قبیلہ یا ان کی عبادت گاہیں ہیں ان کو زمانہ سابق میں خطیۃ الماریب کہا جاتا تھا کہ بیت المقدس یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ اور محمدؐ میں کے درمیان فترت کا زمانہ آگیا۔

اور اہل شرک کی بلانازل ہوئی اور شیاطین کے گھروں میں جو چھپی باتیں تھیں وہ ظاہر ہو گئیں انھوں نے اول بدل شرم کر دی اور نئے نئے نام ایجاد کر لئے جیسا کہ خدا فرماتا ہے باطنی تفسیر اہل محمدؐ میں اور ظاہری الفاظ میں یہ رلات و غری و دہل وغیرہ ایسے نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں۔ خدا کی طرف سے تو ان کو کوئی قوت نہیں دی گئی ہے۔ میں نے کہا میں تو آپ کے پاس بڑی منزلیں ملے کر کے دروازہ شہر سے یہاں آیا ہوں بہت سی تکلیفیں اور پریشانی اس امید پر برداشت کی ہیں کہ میری حاجت برائے گی۔

انھوں نے کہا۔ میں نہیں جانتا کہ تمہاری ماں جب حاملہ ہوئی تھی تو فرشتہ آیا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ تمہارے باپ نے تمہاری ماں سے ہم بستری کے وقت عمل کیا تھا اور محالیت کھل اس کے پاس گیا۔ لیکن میرا گمان ہے کہ تیرے باپ نے اپنی بیداری والی رات کو تو ریت یا انھیل کی چوٹی کتابِ فرد پڑھی ہوگی اور اس کے احکام پر عمل کیا ہوگا اس لئے تیرا انجام بخیر ہوگا۔ اب تو جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جلاؤ محمدؐ کے مدینہ میں پہنچا جسے طیبہ کہتے ہیں اور جاہلیت میں جس کا نام شرب تھا۔

تو وہاں اس مقام پر جانا جس کو یقین کہتے ہیں وہاں سرائے مرداں کا پتہ لگانا اور تین دن اس میں ٹھہرنا پھر دریا نت

کرنا اس سیاہ فام بڑھے کو جو سرائے کے دروازے پر بڑھنے بتا ہے اس کا یہ بور یہ دباں کے شہروں میں خدیف کہلاتا ہے اس بڑھے سے ہریانی کا برتاؤ کرنا اور کہنا۔ مجھے تمہارے اس مہمان نے بھیجا ہے جو اس گھر کے اس گوشہ میں رہتا تھا جس میں چار لکڑیاں تھیں (یعنی چوکھٹ تھی کوڑنہ تھی) پھر اس سے نلاں بن نلاں (مراد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا پتہ پوچھنا اور دریافت کرنا ان کی نشست گاہ کہاں ہے جہاں وہ مسائل کا جواب دیتے ہیں اور پوچھنا کہ کس وقت آتے ہیں یا وہ خود کھائے گا یا وصف بیان کر کے تعارف کرائے گا۔ میں نے کہا۔ جب میں ان سے ملوں تو کیا کروں، پھر پوچھ لینا۔ جو کچھ ہو چکا یا جو ہونے والا ہے۔

اور سوال کرنا دین کے ان نشانات سے جو ہو چکے ہیں اور جو باقی ہیں، حضرت نے فرمایا جس سے تم ملے تھے اس نے تم کو اچھی نصیحت کی، راہب نے کہا اس کا نام کیا ہے۔ فرمایا متم ابن فیروزہ نسلا فارسی ہے ان لوگوں میں ہے جو خدائے واحدہ لاشریک پر ایمان لائے اور غلو و یقین کے ساتھ اس کی عبادت کی اور اپنی قوم کے خوف سے بھاگے۔ خداوند عالم نے انہیں روحانی حکومت عطا فرمائی اور صراطِ مستقیم کی ہدایت کی۔ اور متقیوں میں سے قرار دیا اور اس کے اور اپنے مخلص بندوں کے درمیان تعارف کرایا وہ ہر سال مکہ میں حج کرنے آتا ہے اور ہر مہینے کے شروع میں عمرہ بجا لاتا ہے۔

اور اپنی ہندوستانی رہائش گاہ سے مکہ آتا ہے یہ خدا کی طرف سے فضل و مدد ہے اور اللہ شکر کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتا ہے پھر راہب نے بہت سے سوال کئے جن کے حضرت نے جوابات دیئے۔ پھر راہب نے کہا۔ مجھے وہ آٹھ حرف بتائیے جو نازل ہوئے ان میں سے چار تو زمین پر رہے اور باقی ہوا میں اور زمین والوں اور ہوا والوں کا مصداق وہی ہو گا جو ان کی تفسیر بیان کرے۔ فرمایا وہ ہمارا قاتل ہو گا خدا اس پر وہ کلام نازل کرے گا جس کی وہ تفسیر بیان کرے گا جو چیز اس پر بطور کلام نازل ہوگی وہ نہ صدیقیوں پر نازل ہوئی ہوگی نہ رسولوں پر اور نہ ہدایت یافتہ لوگوں پر۔

راہب نے کہا ان چار باتوں میں سے دو مجھے بتا دیجئے جو زمین پر ہیں وہ کیا ہیں۔ فرمایا میں تجھے چاروں بتائے دیتا ہوں اولیٰ کلمہ لا الہ الا اللہ لاشریک لہ ہے اور اس کی ذات باقی رہنے والی ہے۔ دوسرا کلمہ محمد رسول اللہ کہنا ہے خلوص قلب سے اور تیسرے ہم اہل بیت ہیں اور چوتھے ہمارے شیعہ ہیں اور ہم رسول اللہ سے ہیں اور رسول ایک سبب کے ساتھ اللہ سے ہیں۔

راہب نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ کے ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے حق ہے اور آپ لوگ مخلوق الہی کے خلاص ہیں اور آپ کے شیعہ پاک ہیں ذات باری میں شک کرنے سے اور نااہل لوگوں نے ان کو ذلیل سمجھ رکھا ہے اور ان کے لئے انجاء بخیر ہے اور رب العالمین کے لئے حمد ہے امام علیہ السلام نے اس کے لئے ایک ریشمی جبہ منگایا اور قوس قمیض اور موزے اور ٹوپی اس کو عطا فرمایا اور اس نے ظہر کی نماز پڑھی حضرت نے اس سے فرمایا۔ تم غنہ بھی کراؤ، اس نے کہا وہ تو میری پیدائش کے ساتویں دن ہی ہو گئی تھی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : مَرَّ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بِامْرَأَةٍ بِعْنَى وَهِيَ تَبْكِي وَصَبَانًا حَوْلَهَا يَبْكُونَ ، وَقَدْ مَاتَتْ لَهَا بَقَرَةٌ ، قَدْنَا مِنْهَا ثُمَّ قَالَ لَهَا : مَا يُبْكِيكِ يَا أُمَّةُ اللَّهِ ؟ قَالَتْ : يَا عَبْدَ اللَّهِ : إِنَّ لَنَا صَبِيَانًا يَتَامَى وَكَانَتْ لِي بَقَرَةٌ ، مَعْبُوشِي وَمَعْبُوشِي صَبِيَانِي كَانَ مِنْهَا وَقَدْ مَاتَتْ وَبَقِيتُ مُقَطَّعًا بِي وَبُوَ لَدِي لَاحِلَةٌ لَنَا ، فَقَالَ : يَا أُمَّةُ اللَّهِ هَلْ لَكَ أَنْ أُخَيِّبَهَا لَكَ ، قَالَتْ : نَعَمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ ، فَتَحَنَّى وَصَلَّى وَدَعْنِي ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ هَبِيئَةً وَحَرَكَ شَفَتَيْهِ ، ثُمَّ قَامَ فَصَوَّتَ بِالْبَقَرَةِ فَخَشَهَا نَحْصَةً أَوْ صَرَبَهَا بِرِجْلِهِ ، فَاشْتَوَتْ عَلَى الْأَرْضِ قَائِمَةً ، فَلَمَّا نَظَرَتْ الْمَرْأَةُ إِلَى الْبَقَرَةِ صَاحَتْ وَقَالَتْ : عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَرَبِّ الْكُنْبَةِ ، فَخَالَطَ النَّاسُ وَصَادَ بَيْنَهُمْ وَمَعْنَى الْبَقَرَةِ .

۶۔ عبد اللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام منیٰ میں ایک عورت کی طرف سے ہو کر گزرے جو رو رہی تھی اور اس کے گرد بچے رو رہے تھے اس کی گائے مر گئی تھی حضرت اس کے پاس آئے اور فرمایا تو کیوں رو رہی ہے۔ اس نے کہا اسے بندہ خدا میرے یتیم بچے ہیں اور صرف یہی گائے میری اور ان کی معاش کا ذریعہ تھی وہ مر گئی اور اب کوئی ذریعہ میری معاش کا باقی نہ رہا۔ حضرت نے کہا تو چاہتی ہے کہ میں اسے زندہ کر دوں اس نے ہاں کہا۔ میں چاہتی ہوں حضرت ایک گوشہ میں گئے اور دو رکعت نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور گلے کو آواز دی اور ایک ٹھوکر ماری اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی جب عورت نے اپنی گلے کو دیکھا تو چیخ پڑی رب کعبہ کی قسم یہ عیسیٰ مریم ہیں لوگ وہاں جمع ہو گئے حضرت ان کے درمیان تھے پھر آپ چلے آئے۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : قُلْتُ فِي نَفْسِي : وَإِنَّهُ لَيَعْلَمُ مِنِّي يَمُوتُ الْمَرْجُلُ مِنْ شَيْعَتِي ؟ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ شَيْخُ الْمَغْصَبِ ، فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ قَدْ كَانَ رُسَيْدُ الْهَجْرِي يَعْلَمُ عِلْمَ الْمَنَآيَا وَالْبَلَايَا وَالْإِمَامُ أَوْلَى بِعِلْمِ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا إِسْحَاقُ : اصْنَعْ مَا أَنْتَ صَانِعٌ ، فَإِنَّ عُمْرَكَ قَدْ قَنِيَ وَأَنْتَ تَمُوتُ إِلَى سِتِّينَ وَإِخْوَتِكَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لَا يَلْبَثُونَ بَعْدَكَ إِلَّا بِسِرٍّ حَتَّى تَنْفَرِقَ كَلِمَتَهُمْ وَيَخُونُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَشْمَتَ بِهِمْ عَدُوُّهُمْ ، فَكَانَ هَذَا فِي نَفْسِكَ ؟ قُلْتُ : فَإِنِّي أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ بِمَا عَرَضَ فِي صَدْرِي ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِسْحَاقُ بَعْدَ هَذَا الْمَجْلِسِ إِلَّا بِسِرٍّ حَتَّى مَاتَ ، فَمَا أَتَى عَلَيْهِمْ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى قَامَ بِدَوِّ عَمَّارٍ بِأَمْوَالِ النَّاسِ فَأَفْلَسُوا

۷۔ اسحاق بن عمار نے کہا کہ میں نے سنا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک شخص کو اس کے مرنے کی خبر دی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ان کو یہ بھی علم ہے کہ ان کا شیعہ کب مرے گا حضرت غصے کی صورت میں میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے اسحاق! رشید ہجری موتوں اور بلاؤں کا علم رکھتے تھے اور امام تو ان سے بہتر ہے اے اسحاق جو تمہیں کرنا ہے کر لو تم دو برس کے اندر مر جاؤ گے اور تمہارے بھائی اور خاندان والے تمہارے مرنے سے چند روز بعد ہی علیحدہ علیحدہ ہو جائیں گے۔ بعض بعض کو خائف قرار دے گا یہاں تک کہ دشمن ان کی شہادت کریں گے۔ یہ بات تمہارے دل میں رہے میں نے کہا میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اس بات سے جو میرے دل میں آئی، کچھ مدت ہی گزری تھی کہ اسحاق مر گیا اور بنو عمار اس کی دولت کے دعوے دار بن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اہل کاروں کو اتنی رشوت دی کہ مفلس ہو گئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: جَاءَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَدْ اعْتَمَرْنَا عُمُرَةَ رَجَبٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: يَا عَمُّ إِنِّي أُرِيدُ بَعْدَازَكَ وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ أُودِعَ عَبَّيْ أَبَا الْحَسَنِ - يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَذْهَبَ مَعِيَ إِلَيْهِ، فَخَرَجْتُ مَعَهُ نَحْوَ أَخِي وَهُوَ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْحُوبَةِ وَذَلِكَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ يَقْبِلُ، فَضَرَبْتُ الْبَابَ فَأَجَابَنِي أَخِي فَقَالَ: مَنْ هَذَا وَقُلْتُ: عَلِيُّ فَقَالَ: هُوَ ذَا الْخُرْجِ وَكَانَ بَطِيءَ الْوُضُوءِ، وَقُلْتُ: الْعَجَلُ قَالَ وَأَعْجَلُ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ مُمَشَّقٌ قَدْ عَقَدَهُ فِي عُقْبِهِ حَتَّى قَعَدَ تَحْتَ عَتَمَةِ الْبَابِ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ: فَإِنْ كُنْتُ غَيْرَ ذَلِكَ فَمَا أَكْثَرَ مَا نُحْطِي قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قُلْتُ: هَذَا ابْنُ أَخِيكَ يُرِيدُ أَنْ يُودِعَكَ وَيَخْرُجَ إِلَى بَعْدَازَكَ، فَقَالَ لِي: ادْعُهُ وَدَعْوَتُهُ وَكَانَ مُتَنَحِّبًا، وَقَدْ نَالَ مِنْهُ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقَالَ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَوْصِيَنِي فَقَالَ: أَوْصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ فِي دَمِي فَقَالَ مُجِيبًا لَهُ: مَنْ أَرَادَكَ بِسُوءٍ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَجَعَلَ يَدْعُو عَلَى مَنْ يُرِيدُهُ بِسُوءٍ، ثُمَّ غَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: يَا عَمُّ أَوْصِيَنِي فَقَالَ: أَوْصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ فِي دَمِي فَقَالَ: مَنْ أَرَادَكَ بِسُوءٍ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ، ثُمَّ غَادَ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَمُّ أَوْصِيَنِي فَقَالَ: أَوْصِيكَ أَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ فِي دَمِي فَدَعَا عَلَى مَنْ أَرَادَهُ بِسُوءٍ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْهُ وَمَضَتْ مَعَهُ فَقَالَ لِي أَخِي: يَا عَلِيُّ مَكَانَكَ، فَقُمْتُ مَكَانِي فَدَخَلَ مَنْزِلُهُ ثُمَّ دَعَانِي فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ فَتَنَاوَلَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَعْطَانِيهَا وَقَالَ: قُلْ لِابْنِ أَخِيكَ، يَسْتَعِينُ بِهَا عَلَى سَفَرِهِ قَالَ عَلِيُّ: فَأَخَذْتُهَا فَأَدْرَجْتُهَا فِي خَاشِيَةِ رِدَائِي، ثُمَّ نَاوَلَنِي مِائَةَ أُخْرَى وَقَالَ: أَعْطِهِ أَيْضًا، ثُمَّ نَاوَلَنِي صُرَّةً أُخْرَى وَقَالَ: أَعْطِهِ أَيْضًا، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِذَا كُنْتَ تَخَافُ

مِنْهُ مِثْلَ الَّذِي ذَكَرْتُ ، فَلَمْ تَعِينِدْ عَلَيَّ نَفْسِكَ ؛ فَقَالَ : إِذَا وَصَلْتُهُ وَ قَطَعْتَنِي قَطَعَ اللَّهُ أَجَلَهُ .
 ثُمَّ تَنَاولَ مَخْدَةَ آدَمَ ، فِيهَا ثَلَاثَةُ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَصَجَ وَ قَالَ : أَعْطِهُ هَذِهِ أَيْضًا قَالَ : فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ
 فَأَعْطَيْتُهُ الْمِائَةَ الْأُولَى فَفَرَحَ بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَدَعَا لِعَمِيدِهِ ، ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثَّانِيَةَ وَ الثَّالِثَةَ فَفَرَحَ بِهَا
 حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيَرْجِعُ وَلَا يَخْرُجُ . ثُمَّ أَعْطَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ فَمَضَى عَلَيَّ وَجْهِهِ حَتَّى دَخَلَ
 عَلَيَّ هَارُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ وَقَالَ : مَا ظَنَنْتُ أَنَّ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَتَيْنِ حَتَّى رَأَيْتُ عَمِّي مُوسَى
 بَنِي جَعْفَرٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ ، فَأَرْسَلَ هَارُونَ إِلَيْهِ بِمِائَةِ أَلْفٍ دِرْهَمٍ فَرَمَاهُ اللَّهُ بِالذُّبْحَةِ فَمَا نَظَرَ
 مِنْهَا إِلَى دِرْهَمٍ وَ لَمْ يَمْسَسْهُ .

۸۔ علی بن جعفر کہتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل میرے پاس آئے ہم نے عمرو رجب ادا کیا اور ہم ابھی مکہ ہی میں تھے کہ محمد نے کہا
 چچا میں بغداد جانا چاہتا ہوں میری خواہش ہے کہ اپنے چچا ابو الحسن یعنی موسیٰ بن جعفر سے رخصت ہوں میری درخواست ہے
 کہ آپ بھی میرے ساتھ چلیں میں ان کے ساتھ اپنے بھائی کے مکان پر پہنچا جو وہاں میں تھا یہ مغرب سے کچھ پہلے تھا۔ میں نے دن الباب کیا میرے
 بھائی نے پوچھا کون ہے۔ میں نے کہا علی ہوں، فرمایا میں ابھی آتا ہوں، چونکہ وضو دیر میں کرتے تھے اس لئے میں نے کہا ذرا جلدی
 کیجئے۔ آپ اس طرح تشریف لائے کہ گل ارمنی سے رنگی ہوئی ازار بند گلے میں پڑا ہوا تھا آپ دروازہ کی دہلیز پر بیٹھ گئے علی ابن جعفر
 نے جھک کر سر پر بوسہ دیا اور کہا میں ایک ایسے امر کے لئے آیا ہوں کہ آپ اس کو درست کریں۔ تو اکثر ہم سے خطا ہوتی ہی ہے حضرت نے
 فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا۔ یہ آپ کے بھتیجے آپ سے رخصت ہونے آئے ہیں بغداد جا رہے ہیں۔ فرمایا ان کو بلاؤ میں نے بلایا وہ
 ایک گوشہ میں تھے۔ جب وہ آئے تو حضرت کے سر پر بوسہ دیا اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے کچھ نصیحت فرمائیے فرمایا میری
 نصیحت یہی ہے کہ مجھے قتل کرانے کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے خدا اس پر عذاب
 نازل کرے اور اس کے لئے بدعا کی، پھر حضرت کے سر پر بوسہ دے کر کہا۔ اے چچا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا۔ میرے خون کے بارے
 میں خدا سے ڈرنا۔ اس نے کہا جو آپ سے بدی کرے خدا کا اس پر عذاب ہو پھر حضرت کے سر کو بوسہ دے کر کہا اے چچا مجھے
 نصیحت کیجئے آپ نے پھر وہی فرمایا۔ جب الگ ہوئے۔ میں ان کے ساتھ چلا حضرت نے فرمایا۔ علی بھائی آپ رک جلیئے۔ میں
 رک گیا حضرت گھر کے اندر گئے اور مجھے بلا کر تنو دینار کی ایک تھیلی دے کر فرمایا۔ اپنے بھتیجے سے کہئے کہ اس رقم سے اپنے سفر
 میں مدد حاصل کرے۔

علی نے کہا میں نے یہ رقم چادر کے ایک گوشہ میں باندھ لی۔ پھر آپ نے سو دینار اور دیئے اور فرمایا یہ بھی اسے دے
 دو۔ میں نے کہا جب آپ کو اس سے خون ہے جیسا کہ آپ نے بیان کیا تو پھر آپ اس کی مدد کیوں کر رہے ہیں نہ فرمایا
 جب میں صلوٰۃ رحم کروں گا تو وہ قطع رحم کرے گا تو خدا اس کی عمر کو کم کر دے گا پھر آپ نے چڑے کا ایک تکیہ اٹھایا جس

میں کھڑے تین ہزار درہم تھے فوراً پاپہ بھی آئے دے دو۔ میں یہ سب رقم لے کر باہر نکلا اور ان میں سے پہلی رقم اس کو دی وہ بہت خوش ہوا اور حضرت کو دعائیں دینے لگا۔ پھر میں نے باقی رقمیں دیں جن سے وہ اتنا خوش ہوا کہ میں سمجھا کہ اب وہ بغداد نہ جلسے گا لیکن وہ چلا گیا اور جب ہارون کے سامنے گیا تو اس کو خلیفہ رسول اللہ کہہ کر سلام کیا اور کہا کہ میرے خیال میں روئے زمین پر دو خلیفہ تو نہیں ہونے چاہئیں۔ میں نے اپنے چچا موسیٰ بن جعفر کو دیکھا کہ لوگ خلیفہ رسول کہہ کر سلام کرتے ہیں ہارون نے ایک لاکھ درہم اس کے پاس بھیجے لیکن وہ مرض خناق میں ایسا مبتلا ہوا کہ نہ دیکھ سکا نہ چھو سکا۔

۹۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُبِضَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً فِي غَايَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَمِائَةٍ. وَغَاشَ بَعْدَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَمْسًا وَثَلَاثِينَ سَنَةً.

۹۔ ابی بصیر راوی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی عمر بوقت شہادت ۴۵ سال کی تھی ۸۳ھ۔ اور اپنے والد گرامی کی شہادت کے بعد ۳۵ سال زندہ رہے۔

ایک سو انیسواں باب

ذکر مولد امام رضا علیہ السلام

(باب ۱۱۹)

(مَوْلِدُ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ)

وُلِدَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَةَ ثَمَانٍ وَارْبَعِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عَلَيْهِ فِي صَفَرٍ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَهُوَ ابْنُ حَمْسٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقَدْ اخْتَلَفَ فِي تَارِيخِهِ إِلَّا أَنَّ هَذَا التَّارِيخَ هُوَ أَقْصَدُ مَا شَاءَ اللَّهُ. وَتُوفِيَ عَلَيْهِ بِطُوسٍ فِي قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا: سَنَابَادُ مِنْ نَوَاقِنَ عَلَى دَعْوَةٍ. وَدُفِنَ بِهَا فِي بَنِي السَّامُونِ أَخَصَّهُ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَرْوٍ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَفَارِسَ، فَلَمَّا خَرَجَ

الْمَأْمُونُ وَشَخَصَ إِلَى بَغْدَادَ أَشْخَصَهُ مَعَهُ ، فَدَوَّقَتْنِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ . وَامَّةُ امُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا :
امُّ الْبَنِينِ .

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : قَالَ
لِي أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلِيُّ : هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ قَدِيمٌ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : بَلَى قَدْ قَدَّمَ رَجُلٌ
فَانْطَلِقْ بِنَا ، فَارْكَبْ وَارْكَبْ مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَعَهُ دَقِيقٌ ،
قُلْتُ لَهُ : أَعَرَضَ عَلَيْنَا ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا سَبْعَ جَوَارٍ ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ أَبُو الْحَسَنِ : لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا ،
ثُمَّ قَالَ : أَعَرَضَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : مَا عِنْدِي إِلَّا جَارِيَةٌ مَرِيضَةٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَا عَلَيْكَ أَنْ تُعْرِضَهَا ، فَأَبَى
عَلَيْهِ فَاَنْصَرَفَ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي مِنَ الْغَدِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : كَمْ كَانَ غَايَتُكَ فِيهَا فَإِذَا قَالَ كَذَا وَكَذَا ،
فَقُلْ : قَدْ أَخَذْتُهَا ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ : مَا كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَنْصَحَهَا مِنْ كَذَا وَكَذَا ، قُلْتُ قَطْرَ أَخَذْتُهَا
فَقَالَ : هِيَ لَكَ وَلَكِنْ أَخْبِرْنِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ مَعَكَ بِالْأَمْسِ ؟ قُلْتُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
هَاشِمٍ ، قَالَ : مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ ؟ قُلْتُ : مَا عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْ هَذَا فَقَالَ : أَخْبِرْكَ عَنْ هَذِهِ الْوَصِيفَةِ
إِنِّي اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَقْصَى الْمَغْرِبِ فَلَقِيتُنِي امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَتْ : مَا هَذِهِ الْوَصِيفَةُ مَعَكَ
قُلْتُ : اشْتَرَيْتُهَا لِنَفْسِي ، فَقَالَتْ : مَا يَكُونُ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ هَذِهِ عِنْدَ مِثْلِكَ إِنَّ هَذِهِ الْجَارِيَةَ
يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ عِنْدَ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ ، فَلَا تَلْبَثْ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى تَلِدَ مِنْهُ غُلَامًا مَا يُولَدُ
بِشَرْقِ الْأَرْضِ وَلَا غَرْبِهَا مِثْلَهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمْ تَلْبَثْ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى وَلَدَتْ الرَّضَا عليه السلام .

امام رضا علیہ السلام میں پیدا ہوئے اور ۱۳ سالہ میں وفات پائی جب کہ آپ کی عمر ۵۵ سال تھی آپ کی تاریخ
وفات میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے حضرت امام علیہ السلام کی وفات طوس کے قریب سناہاد میں ہوئی جو نوقان سے قریب
ہے مامون نے آپ کو مدینہ مرو میں بلایا تھا اور مروا بصرہ اور ایران کے راستہ میں ہے۔

جب مامون مرو سے بغداد چلا۔ تو حضرت کو اپنے ساتھ لیا جب آپ قریب سناہاد میں پہنچے تو رحلت فرمائی۔ آپ کی والدہ
ماجدہ کا نام ام البنین تھا۔

اس راوی کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ مغرب کا کوئی (برودہ فروش آیا
ہے۔ میں نے کہا نہیں، فرمایا آیا ہے۔ میرے ساتھ اس کے پاس چلو، پس حضرت اور میں سواری پر چلے ہم ایک ایسے شخص کے
پاس پہنچے جو اہل مدینہ میں سے تھا اور ایک اور شخص اس کے ساتھ تھا۔

میں نے کہا جو کنیزیں تمہارے پاس ہیں ہمیں دکھاؤ اس نے سات کنیزیں دکھائیں حضرت نے فرمایا۔ ان

میں سے کسی کی ہمیں ضرورت نہیں، اور دکھاؤ۔ اس نے کہا۔ ان کے علاوہ ایک بیمار کنیز ہے۔ اس سے کہا اسے کیوں نہیں دکھاتے۔ اس نے انکار کیا اور روگردانی کی، حضرت نے مجھے دوسرے روز پھر بھیجا اور فرمایا۔ اس سے کہا یہ تو بتا اس کی قیمت کیا ہے وہ قیمت بتائے گا۔ تم کہنا ہم نے حشر دی۔ میں اس کے پاس گیا۔ اس نے قیمت بتا کر کہا۔ میں اس سے کم میں نہ دوں گا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں نے لی۔ اس نے کہا یہ تمہاری ہو گئی۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ جو شخص کل تمہارے ساتھ آئے تھے وہ کون تھے۔ میں نے کہا بنی ہاشم میں سے ہیں۔ اس نے کہا بنی ہاشم کی کس شاخ سے، میں نے کہا میں اس سے زیادہ نہیں جانتا اس نے کہا میں اس کنیز کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ میں نے اس کو مغرب اقصیٰ سے خریدا ہے۔ ایک عورت اہل کتاب سے مجھے ملی۔ اس نے کہا تیرے ساتھ یہ کنیز کیسی ہے۔ میں نے کہا میں نے اس کو اپنے لئے خریدا ہے اس نے کہا تو اس کے رکھے کا اہل نہیں یہ دنیا کے بہترین انسان کے لئے ہے اس سے ایسا لڑکا پیدا ہوگا جس کا مثل نہ مشرق ہوگا نہ مغرب میں، غرض میں نے آیا۔ تھوڑی مدت گزری تھی کہ ان کے بطن سے امام رضا علیہ السلام پیدا ہوئے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو دَاكِرُهُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: لَمَّا مَضَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَتَكَلَّمَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ خِفْنَا عَائِدِينَ ذَلِكَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ قَدْ أَظْهَرْتَ أَمْرًا عَظِيمًا وَ إِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ هَذِهِ الطَّاعِنَةَ، قَالَ: فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَيَجْهَدَ جُهْدُهُ، فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيَّ

۲۔ صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے انتقال کیا تو امام رضا علیہ السلام نے اپنی امامت کا تذکرہ کیا۔ حضرت سے کہا گیا کہ آپ نے ایک ایسے امرِ عظیم کو ظاہر کیا ہے جس کی بنا پر ہم اس سرکش دہارون سے ڈرتے ہیں۔ فرمایا۔ وہ کتنی ہی کوشش کرے میرے اوپر قابو نہ پاسکے گا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ أَجْبَدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَيْتٍ دَاخِلٍ فِي جَوْفِ بَيْتٍ لَيْلًا، فَرَفَعَ يَدَهُ، فَكَانَتْ كَأَنَّ فِي الْبَيْتِ عَشْرَةَ مَصَابِيحَ وَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَخَلَّى يَدَهُ، ثُمَّ أَدِنَ لَهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے گھر کے اندر جو دوسرا گھر تھا اس میں تشریف فرما تھے۔ رات کی تاریکی تھی آپ نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو ایسی روشنی ہو گئی گویا دس چراغ جل رہے ہیں ایک شخص نے اذن باریاں چاہا۔ تب آپ نے چراغ روشن کیا اور اس کو اجازت دی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ جُمُحُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ

الغیرائی قال : كَانَ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي ذَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ - يُقَالُ لَهُ طَيْسٌ - عَلَيَّ حَقٌّ ، فَتَقَاضَانِي وَأَلَحَّ عَلَيَّ وَأَعَانَهُ النَّاسُ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ صَلَّيْتُ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ ، ثُمَّ تَوَجَّهْتُ نَحْوَ الرِّضَا عليه السلام وَهُوَ يُؤَمِّدُ بِالْعَرِيضِ ، فَلَمَّا قُرْبْتُ مِنْ بَابِهِ إِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَى حِمَارٍ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَرِدَاؤُ ، فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَيْهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ ، فَلَمَّا لَحِقَنِي وَقَفَ وَنَظَرَ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ - وَكَانَ شَهْرُ رَمَضَانَ - فَقُلْتُ : جَمَلَنِي اللَّهُ فِذَاكَ إِنَّ لِمَوْلَاكَ طَيْسٍ عَلَيَّ حَقًّا وَقَدْ وَاللَّهِ شَهْرَنِي وَأَنَا أَظُنُّ فِي نَفْسِي أَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِالكَفِّ عَنِّي وَاللَّهُ مَا قُلْتُ لَهُ كَمْ لَهُ عَلَيَّ وَلَا سَمَّيْتُ لَهُ شَيْئًا ، فَأَمَرَنِي بِالْجُلُوسِ إِلَى رُجُوعِهِ ، فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَأَنَا صَائِمٌ ، فَضَاقَ صَدْرِي وَأَزْدْتُ أَنْ أَنْصَرِفَ فَإِذَا هُوَ قَدْ طَلَعَ عَلَيَّ وَحَوْلَهُ النَّاسُ وَقَدْ قَعَدَ لَهُ السُّؤَالُ وَهُوَ يَنْصَدِّقُ عَلَيْهِمْ ، فَمَضَى وَدَخَلَ بَيْتَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ وَدَعَانِي فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَدَخَلْتُ مَعَهُ ، فَجَلَسَ وَجَلَسْتُ ، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ وَكَانَ كَثِيرًا مَا أُحَدِّثُهُ عَنْهُ ، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ : لَا أَظُنُّكَ أَفْطَرْتَ بَعْدُ ، فَقُلْتُ : لَا ، فَدَعَا لِي بِطَعَامٍ ، فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيَّ وَأَمَرَ الْغُلَامَ أَنْ يَأْكُلَ مَعِيَ فَأَصْنَتْ وَالْغُلَامُ مِنَ الطَّعَامِ ، فَلَمَّا فَرَغْنَا قَالَ لِي : ارْزُقِ الْوَسَادَةَ وَحُذْمًا تَحْتَهَا قَرَفَتُهَا وَإِذَا دَنَانِيرٌ فَأَخَذْتُهَا وَوَضَعْتُهَا فِي كُمِّي وَأَمَرَ أَرْبَعَةً مِنْ عَبِيدِهِ أَنْ يَكُونُوا مَعِيَ حَتَّى يُبَلِّغُونِي مَنْزِلِي ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِذَاكَ إِنَّ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمَسِيْبِ يَدُورُ وَأَكْرَهُ أَنْ يُلْقَانِي وَمَعِيَ عَبِيدُكَ ، فَقَالَ لِي : أَصَبْتَ أَصَابَ اللَّهِ بِكَ الرَّ شَادَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا إِذَا رَدَدْتَهُمْ فَلَمَّا قُرْبْتُ مِنْ مَنْزِلِي وَآنَسْتُ رَدَدْتَهُمْ فَصِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَدَعَوْتُ بِالسِّرَاجِ وَنَظَرْتُ إِلَى الدَّنَانِيرِ إِذَا هِيَ ثَمَانِيَّةٌ وَأَرْبَعُونَ دِينَارًا وَكَانَ حَقُّ الرَّ جُلِّ عَلَيَّ ثَمَانِيَّةً وَعِشْرِينَ دِينَارًا وَكَانَ فِيهَا دِينَارٌ يَلُوحُ فَأَعْجَبَنِي حُسْنُهُ فَأَخَذْتُهُ وَقَرَّبْتُهُ مِنَ السِّرَاجِ فَإِذَا عَلَيْهِ نَقْشٌ وَاضِحٌ : حَقُّ الرَّ جُلِّ ثَمَانِيَّةً وَعِشْرُونَ دِينَارًا وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ ؛ وَلَا وَاللَّهِ مَا عَزَّ فُتْمَالَهُ عَلَيَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الَّذِي أَعَزَّ وَلِيَّتَهُ ،

۴- راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ کے غلام البورافع کی اولاد میں سے ایک شخص تھا طیس نامے اس کا میرے اوپر قرض تھا اس نے تقاضہ کیا اور مجھ پر سختی کی۔ بہت سے لوگ اس کے طرفدار ہو کر مجھے ملامت کرنے لگے۔ جب میں نے یہ صورت دیکھی تو نماز صبح مسجد رسول میں پڑھ کر امام رضا علیہ السلام سے ملنے چلا۔ حضرت اس روز عریض تشریف لے گئے تھے جب میں دروازہ کے نزدیک پہنچا تو میں نے دیکھا۔ حضرت ایک گدھے پر تشریف لارہے ہیں جسم پر ایک قمیض ہے اور ردا۔ جب میں نے حضرت کو دیکھا تو عرض حال کرتے مشرم آئی، حضرت میرے قریب آکر کھڑے ہوئے۔ میں نے سلام کیا۔ رمضان

کا ہمیشہ تھا۔ میں نے کہا آپ کے غلام طیس کا میرے اوپر قرضہ ہے اس نے مجھے رسوا کیا ہے۔ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ اسے روکیں گے۔ میں نے بتایا کہ قرضہ کتنا ہے اور کچھ نہ کہا۔ مجھے حکم دیا کہ ان کے آنے تک یہاں بیٹھا رہوں میں انتظار میں مغرب کے وقت تک بیٹھا رہا۔ حالانکہ میں روزے سے تھا۔ میرا سینہ تنگ ہو رہا تھا ارادہ تھا کہ اٹھ کر چل دوں ناگاہ حضرت کو آتا دیکھا اور آپ کے گرد کچھ لوگ تھے۔

اور وہ لوگ حضرت سے سوال کر رہے تھے اور آپ مدقات دے رہے تھے جب وہ چلے گئے تو حضرت گھر میں گئے اور سہرہ برآمد ہوئے۔ مجھے بلایا۔ میں آپ کے ساتھ اندر گیا۔ میں بھی بیٹھا اور حضرت بھی بیٹھے۔ میں حاکم مدینہ ابن مسیب کے متعلق بات چیت کرنے لگا۔ میں اکثر اس کے متعلق گفتگو کیا کرتا تھا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو حضرت نے فرمایا میرا گمان ہے کہ تم نے افطار نہیں کیا۔ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے کھانا منگایا اور جب میرے سامنے رکھا تو ایک غلام کو حکم دیا میرے ساتھ کھانے کا، جب ہم دونوں کھا چکے تو فرمایا اس تکیہ کو اٹھاؤ اور جو اس کے نیچے ہے اسے لے لو میں نے اٹھایا تو اس کے نیچے دینار تھے میں نے اسے اٹھا کر اپنی آستینوں میں رکھ لئے۔ حضرت نے چار غلاموں کو حکم دیا کہ میرے گھر تک مجھے پہنچا دیں۔ میں نے کہا ابن مسیب کے غلام گھومتے پھرتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ آپ کے غلام میرے ساتھ دیکھ کر وہ پوچھ کچھ کریں۔ فرمایا تمہاری رائے مناسب ہے اللہ تمہاری مدد کرے اور غلاموں سے کہا۔ جہاں سے یہ تمہیں لوٹانا چاہیں پلٹ آنا۔ جب میں اپنے گھر کے قریب پہنچا اور اطمینان ہو گیا تو ان کو لوٹا دیا۔ میں نے گھر میں جا کر چراغ منگایا اور دینار گنے تو ۴۸ تھے میرے اوپر قرضہ ۲۸ دینار تھا اس میں ایک دینار زیادہ چمکدار تھا مجھے اس کی خوشنمائی پر تعجب ہوا چراغ کے قریب دیکھا تو اس پر واضح حروف میں لکھا تھا ۲۸ دینار قرضہ کے لئے ہیں۔ باقی تمہارے لئے۔ حالانکہ خدا کی قسم میں نے نہیں بتایا تھا کہ مجھ پر کتنا قرضہ ہے رب العالمین خدا کا شکر ہے کہ اس نے اپنے ولی کو یہ عزت بخشی۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي السَّنَةِ الَّتِي حَجَّ فِيهَا هَارُونُ يُرِيدُ الْحَجَّ فَأَتَتْهُ إِلَى جَبَلٍ - عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ - يُقَالُ لَهُ فَارِغٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ: يَا نَبِيَّ فَارِغٌ وَهَادِمَةٌ يَفْطَعُ إِزْبَاءَ إِرْبَاءٍ، فَلَمْ تَذَرِ مَعْنَى ذَلِكَ فَلَمَّا وَاسَى وَافِي هَارُونُ وَنَزَلَ بِذَلِكَ الْمَوْضِعِ صَعِدَ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى ذَلِكَ الْجَبَلَ وَأَمَرَ أَنْ يُبْنَى لَهُ ثُمَّ مَجَلَسَ فَلَمَّا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ صَعِدَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْعِرَاقِ قُطِعَ إِزْبَاءُ إِرْبَاءٍ.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام اسی سال حج کو تشریف لے گئے جس سال ہارون حج کو گیا تھا جب کوہ نارع کے پاس پہنچے جو مکہ جاتے ہوئے بائیں طرف پڑتا ہے تو آپ نے فرمایا۔ اس پر عمارت بنانے والے اور اس کو

منہدم کرنے والے کا ایک ایک عضو کو جدا کر دیا جائے گا۔

ہم نے اس کے معنی نہ سمجھے حضرت کے وہاں سے جانے کے بعد ہارون آیا اور اسی جگہ اترا۔ اس کا وزیر جعفر بن یحییٰ پرکی اس پہاڑ پر چڑھا اور حکم دیا کہ یہاں اس کے لئے یہاں ایک مکان بنائیں تاکہ اس میں آکر ٹھہرے۔ جب مکہ سے واپس ہوا تو پھر چڑھا اور اس کے گرانے کا حکم دیا۔ جب عراق واپس پہنچا تو دیکھا کہ ہارون اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ بْنِ النَّاسِمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى قَالَ: أَلْحِثْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَيْءٍ أَطْلَبُهُ مِنْهُ، فَكُنَّ يَمْدُنِي، فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ لِيَسْتَقْبِلَ وَالِيَّ الْمَدِينَةِ وَكُنْتُ مَعَهُ فَجَاءَهُ إِلَى قَرْبِ قَصْرِ فُلَانٍ، فَزَلَّ تَحْتَ شَجَرَاتٍ وَنَزَلْتُ مَعَهُ أَنَا وَلَيْسَ مَعَنَا ثَلَاثٌ، فَقُلْتُ: جَعَلْتُ قَدْ ذَاكَ هَذَا الْعَبْدُ قَدْ أَطْلَعْنَا وَلَا وَاللَّهِ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا قَمَا سِوَاهُ فَحَكَ بِسَوْطِهِ الْأَرْضَ حَكًّا شَدِيدًا، ثُمَّ صَرَبَ بِيَدِهِ فَتَنَاولَ مِنْهُ سَبِيكَةً ذَهَبٍ، ثُمَّ قَالَ: انْتَفِعْ بِهَا وَانْتَفِعْ مَا رَأَيْتَ.

۶۔ ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا۔ میں امام رضا علیہ السلام پر کچھ مانگنے میں زور دے رہا تھا۔ وہ دودھ فرما چکے تھے ایک دن حضرت حاکم مدینہ کے استقبال کو نیکے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ فلاں قصر کے سامنے پہنچ کر چند درختوں کے سائے میں بیٹھ گئے۔ میں بھی بیٹھ گیا میرے اور حضرت کے سوا اور کوئی رہا نہ تھا۔ میں نے کہا آج عید کا دن ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں، حضرت نے اپنا کوڑا زور سے زمین پر رگڑا پھر اپنا ہاتھ مارا اور سونے کی ایک اینٹ اٹھا کر کہا۔ لو اس سے کام چلاؤ۔ ہم سے جو دیکھا ہے اس سے کسی دوسرے کو خبردار نہ کرنا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَاسِرِ الْخَادِمِ وَالزَّيَّانِ بْنِ الْقَلْبِ جَمْعًا قَالَ: لَمَّا انْقَضَى أَمْرُ الْمَخْلُوعِ وَاسْتَوَى الْأَمْرُ لِلْمَأْمُونِ كَتَبَ إِلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسُقْمِهِ إِلَى خُرَاسَانَ، فَأَعْلَلَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِلَّةٍ، فَلَمْ يَزَلِ الْمَأْمُونُ يَكْتُمُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى عَلِمَ أَنَّهُ لَا مَحِيصَ لَهُ وَأَنَّهُ لَا يَكْفُ عَنْهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِ وَلَا بِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَبْعَ سِنِينَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ: لَا تَأْخُذْ عَلَى طَرِيقِ الْجَبَلِ وَفَمٍّ، وَخُذْ عَلَى طَرِيقِ الْبَصْرَةِ وَالْأَهْوَاذِ وَفَارِسٍ حَتَّى وَافِيَ مَرَوْ، فَعَرَسَ عَلَيْهِ الْمَأْمُونُ أَنَّ يَتَقَلَّدَ الْأَمْرَ وَالْخِلَافَةَ، فَأَبَى أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالَ قَوْلًا لِيَا لِي الْعَبْدُ؟ فَقَالَ: عَلَى شُرُوطِ أَثَلَاكُنَا قَالَ الْمَأْمُونُ لَهُ: سَلْ مَا شِئْتَ، فَكَتَبَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي دَاخِلٌ فِي وِلَايَةِ الْعَبْدِ، عَلَى أَنْ لَا أَمَرَ وَلَا أُنْهَى وَلَا أَقْضِي وَلَا أُولِي وَلَا أَعَزِّلُ وَلَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِمَّا هُوَ قَائِمٌ وَتُعْفِيَنِي مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ؟ فَأَجَابَهُ الْمَأْمُونُ إِلَى ذَلِكَ كُلِّهِ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي يَاسِرٌ قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ الْعَبْدُ بَعَثَ الْمَأْمُونُ

إِلَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْأَلُهُ أَنْ يَرْكَبَ وَيَخْصُرَ الْعَبْدَ وَيَصَاحِي وَيَخْطُبَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ عَلِمْتَ مَا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مِنَ الشَّرْوَطِ فِي دُخُولِ هَذَا الْأَمْرِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ إِنَّمَا أُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ تَطْمَئِنَّ قُلُوبُ النَّاسِ وَيَعْرِفُوا فَضْلَكَ ، فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُرَادُهُ الْكَلَامُ فِي ذَلِكَ فَالْتَمَحَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ أَغْفَيْتَنِي مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ لَمْ تُغْفِني خَرَجْتُ كَمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ فَقَالَ الْمَأْمُونُ : أَخْرَجَ كَيْفَ شِئْتَ وَأَمَرَ الْمَأْمُونُ الْقُوَاذِلَ النَّاسَ أَنْ يُكَبِّرُوا إِلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ : فَحَدَّثَنِي يَاسِرُ الْخَادِمِ أَنَّهُ قَعَدَ النَّاسُ لِأَبِي الْحَسَنِ فِي الطَّرَفَاتِ وَالسُّطُوحِ ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ وَاجْتَمَعَ الْقُوَاذِلُ وَالْجُنْدُ عَلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَانْتَسَلَ وَتَعَمَّمَ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ مِنْ قُطْنٍ ، أَلْفَى طَرَفًا مِنْهَا عَلَى صَدْرِهِ وَطَرَفًا فِي كَتِفَيْهِ وَتَشَمَّرَ ، ثُمَّ قَالَ لِجَمِيعِ مَوَالِيهِ : افْعَلُوا مِثْلَ مَا فَعَلْتُ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ عُنَاذًا ثُمَّ خَرَجَ وَتَحَنَّنَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ خَافٍ قَدْ شَمَّرَ سَرَّادِيلُهُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ مُشَمَّرَةٌ ، فَلَمَّا مَشَى وَ مَشِينَا بَيْنَ يَدَيْهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ، فَخَجِلَ إِلَيْنَا أَنَّ السَّمَاءَ وَالْجِبَالَ تَجَاوَبَهُ وَالْقُوَاذِلَ النَّاسَ عَلَى الْبَابِ قَدْ تَهَيَّأُوا وَلَبَسُوا السِّلَاحَ وَتَزَيَّنُوا بِأَحْسَنِ الزِّيْنَةِ ، فَلَمَّا طَلَعْنَا عَلَيْهِمْ بِهَذِهِ الصُّورَةِ وَطَلَعَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَفَ عَلَى الْبَابِ وَقَفَّةً ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ [اللَّهُ أَكْبَرُ] عَلَى مَا هَذَا ، اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا دَرَرْنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْتَامِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَبْلَانَا ، نَرْفَعُ بِهَا أَصْوَاتَنَا ، قَالَ يَاسِرُ : فَتَرَعَزَتْ مَرُوبُ الْبُكَاءِ وَالصَّجِيجِ وَالصَّبَاحِ لَمَّا بَطَرُوا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَقَطَ الْقُوَاذِلُ عَنْ دَوَابِّهِمْ وَرَمَوْا بِخِفَافِهِمْ لَمَّا رَأَوْا أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامَ خَافِيًا وَكَانَ يَمْشِي وَيَقِفُ فِي كُلِّ عَشْرِ خُطَوَاتٍ وَيُكَبِّرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ يَاسِرُ : فَخَجِلَ إِلَيْنَا أَنَّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالْجِبَالَ تَجَاوَبَهُ وَصَارَتْ مَرُوضَجَةً وَاحِدَةً مِنَ الْبُكَاءِ وَبَلَغَ الْمَأْمُونُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ذُو الرِّيَاسَتَيْنِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ بَلَغَ الرِّضَا الْمُصَلِّي عَلَى هَذَا السَّبِيلِ افْتَنَنَ بِهِ النَّاسُ وَالرَّأْيُ أَنْ تَسْأَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ فَسَأَلَهُ الرَّجُوعَ فَقَدَا أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِخِفَةٍ فَلَبِسَهُ وَكَبَّ وَرَجَعَ .

یہ ماسر خادم اور ریان بن الصلت دونوں راوی ہیں کہ جب امین کی سلطنت کا دور ختم ہوا اور مامون بادشاہ بنا تو اس نے امام رضا علیہ السلام کو خراسان بلایا حضرت نے حسن تدبیر سے ٹالنا چاہا۔ مگر مامون برابر لکھتا

رہا جب حضرت نے جان لیا کہ اب بے قبول کئے چارہ کار نہیں اور وہ مانے گا نہیں تو آپ نے ارادہ سفر کیا۔ امام محمد تقی کی عمر اس وقت سات سال کی تھی، مامون نے لکھا کہ آپ براہِ ولیم و قلم نہ آئیں (یہاں شیعہ زیادہ تھے۔ اندیشہ تھا کہ روک نہ لئے جائیں) بلکہ براہِ بصرہ و اہواز و فارس و مرو و ہنہیں، جب آپ وہاں پہنچے تو اس نے امر خلافت کو (استحاثاً) آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے انکار فرمایا۔ تب اس نے ولی عہدی کے بارے میں کہا۔

حضرت نے فرمایا۔ اس کے متعلق کچھ شرائط ہیں جن کا جواب میں چاہتا ہوں۔ مامون نے کہا۔ جو آپ چاہیں پوچھیں۔ فرمایا۔ میں ولی عہدی اس صورت میں قبول کروں گا کہ نہ کوئی حکم دوں گا نہ نہی کروں گا نہ فتوے دوں گا نہ کوئی مقدمہ فیصلہ کروں گا نہ کسی کو حاکم مقرر کروں گا نہ کسی چیز میں تبدیلی کروں گا۔ آپ مجھے ان تمام معاملات میں معاف فرمائیں گے۔ مامون نے ان سب باتوں کا جواب دیا اور منظور کیا۔

یاسر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ جب عید آئی تو مامون نے امام علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ سوار ہو کر تشریف لے جائیں اور نماز پڑھائیں اور خطبہ بیان کریں۔ حضرت نے جواب دیا کہ ولی عہدی قبول کرنے میں جو شرائط ہیں نے پیش کی ہیں ان کا آپ کو علم ہے۔ اس نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میرا مقصد اس سے صرف یہ ہے کہ آپ کی طرف سے لوگوں کے قلوب مطمئن ہو جائیں اور آپ کی فضیلت کو لوگ پہچان لیں۔ حضرت برابر تردید فرماتے رہے اور مامون کا اصرار رہا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر مجھے معاف ہی کر دیا جائے تو میرے لئے خوشی کا باعث ہو گا اور اگر میرا عذر قبول نہیں تو پھر اسی طرح نماز کے لئے نکلوں گا جس طرح رسول اللہ اور امیر المومنین نکلے تھے۔ مامون نے کہا مجھے اس میں کوئی عذر نہیں، پھر مامون نے حکم دیا اپنے سرداروں اور اہل کاروں کہ وہ سوار ہو کر امام رضا علیہ السلام کے دروازہ پر جائیں۔ یا سر کہتا ہے کہ لوگ حضرت کی شان دیکھنے کے لئے راستوں اور مکانوں کی چھتوں پر آ بیٹھے، مرد و عورتیں اور بچے سب اور درباری سردار اور فوجی جوان حضرت کے دروازے پر آموجود ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غسل فرمایا اور سوتی عمامہ باندھا اور ایک چھوڑیہ پر ٹسکایا۔ دوسرا دونوں شانوں پر رکھا اور اپنے غلاموں سے فرمایا تم بھی ایسا ہی کرو پھر اپنے ہاتھ میں عصا لیا۔ جب حضرت باہر تشریف لائے تو ہم سب حضرت امام علیہ السلام کے آگے آگے تھے آپ پابہ ہنہ تھے اور پاجامہ کے پانچے نصف ساق تک آٹھے ہوئے تھے اور دامن گروہ لے ہوئے تھے۔

جب حضرت چلے اور ہم آپ کے ساتھ چلے تو آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ ہم نے خیال کیا کہ آسمان اور شہر کے درو دیوار ان کا جواب دے رہے ہیں ہم نے دیکھا کہ سردارانِ سلطنت اور عام لوگ تیار ہیں ہتھیار لگائے ہوئے ہیں اور خوب آراستہ و پیراستہ ہیں جب ہم اس صورت سے نکلے اور امام رضا علیہ السلام بھی برآمد ہوئے تو آپ تھوڑی دیر دروازہ پر بٹھڑے اور چار مرتبہ اللہ اکبر فرمایا۔ پھر کہا شک ہے اس خدا کا جس نے ہمیں ہدایت کی۔ اللہ اکبر اس نے جو پاؤں کے گوشت کا ہم کو رزق دیا اور حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمیں آزمائش میں ڈالا۔

حضرت کے ساتھ ہماری آوازیں بھی بلند ہوئیں یا سر غلام نے کہا آواز گریہ سے شہر مرو گونج اٹھا جب لوگوں نے امام کو برہنہ پا دیکھا اور یہ کہ وہ دس دس قدم پر چل کر رک جاتے ہیں اور تین تکبیریں کہتے ہیں تو ہم نے گمان کیا کہ آسمان وزمین اور پہاڑ تکبیروں کا جواب دے رہے ہیں اور تمام مرویں جو شہر گریہ و بکلا ہے۔ جب ماموں کو یہ خبر ملی تو اس کے وزیر فیصل بن سہیل نے کہا کہ اگر امام اسی طرح عید گاہ تک پہنچے تو لوگ ان کے گردیدہ ہو جائیں گے میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے لوٹ جانے کو کہیں۔ چنانچہ ماموں نے ایسا ہی کیا۔ امام علیہ السلام نے اپنے جوتے منگائے، پہن کر سوار ہوئے اور لوٹ آئے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَاسِرٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ الْمَأْمُونُ مِنْ خُرَاسَانَ يُرِيدُ بَغْدَادَ، وَخَرَجَ الْفَضْلُ ذَوَالرَّيَّاسَتَيْنِ وَخَرَجَ جَمَاعَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَدَّ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ سَهْلٍ ذِي الرَّيَّاسَتَيْنِ كِتَابَ مِنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ سَهْلٍ وَتَحَرَّى فِي بَعْضِ الْمَنَازِلِ، أَنِّي نَظَرْتُ فِي تَحْوِيلِ السَّنَةِ فِي حِسَابِ النُّجُومِ فَوَجَدْتُ فِيهِ أَنَّكَ تَذُوقُ فِي شَهْرِ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ حَرَّ الْحَدِيدِ وَحَرَّ النَّارِ وَأَرَى أَنْ تَدْخُلَ أَنْتَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالرَّضَا الْحَمَامَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَتَحْتَجِمَ فِيهِ وَتَصُبَّ عَلَى يَدَيْكَ الدَّمَ لِيَزُولَ عَنْكَ نَحْسُهُ، فَكَتَبَ ذَوَالرَّيَّاسَتَيْنِ إِلَى الْمَأْمُونِ بِذَلِكَ وَسَأَلَهُ أَنْ يَسْأَلَ أَبَا الْحَسَنِ ذَلِكَ، فَكَتَبَ الْمَأْمُونُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ يَسْأَلُهُ ذَلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ: لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَامِ عَدَا وَلَا أَرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَامَ عَدَا فَأَعَادَ عَلَيْهِ الرُّقْعَةَ مَرَّتَيْنِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَسْتُ بِدَاخِلِ عَدَا الْحَمَامِ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي النَّوْمِ فَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ لَا تَدْخُلِ الْحَمَامَ عَدَا وَلَا أَرَى لَكَ وَلَا لِلْفَضْلِ أَنْ تَدْخُلَا الْحَمَامَ عَدَا، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمَأْمُونُ صَدَقْتَ يَا سَيِّدِي وَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَسْتُ بِدَاخِلِ الْحَمَامِ عَدَا وَالْفَضْلُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَقَالَ يَاسِرٌ: فَلَمَّا أَمْسَيْنَا وَغَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَنَا الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُولُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ، فَلَمْ نَزَلْ نَقُولُ ذَلِكَ، فَلَمَّا صَلَّى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ الصُّبْحَ قَالَ لِي: اصْعَدْ [عَلَى] السَّطْحِ فَاسْتَمِعْ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا، فَلَمَّا صَعِدْتُ سَمِعْتُ الصَّجَّةَ وَالتَّحَمَّتْ وَكَثُرَتْ فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَأْمُونِ قَدْ دَخَلَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي كَانَ إِلَى دَارِهِ مِنْ دَارِ أَبِي الْحَسَنِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا سَيِّدِي يَا أَبَا الْحَسَنِ: آجَرَكَ اللَّهُ فِي الْفَضْلِ فَإِنَّهُ قَدْ أَبَى وَكَانَ دَخَلَ الْحَمَامَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ بِالسُّيُوفِ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذَ مِمَّنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ نَفَرٍ كَانُوا أَحَدُهُمْ ابْنُ خَالَةِ الْفَضْلِ ابْنُ ذِي الْقَلَمَيْنِ قَالَ: فَاجْتَمَعَ الْجُنْدُ وَالْقَوَادُ وَمَنْ كَانَ مِنْ رِجَالِ الْفَضْلِ عَلَى بَابِ الْمَأْمُونِ فَقَالُوا: هَذَا اغْتَالَهُ وَقَتَلَهُ - يَمْنُونُ الْمَأْمُونُ - وَلَنُطْلِبَنَّ بِدَمِهِ وَجَاوَدُوا بِالْبِزَانِ لِيُخْرِقُوا الْبَابَ، فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِأَبِي

الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا سَيِّدِي تَرَى أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ وَتَقَرَّ قَوْمٌ؟ قَالَ: فَقَالَ يَا سَيِّرُ : فَرَكِبَ أَبُو الْحَسَنِ وَقَالَ لِي : اذْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ بَابِ الدَّارِ نَظَرُ إِلَى النَّاسِ وَقَدْ تَزَاحَمُوا ، فَقَالَ لَهُمْ يَتِيهِ تَقَرُّ قَوْمًا تَقَرُّ قَوْمًا ، قَالَ يَا سَيِّرُ : فَأَقْبَلَ النَّاسُ وَاللَّهِ يَقَعُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ مَا أَشَارَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا رَكَضَ وَمَرَّ .

۸۔ یاسر سے مروی ہے کہ بغداد کے ارادے ماموں خراسان سے جلا فضل اس کا وزیر اور امام رضا علیہ السلام بھی اس کے ساتھ تھے راہ میں فضل کو اس کے بھائی حسن بن سہیل کا ایک خط ملا۔

میں نے علم نجوم سے معلوم کیا ہے کہ فلاں جیسے تم یوم چہار شنبہ گزری آہن و آتش کا ذائقہ چکھو گے یعنی قتل کر دیئے جاؤ گے اور مصلحت یہ ہے کہ تم اور امیر المومنین اور امام رضا علیہ السلام اس دن جب حمام میں داخل ہوں تو تو حجامت کرائنا (بچکنے لگوانا) اور جو خون نکلے اسے اپنے ہاتھ پر ڈالنا۔ تاکہ نحوست تجھ سے دور رہے ذوالریاستین نے ماموں کو اطلاع دی اور درخواست کی کہ ابوالحسن کو بھی اطلاع دے دو ماموں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا۔ میں کل حمام میں نہ جاؤں گا اور نہ میری رائے میں آپ کو اور فضل کو جانا چاہیے ماموں نے دوبارہ اس بارے میں لکھا۔ آپ نے جواب دیا میں نہیں جاؤں گا۔ آج رات میں نے رسول اللہ کو خواب میں دیکھا۔ فرما رہے ہیں اے علی کل حمام میں نہ جانا۔ میری رائے میں کل حمام میں نہ آپ جائیں اور نہ فضل۔ ماموں نے لکھا۔ اے میرے سردار آپ بھی سچے ہیں اور رسول اللہ بھی۔ میں کل نہیں جاؤں گا اور فضل کو تو خود ہی علم ہے۔ یاسر نے بیان کیا جب شام ہوئی اور سورج ڈوب گیا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ تم سب کہو کہ اس رات میں جو عادت ہوئے والا ہے ہم اس کے لئے خدا سے پناہ مانگتے ہیں۔ یہی بار بار فرماتے رہے۔ جب صبح ہوئی تو امام نے مجھے فرمایا۔ چھت پر جاؤ اور سونو کیا آواز آتی ہے۔ میں اوپر گیا تو شور و فل سنا، جو بڑھتا ہی چلا گیا۔ پس ماموں کی طرف چلے تو وہ اس دروازے سے داخل ہوا جو اس کے گھر سے امام علیہ السلام کے گھر کی طرف تھا وہ حضرت کی طرف تھا وہ حضرت کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے مرے آقا ابوالحسن خدا آپ کو فضل کا اجر دے۔ اس نے میری بات ماننے سے انکار کیا اور حمام میں چلا گیا۔ کچھ لوگ تلواریں لے کر آئے اور اس کو قتل کر دیا ان میں سے تین آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ایک ان میں سے اس کی خال کا بیٹھا فضل بن قلعین (دو دفتروں کا منشی) تھا یا سر نے کہا پس جمع ہوئے لشکر اور سردار حسن کا تعلق فضل سے تھا اور آئے ماموں کے دروازے پر اور کہنے لگے اس نے ہر کاما اور قتل کر لیا ہے یعنی ماموں نے۔ ہم اس کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے اور وہ آگ لے کر آئے تاکہ اس کا دروازہ جلا دیں۔ ماموں نے کہا۔ اے میرے آقا ابوالحسن آپ جا کر ان لوگوں کو پرانگندہ کیجئے۔ یا سر کہتا ہے حضرت سوار ہوئے اور مجھ سے کہا تو سبھی سوار ہو ہم گھر کے دروازے سے جب نکلے تو بہت سے لوگوں نے مزاحمت کی۔ حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا۔ متفرق ہو جاؤ یا سر کا بیان ہے کہ لوگ اس طرح بے تابی سے آگے آئے کہ ایک کے اوپر ایک تھا پس حضرت نے جس کو اشارہ کیا وہ سوار ہو کر چل دیا۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّبٍ، عَنْ مُسَافِرٍ، وَعَنْ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ هَارُونُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَنْ يُوَاقِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ هَبَّ إِلَيْهِ وَقَالَ لَهُ: لَا تَخْرُجْ غَدًا فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ غَدًا هُزِمْتَ وَقَتِلَ أَصْحَابُكَ فَإِنْ سَأَلَكَ مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هَذَا، فَقُلْ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ^(۱)، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا تَخْرُجْ غَدًا فَإِنَّكَ إِنْ خَرَجْتَ هُزِمْتَ وَقَتِلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ لِي: مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ هَذَا؟ فَقُلْتُ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: نَامَ الْعَبْدُ وَلَمْ يَفْسَلْ رِسْتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَأَنْهَزَهُمْ وَقَتِلَ أَصْحَابَهُ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُسَافِرٌ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَنْبَى قَمَرٍ يَحْمِي بَنُو خَالِدٍ فَعَطَسَ رَأْسُهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ: مَسَاكِينُ لَا يَذَرُونَ مَا يُحَلُّ يَوْمَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، ثُمَّ قَالَ: فَأَعْجَبُ مِنْ هَذَا هَارُونُ وَأَنَا كَهَاتَيْنِ - وَصَمَّ إِصْبَعِيهِ - قَالَ مُسَافِرٌ: فَوَاللَّهِ مَا عَرَفْتُ مَعْنَى حَدِيثِهِ حَتَّى دَقَّنَاهُ مَعَهُ.

۹۔ مسافر غلام امام رضا علیہ السلام کا بیان ہے کہ ہارون بن مسیب حاکم مدینہ نے جاہا کہ جنگ کے محمد بن صادق سے جنھوں نے مکہ میں حنرج کیا تھا اور زید بن شریق کے امام تھے اور خراسان میں وفات پائی، امام رضا علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ تم حاکم مدینہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ کل خرمن شکر نادر بن شکست کھائے گا اور تیرے اصحاب قتل کر دیے جائیں گے۔ اگر پوچھے تو نے کیسے جانا تو کہہ دینا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے میں اس کے پاس گیا اور کہا کل آپ خرمن شکر میں درخت شکست ہو گا اور آپ کے اصحاب قتل ہو جائیں گے اس نے کہا مجھے کیسے معلوم ہوا میں نے کہا خواب میں دیکھا ہے اس نے ازراہ مسخو کیا، غلام بغیر آب و دستلے سو گیا یعنی اس کے خواب کو ساقط الاعتبار سمجھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے خسرو ج کیا اور ہار گیا، مسافر نے کہا کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس تھا یہ محمد بن خالد بن مکی ادھر سے گزر اس کے گھوڑے کی گرد سے حضرت کا چہرہ گر آؤ اور ہو گیا۔ آپ نے فرمایا یہ بیچارے کیا جانیں کہ اس سال کیا حادثہ پیش آئے گا (فضل بن یحییٰ کا قتل) پھر مسافر نے کہا حضرت نے فرمایا اس سے زیادہ عجیب واقعہ ہارون کہے۔ میں اس کا مطلب نہ سمجھا یہاں تک کہ ہارون کی قبر حضرت کے پائیں پارہی۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ حَمَلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ مَالًا لَهْ حَطَرٌ، فَلَمَّ أَرَاهُ سَرَّ بِهِ قَالَ: فَأَغْتَمَمْتُ لِدَاكَ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي: قَدْ حَمَلْتُ هَذَا الْمَالَ وَلَمْ يُسَرَّ بِهِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ الطَّسْتُ وَالْمَاءُ، قَالَ: فَقَعَدَ عَلِيٌّ كُرْسِيًّا وَقَالَ بِيَدِهِ [وَقَالَ] لِلْغُلَامِ: مُسِّبَ عَلِيٍّ الْمَاءُ قَالَ: فَجَعَلَ يَسْبُلُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فِي الطَّسْتِ دَهَبٌ، ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي: مَنْ كَانَ هَكَذَا [إِلَّا] يُبَالِي بِالَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ؟

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے ایک دوست نے مجھے خبر دی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس کوئی بہت سامان

لے کر آیا۔ آپ نے انہاں دست نہ کیا۔ لانے والا رنجیدہ ہوا اور اپنے دل میں کہنے لگا۔ میں اتنا مال لایا حضرت اس پر خوش نہ ہوئے۔ آپ نے غلام سے فرمایا۔ طشت اور پانی لا۔ اس کے بعد آپ کرسی پر بیٹھے اور غلام سے فرمایا پانی ڈال۔ آپ کی انگلیوں سے طشت میں سونا گرنے لگا۔ پھر آپ نے اس شخص سے کہا۔ جس پر خدا کا یہ فضل ہو اس کو کیا پرواہ ہے اس مال کی جو اس کے پاس لایا گیا ہے۔

۱۱۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَمْعًا؛ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارٍ، عَنْ أُخَيْمِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُبِضَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ تِسْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ أَشْهُرٍ، فِي عَامِ اثْنَيْنِ وَمِائَتَيْنِ. غَاشَ بَعْدَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَشْرَتَن سَنَةً إِلَّا شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً.

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام نے ۴۹ سال کی عمر میں ۲۶۶ھ میں انتقال فرمایا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام دو یا تین ماہ کم بیس سال زندہ رہے۔

ایک سو بیسواں باب

ذکر مولد امام محمد تقی علیہ السلام

۱۲۰ (باب)۔

مَوْلِدُ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ وَقُبِضَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَةَ عَشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ فِي آخِرِ ذِي الْقَعْدَةِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعَشْرِينَ سَنَةً وَشَهْرَيْنِ وَثَمَانِيَةِ عَشَرَ يَوْمًا وَدُفِنَ بِبَغْدَادَ فِي مَقَابِرِ قُرَيْشٍ عِنْدَ قَبْرِ جَدِّهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ كَانَ الْمُتَمَتِّعُ أَشْخَصَهُ إِلَى بَغْدَادَ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السَّنَةِ النَّبِيُّ تُوَفِّيَ فِيهَا عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَأُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهَا: سَبِيكَةُ نُؤَيِّسَةَ وَقَبْلَ أَيْضًا: إِنَّ اسْمَهَا كَانَ خَبْرَ زَانٍ. وَرَوَى أَنَّهَا كَانَتْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكَانَ زَيْنِدًا.

قَالَ : كُنْتُ بِالْمَسْكِرِ فَبَلَغَنِي أَنَّ هُنَاكَ رَجُلًا مَحْبُوسًا أُنِي بِهِ مِنْ نَاحِيَةِ الشَّامِ مَكْبُولًا وَقَالُوا : إِنَّهُ تَبَنَّى ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ : فَأَتَيْتُ الْبَابَ وَذَارَيْتُ الْبُؤَابِينَ وَ الْحَجَبَةَ حَتَّى وَصَلْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ لَهُ فِهْمٌ ، فَقُلْتُ : يَا هَذَا مَا قَصَصْتُكَ وَمَا أَمْرُكَ ؟ قَالَ : إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا بِالشَّامِ أَعْبُدُ اللَّهَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ : مَوْضِعُ رَأْسِ الْحُسَيْنِ فَبَيْنَا أَنَا فِي عِبَادَتِي إِذْ أَتَانِي شَخْصٌ فَقَالَ لِي قُمْ بِنَا ، فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ لِي : تَعْرِفُ هَذَا الْمَسْجِدَ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ هَذَا مَسْجِدُ الْكُوفَةِ ، قَالَ فَصَلَّى فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ، فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمْتُ وَصَلَّى وَصَلَّيْتُ مَعَهُ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا بِمَكَّةَ ، فَلَمْ أَزَلْ مَعَهُ حَتَّى قَضَى مَنَاسِكَهُ وَقَصَّيْتُ مَنَاسِكَي مَعَهُ فَبَيْنَا أَنَا مَعَهُ إِذَا أَنَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ فِيهِ بِالشَّامِ وَمَضَى الرَّجُلُ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْغَائِلُ إِذَا أَنَا بِهِ فَعَلَّ مِثْلَ فِعْلَتِهِ الْأَوَّلَى ، فَلَمَّا فَرَعْنَا مِنْ مَنَاسِكِنَا وَرَدَّ بَنِي إِلَى الشَّامِ وَهَمَّ بِمُفَارَقَتِي قُلْتُ لَهُ : سَأَلْتُكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَفَدَّكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ إِلَّا أَخْبَرْتَنِي مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا عَجْدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى قَالَ فَتَرَاهُمُ الْخَبْرُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الرَّيَّانِ ، فَمَعَتْ إِلَيَّ وَأَخَذَنِي وَكَبَّلَنِي فِي الْجَدِيدِ وَحَمَلَنِي إِلَى الْعِرَاقِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : فَارْجِعْ الْقِصَّةَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، فَفَعَلَ وَذَكَرَ فِي قِصَّتِهِ مَا كَانَ فَوَقَعَ فِي قِصَّتِهِ : قُلْتُ لِلَّذِي أَخْرَجَكَ مِنَ الشَّامِ فِي لَيْلَةٍ إِلَى الْكُوفَةِ وَمِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ وَرَدَّكَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الشَّامِ أَنْ يُخْرِجَكَ مِنْ حَبْسِكَ هَذَا ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَالِدٍ : فَمَعَنِي ذَلِكَ مِنْ أَمْرِهِ وَرَفَقْتُ لَهُ وَأَمَرْتُهُ بِالْعَزَاءِ وَالصَّبْرِ قَالَ : ثُمَّ بَكَرْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا الْجُنْدُ وَصَاحِبُ الْحَرَسِ وَصَاحِبُ السَّجْنِ وَخَلَقُ اللَّهِ ، فَقُلْتُ مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا : الْمَحْمُولُ مِنَ الشَّامِ الَّذِي تَبَنَّى افْتَقَدَ الْبَارِحَةَ فَلَا يُدْرِي أَحَسَفَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ اخْتَطَفَهُ الطَّيْرُ .

امام محمد تقی علیہ السلام ماہ رمضان ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور آخری قعدہ ۲۲۰ھ میں پیر ۲۵ سال دو ماہ ۸ دن رحلت فرمائی اور بغداد کے مظاہر قریش میں اپنے جد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس دفن ہوئے جس سال آپ کی وفات ہوئی اس کے اوّل میں مقتسم نے آپ کو بغداد میں بلایا تھا آپ کی والدہ کنیز تھیں جن کا نام سبیکہ ثوبیتہ تھا اور ان کو خیزران بھی کہتے تھے ایک روایت میں ہے کہ وہ ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم بن رسول اللہ کے خاندان سے تھیں۔

ارعل بن خالد سے مروی ہے کہ محمد نے جو عقیدہ زیدی تھے بیان کیا میں سپاہی تھا۔ مجھے خبر ملی کہ ناحیہ شام سے

ایک شخص قید کر کے لایا جا رہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ علی بن خالد نے کہا۔ میں شہر کے دروازہ پر آیا اور دربانوں پہرہ داروں کو بھٹاتا ہوا اس شخص تک پہنچا میں نے دیکھا کہ وہ صاحب عقل و فہم انسان ہے۔ میں نے اس سے کہا۔ اے شخص میری سرگزشت اور معاملہ کیا ہے۔ اس نے کہا۔ میں ملک شام کا رہنے والا ہوں اس جگہ مشغول عبادت تھا جس کو مقام کوراس کہتے ہیں اس حالت میں کہ میں مشغول عبادت تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کھڑا ہو اور میرے ساتھ چل، میں نے کہا اچھا۔ ناگاہ میں نے اپنے کو مسجد کو قہ میں پایا۔ اس نے کہا ہاتھ بٹہ یہ کون سی جگہ ہے میں نے کہا ہاں یہ مسجد کو قہ ہے اس نے وہاں نماز پڑھی میں نے بھی اسی کے ساتھ وہاں نماز پڑھی، میں اس کے ساتھ رہا۔ ناگاہ ہم مدینہ میں مسجد رسولؐ میں پہنچ گئے اس نے رسول اللہ کو سلام کیا۔ میں نے بھی کیا۔ اس نے نماز پڑھی میں نے بھی پڑھی اس نے رسولؐ پر دو دو بھیجا۔ ناگاہ میں نے اپنے آپ کو مکہ میں پایا۔ میں اس کے ساتھ رہا۔ اس نے مناسک ادا کئے میں نے بھی کئے ناگاہ میں نے اپنے آپ کو پھر اسی جگہ پایا۔ جہاں میں شام میں عبادت کر رہا تھا اس کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ دوسرے سال وہ پھر آیا اور وہی عمل کیا جو گزشتہ سال کیا تھا جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے اور اس نے مجھے شام واپس کیا اور مجھ سے جدا ہونا چاہا۔ تو میں نے کہا۔ میں قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس نے آپ کو یہ قدرت دی ہے جس کو میں نے دیکھا کہ مجھے یہ بتائیے کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا۔ میں محمد بن علی بن موسیٰ ہوں۔ اس نے کہا۔ یہ خبر پھیلنی شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ محمد بن عبد الملک زیات تک پہنچی۔ اس نے مجھے بلایا اور گرفتار کر کے سہکڑی اور بیریزی میں جکڑ دیا اور عراق کی طرف مجھے بھیجا۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس سے کہا۔ یہ قصہ تم محمد بن عبد الملک سے بیان کرو (درخواست میں لکھو کہ میں مدعی نبوت نہیں ہوں بلکہ اصل واقعہ یہ ہے) اس نے ایسا ہی کیا۔ زیات نے (جو واثق باللہ بادشاہ عباسی کا سپہ سالار تھا) جواب میں لکھا۔ اسی سے کہو جو تجھے شام سے ایک رات میں کو قہ لے گیا اور کو قہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ اور مکہ سے۔

پھر شام میں لوٹا یا کہ اس قید سے رہا کر دے۔ علی بن خالد نے کہا کہ اس واقعہ نے مجھے بہت صدمہ پہنچایا اور میرا دل کڑھا اور میں نے اسے صبر و ضبط کی تلقین کی۔ دوسرے روز میں صبح کو پھر اس سے ملنے گیا۔ ناگاہ میں نے دیکھا کہ شکر والے چوکیدار پہرے دار اور بہت سی مخلوق جمع ہے میں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا کہ جو مدعی نبوت شام سے لایا گیا تھا۔ وہ کل رات سے غائب ہے خدا جانے زمین نکل گئی یا کوئی پرندہ اسے اٹھالے گیا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : كُنْتُ مُجَاوِرًا بِالْمَدِينَةِ - مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ - وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَجِيءُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَعَ الزَّوَالِ إِلَى الْمَسْجِدِ قَبْرًا، فِي الصَّحْنِ وَيَصْبِرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ إِلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَيَخْلَعُ ثَوْبَهُ وَيَقُومُ قِبَلِي قَوْسَوْسَ إِلَيَّ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ : إِذَا نَزَلَ فَأَذْهَبَ حَتَّى تَأْخُذَ مِنَ التُّرَابِ الَّذِي يَطْأُ عَلَيْهِ، وَجَلَسْتُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَنْظِرُهُ لِأَقْعَلَ هَذَا.

فَلَمَّا أَنْ كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ أَقْبَلَ ﷺ عَلَى حِمَارٍ لَهُ ، فَلَمْ يَنْزِلْ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ وَجَاءَ حَتَّى نَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ الَّتِي عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَفَعَلَ هَذَا أَيْسَاءً ، فَقُلْتُ : إِذَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ جُمْتُ فَأَخَذْتُ الْحَصَا الَّتِي يَطَأُ عَلَيْهَا بِقَدَمَيْهِ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِجَاءِ عِنْدَ الزَّوَالِ فَمَزَلَ عَلَى الصَّخْرَةِ ثُمَّ دَخَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَصَلَّى فِي نَعْلَيْهِ وَلَمْ يَخْلَعْهُمَا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ أَيْسَاءً ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَتَهَيَّأْ لِي هُنَا وَلَكِنْ أَذْهَبُ إِلَى بَابِ الْحَمَّامِ فَإِذَا هُوَ دَخَلَ إِلَى الْحَمَّامِ أَخَذْتُ مِنَ التَّرَابِ الَّذِي يَطَأُ عَلَيْهِ ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْحَمَّامِ الَّذِي يَدْخُلُهُ فَقَبِلَ لِي : إِنَّهُ يَدْخُلُ حَمَامًا بِالْبَقِيعِ لِرَجُلٍ مِنْ وَلَدِ طَلْحَةَ فَتَمَرَّتْ يَوْمَ الَّذِي يَدْخُلُ فِيهِ الْحَمَّامُ وَصِرْتُ إِلَى بَابِ الْحَمَّامِ وَجَلَسْتُ إِلَى الطَّاغِي أُحَدِّثُهُ وَأَنَا أَنْتَظِرُ مَجِيئَهُ ﷺ فَقَالَ الطَّاغِي : إِنْ أَرَدْتَ دُخُولَ الْحَمَّامِ ، فَتَمَّ فَإِذَا خُلُفَانَهُ لَا يَتَهَيَّأَنَّ لَكَ ذَلِكَ بَعْدَ سَاعَةٍ ، قُلْتُ وَلِمَ ؟ قَالَ : لِأَنَّ ابْنَ الرَّضَا يُرِيدُ دُخُولَ الْحَمَّامِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَنْ ابْنُ الرَّضَا ؟ قَالَ : رَجُلٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ لَهُ سَلَاخٌ وَوَرَعٌ ، قُلْتُ لَهُ : وَلَا يَجُوزُ أَنْ يَدْخُلَ مَعَهُ الْحَمَّامُ غَيْرُهُ ؟ قَالَ : نُخْلِي لَهُ الْحَمَّامُ إِذَا جَاءَ قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ ﷺ وَمَعَهُ عَلِمَانٌ لَهُ ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ غُلَامٌ مَعَهُ حَصِيرٌ حَتَّى أَدْخَلَهُ الْمَسْلُخَ فَبَسَطَهُ وَوَأْفَى فَسَلَّمَ وَدَخَلَ الْحُجْرَةَ عَلَى حِمَارَةٍ وَدَخَلَ الْمَسْلُخَ وَنَزَلَ عَلَى الْحَصِيرِ ، فَقُلْتُ لِلطَّاغِي : هَذَا الَّذِي وَصَفْتُهُ بِمَا وَصَفْتَ مِنَ السَّلَاخِ وَالْوَرَعِ ؟ فَقَالَ : يَا هَذَا لِأَوَّلِ مَا فَعَلَ هَذَا قَطُّ إِلَّا فِي هَذَا الْيَوْمِ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : هَذَا مِنْ عَمَلِي أَنَا جَبِيئُهُ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ فَلَمَّا أَنَا مَا أَرَدْتُ إِذَا خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ وَتَلَبَّسَ دَعَا بِالْحِمَارِ فَأَدْخَلَ الْمَسْلُخَ وَرَكِبَ مِنْ فَوْقِ الْحَصِيرِ وَخَرَجَ ﷺ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : قَدْ وَاللَّهِ آذَيْتُهُ وَلَا أَعُودُ وَلَا أَرُومُ مَا زَمْتُ مِنْهُ أَبَدًا وَصَحَّ عَزَمِي عَلَى ذَلِكَ ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الزَّوَالِ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ أَقْبَلَ عَلَى حِمَارِهِ حَتَّى نَزَلَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يَنْزِلُ فِيهِ فِي الصَّحْنِ فَدَخَلَ وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَاءَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ وَقَامَ يُصَلِّي .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں مدینہ رسول میں مقیم تھا میں دیکھا کرتا تھا کہ امام محمد تقی علیہ السلام ہر روز وقتِ زوال مسجد رسول میں آتے ، میں اترتے اور قبر رسول کے پاس جا کر سلام کرتے اور بیتِ فاطمہ کی طرف لوٹ جلتے اپنے جوتے اتارتے

اور نماز پڑھتے ایک روز شیطان نے میرے دل میں دوسو سو ڈالا کہ جب حضرت اپنی سواری اتریں تو بڑھ کر وہ مٹی اٹھا لیں جس پر حضرت کا قدم رکھا جائے۔ میں اس روز حضرت کے انتظار میں ہو بیٹھا تاکہ یہ کام کروں جب زوال کا وقت آیا تو حضرت اپنے گدھے پر تشریف لائے لیکن وہاں نہ اترے جہاں ہر روز نماز پڑھا کرتے تھے اور اس پتھر پر اترے جو مسجد کے دروازہ پر تھا۔

پھر روضہ رسول پر تشریف لائے پھر اس جگہ واپس آئے جہاں نماز پڑھتے تھے کئی روز ایسا ہی ہوا میں نے کہا جوتا آئیں گے تو میں کنسکریاں لے لوں گا جن پر حضرت کے قدم رکھے گئے ہوں دوسرے روز وقت زوال تشریف لائے اور پتھر پر اتارے پھر اندر آئے۔ رسول اللہ کو سلام کر کے اس جگہ پر پہنچے جہاں نماز پڑھتے تھے پس حضرت نے بغیر جوتا اتارے نماز پڑھی ایک قسم کی نعل عربی میں نماز پڑھی جاسکتی ہے کئی روز حضرت نے ایسا ہی کیا۔ میں نے دل میں کہا یوں کام نہ چلے گا مجھے حمام جانا چاہیے جب آپ حمام میں داخل ہوں گے تو جو مٹی آپ کے قدم کے نیچے ہوگی لے لوں گا۔ میں نے پتہ چلایا کہ امام علیہ السلام کس حمام میں غسل فرماتے ہیں معلوم ہوا یقین دالے حمام میں جہاں دلاؤ طلحہ میں سے ایک شخص کا ہے پس دن کا پتہ لگا کر میں حمام کے دروازہ پر پہنچا اور مردِ طلحہ سے بات کرنے لگا میں حضرت کی آمد کا منتظر تھا۔ طلحہ نے کہا اگر حمام کرنے کا ارادہ ہے تو اٹھو اور اندر داخل ہو ورنہ بہت دیر پھر موقع نہ ملے گا۔ میں نے کہا یہ کیوں؟ فرزندِ امام رضا علیہ السلام حمام میں داخل ہونا چاہتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہیں میں نے کہا آلِ محمد سے ہیں صاحبِ زہد و تقویٰ ہیں۔ میں نے کہا کیا ان کے ساتھ حمام میں کوئی اور نہیں جاسکتا؟ اس نے کہا ہم ان کے لئے حمام خالی کر دیتے ہیں ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ حضرت تشریف لے آئے۔ آپ کے ساتھ نوکر تھے۔ ایک نوکر کے پاس بوریہ تھا۔ جب حضرت لباسِ آئدہ کی جگہ داخل ہوئے تو اس نے بوریہ بچھا دیا آپ حمار پر سوار حمام میں داخل ہوئے اور جب کپڑے اتارنے کی جگہ پر پہنچے تو بوریہ پر اترے۔ میں نے مردِ طلحہ سے کہا کیا یہی ہیں جن کے زہد و تقویٰ اور صلاحیتِ نفس کی تو نے تعریف کی۔ اس نے کہا واللہ یہی ہیں ایسا عمل انھوں نے کبھی نہیں کیا جیسا آج کیلئے۔

میں نے اپنے دل میں کہا یہ اثر میرے عمل کا ہے جسے میں کھینچ چلا آ رہا ہوں میں حضرت کے نکلنے کا انتظار کرتا ہوں شاید جو میرا مقصد ہے وہ پورا ہو جائے جب آپ برآمد ہوئے آپ حمام سے نکلے تو کپڑے پہنے اور گدھے کو منگایا۔ غلام نے مسلح میں دیکھ کر اتارنے کی جگہ داخل کیا۔ آپ بوریہ پر سے سوار ہوئے اور چلے گئے میں نے دل میں کہا میں نے حضرت کو ازیت دی اب اس خیال کی طرف نہ لوٹوں گا اور کبھی ایسا ارادہ نہ کروں گا۔ اسی روز وقت زوال جب سوار ہو کر آئے تو صحن میں اسی جگہ اترے جہاں اتر کرتے تھے رسول اللہ کو سلام کیا اور اس جگہ آئے جہاں بیتِ فاطمہ میں نماز پڑھا کرتے تھے جو تے اتار ڈالے اور نماز پڑھنے لگے۔

(اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام وقت لوگوں کے ارادہ سے واقف ہوتا ہے)

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نُوَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ قَالَ: خَرَجَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَظَرْتُ إِلَى رَأْسِهِ وَرَجُلَيْهِ لَا وَفَّ قَامَتَهُ لَا صُحَابَانَا يَوْمَئِذٍ فَبَيَّنَّا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَعَدَ وَقَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ

اَخْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمَثَلِ مَا اخْتَجَّ بِهِ فِي النَّبَوَةِ ، فَقَالَ : « وَ آتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا » قَالَ : « إِذَا بَلَغَ أَشَدُّ مَعْدُ بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً » فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يُؤْتَى الْحُكْمَ صَبِيًّا وَ يَجُوزُ أَنْ يُعْطَاهَا وَ هُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۳۔ علی ابن اسباط سے مروی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام میری طرف اُسے تو میں نے آپ کے سراپا کو غور سے دیکھا تاکہ میں آپ کے قدر و قامت کا تذکرہ اپنے اصحاب سے معمر میں کروں میں خود ہی کر رہا تھا کہ آپ بیٹھے اور فرمایا : اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی معیار محبت رکھا ہے جو نبوت میں ہے ایک جگہ فرماتا ہے ہم نے اس کو اپنا حکم (نبوت) بچپن میں دیا دوسری جگہ فرماتا ہے جب وہ پوری قوت والا ہو گیا اور چالیس سال کی عمر کا ہوا پس یہ بھی جائز ہے کہ اپنا حکم بچپن میں دے دے اور یہ بھی جائز ہے کہ چالیس سال کے بعد دے و آپ کا یہ مقدمہ تھا کہ تم میرے بچپن کے قدر و قامت پر نہ جاؤ خدا ہی حمد و کا تعلق کسی بن سے مخصوص نہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ : اخْتَالَ الْمَأْمُونُ ^(۱) عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ^(۲) بِكُلِّ حِيلَةٍ ، فَلَمْ يُمْكِنْ فِيهِ شَيْءٌ فَلَمَّا اعْتَلَى وَ أَرَادَ أَنْ يَتَنَبَّأَ عَلَيْهِ ابْنَتُهُ ^(۳) دَفَعَ إِلَيْهَا مِائَتِي وَصِيفَةً مِنْ أَجْمَلِ مَا يَكُونُ ، إِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ جِلَامًا فِيهِ جَوْهَرٌ يَسْتَقِيلُنَ أَبَا جَعْفَرٍ ^(۴) إِذَا قَعَدَ فِي مَوْضِعِ الْأَخْيَارِ ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِنَّ وَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُخَارِقٌ صَاحِبُ صَوْتٍ وَ عَوْدٍ وَ صَرَبٍ ، طَوِيلَ اللَّحْيَةِ ، فَدَعَاهُ الْمَأْمُونُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فَأَنَا أَكْفَيْكَ أَمْرَهُ ، فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي جَعْفَرٍ ^(۵) فَشَرِقَ مُخَارِقٌ شَبَقَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الدَّارِ وَ جَعَلَ يَضْرِبُ بِعَوْدِهِ وَ يُغَيِّثُ ، فَلَمَّا قَعَلَ سَاعَةً وَ إِذَا أَبُو جَعْفَرٍ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ لَا يَمِينًا وَلَا شِمَالًا : ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ وَقَالَ : اتَّقِ اللَّهَ يَا ذَا الْعُرُونِ ^(۶) قَالَ : فَسَقَطَ الْمِضْرَابُ مِنْ يَدِهِ وَ الْعَوْدُ فَلَمْ يَنْتَفِعْ بِتَدْبِيرِهِ إِلَى أَنْ مَاتَ قَالَ : فَسَأَلَ الْمَأْمُونُ عَنْ خَالِهِ فَقَالَ : لِمَ صَاحَبَ أَبِي جَعْفَرٍ ^(۷) فَرِغْتُ فَرَعَةً لَا أَفْبِقُ مِنْهَا أَبَدًا .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام کے کردار کو آدمی نے کے لئے ماموں نے بہت سی تدبیریں کیں تاکہ آپ کا فسق ظاہر ہو لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی چونکہ اس کی خواہش تھی اپنی بیٹی سے رشتہ کرنے کی لہذا ایک تدبیر اس نے یہ بھی کی کہ دوسو نہایت حسین کنیزیں حضرت کے پاس بھیج دیں جن میں سے ہر ایک کے پاس نہایت خوشنما جام تھا اس میں موتی یا جواہرات پڑے ہوئے تھے اور حکم دیا کہ جب وہ اپنے بزرگوں کی طرح شانِ امامت دکھا رہے ہوں ان کے سامنے جائیں اور عشوہ گری دکھائیں جب وہ آئیں تو حضرت نے کوئی توجہ ان کی طرف نہ فرمائی جب ماموں اس تدبیر میں ناکام ہوا تو مرنارنق کر گئے کہ جو دراز ریش تھا بلایا اس نے کہا کہ اگر ان کے دل میں دنیوی خواہش ذرا سی بھی ہوگی تو میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔ پس ماموں کے عمل

میں وہ امام محمد تقی علیہ السلام کے سامنے بیٹھا اور ایسی بلند آواز سے گانے لگا کہ اس گھر کے تمام لوگ جمع ہو گئے وہ اپنی سارنگی بجا رہا تھا اور گارہا تھا دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا مگر حضرت نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی نہ داہنی طرف دیکھا نہ بائیں طرف، پھر اپنا سر اٹھا کر اس سے فرمایا اور مرد رازشیں خدا سے ڈر، حضرت کے یہ فرماتے ہی مضراب اور باجہ اس کے ہاتھ سے گر گیا اور مرتے دم تک اس کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے۔ ماموں نے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ جب امام علیہ السلام کے مجھ ڈانٹا تو میرے بدن میں ایسا لرزہ پیدا ہوا جس کا اثر آج تک ہے۔

۵۔ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ذَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَمَعِيَ ثَلَاثُ رِفَاعٍ غَيْرُ مُعْتَوَنَةٍ وَاشْتَبَهْتُ عَلَيَّ فَأَعْتَمَمْتُ فَنَاقَلُوا إِحْدِيَهُمَا وَقَالَ: هَذِهِ رُقْعَةُ زِيَادِ بْنِ شَيْبٍ، ثُمَّ تَنَاوَلَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: اِنَّهُ رُقْعَةُ فُلَانٍ، قُبِهُتُ اَنَا فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَنَبَسَمَ قَالَ: وَاعْظَانِي ثَلَاثُمِائَةِ دِينَارٍ وَاَمَرَنِي اَنْ اَحْمِلَهَا اِلَى بَعْضِ بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ اَمَّا اِنَّهُ سَبْعُونَ لَكَ: دُلَّنِي عَلَيَّ حَتَّى يَشْتَرِيَ لِي بِهَا مَنَاعًا، فَدَلَّهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَاتَيْنَهُ بِالْأَمْرِ فَنَظَرُ اِلَيَّ: يَا أَبَا هَاشِمٍ دُلَّنِي عَلَيَّ حَتَّى يَشْتَرِيَ لِي بِهَا مَنَاعًا، فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: وَكَلِمَةُ بَنِي جَمَالٍ اَنْ اَكَلِمَهُ عليه السلام لَهُ يَدْخُلُهُ فِي بَعْضِ اُمُورِهِ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ لَا كَلِمَةً لَهُ فَوَجَدْتُهُ بِأَكُلٍ وَمَعَهُ جَمَاعَةٌ وَلَمْ يُمَكِّنِي كَلَامُهُ، فَقَالَ عليه السلام: يَا أَبَا هَاشِمٍ كُلْ وَوَصَّعَ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ: اِبْتَدَاءَ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ - : يَا عَلَامُ اَنْظُرْ اِلَى الْجَمَالِ الَّذِي اَنَا نَابِيَهُ أَبُو هَاشِمٍ فَضَمَّهُ اِلَيْكَ. قَالَ: وَدَخَلْتُ مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ بُسْتَانًا فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ اِنَّ بَنِي لُمُولِجَ بِأَكْلِ الطَّيْنِ، فَادْعُ اللَّهَ لِي، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عليه السلام (لِي) بَعْدَ [ثَلَاثَةِ] اَيَّامٍ اِبْتَدَاءَ مِنْهُ: يَا أَبَا هَاشِمٍ قَدْ اَذْهَبَ اللَّهُ عَنْكَ أَكْلَ الطَّيْنِ. قَالَ أَبُو هَاشِمٍ: فَمَا شَيْءٌ أَبْغَضُ اِلَيْهِ مِنْهُ الْيَوْمَ.

۵۔ داؤد نے کہا میں امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس آیا تو میرے پاس تین خط تھے جن کے آغاز میں مکتوب لیبہ کا نام نہ تھا۔ میں شبہ میں پڑ گیا اور غلطیوں سے ان میں سے ایک کو بے کفر فرمایا۔ یہ خط زیاد بن شیبہ کے نام ہے پھر دوسرا اٹھا کر فرمایا یہ فلاں کے نام ہے۔ میں حیران ہو گیا حضرت نے مجھے دیکھ کر نہیں کیا۔ پھر مجھے تین سو دینار دے کر فرمایا ان کو میرے فلاں چچا زاد بھائی کے پاس لے جاؤ، وہ تجھ سے کہے گا کہ کسی ایسے تجسہ بہ کار کو متاؤ جو میرے لئے سامان خرید دے۔ راوی کہتا ہے ایک ساربان نے مجھ سے کہا۔ میں حضرت سے اس کے نوکر رکھنے کے بارے میں بات چیت کروں۔ میں حضرت کے پاس اس بارے میں بات چیت کرنے کے لئے گیا لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت تناول فرما رہے ہیں اور آپ کے پاس کچھ لوگ ہیں میں ان کے سامنے کچھ نہ کہہ سکا۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ اے ابو ہاشم کھاؤ اور میرے سامنے کھا کر حضرت نے بغیر کچھ کہے خور ہی فرمایا۔ اے غلام اس ساربان کو بلو جسے ابو ہاشم لائے ہیں اور اپنے پاس رکھو اور یہ بھی روایت کی کہ ایک دن

میں حضرت کے ساتھ باغ میں داخل ہوا میں نے کہا میں مٹی کھانے کی طرف راغب ہوں پس آپ دعا فرمائی یہ سن کر خاموش ہو گئے تین دن بعد خود ہی فرمایا اے ابو ہاشم تمہارا مٹی کھانا ختم ہوا۔ ابو ہاشم کا بیان ہے کہ اس روز سے کوئی چیز میرے نزدیک مٹی سے زیادہ قابل نفرت نہ تھی۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْرَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام صَبِيحَةَ عَزِيمٍ حَيْثُ بَنَى بِابْنَةِ الْمَأْمُونِ وَكَذَلِكَ تَنَاوَلْتُ مِنَ اللَّيْلِ ذَاةً فَأَوْ لَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فِي صَبِيحَتِهِ أَنَا وَقَدْ أَصَابَنِي الْعَطَشُ وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَظَرَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي وَجْهِهِ وَقَالَ: أَطْلُتْكَ عَطْشَانًا، فَقُلْتُ أَجَلٌ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ أَوْ جَارِيَةٌ اسْقِنَا مَاءً فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: السَّاعَةَ يَأْتُونُهُ بِمَاءٍ يَسْمُونَهُ بِهِ فَاغْتَمَمْتُ لِذَلِكَ فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْمَاءُ فَنَبَسَمَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا غُلَامُ نَاوِلْنِي الْمَاءَ فَتَنَاوَلَ الْمَاءَ، فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ، ثُمَّ عَطِشْتُ أَيْضًا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَقَعَلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى، فَلَمَّا جَاءَ الْغُلَامُ وَمَعَهُ الْقَدَحُ قُلْتُ فِي نَفْسِي مِثْلَ مَا قُلْتُ فِي الْأُولَى، فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ، ثُمَّ شَرِبْتُ فَتَنَاوَلَنِي وَتَبَسَّمَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْرَةَ: فَقَالَ لِي هَذَا الْهَاشِمِيُّ: وَأَنَا أَطْلُتُهُ كَمَا يَقُولُونَ.

۶۔ محمد بن علی ہاشمی کہتا ہے کہ میں آیا امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس اس صبح کو جس کی شب میں آپ کی شادی بنت مامون سے ہوئی تھی، میں نے رات کو دوا کھائی تھی سب سے پہلے اس صبح کو آنے والا میں تھا مجھے پیاس لگی میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا معلوم ہوتا ہے تم پیاس سے ہو، میں نے کہا ہاں، حضرت نے غلام یا کنیز سے کہا۔ ہمیں سیراب کر (یہ نہ فرمایا اسے سیراب کر) میرے دل میں یہ بات آئی کہ اگر میرے لئے مانگتے تو شاید یہ لوگ زہر ملا لائے اس خیال سے رنجیدہ تھا۔ غلام پانی لے کر آیا تو حضرت مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ غلام سے کہا مجھے پانی دے حضرت نے پانی لے کر پیا پھر مجھے دیا تو میں نے پی لیا۔ مجھے پھر پیاس معلوم ہوئی۔ پھر میں نے پانی مانگنا مناسب نہ جانا۔ حضرت نے پھر وہی کیا جو پہلے کیا تھا حضرت نے پھر پہلے خود پیا بعد میں مجھے پلایا اور تبسم فرمایا۔ محمد بن حمزہ سے کہا۔ مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ یہ ہاشمی ایسا ہی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں۔ (شکی)

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلِيُّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ النَّوَاحِي مِنَ الشَّيْعَةِ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَاوُا فَسَالُوهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ عَنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَ عليه السلام وَلَهُ عَشْرُ سِنِينَ.

۷۔ ابراہیمؑ اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ امام محمد تقی علیہ السلام سے اطراف کے شیعوں نے ایک گروہ نے اذن چاہا۔ حضرت نے اجازت دی وہ لوگ آئے اور ایک ہی مجلس میں حضرت سے ۳۰ ہزار سوال کئے حضرت نے ان سب کے جوابات دیئے جب کہ آپ کی عمر صرف دس سال تھی۔

۸۔ عَمَلِيُّ بْنُ عَمِّيٍّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ دَعْبِلِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَرَ لَهُ بِشَيْءٍ فَأَخَذَهُ وَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: لِمَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ؟ قَالَ: ثُمَّ دَخَلْتُ بَعْدَهُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقَالَ لِي: تَأَذَّنْتَ.

۸۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے ایک چیز کا حکم دیا۔ میں نے الحمد للہ نہ کہا حضرت نے فرمایا۔ تم نے الحمد للہ کیوں نہ کہا۔ اس کے بعد جب میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے مجھے ایک چیز کا حکم دیا میں نے الحمد للہ کہا۔ فرمایا اب تم نے اب حاصل۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَمِّيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ حَدِّثْ بِنَالٍ فَرَجَ حَدَّثْتُ؟ فَقُلْتُ: مَاتَ عُمَرُ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، حَتَّى أَخَصَيْتَ لَهُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا يُسْرُّكَ لِحِثِّ خَافِيَا أَعْدُو إِلَيْكَ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَوْلَا تَنْذِي مَا قَالَ - لَعَنَهُ اللَّهُ - لِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَبِي؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: خَاطَبَهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ: أَطْلُكَ سَكْرَانًا فَقَالَ أَبِي: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّي أَمْسَيْتُ لَكَ صَائِمًا فَأَذِقْهُ طَعْمَ الْحَرْبِ وَذُلَّ الْأُسْرِ، قَوْلَ اللَّهِ إِنْ دَهَبَتْ الْآيَاتُ حَتَّى حُورِبَ مَالُهُ وَمَا كَانَ لَهُ ثُمَّ أَخَذَ أُسِيرًا وَهُوَ ذَا قَدْ مَاتَ لَارَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ أَذَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَمَا زَالَ يُدْبِلُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ أَعْدَائِهِ

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام تقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے محمد آل فرج غلام علی بن یقین کے لئے کوئی حادثہ پیش آیا۔ میں نے کہا عمر (فرج کا بیٹا) مر گیا۔ حضرت نے ۲۴ بار الحمد للہ کہا میں نے کہا اگر میں جانتا کہ یہ خبر آپ کو اتنا خوش کرے گی تو پھر بہت دیر تاہوا آتا۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اس ملعون نے میرے والد سے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا مجھے علم نہیں، فرمایا انھوں نے کسی معاملہ میں اس سے معاملہ کیا تو اس نے کہا آپ نشہ میں ہیں حضرت نے فرمایا خدا تو جانتا ہے کہ میں روزے سے ہوں پس اس کو حرب کا مزہ چکھا اور قید کی ذلت دے۔ پس بخدا چند ہی روز گزرے تھے کہ اس کا مال اور جو کچھ تھا وہ لٹ گیا اور وہ قید کر لیا گیا اور اب وہ مر گیا۔ خدا اس پر رحم نہ کرے۔ خدا نے اس

سے انتقام لیا اور ہمیشہ اس کے اولیاء اس کے دشمنوں سے بدلہ لیتے رہیں گے۔

۱۰۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَسْجِدِ الْمُسَيْبِ وَصَلَّى بِنَا فِي مَوْضِعِ الْقُبْلَةِ سَوَاءً، وَذَكَرَ أَنَّ السِّدْرَةَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ كَانَتْ يَابِسَةً، لَيْسَ عَلَيْهَا وَرَقٌ، فَدَعَا بِمَاءٍ وَتَهَيَّأَ تَحْتَ السِّدْرَةِ فَعَاشَتْ السِّدْرَةُ وَادْرَقَتْ وَحَمَلَتْ مِنْ غَايِهَا.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے مسجد مسیب میں امام محمد تقی کے ساتھ محراب مسجد میں نماز پڑھی روز نماز مغرب اس لئے ہے کہ مسافر اور مقیم سب کے لئے رکعات برابر ہیں (وہاں بیری کا ایک سوکھا درخت تھا حضرت نے پانی منگا کر اس درخت کے نیچے وضو کیا وہ ہر اس بھر اہو گیا اور ہر سال پھل دینے لگا۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ وَعُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ الْمُطَرِّفِ قَالَ: مَضَى أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَلِيَّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ دِرْهَمٍ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ذَهَبَ مَالِي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا كَانَ غَدًا فَاتْنِي وَلَبِئْسَ مَعَكَ مِيزَانٌ وَأَوْزَانٌ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لِي: مَضَى أَبُو الْحَسَنِ وَلَكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ دِرْهَمٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَرَفَعَ الْمُصَلَّى الَّذِي كَانَ تَحْتَهُ فَأَدَا تَحْتَهُ دَنَابِرُ قَدَقَعَهَا إِلَيَّ.

۱۱۔ مطرق کہتا ہے امام رضا علیہ السلام کا انتقال ہو گیا اور میرے ان پر چار ہزار درہم قرض تھے میں نے دل میں کہا کہ یہ میرا مال گیا امام محمد تقی علیہ السلام نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ امام رضا کا انتقال ہو گیا ہے اور تمہارے ان پر چار ہزار درہم ہیں وہ لے جاؤ۔ میں گیا تو حضرت نے اس مصلے کو اٹھایا جس پر بیٹھے تھے اس کے نیچے اتنے ہی درہم تھے حضرت نے وہ میرے حوالے کئے۔

۱۲۔ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَمِيرِيُّ جَمْعًا، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَّارٍ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُبِضَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ وَانْتَهَى عَشْرَ يَوْمًا، تَبَوَّعَنِي يَوْمَ الثَّلَاثِ لَيْسَتْ حُلُوفٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، عَاشَ بَعْدَ أَبِيهِ سَعَةً عَشَرَ سَنَةً إِلَّا خَمْسًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا.

۱۲۔ محمد بن سنان سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ۲۵ سال ۳ ماہ ۱۲ دن کی عمر میں ہوا اور روز سہ شنبہ ہجری ۲۲۰ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ اپنے والد ماجد کے بعد آپ ۲۵ روز کم ۱۹ سال زندہ رہے۔

ایک سو ایک سو ال باب

ذکر مولد امام علی نقی علیہ السلام

۱۲۱ (باب)

مَوْلِدُ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَالرِّضَا
وُلِدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلتَّحْفِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ . وَرَوَى أَنَّهُ وُلِدَ فِي
رَجَبِ سَنَةِ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ . وَمَضَى لِأَرْبَعٍ بَقِيَّةٍ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَ
مِائَتَيْنِ . وَرَوَى أَنَّهُ قُبِضَ عَلَيْهِ فِي رَجَبِ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ وَلَهُ أَحَدٌ وَأَرْبَعُونَ سَنَةً وَسِتَّةَ
أَشْهُرٍ ، وَأَرْبَعُونَ سَنَةً عَلَى الْمَوْلِدِ الْآخِرِ الَّذِي رَوَى ، وَكَانَ الْمُتَوَكِّلُ أَشْخَصَهُ مَعَ يَحْيَى بْنِ هَرَمَةَ
بْنِ أَعْيَنَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى سُرٍّ مَنْ رَأَى ، فَتَوَفَّيَ عَلَيْهِ بِهَا وَدُفِنَ فِي دَارِهِ . وَامْرَأَتُهُ وَلِدَتْ يُقَالُ
لَهَا سَمَانَةٌ .

۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ خَيْرَانَ الْأَسْبَاطِيِّ قَالَ : قَدِمْتُ
عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَدِينَةَ فَقَالَ لِي : مَا خَبَرُ الْوَائِقِ عِنْدَكَ ؟ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ خَلَفْتُهُ فِي
غَافِيَةٍ ، أَنَا مِنْ أَقْرَبِ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ ، عَهْدِي بِهِ مُنْذُ عَشْرَةِ أَيَّامٍ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنْ أَهْلَ
الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : إِنَّهُ مَاتَ ، فَلَمَّا أَنْ قَالَ لِي : إِنْ النَّاسُ عَلِمَتْ أَنَّهُ هُوَ ، ثُمَّ قَالَ لِي : مَا فَعَلَ جَعْفَرُ ؟
قُلْتُ : تَرَكْنَاهُ أَسْوَأَ النَّاسِ خَالًا فِي السِّجْنِ ، قَالَ : فَقَالَ أَمَّا إِنَّهُ صَاحِبُ الْأَمْرِ ، مَا فَعَلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ ؟
قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ النَّاسُ مَعَهُ وَالْأَمْرُ أَمْرُهُ ، قَالَ : فَقَالَ : أَمَّا أَنَّهُ شَوْمٌ عَلَيْهِ ، قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ
وَقَالَ لِي : لَا بُدَّ أَنْ تَجْعَلَ مَقَادِيرَ اللَّهِ تَعَالَى وَأَحْكَامَهُ ، يَا خَيْرَانُ ! مَاتَ الْوَائِقُ وَقَدْ قَعَدَ الْمُتَوَكِّلُ
جَعْفَرُ وَقَدْ قُتِلَ ابْنُ الزَّيَّاتِ ، فَقُلْتُ : مَنْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : بَعْدَ خُرُوجِكَ بِسِتَّةِ أَيَّامٍ .

حضرت کی ولادت ۱۵ ذی الحجہ ۲۱۲ھ میں ہوئی اور ایک روایت ہے کہ ماہ رجب المرجب ۲۱۴ھ کو پیدا ہوئے
اور ۴ جمادی الثانی ۲۵ھ میں انتقال ہوا۔ ایک روایت ہے کہ آپ کا انتقال رجب ۲۵ھ میں ہوا جبکہ آپ کی عمر ۴۱ سال
تھی اور ایک روایت کے مطابق ۴۰ سال ۶ ماہ ۶ متوکل عباسی نے یحییٰ بن ہرثمہ بن امین کے ساتھ آپ کو مدینہ سے سامرہ بلد یا

وہیں حضرت نے وفات پائی اور اپنے ہی گھر میں دفن ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ کنیز تھیں جن کا نام سہمانہ تھا۔
 اخیر ان کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے پوچھا واثق کا کیا حال ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے اس کو مع الخیر چھوڑا ہے میں اذروئے تعلق سب سے زیادہ قریب ہوں دس روز ہوئے کہ میں اس سے جدا ہوا ہوں۔ فرمایا اہل مدینہ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے۔ جب امام علیہ السلام نے یہ فرمایا تو میں سمجھ گیا کہ یہ حضرت ہی نے فرمایا ہے پھر فرمایا جعفر برا در واثق کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ قید خانہ میں برے حال سے ہے۔ فرمایا وہ صابہ حکومت ہو گا۔ پھر فرمایا محمد بن عبد المالک زیات کا کیا حال ہے میں نے کہا وہ بدستور سپہ سالار ہے اور لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اس کا حکم نافذ ہے فرمایا نحوست اس پر چھا گئی ہے یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا جو مقدرات الہیہ ہیں ان کا جاری ہونا ناگزیر ہے اسے نیزان واثق مر گیا اور اس کی جگہ متوکل جعفر بادشاہ بن گیا اور ابن زیات قتل کر دیا گیا۔ میں نے عرض کیا کب؟ فرمایا تیرے وہاں سے نکلنے کے چھ دن بعد۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ضَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فِي كُلِّ الْأُمُورِ أَرَادُوا إطفَاءَ نُورِكَ وَالتَّصْغِيرَ بِكَ، حَتَّى أَنْزَلُوكَ هَذَا الْخَانَ الْأَشْنَعِ، خَانَ الصَّغَالِيكِ ۖ فَقَالَ: هُبْنَا أَنْتَ يَا ابْنَ سَعِيدٍ ثُمَّ أَوْعَا بَيْنَهُ وَقَالَ: أَنْظِرْ فَنَنْظِرُ، فَإِذَا أَنَا بِرَوْضَاتِ آفَاقٍ وَرَوْضَاتِ بَاسِرَاتٍ، فَبَيْنَ خَيْرَاتِ عَطِرَاتٍ وَوَلَدَانِ كَأَتَهِنَّ اللَّوْلُؤُ الْمَكْنُونُ وَأَطْيَارُ وَطْنَاءٍ وَأَنْهَادُ تَقَوُّرٍ، فَخَارَ بَصْرِي وَحَسَرْتُ عَيْنِي، فَقَالَ: حَيْثُ كُنَّا فَهَذَا لَنَا عَيْنٌ، لَسْنَا فِي خَانَ الصَّغَالِيكِ.

۲۔ صالح بن سعید سے مروی ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہ دشمن دستوں وغیرہ آپ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور آپ کو بچوت کرنے کی سعی کرتے ہیں آپ کو اس بدترین گھر میں ہمان بلا کر مقیم کیا ہے جو حسان الصغالیہ یعنی محتاج خانہ ہے۔ حضرت نے فرمایا اے ابن سعید یہاں آؤ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ دیکھو، میں نے دیکھا کہ خوشنما ہیرے بھرے باغات ہیں ان میں حسین عورتیں خوشبو میں پیش اڑ رہی ہیں خوب صورت لڑکی چمکدار موتیوں کی طرح موجود ہیں، طیور خوشنوا ہیں خوب صورت ہرن ہیں، نہریں جاری ہیں میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ فرمایا ہمارے لئے یہ سامان ہر جگہ موجود ہے ہم محتاج خانہ میں نہیں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ الْجَلَّابِ قَالَ: اشْتَرَيْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَنَمًا كَثِيرَةً، فَدَعَانِي فَأَدْخَلَنِي مِنْ أَصْطَبِلِ ذَابِهِ إِلَى مَوْضِعٍ وَاسِعٍ لَا أَعْرِفُهُ، فَجَعَلْتُ أَقْرِئُ تِلْكَ الْغَنَمَ فِيمَنْ أَمَرَ بِي بِهِ، فَبَعَثَ إِلَيَّ أَبِي جَعْفَرُ

وَالْإِلَى وَالِدَيْهِ وَغَيْرِهَا مِمَّنْ أَمَرَنِي، ثُمَّ اسْتَأْذَنَهُ فِي الْإِنْصِرَافِ إِلَى بَغْدَادَ إِلَى وَالِدَيْهِ وَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ يُبَيِّنُ عَدَا عِنْدَنَا ثُمَّ تَنَصَّرْتُ قَالَ: فَأَقَمْتُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ أَقَمْتُ عِنْدَهُ وَبِتُ لَيْلَةَ الْأَضْحَى فِي رِوَايَ لَهُ، فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحْرِ أَنَا بَنِي فَقَالَ: يَا إِسْحَاقُ! قُمْ، قَالَ: فَقُمْتُ فَفَتَحَتْ عَيْنِي فَإِذَا أَنَا عَلَى بَابِي بِبَغْدَادَ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى وَالِدِي وَأَنَا فِي أَصْحَابِي، فَقُلْتُ لَهُمْ: عَزَّ فُتْ بِالْعُسْكَرِ وَخَرَجْتُ بِبَغْدَادَ إِلَى الْعَبِيدِ.

۳۔ اسحاق جلاب سے مروی ہے کہ میں نے سامرہ میں امام علی نقی علیہ السلام کے لئے بہت سی بکریاں قربانی کے لئے خریدیں۔ حضرت ایک وسیع اسبل میں لے گئے جس میں کبھی نہ دیکھا تھا پھر حضرت کے حکم کے مطابق ہر شخص کے نام کی بکری جدا کرنے لگا پھر حضرت نے مجھے امام محمد تقی اور ان کی والدہ وغیرہ کے پاس بھیجا۔ اس کے بعد میں نے حضرت سے بغداد واپس جانے اور اپنے والد سے ملنے کے لئے اجازت چاہی یہ یوم ترویہ تھا۔ حضرت نے فرمایا اکل ہمارے پاس رہو۔ پھر چلے جانا۔ میں پھر گیارہ یوم عرفہ میں حضرت ہی کے پاس رہا۔ صبح کو عید انہی تھی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت میرے پاس آئے اور فرمایا۔ اے اسحاق! میں کھڑا ہو گیا۔ آنکھ کھولی تو میں بغداد میں اپنے مکان کے دروازہ پر تھا اندر داخل ہو کر میں اپنے والد اور اعزہ سے ملا۔ میں نے ان سے کہا۔ عرفہ تو میں نے عسکر سامرہ میں کیا اور عید بغداد میں کی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَاهِرِيِّ قَالَ: مَرِضَ الْمُتَوَكِّلُ مِنْ خُرَاجٍ خَرَجَ بِهِ وَأَشْرَفَ مِنْهُ عَلَى الْهَلَاكِ، فَلَمْ يَجِسْ أَحَدٌ أَنْ يَسْتَشْفِيَهُ بِحَدِيثِهِ، فَتَدَرَّتْ أُمُّهُ إِنْ عُوْفِي. أَنْ تُحْمِلَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ مَالًا جَلِيلًا مِنْ مَالِهَا وَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ بْنُ خَافَانَ: لَوْ بَعَثْتَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَسَأَلْتَهُ فَإِنَّهُ لَا يَخْشَاكَ أَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ صِفَةٌ يَفْرُجُ بِهَا عَنْكَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ وَوَصَفَ لَهُ عِلَّتَهُ، فَرَدَّ إِلَيْهِ الرَّسُولُ بِأَنْ يُؤَخَّذَ كُسْبُ الشَّاةِ فَيُدَافَ بِمَاءٍ وَرَدٍ فَيُوضَعَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَجَعَ الرَّسُولُ وَأَخْبَرَهُمْ أَقْبَلُوا يَهْرُؤُونَ مِنْ قَوْلِهِ، فَقَالَ لَهُ الْفَتْحُ: هُوَ وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ وَأَحْضَرَ الْكُسْبَ وَعَمِلَ كَمَا قَالَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ فَقَلَبَهُ النَّوْمُ وَسَكَنَ، ثُمَّ انْفَتَحَ وَخَرَجَ مِنْهُ مَا كَانَ فِيهِ وَبُشِّرَتْ أُمُّهُ بِمَا فِيهِ، فَحَمَلَتْ إِلَيْهِ عَشْرَةَ آلَافٍ دِينَارٍ تَحْتَ خَاتِمِهَا، ثُمَّ اسْتَقَلَّ مِنْ عِلَّتِهِ فَسَعَى إِلَيْهِ الْبَطْحَانِيُّ الْعَلَوِيُّ بِأَنْ أُمُورًا تُحْمَلَ إِلَيْهِ وَسِلَاحًا، فَقَالَ لِسَعِيدِ الْحَاجِبِ: أَهْجُمُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَخُذْنَا تَحْدَ عِنْدَهُ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالسِّلَاحِ وَاحْمِلْهُ إِلَيَّ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: فَقَالَ لِي سَعِيدُ الْحَاجِبِ: مِثْرُ إِلَى دَارِهِ بِاللَّيْلِ وَمَعِيَ سَلْمٌ فَصَدَدْتُ السَّطْحَ، فَلَمَّا تَرَلْتُ عَلَى بَعْضِ الدَّرَجِ فِي الظُّلْمَةِ لَمْ أَدْرِ كَيْفَ

أَصِلْ إِلَى الدَّارِ ، فَأَذَانِي يَا سَعِيدُ ! مَكَانَكَ حَتَّى يَأْتُوكَ بِشَمْعَةٍ ، فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَتَوْنِي بِشَمْعَةٍ ، فَتَزَلْتُ فَوَجَدْتُهُ عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوفٍ وَقَلَنْسُوءَةٌ مِنْهَا وَسَجَادَةٌ عَلَى حَصِيرَيْنِ يَدَيْهِ ، فَلَمْ أَشْكُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي ، فَقَالَ لِي : دُونَكَ الْبُيُوتُ فَدَخَلْتُهَا وَفَتَشَّشْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ فِيهَا شَيْئًا وَ وَجَدْتُ الْبَدَنَةَ فِي بَيْتِهِ مَخْتُومَةً بِخَاتَمِ أُمِّ الْمُتَوَكِّلِ وَ كِبَسًا مَخْتُومًا وَقَالَ لِي : دُونَكَ الْمُصَلَّى ، فَرَفَعْتُهُ فَوَجَدْتُ سَيْفًا فِي جُفَيْنٍ غَيْرِ مُلَبَّسٍ ، فَأَخَذْتُ ذَلِكَ وَصِرْتُ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ أُمِّهِ عَلَى الْبَدَنَةِ بَعَثَ إِلَيْنَا فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ ، فَأَخْبَرَنِي بَعْضُ خَدَمِ الْخَاصَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ : كُنْتُ قَدْ نَذَرْتُ فِي عِلَّتِكَ لَمَّا آيَسْتُ مِنْكَ إِنْ عُوِفْتُ حَمَلْتُ إِلَيْهِ مِنْ مَالِي عَشْرَةَ آلَافٍ دِينَارٍ فَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِ وَهَذَا خَاتَمِي عَلَى الْكَبَسِ وَفَتَحَ الْكَبَسَ الْآخَرَ فَإِذَا فِيهِ أَرْبَعُمِائَةٍ دِينَارٍ قَصُمُ إِلَى الْبَدَنَةِ بَدَنَةً أُخْرَى وَأَمَرَنِي بِحَمَلِ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَحَمَلْتُهُ وَرَدَدْتُ السَّيْفَ وَالْكَبَسَيْنِ وَقُلْتُ لَهُ : يَا سَيِّدِي عَزَّ عَلَيَّ ، فَقَالَ لِي : سَتَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيْ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ .

۴- دہلی کہتا ہے کہ متوکل کے دل نکلا جس کی تکلیف سے وہ مرنے کے قریب ہو گیا کسی کو اتنی جسارت نہ ہوتی تھی کہ نشتر سے شکاف دے دے۔ اس کی ماں نے نذر کی کہ اگر شفا ہو جائے گی تو اپنے مال سے بہت سال حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو دے گی۔ فسح ابن حنقان وزیر متوکل نے متوکل سے کہا کسی امام کے پاس بھیجا جائے اور علاج کئے کہا جائے مگر ان کے پاس کوئی ایسا علاج ہو کہ جس سے آپ کو سکون حاصل ہو جائے۔ چنانچہ ایک آدمی امام علیہ السلام کے پاس بھیجا اور اس نے حال بیان کیا وہ شخص روٹ کر آیا اور کہا امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بکری کی میٹنی کو عرق گلاب میں ملایا جائے اور لگدی بنا کر دل پر رکھی جائے۔ لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا۔ فسح نے کہا ایسا نہ کرو! علم زمانہ ہیں جو کچھ فرمایا ہے اس کا اثر جانتے ہیں پس میٹنی منگو اگر حسب فرمودہ امام علیہ السلام کیا گیا جب لگدی کو پھوڑ پر رکھا تو نیند غالب ہوئی اور سکون ملا اور پھوڑا پھوٹ گیا اور مواد باہر آگیا۔

اس کی ماں کو صحت کی بشارت دی گئی اس نے حضرت کے پاس دس ہزار دینار بھیجے اور اپنی ہر لگا دی جب متوکل اچھا ہو گیا تو بطی کے ایک علوی نے کہا کہ امام کے پاس لوگ ہتھیار اور مال لاتے ہیں اس نے اپنے دربان حاجب سے کہا کہ رات کو چھاپہ مارو اور جو کچھ گھر میں ہو اسے لے آؤ از قسم مال و ہتھیار، امیراہم بن محمد رادی ہے کہ مجھ سے سعید حاجب نے کہا میں رات کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے گھر گیا میرے ساتھ سیر طریقی تھی۔ میں چھت پر چڑھا۔ جب میں اترتا تو تاریکی کی وجہ سے مجھے زینہ نظر نہ آیا اور سمجھ میں نہ آیا کہ گھر میں کیسے پہنچوں۔ حضرت نے آواز دی مے سعید ٹھہر جا شمع آتی ہے۔ میں ٹھہر گیا۔ شمع آئی تو میں گھر کے اندر گیا۔ دیکھا کہ حضرت اونی جبہ پہنے ہیں اور اسی کی ٹوپی ہے اور بورے کا

مصلیٰ ہے مجھے یقین ہو کہ حضرت نماز پڑھ رہے تھے۔ مجھ سے فرمایا۔ گھر کے سب حقہ تیرے سامنے ہیں میں نے کون نہ تلاش کیا۔ سوئے اس کے کچھ نہ پایا کہ متوکل کی ماں کی چند ہر کردہ ہمایاں اور ایک تھیلہ ہر کردہ تھا۔ فرمایا اس مصلیٰ کو سہی اٹھا کر دیکھ لو میں نے دیکھا تو ایک تلوار کپڑے میں لپیٹی ہوئی بے نیام تھی یہ سب بے متوکل کے پاس گیا۔ جب اس نے ہمایوں پر اپنی ماں کی ہر دیکھی تو اس کے پاس کسی کو بھیجا۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے ایک خاص خادم نے خبر دی کہ اس نے کہا۔ میں جب تیری بیساری سے مایوس ہوگئی تھی یہ نذر مانی تھی کہ جب تجھ کو شفا ہو جائے گی تو میں امام علی نقی کو دس ہزار دینار دے دوں گی۔ چنانچہ میں نے بھیجا اور دیکھا کہ میری ہی ہے اور جب تھیلہ کھولا تو اس میں چار ہزار دینار تھے۔ متوکل نے ایک ہمایاں کا اور اضافہ کر کے مجھ سے کہا۔ اسے حضرت کے پاس لے جا۔ میں وہ دونوں تھیلے اور تلوار لے کر حضرت کے پاس آیا اور حضرت سے کہا۔ میرے اوپر اپنا پہلا آناشاق تھا۔ فرمایا ظلم کرنے والے عنقریب جان لیں گے کہ ان کا حشر کیا ہوا۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ مُجْهَدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْتَوَفَلِيِّ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ: إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَتَبَ إِلَيْهِ يَأْخُذُ: أَجْمَعُ أَمْرًا وَحَدَّ حَدِّكَ (۱) قَالَ: فَأَنَا فِي جَمْعِ أَمْرِي [وَأَنْتَ أَدْرِي مَا كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ] حَتَّى وَرَدَ عَلَيَّ رَسُولٌ حَمَلَنِي مِنْ مِصْرَ مُقْبِلاً وَصَرَّبَ عَلَيَّ كُلَّ مَا أَمْلِكُ وَكُنْتُ فِي السَّجْنِ ثَمَانِ سِنِينَ، ثُمَّ وَرَدَ عَلَيَّ مِنْهُ فِي السَّجْنِ كِتَابٌ فِيهِ: يَا مُحَمَّدُ لَا تَنْزِلْ فِي نَاحِيَةِ الْجَانِبِ الْقَرِيبِ، فَقَرَأْتُ الْكِتَابَ فَقُلْتُ: يَكْتُبُ إِلَيَّ بِهَذَا وَأَنَا فِي السَّجْنِ، إِنَّ هَذَا لَعَجَبٌ، فَمَا مَكَّنْتُ أَنْ خُلِّيَ عَنِّي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ. قَالَ: وَكَتَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ عَنْ ضِيَاعِهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَوْفَ تُرَدُّ عَلَيْكَ وَ مَا يَصْرُكَ أَنْ لَا تُرَدَّ عَلَيْكَ، فَلَمَّا شَخَّصَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ إِلَى الْعَسْكَرِ كَتَبَ إِلَيْهِ بِرَدِّ ضِيَاعِهِ وَمَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ، قَالَ: وَكَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَسْأَلُهُ الْخُرُوجَ إِلَى الْعَسْكَرِ، فَكَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِشَاوَرِهِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَخْرِجْ فَإِنَّ فِيهِ فَرْجَكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، فَخَرَجَ: فَلَمَّ يَلْبَثُ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى مَاتَ

۵۔ علی بن محمد زوشلی سے مروی ہے کہ مجھ سے محمد بن الفرج نے کہا کہ ابو الحسن علیہ السلام نے اسے لکھا۔ اے محمد جو تیرا اثنا ہے اسے جمع کر اور احتیاط سے رہ۔ وہ کہتا ہے۔ میں اپنا سامان جمع کرنے لگا لیکن میری سمجھ میں نہ آیا کہ حضرت نے ایسا کیوں لکھا میرے پاس دیکھ دن بعد بادشاہ کا پیغام بر آیا اور مجھے قید کر کے مصر لے چلا اور میری املاک پر قبضہ کر لیا اور میں قید خانہ میں آٹھ سال رہا۔ قید خانہ میں حضرت کا خط پھر ملا اس میں لکھا تھا۔ اے محمد مغرب کی سمت منزل نہ کرنا، میں نے خط پڑھا۔ دل میں کہا جب میں قید خانہ میں ہوں تو حضرت نے یہ خط کیوں لکھا۔ بڑے تعجب کا مقام ہے۔ چند روز بعد میں رہا ہو گیا۔ الحمد للہ،

محمد بن الفرغ نے اپنی زمینوں کے متعلق حضرت سے سوال کیا۔ آپ نے اسے لکھا کہ عنقریب اسے واپس مل جائیں گی اور اگر نہ بھی ملیں گی تو تجھے نقصان نہ ہوگا اور وہ اس سے پہلے ہی مر گیا۔ احمد بن خضیب نے محمد بن الفرغ سے درخواست کی کہ وہ مقام عسکر سے باہر نکل جائے۔ اس نے امام علی نقی سے مشورہ کیا۔ آپ نے لکھا۔ تم باہر چلے جاؤ انشاء اللہ اس میں تمہارے لئے بہتری ہوگی چنانچہ وہ وہاں سے نکل آئے اور کچھ عرصہ بعد انتقال کیا۔

۶- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو يَعْقُوبَ قَالَ : رَأَيْتُهُ - يَعْنِي مُحَمَّدًا - قَبْلَ مَوْتِهِ بِالْعَسْكَرِ فِي عَشِيَّةٍ وَقَدْ اسْتَقْبَلَ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ وَاعْتَدَلَ مِنْ عَدِيٍّ، فَقَدَحْتُ إِلَيْهِ عَائِدًا بَعْدَ أَيَّامٍ مِنْ عِلَّتِهِ وَقَدْ تَعَلَّ ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ يَتُوبَ فَأَخَذَهُ وَادْرَجَهُ وَوَضَعَهُ تَحْتَ رَأْيِهِ ، قَالَ : فَكَيْفَ فِيهِ . قَالَ أَحْمَدُ : قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ : رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ ابْنِ الْخَضِيبِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْخَضِيبِ : سِرْ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ الْمُقَدَّمُ فَمَالَيْتَ إِلَّا أَزْبَعَهُ أَيَّامَ حَتَّى وَضَعَ الدَّهْقُ عَلَى سَاقِ ابْنِ الْخَضِيبِ ثُمَّ نَعِيَ . قَالَ : وَرَوَيْ عَنْهُ حَنْ أَلَحَّ عَلَيْهِ ابْنُ الْخَضِيبِ فِي الدَّارِ النَّبِيِّ يَطْلُبُهَا مِنْهُ ، بَعَثَ إِلَيْهِ لَا قُعْدَنَ بِكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَقْعَدًا لَا يَتَّبَعِي لَكَ بَاقِيَةً ، فَأَخَذَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَدِهِ الْإِيَّامَ

۶- احمد بن محمد نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابو یعقوب نے کہ میں نے ملاقات کی محمد سے عسکر میں اس کے مرنے سے پہلے وہ امام علی نقی علیہ السلام کے استقبال کو آیا تھا جب حضرت سامرہ وارد ہوئے تھے حضرت نے اس کی طرف دیکھا۔ دوسرے روز وہ بیمار ہو اب اس کی عیادت کے لئے گیا۔ چند روز بعد اس نے بیان کیا کہ حضرت نے اس کے پاس ایک کپڑا بھیجا۔ اس نے لے لیا اور لپیٹ کر اس کو سر کے نیچے رکھ لیا۔ اسی میں اس کو کفنایا گیا۔ احمد نے روایت کی ہے کہ ابو یعقوب نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن کو ابن خضیب کے ساتھ دیکھا۔ اس نے کہا۔

آپ جاییے فرمایا۔ تو مجھ سے پہلے جانے لگا۔ چار روز نہ گزرے کہ ابن خضیب دسروں اور سلطنت عباسیہ کا بیر شکنجہ میں دسے دیا گیا پھر اس کے مرنے کی خبر آگئی۔ احمد نے ابو یعقوب سے روایت کی ہے کہ جب ابن خضیب نے امام علیہ السلام سے ہجر مکان مسکونہ خالی کرنے کو کہا تو آپ نے اس سے کہلا بھیجا کہ خدا تیرے لئے کوئی جگہ باقی نہ چھوڑے گا۔ پس چند ہی روز بعد حکومت کے عتاب میں آگیا اور وہ شکنجہ میں آگیا۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : أَخَذْتُ نُسْخَةَ كِتَابِ الْمُتَوَكِّلِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّالِثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ يَحْيَى بْنِ هَرْمَةَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ وَهَذِهِ نُسْخَتُهُ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَارِفٌ بِقُدْرِكَ ، رَاجِعٌ لِعَرَابَتِكَ ، مُوجِبٌ لِحَقِّكَ ،

يَقْدِرُ مِنَ الْأُمُورِ فِيكَ وَفِي أَهْلِ بَيْتِكَ مَا أَصْلَحَ اللَّهُ بِهِ خَالِكَ وَخَالَهُمْ وَكَثَبَتْ بِهِ عِرَكَ وَعِرَهُمْ
وَأَدْخَلَ الْيَمْنَ وَالْأَمْنَ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ ، يَنْتَهِي بِذَلِكَ رِضَا رَبِّهِ وَأَدَاءُ مَا أَفْتَرَمَ عَلَيْكَ وَفِيهِمْ
وَقَدْ رَأَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَرْفَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَمَّا كَانَ يَتَوَلَّاهُ مِنَ الْحَرْبِ وَالصَّلَاةِ بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ
وَالْفَتْحِ إِذْ كَانَ عَلَى مَا ذَكَرْتَ مِنْ جِهَالِيَةٍ بِحَقِّكَ وَاسْتِخْفَافٍ بِقُدْرِكَ وَعِنْدَ [نَا] مَا قَرَفَكَ بِهِ وَنَسَبَكَ إِلَيْهِ
مِنْ الْأَمْرِ الَّذِي قَدْ عَلِمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَرَاءَتَكَ مِنْهُ وَصَدَقَ نَيْبُكَ فِي تَرْكِ مُحَاوَلَتِهِ وَأَنَّكَ لَمْ تُؤْهِلْ
نَسَبَكَ لَهُ وَقَدْ وَلَّى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ يَلِي مِنْ ذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاضِي وَأَمْرُهُ بِإِكْرَامِكَ وَتَجْلِيلِكَ
وَالْإِتِّبَاءِ إِلَى أَمْرِكَ وَرَأْيِكَ بِالتَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ وَالْإِثْبَاتِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ بِذَلِكَ ، وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مُشْنَقُ إِلَيْكَ
يُحِبُّ إِحْدَاثَ الْعَهْدِ بَيْنَكَ وَالنَّظَرَ إِلَيْكَ ، فَإِنْ نَشِطْتَ لِنَارَتِهِ وَالْمَقَامِ قَبْلَهُ مَا رَأَيْتَ شَخْصَةً مَنْ أَحْبَبَتْ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ وَمَوَالِيكَ وَحَشَمِكَ عَلَى مُهْلَةٍ وَطَمَائِنَةٍ ، تَرْحُلُ إِذَا شِئْتَ وَتَنْزِلُ إِذَا شِئْتَ وَتَسِيرُ كَيْفَ
شِئْتَ وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ يَكُونَ يَحْيَى بْنُ هَزْمَةَ مَوْلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ مِنْ مَعَهُ مِنَ الْجُنْدِ مُشِيعِينَ
لَكَ ، يَرْحَلُونَ بِرَحِيلِكَ وَيَسِيرُونَ بِسِيرِكَ فَلَا مَرُوفِي ذَلِكَ إِلَيْكَ حَتَّى تُؤَافِيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا أَحَدٌ مِنْ
إِخْوَتِهِ دَوْلِدِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَخَاصَّتِهِ الْطُفْ مِنْهُ مَسْرُورَةٌ وَلَا أَحْمَدٌ لَهُ أُمْرَةٌ وَلَا هُوَ لَهُمْ أَنْظَرُ وَعَلَيْهِمْ أَشْفَقُ
وَرَبُّهُمْ أَزَبُّ وَإِلَيْهِمْ أَسْكَنُ مِنْهُ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، وَكُتِبَ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ۲۷۳ھ میں یحییٰ بن ہزیم سے وہ خط لیا جو متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کے نام لکھا تھا جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد امیر المؤمنین آپ کے حق کا عارف ہے اور آپ کی قربت کا رعایت کرنے والا ہے اور قبول کرنے والا ہے آپ کے حق کا جو آپ کے اور آپ کے اہل بیت کے لئے ہے تاکہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لئے باوٹ اصلاح ہو اور آپ کی اور ان کی عزت باقی رہے اور آپ اور وہ برکت اور سلامتی کے ساتھ زندگی بسر کریں، میرا مقصد اس سے اپنے رب کی رضا حاصل کرنا ہے اور آپ کے بعد آپ کے اہل بیت کے متعلق جو میرا فرض خدا نے قرار دیا ہے، اسے پورا کروں۔ امیر المؤمنین نے مناسب سمجھا ہے برطرف کر دینا عبداللہ بن محمد کا جو مدینہ رسول میں جنگ اور نماز پڑھنے کا ذمہ دار تھا کیونکہ جیسا آپ نے ذکر کیا ہے اس نے اپنی جہالت سے آپ کے حق کا انکار کیا ہے اور آپ کی قدر و منزلت کو گھٹایا ہے اور ایسی باتیں آپ سے منسوب کی ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ آپ کی ذات اُن سے بڑی ہے اور ایسے ارادوں کے ترک میں آپ کی نیت بھی ہے اور آپ نے اس کے لئے اپنے نفس کو آمادہ نہیں کیا۔

اور امیر المؤمنین نے ان امور پر غور کر کے محمد بن فضل کو عبد اللہ بن محمد کی جگہ دیا ہے کہ وہ آپ کی تعظیم و تکریم پوری طرح بجالائے اور آپ کے حکم و رائے پر عمل کرے اور ایسا کر کے خدا اور امیر المؤمنین سے تقرب حاصل کرے۔ امیر المؤمنین کو آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق ہے وہ عہد محبت کو تازہ کرنا چاہتا ہے اور اس کی نظر آپ کی طرف ہے اگر آپ اس کی ملاقات سے خوش ہوں اور اس کے پاس قیام پسند کریں تو آپ اپنی آگے کے مطابق معان کے جن کو آپ اپنے خاندان میں دوست رکھتے ہیں یا جو آپ کے نوکر چاکر ہوں پوری فرصت اور اطمینان کے ساتھ چلے آئیں آپ کو پورا اختیار ہوگا جب چاہیں روانہ ہوں جہاں چاہیں اثنائے سفر میں منزل کریں جب چاہیں وہاں سے کوچ کریں۔ اگر آپ پسند کریں تو یحییٰ بن ہرثمہ غلام امیر المؤمنین اور اس کے ساتھ والے فوجی آپ کے پیچھے پیچھے چلتے اور منزلوں پر قیام کرتے رہیں یہ سب آپ کی رائے پر موقوف ہے یہاں تک کہ میرے پاس پہنچ جائیں جب آپ یہاں پہنچیں گے تو میرے بھائی، میرے لڑکے، میرے خاندان والے اور نوکر چاکر اذروئے منزلت آپ پر سب سے زیادہ مہربان اور آپ کے افعال کے مداح سب سے زیادہ آپ پر نظر رکھنے والے سب سے زیادہ آپ پر شفیق و مہربان ہوں گے اور آپ کے خاندان والوں کے لئے انشاء اللہ سب سے زیادہ باعث مسکونہ و اطمینان ثابت ہوں گے۔ یہ خط لکھا ہے ابراہیم النعمانی نے اور درود و سلام ہو محمد و آل محمد پر۔

(ایسے ایسے جیلوں سے ہمارے آئینہ کو بلایا جاتا تھا اور جب وہ آجاتے تھے تو ان پر قلم و ستم کے پہاڑ گر جاتے تھے اور قید و بند میں رکھ کر آخر کار ہرے ہلاک کئے جاتے تھے۔)

۸ - الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ الْمُنْشِي يَعْقُوبُ بْنُ نَاسِرٍ قَالَ : كَانَ الْمُتَوَكِّلُ يَقُولُ : وَيَحْكُمُ قَدْ أَغْيَانِي أَمْرُ ابْنِ الرِّضَا ، أَيْ أَنْ يَشْرَبَ مَعِيَ أَوْ يُنَادِيَ بِي أَوْ أَحَدٌ مِنْهُ فُرْصَةً فِي هَذَا ، فَقَالُوا لَهُ : فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مِنْهُ هَذَا أَخُوهُ مُوسَى قَصَافٌ عَزَّافٌ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَتَعَشَّقُ ، قَالَ : ابْعَثُوا إِلَيْهِ فَجِئْتُوا بِهِ حَتَّى نُمَوَّهَ بِهِ عَلَى النَّاسِ وَ نَقُولَ ابْنُ الرِّضَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَ اشْخَصَ مَكْرَمًا وَ تَلَقَّاهُ جَمِيعُ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقَوَادِ وَالنَّاسُ عَلَى أَنَّهُ إِذَا وَافَى أَقْطَعَهُ قُطْعَةً وَبَنَى لَهُ فِيهَا وَحَوْلَ الْخَمَارَيْنِ وَالْقِيَانِ إِلَيْهِ وَوَصَلَهُ وَبَرَّ وَجَعَلَ لَهُ مَنَزَلًا سَرِيًّا حَتَّى يَزُورَهُ هُوَ فِيهِ ، فَلَمَّا وَافَى مُوسَى تَلَقَّاهُ أَبُو الْحَسَنِ فِي قَنْطَرَةٍ وَجَنَافٍ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُتَلَقَّى فِيهِ الْغَادِمُونَ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَوَفَّاهُ حَقَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَحْضَرَكَ لِتَهْنِكَ وَيَضَعُ مِنْكَ فَلَا تَقَرَّ لَهُ أَتَكَ شَرِبْتَ نَبِيذًا قَطُّ ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى : فَإِذَا كَانَ دَعَانِي لِهَذَا فَمَا حَبْلَتِي ؟ قَالَ : فَلَا تَضَعُ مِنْ قَنْدَرِكَ وَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّمَا أَرَادَ هَتَكَ ، فَأَبَى عَلَيْهِ فَكَرَّرَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ لَا يُجِيبُ قَالَ : أَمَّا إِنَّ هَذَا مَجْلِسٌ لَا تَجْمَعُ أَنْتَ وَهُوَ عَلَيْهِ أَبَدًا ، فَأَقَامَ ثَلَاثَ سِنِينَ ، يُبَكِّرُ كُلَّ يَوْمٍ فَيَقَالُ لَهُ : قَدْ

تَشَاعَلَ الْيَوْمَ قَرُوحٌ ، فَيَرُوحُ قَبِيلُ : قَدْ سَكَرَ فَبَكَرَهُ ، فَيَبْكُرُ قَبِيلُ : شَرِبَ دَوَاءً ، فَمَا ذَاكَ عَلَى هَذَا ثَلَاثَ سِنِينَ حَتَّى قُتِلَ الْمُتَوَكِّلُ وَلَمْ يَجْنِمْ مَعَهُ عَلَيْهِ .

۸۔ رادی کہتا ہے کہ متوکل نے اپنے درباریوں سے کہا اے ہوتم پر تم کوئی تدبیر میری پریشانی دور کرنے کی نہیں کرتے۔ امام علی نقی نے مجھے عاجز کر رکھا ہے نہ تو وہ میرے ساتھ شراب پیتے ہیں نہ میری صحبت میں بیٹھتے ہیں نہ اس معاملے میں وہ کوئی فرصت کا وقت نکالتے ہیں انھوں نے کہا یہ نہ سہی، ان کے بھائی موسیٰ سہی جو نہایت لالچالی اور عیاش آدمی ہیں۔ شراب پیتے ہیں عشق بازی بھی کرتے ہیں (جب ان کی یہ بدکرداری مشہور ہوئی تو آپ کو اور ہم کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ ایسے ہی ان کے بھائی ہیں، متوکل نے کہا اسے بلاؤ تاکہ اس کی وجہ سے ہم دھوکہ دے سکیں، لوگوں میں یہ پردہ پیگنڈہ کریں کہ یہ بھی ابن الرضا ہیں۔ پس ان کو خط لکھا گیا اور بڑی عورت سے بلایا گیا۔ تمام بنی ہاشم، سرداران لشکر اور عام لوگوں کو انھوں نے بتایا کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو زمین کا کوئی حصہ ان کے نام الاٹ کیا جائے گا اور اس پر عمارت بنوائی جائے گی شراب خوردوں اور گانے بجانے والی عورتوں کو ان کے پاس رکھا جائے گا اور بہت سی مراعات حاصل ہوں گی اور ایسا شاندار مکان ملے گا جس میں متوکل اس کے پاس آئے جائے موسیٰ بیٹے تو امام علی نقی علیہ السلام ان سے وصیف کے مقام پر ملے جہاں آنے والوں کا فریضہ قدم کیا جاتا تھا۔ آپ نے سلام کر کے پورا حق تعظیم ادا کیا اور فرمایا۔ اس شخص (متوکل) نے تم کو ذلیل کرنے کے لئے بلایا ہے تاکہ تمہارے مرتبے کو بھی پست کرے۔ تم ہرگز اس کا اقرار نہ کرنا کہ میں نے کبھی شراب پی ہے موسیٰ نے کہا اگر اس نے بلایا ہی اس لئے ہے تو؟ فرمایا دیکھو اپنی آبروریزی نہ کرنا اس نے تمہاری ہتک کا ارادہ کیا ہے۔ موسیٰ نے حضرت کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت نے مکر سمجھایا۔ جب کوئی جواب نہ دیا تو فرمایا۔ دیکھو، تمہیں اور اسے ایک جگہ بیٹھنے کا موقع ہی نہ ملے گا۔ موسیٰ تین سال رہے ہر روز صبح کو جلتے تھے اور دربان یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ آج بادشاہ زیادہ مشغول ہے شام کو جاتے تو وہ کہتا، شراب میں مست ہیں، صبح جاتے تو معلوم ہوتا دو اکھلے پڑے ہیں غرض اسی طرح تین سال گزر گئے اور اس سے ملنے کا موقع نہ ملا۔

۹۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : مَرَضْتُ فَدَخَلَ الطَّبِيبُ عَلَيَّ لِيَلَّا قَوْصَفَ لِي دَوَاءً . بَلِيلٌ أَحَدُهُ كَذَا وَ كَذَا يَوْمًا فَلَمْ يُمْكِنْتَنِي ، فَلَمْ يَخْرُجِ الطَّبِيبُ مِنَ الْبَابِ . نَحْسِي وَرَدَّ عَلَيَّ نَصْرٌ بِقَارُورَةٍ فِيهَا ذَلِكَ الدَّوَاءُ بِعَيْنِيهِ فَقَالَ لِي : أَبُوالْحَسَنِ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ خُذْ هَذَا الدَّوَاءَ كَذَا وَ كَذَا يَوْمًا فَأَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُهُ فَبَرَأْتُ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ : يَا أَبَى الطَّاعِنِ أَيْنَ الْغُلَاءُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ .

۹۔ راوی حدیث محمد بن علی نے بیان کیا کہ خبر دی مجھے زید بن علی بن الحسین بن زید نے کہ میں بیمار تھا۔ طبیب آیا رات کے وقت اور ایک دوا کے متعلق کہ اسے دن میں ایسے ایسے استعمال کرنا۔ میرے لئے ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ طبیب دروازہ سے نکلا ہی تھا کہ نصر ایک شیشی لے کر آیا۔ جس میں وہی دوا تھی۔ اس نے کہا امام علی نقی علیہ السلام نے سلام کہا ہے اور پیغام دیا ہے کہ اسے دن میں اس طرح استعمال کرنا۔ میں نے لے لیا اور پیا۔ مجھے شفا ہو گئی۔ محمد بن علی نے کہا کہ مجھ سے زید بن علی نے کہا کہ طعن کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ شیعوں فالیدوں کی حدیث ہے کہ وہ آئندہ کو عالم الغیب جانتے ہیں انھیں آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ مکاشفہ نہیں بلکہ قرآن سے استنباط ہے۔

ایک سو بائیسواں باب

ذکر مولد امام حسن عسکری علیہ السلام

(باب ۱۲۲)

مَوْلِدُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وُلِدَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ [وَفِي سُحْحَةٍ أُخْرَى فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْآخِرِ] سَنَةِ اثنین و

ثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ. وَفِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِثَمَانِ لِبَالِ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْآوَّلِ سَنَةِ سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَذُو فَنٍ فِي دَارِهِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ بِسُرٍّ مَنْ رَأَى وَامَّةً أُمٌّ وَلَيْدٍ يُقَالُ لَهَا : حَدِيثٌ ، [وَقِيلَ : سُوْسَنٌ] .

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ وَنَحْوُهُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُمَا قَالُوا : كَانَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَافَانَ عَلَى الصِّيَاغِ وَالْخَرَّاجِ بِقُمْ فَجَرَى فِي مَجْلِسِهِ يَوْمًا ذِكْرُ الْعَلَوِيَّةِ وَمَذَاهِبِهِمْ وَكَانَ شَدِيدَ النَّسَبِ فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ وَلَا عَرَفْتُ بِسُرٍّ مَنْ رَأَى رَجُلًا مِنَ الْعَلَوِيَّةِ مِثْلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ الرَّضَا فِي هَذِهِ وَسُكُونِهِ وَعَفَافِهِ وَتَبْلِهِ وَكَرَمِهِ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَبَنِي هَاشِمٍ وَتَقْدِيمِهِمْ إِيَّاهُ عَلَى ذَوِي السِّنِّ مِنْهُمْ وَالْحَطَرِ وَكَذَلِكَ الْقَوَادِرُ وَالْوَرَاءُ وَغَامَةِ النَّاسِ ، فَإِنِّي كُنْتُ يَوْمًا قَائِمًا عَلَى رَأْسِ أَبِي وَهُوَ يَوْمٌ مَجْلِسُ لِلنَّاسِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ حُجَّابُهُ فَقَالُوا : أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنُ الرَّضَا بِالْبَابِ ، فَقَالَ بِصَوْتٍ غَالٍ : ائْذَنُوا لَهُ ، فَتَعَجَّبْتُ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ جَسَرُوا يَكْتُمُونَ رَجُلًا عَلَى أَبِي يَحْضُرُهُ

وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا خَلِيفَةُ أَوْ وَلِيُّ عَهْدٍ أَوْ مِنْ أَمَرَ السُّلْطَانُ أَنْ يُكْتَسَى ، فَدَخَلَ رَجُلٌ أَسْمَرُ ،
 حَسَنُ الْقَامَةِ ، جَمِيلُ الْوَجْهِ ، جَيِّدُ الْبَدَنِ ، حَدَّثَ السِّنَّ ، لَهُ جَلَالَةٌ وَهَيْبَةٌ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ أَبِي
 قَامَ يَمْشِي إِلَيْهِ خَطَاً وَلَا أَعْلَمُهُ فَعَلَ هَذَا بِأَحَدٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقَوَادِ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ غَانَقَهُ وَقَبَلَ
 وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ وَأَخَذَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسَهُ عَلَى مُصَلًّى الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ وَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ مُقْبِلًا عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ
 وَجَعَلَ يَكَلِّمُهُ وَيُقَدِّمُ بَيْنَهُمَا أَنَا مُتَعَجِّبٌ مِمَّا أَرَى مِنْهُ إِذْ دَخَلَ [عَلَيْهِ] الْحَاجِبُ فَقَالَ : الْمُؤَقَّقُ
 قَدْ جَاءَ وَكَانَ الْمُؤَقَّقُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَبِي تَقَدَّمَ حُجَابَهُ وَخَاصَّةً قَوَادِمَ ، فَقَامُوا بَيْنَ مَجْلِسِ أَبِي وَ
 بَيْنَ بَابِ الدَّارِ سِمَاطِينَ إِلَى أَنْ يَدْخُلَ وَيُخْرَجَ فَلَمْ يَزَلْ أَبِي مُقْبِلًا عَلَى أَبِي تَحِيَّةً يُحَدِّثُهُ حَتَّى
 نَظَرَ إِلَى غُلَامَانِ الْخَاصَّةِ فَقَالَ حَبِيبُ إِذَا شِئْتَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِذَاكَ ، ثُمَّ قَالَ لِحُجَابِهِ : خُذُوا بِخَلْفِ
 السِّمَاطِينَ حَتَّى لَا يَرَاهُ هَذَا - يَعْنِي الْمُؤَقَّقُ - ، فَقَامَ وَقَامَ أَبِي وَغَانَقَهُ وَمَضَى ، فَقُلْتُ لِحُجَابِ أَبِي
 وَغُلَامَيْهِ : وَيَلَكُمْ مَنْ هَذَا الَّذِي كَسَبْتُمُوهُ عَلَى أَبِي وَفَعَلَ بِهِ أَبِي هَذَا الْفِعْلَ ، فَقَالُوا : هَذَا عَلَوِيُّ
 يُقَالُ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُعْرَفُ بِابْنِ الرَّضَا فَازْدَدْتُ تَعَجُّبًا وَلَمْ أَرَلْ يَوْمِي ذَلِكَ قَلْبًا مُتَمَكِّرًا
 فِي أَمْرِهِ وَأَمْرَ أَبِي وَمَا زَايْتُ فِيهِ حَتَّى كَانَ اللَّيْلُ وَكَانَتْ غَادَتُهُ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ ثُمَّ يَجْلِسَ فَيَنْظُرُ
 فِيمَا يَخْتَاجُ إِلَيْهِ مِنَ الْمُؤَامِرَاتِ وَمَا يَرْفَعُهُ إِلَى السُّلْطَانِ ، فَلَمَّا صَلَّيْتُ وَجَلَسْتُ ، جِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ
 يَدَيْهِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ فَقَالَ لِي : يَا أَحْمَدُ لَكَ حَاجَةٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ يَا أَبَتُ فَإِنْ أَذِنْتَ لِي سَأَلْتُكَ
 عَنْهَا ؟ فَقَالَ : قَدْ أَذِنْتُ لَكَ يَا بُنَيَّ فَقُلْ مَا أَحْبَبْتَ ، قُلْتُ : يَا أَبَتُ مَنْ الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتَكَ بِالْعَدَاةِ
 فَعَلْتَ بِهِ مَا فَعَلْتَ مِنَ الْأَجْلَالِ وَالْكَرَامَةِ وَالْمُتَجَبِّلِ وَقَدَيْتُهُ بِنَفْسِكَ وَأَبَوَيْكَ ؟ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ
 ذَلِكَ إِمَامُ الرَّافِضَةِ ، ذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الرَّضَا ، فَسَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : يَا بُنَيَّ
 لَوْ زَالَتِ الْإِمَامَةُ عَنْ خُلَفَائِ بَنِي الْعَبَّاسِ مَا اسْتَحَقَّهَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ غَيْرُ هَذَا وَإِنْ هَذَا اسْتَحَقَّهَا
 فِي فَضْلِهِ وَعَافِيهِ وَهَدْيِهِ وَصِلَاتِهِ وَرُحْمِهِ وَعِبَادَتِهِ وَجَمِيلِ أَخْلَاقِهِ وَصَلَاحِهِ وَلَوْ رَأَيْتَ أَبَاهُ رَأَيْتَ رَجُلًا
 جَزَلًا ، نَبِيلًا ، فَاضِلًا ، فَازْدَدْتُ قَلْبًا وَتَفَكَّرًا وَغَيْظًا عَلَى أَبِي وَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ وَاسْتَزِدْتُهُ فِي فِعْلِهِ
 وَقَوْلِهِ فِيهِ مَا قَالَ ، فَلَمْ يَكُنْ لِي هِمَّةٌ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا السُّؤَالُ عَنْ حَبِيرِهِ وَالْبَحْثُ عَنْ أَمْرِهِ فَلَمَّا سَأَلْتُ
 أَحَدًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَالْقَوَادِ وَالْكِتَابِ وَالْقَضَاءِ وَالْفُقَهَاءِ وَسَائِرِ النَّاسِ إِلَّا وَجَدْتُهُ عِنْدَهُ فِي غَايَةِ
 الْأَجْلَالِ وَالْإِعْظَامِ وَالْمَحَلِّ الرَّافِعِ وَالْقَوْلِ الْجَمِيلِ وَالتَّقْدِيمِ لَهُ عَلَى جَمِيعِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَمَشَائِخِهِ
 فَعَظُمَ قَدْرُهُ عِنْدِي إِذْ لَمْ أَرَلْهُ وَلَيْسَ وَلَا عَدُوًّا إِلَّا وَهُوَ يُحَسِّنُ الْقَوْلَ فِيهِ وَالنَّهْيَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ

بَعْضُ مَنْ حَصَرَ مَجْلِسُهُ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ : يَا أَبَا بَكْرٍ فَمَا خَبَرَ أَخِيهِ جَعْفَرٍ ؟ فَقَالَ : وَمَنْ جَعْفَرُ
فَتَسَالُ عَنْ خَبَرِهِ أَوْ يُفَرِّقَ بِالْحَسَنِ جَعْفَرٌ مُعَلِّقُ الْفُسْقِ فَاجِرٌ مَا جُنَّ شَرِّ يَبْتِ لِلْخُمُورِ أَقْلُ مَنْ
رَأَيْتُهُ مِنَ الرِّجَالِ وَأَهْتَكُمُ لِنَفْسِهِ ، خَفِيفٌ ، قَلْبِلٌ فِي نَفْسِهِ ، وَلَقَدْ وَرِدَ عَلَى السُّلْطَانِ وَأَصْحَابِهِ
فِي وَفْتٍ وَفَاتِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا تَعَجَّبْتُ مِنْهُ وَمَا ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكُونُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَمَّا اعْتَلَّ بَعَثَ
إِلَى أَبِي أَنْ ابْنَ الرِّضَا قَدْ اعْتَلَّ فَزَكَيْتُ مِنْ سَاعَتِهِ فَبَادَرَ إِلَى دَارِ الْخِلَافَةِ ثُمَّ رَجَعَ مُسْتَعْجِلًا
وَمَعَهُ خُمْسَةٌ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ كُلُّهُمْ مِنْ ثِقَاتِهِ وَخَاصَّتِهِ فِيهِمْ نَحْرِيذٌ ، فَأَمَرَهُمْ بِلَزُومِ دَارِ
الْحَسَنِ وَتَعَرُّفِي خَبَرِهِ وَحَالِهِ وَبَعَثَ إِلَى ثَقَرٍ مِنَ الْمُتَطَهِّينَ فَأَمَرَهُمْ بِالْإِخْتِلَافِ إِلَيْهِ وَتَسَاهُدِهِ
صَبَاحًا وَمَسَاءً ، فَلَمَّا كَانَ بِمَذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَخْبَرَأَنَّهُ قَدْ ضَمَعَ ، فَأَمَرَ الْمُتَطَهِّينَ بِلَزُومِ دَارِهِ وَ
بَعَثَ إِلَى قَاضِي الْقَضَاءِ فَأَحْضَرَهُ مَجْلِسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَخْتَلَا مِنْ أَصْحَابِهِ عَشْرَةً مِمَّنْ يُوثِقُ بِهِ فِي دِينِهِ
وَأَمَانَتِهِ وَوَرَعِهِ فَأَحْضَرَهُمْ ، فَبَعَثَ بِهِمْ إِلَى دَارِ الْحَسَنِ وَأَمَرَهُمْ بِلَزُومِهِ لَيْلًا وَنَهَارًا فَلَمْ يَزَالُوا هُنَاكَ
حَتَّى تَوَفَّيَ اللَّهُ قَضَائَتِ سُرٍّ مَنْ رَأَى صَجَّةً وَاحِدَةً وَبَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى دَارِهِ مِنْ قَتْنِهَا وَفَتَشَّ
جُبَّهَا وَخَتَمَ عَلَى جَمِيعِ مَا فِيهَا وَطَلَبُوا أَثَرَهُ وَلَدِهِ وَجَاوُزًا بَيْنَهُمَا يَعْرِفَنَّ الْحَمْلَ ، فَدَخَلْنَ إِلَى جَوَاهِرِهِ
يَنْظُرْنَ إِلَيْهِ فَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُنَّ أَنَّ هُنَاكَ جَارِيَةً بِهَا حَبْلٌ فُجِعِلَتْ فِي حُجْرَةٍ وَوُكِّلَ بِهَا نَحْرِيذُ الْخَادِمِ
وَأَصْحَابُهُ وَنِسْوَةٌ مَعَهُمْ ، ثُمَّ أَخَذُوا بَعْدَ ذَلِكَ فِي تَهْنِئَتِهِ وَعُطِّلَتِ الْأَسْوَاقُ وَرَكِبَتْ بَنُو هَاشِمٍ وَ
الْقَوَادُّ وَأَبِي وَسَائِرُ النَّاسِ إِلَى جَنَازَتِهِ ، فَكَانَتْ سُرٌّ مَنْ رَأَى يَوْمَئِذٍ شَبِيهَاً بِالْقِيَامَةِ فَلَمَّا فَرَعُوا
مِنْ تَهْنِئَتِهِ بَعَثَ السُّلْطَانُ إِلَى أَبِي عَيْسَى ابْنِ الْمُتَوَكِّلِ فَأَمَرَهُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ
لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ دَنَا أَبُو عَيْسَى مِنْهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَعَرَضَهُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ مِنَ الْعُلُوِّيَّةِ وَالْعَبَّاسِيَّةِ وَ
الْقَوَادِرِ وَالْكَتَّابِ وَالْقَضَاءِ وَالْمُعَدَّلِينَ وَقَالَ : هَذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الرِّضَا مَا تَحْتَفِ
أَنْبَغِهِ عَلَى فِرَاشِهِ حَصَرَهُ مَنْ حَصَرَهُ مِنْ خَدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَثِقَاتِهِ فَلَانٌ وَفَلَانٌ وَمِنْ الْقَضَاءِ فَلَانٌ
وَفَلَانٌ وَمِنْ الْمُتَطَهِّينَ فَلَانٌ وَفَلَانٌ ، ثُمَّ عَطَشَى وَجْهَهُ وَأَمَرَ بِحَمْلِهِ فَحَمَلَهُ مِنْ وَسْطِ دَارِهِ وَدُفِنَ
فِي الْبَيْتِ الَّذِي دُفِنَ فِيهِ أَبُوهُ فَلَمَّا دُفِنَ أَخَذَ السُّلْطَانُ وَالنَّاسُ فِي طَلَبِ وَلَدِهِ وَكَثُرَ التَّفَتُّشُ فِي
الْمَنَازِلِ وَالْأَدْوَارِ وَتَوَقَّفُوا عَنْ فِسْمَةِ مِيرَانِدُوهُمْ يَزِلُّ الدِّينَ وَكَلُوا بِحِفْظِ الْجَارِيَةِ الَّتِي تُوهِمُ عَلَيْهَا
الْحَمْلَ لِأَزْمِئَةٍ حَتَّى تَبَيَّنَ بِطُلَانِ الْحَمْلِ فَلَمَّا بَطَلَ الْحَمْلُ عَنْهُمْ فِيسَمَ مِيرَانَتُهُ بَيْنَ أُمِّهِ
وَأَخِيهِ جَعْفَرٍ فَلَدَعَتْ أُمُّهُ وَصِيَّتَهُ وَثَبَتَ ذَلِكَ عِنْدَ الْقَاضِي وَالسُّلْطَانِ عَلَى ذَلِكَ يَطْلُبُ أَثَرَهُ وَلَدِهِ .

فَجَاءَ جَعْفَرٌ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى أَبِي فَقَالَ : اجْعَلْ لِي مَرْبَّةً أَخِي وَ اَوْصِلْ إِلَيْكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ عَشْرِينَ أَلْفَ دِينَارٍ، فَرَبَّرَهُ أَبِي وَ أَسَمَّاهُ وَقَالَ لَهُ : يَا أَحْمَقُ السُّلْطَانُ جَرَّدَ سَيْفَهُ فِي الَّذِينَ رَعَمُوا أَنَّ أَبَاكَ وَأَخَاكَ أَيْمَةً لِيُرَدَّ عَنْ ذَلِكَ، فَلَمْ يَقْبَلْهُ ذَلِكَ، فَإِنْ كُنْتَ عِنْدَ شَبْعَةَ أَبِيكَ وَأَخِيكَ إِمَامًا فَلَا حَاجَةَ بِكَ إِلَى السُّلْطَانِ [أَنْ يُرَتِّبَكَ مَرَاتِبَهُمَا وَلَا غَيْرَ السُّلْطَانِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُمْ بِهَذِهِ الْمَنْزِلَةِ لَمْ تَنْلُهَا بِنَا، وَاسْتَفْلَهُ أَبِي عِنْدَ ذَلِكَ وَاسْتَضَعَفَهُ وَأَمَرَ أَنْ يُحْجَبَ عَنْهُ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ أَبِي، وَ خَرَجْنَا وَ مَوَّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ وَ السُّلْطَانُ يَطْلُبُ أَثَرَهُ وَلَكِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

حضرت ماہ رمضان میں اور ایک روایت میں ہے کہ ماہ ربیع الآخر ۲۳۳ھ میں پیدا ہوئے اور روز جمعہ ربیع الاول ۲۶۰ھ میں وفات پائی جبکہ آپ کی عمر ۲۸ سال تھی اور اپنے اسی گھر میں دفن کئے گئے جہاں آپ کے والد ماجد سرمن رائے (سامرہ) میں دفن تھے آپ کی والدہ ماجدہ کنیز تھیں جن کا نام حدیث یا سوسن تھا۔

۱۔ احمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن حناقان قمی وزیر مملکت و حشر لاج تھا ایک روز اس کی مجلس میں علوی سادات اور ان کے مختلف مذہبیوں کا ذکر چل پڑا اور احمد بہت متعصب ناصبی مذہب کا تھا اس نے کہا میں نے سامرہ میں علویوں میں سے کسی کو امام حسن عسکری سے بہتر آدمی بہ لحاظ روش اور سکون قلب اور پاکدامنی اور اپنے بدل و کم میں اپنے گھر والوں اور بنی ہاشم پر اور کسی کو نہیں پایا اور وہ لوگ اپنے بڑے بوڑھوں اور صاحبان مرتبت سے ان کو مقدم جانتے ہیں اسی طرح سرداران لشکر اور وزرا اور عام لوگ بھی ان کا احترام مانگو مار کھتے ہیں۔

ایک روز جب میرے باپ کی مجلس جمی ہوئی تھی میں بھی ان کے پاس موجود تھا۔ یکایک دربان اندر آئے اور کہا کہ ابو محمد ابن الرضا دروازہ پر ہیں میرے باپ نے باور بند کہا ان کو آنے دو۔ دربانوں سے یہ سن کر کہ میرے باپ کے سامنے ایک شخص کا ذکر صرف کنیت (ابو محمد) کے ساتھ کیا۔ بڑا تعجب ہوا کیوں کہ کنیت سے ذکر کرنا مخصوص تھا خلیفہ سے یا ولی عہد سے یا اس سے جس کے لئے بادشاہ حکم دے۔

پس داخل ہوا ایک شخص گندم گول، حسین قامت، خوبصورت چہرہ گداز بدن نوجوان جس کے چہرے پر رعب و جلال تھا۔ جوں ہی میرے باپ نے دیکھا۔ نیگے پیران کی طرف چلے، میں نے اب تک کسی بنی ہاشم کے ساتھ ایسا کرتے ان کو نہیں دیکھا تھا اور نہ سرداران حکومت کے ساتھ، جب وہ قریب آئے تو ان سے معاف کیا اور ان کے سر اور سینہ کو لوسہ دیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اس جگہ لائے جہاں خود بیٹھے تھے۔ میں یہ تعظیم دیکھ کر حیران تھا ناگاہ دربان نے آکر کہا موقوف (رد اور عباسی بادشاہ) آ رہا ہے اور موقوف جب میرے باپ سے ملنے آتا تھا تو اس کے دربان اور خاص خاص سردار آگے چلتے تھے پس وہ صف بہ صف دروازہ

سے لے کر میرے باپ کی نشست گاہ تک کھڑے ہو گئے تاکہ وہ آئے اور پھر چلا جائے۔ میرا باپ حضرت سے متوجہ ہو کر باتیں کرتا رہا جب تک کہ اس نے اپنے خاص غلاموں کی طرف دیکھا اس نے حضرت سے کہا۔ میں آٹ پر فدا ہوں اگر آپ چاہیں تو اب چلے جائیں۔

اور اپنے دربانوں سے کہا۔ ان کو صفوں کے پیچھے سے نکال لے جاؤ تاکہ موفیق نہ دیکھے پس وہ کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ میرے باپ بھی کھڑے ہوئے اور معاف کر کے رخصت کیا۔ میں نے اپنے دربانوں سے پوچھا یہ کون تھے جن کی تم نے کنیت بیان کی اور میرے باپ نے ان کے ساتھ ایسا عمل کیا۔ انھوں نے کہا یہ ایک علوی سید ہیں جن کا نام حسن بن علی اور عرف ابن رضا ہے۔ میرا تعجب بڑھ گیا اور اس دن سے میں ان کے معاملہ میں اور اپنے باپ کے معاملہ میں اور جو میں نے دیکھا تھا سخت متفکر تھا۔ جب رات ہوئی تو میرے باپ کی عادت تھی کہ عشاء کے بعد بیٹھ کر اپنے معاملات پر اور جو حالات بادشاہ تک پہنچانے ہوئے تھے ان پر غور کیا کرتے تھے۔

جب وہ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے تو میں ان کے پاس آیا۔ اس وقت ان کے پاس اور کوئی نہ تھا۔ مجھ سے کہا۔ اے احمد! تم کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اگر آپ اجازت دیں۔ کہا اجازت ہے جو چاہو پوچھو، میں نے کہا یہ کون صاحب تھے جو صبح آپ کے پاس آئے اور آپ نے ان کی انتہائی تعظیم کی اور اپنے اور اپنے والدین کا نفص ان پر فدا کیا۔

اس نے کہا بیٹا یہ رافضیوں کے امام ہیں یہ حسن بن علی عرف ابن رضا ہیں۔ پھر تھوڑی دیر خاموشی کے بعد کہا اگر امامت خلفائے بنی عباس سے ہٹ جائے تو بنی ہاشم میں ان سے زیادہ کوئی مستحق نہیں، ان کا استحقاق ہے ان کی نفیست پاک دامنی، نیک روش، صیانت نفس، زہد، عبادت، حسن اخلاق اور ورسی عمل کی وجہ سے ہے اگر تم ان کے باپ کو دیکھتے۔ جن کو مرد عاقل، فہیم و عالم کہا جائے تو بجا ہے یہ سن کر (اپنے مذہبی تعصب کی بنا پر میرا قانع، نفکر اور غفہ اپنے باپ پر اور زیادہ ہوا کہ میں نے ان کی زبان سے رافضیوں کے امام کی اتنی تعریف سنی۔

اور میں نے اپنے باپ کو اس کے قول و فعل میں صاحب تقصیر سمجھا۔ اب میرے لئے اس کے سوا چارہ کار نہ تھا کہ میں خود ان کے حالات کی جستجو کروں۔ چنانچہ جب میں نے بنی ہاشم کے حالات سرداران لشکر سے، فقیہوں سے قاضیوں سے اور فقہروں سے اور عام لوگوں سے پوچھے تو ان میں سے ہر ایک نے ان کی انتہائی جلالت و عظمت باورِ محل رضیع اور قولِ جمیل کو بیان کیا اور ان کے تمام حنندان اور مشائخ پر ان کو ترجیح دی۔ یہ صورت دیکھ کر میرے دل میں ان کی عظمت زیادہ ہو گئی اور کیسے نہ ہوتی جب کہ میں نے دیکھا کہ ان کا دوست ہو یا دشمن ان کے بارے میں اچھا ہی خیال رکھتا ہے اور ان کی تعریف ہی کرتا ہے۔ ایک اشعری فرقے کا آدمی تھا جو وہاں موجود تھا۔ احمد در اوی سے کہنے لگا۔ اے ابو بکر! ان کے بھائی جعفر کا بھی کچھ حال تمہیں معلوم ہے۔ میں نے کہا کون جعفر تاکہ اس کے حالات معلوم کر کے حسن

بن علی سے مقابلہ کیا جائے۔ اس نے کہا جعفر کھلم کھلا بدکار، زنا کار، لاپرواہ اور بڑا شراب خوار ہے تم نے کم آدمی ایسے دیکھے ہوں گے کہ اپنی پردہ دری اس طرح کرتے ہوں اس نے اپنے نفس کو بہت ذلیل کر رکھا ہے احمد نے کہا وقت وفات حسن بن علی بادشاہ اور اس کے اصحاب کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا کہ میں تعجب میں رہ گیا۔ میرے گمان میں بھی ایسا ہونا نہ تھا۔ ایک روز بادشاہ (معمد نے میرے باپ کے پاس پیغام بھیجا کہ ابن رضا بیمار ہیں وہ فوراً سوار ہو کر خلیفہ کے پاس پہنچے اور پھر واپس آئے۔ آپ کے ساتھ بادشاہ کے پانچ خادم نہایت معتمد اور خاص انخاص تھے ان میں بادشاہ کا غلام خاص نخر بھی تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ امام کے گھر پر ہیں اور ان کے حال سے آگاہ کرتے رہیں اور طبیبوں کو بلا کر حکم دیا کہ وہ ان کے پاس آئے جائیں اور صبح دشام ان کی خبر رکھنے کا حکم دیا۔ دو تین دن بعد اسے آگاہ کیا گیا کہ حضرت پر ضعف غالب ہے اس نے طبیبوں کو حکم دیا کہ ہر وقت حضرت کے گھر پر حاضر رہیں اور قاضی القضاۃ کو بلا کر حکم دیا کہ دس آدمی ایسے انتخاب کرے جو حضرت کے دین و امامت پر یقین رکھتے ہوں اور یہ کہ وہ ہر وقت حضرت کے گھر پر موجود رہیں اور حضرت کی وفات تک وہیں رہیں حضرت کے مرتے ہی شہر سامرہ میں نو سو و سکا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ بادشاہ نے کچھ لوگ بھیجے جو حضرت کے گھر کی تلاش میں اور جو کچھ برآمد ہو اس پر ہر نگاہیں اور ان کے فرزند کی جستجو کریں۔ کچھ عورتیں بھی گئیں تاکہ وہ حمل کی تحقیق کریں۔ وہ کینزوں کے پاس گئیں اور ان کو دیکھا بھالا۔ ایک نے کہا ایک کینز حاملہ ہے اس کو علیحدہ حجرے میں رکھا گیا اور نخریہ خادم اور اس کے ساتھیوں کو چند عورتوں کے ساتھ نگر اس مقرر کیا گیا اس کے بعد جو بیوہ تکفین کا سامان ہونے لگا۔ باز بند ہو گئے اور منو ہاشم اور میرے باپ کے سردار اور عام لوگ نماز جنازہ کے لئے آئے لگے۔ سامرہ میں اس روز قیامت کا سماں تھا جب جنازہ تیار ہوا تو بادشاہ نے میرے باپ کے پاس عینی بن متوکل کو بھیجا کہ نماز جنازہ پڑھائے۔

جب جنازہ نماز کے لئے رکھا گیا تو ابو عیسیٰ اس کے پاس آئے اور حضرت کا چہرہ کھول کر تمام بنی ہاشم علوی اور عباسیوں سرداران لشکر و تصدی قاضی اور صاحبان عدل سے کہا۔ دیکھ لیجئے یہ حسن بن علی بن محمد بن رضا ہیں جو اپنی موت اپنے بستر پر مرے ہیں اور ان کی خدمت کے لئے موجود رہے ہیں بادشاہ کے خدام اور معتمد غلام غلام اور قاضی اور طبیب اور صاحبان عدل و انصاف اس کے بعد چہرہ ڈھانپ دیا اس کے بعد حکم دیا کہ جنازہ اٹھایا جائے پس وسط خانہ سے اٹھا کر اس گھر میں لائے جہاں ان کے باپ دفن تھے۔

جب حضرت دفن ہو گئے تو بادشاہ اور لوگ حضرت کے لڑکے کی تلاش میں لگے۔ منزلوں اور گھروں میں جا بجا تلاش کیا اور میراث کی تقسیم سے رکے رہے جو لوگ اس کینز کے نکاح تھے جس پر حمل کا شبہ تھا وہ ہمارے نکاحی کرتے رہے یہاں تک کہ حمل غلط ثابت ہوا۔ پس حضرت کی میراث ان کی ماں اور بھائی کے درمیان تقسیم کر دی گئی ان کی والدہ نے حسب وصیت امام کل میراث کا قاضی کی عدالت میں دعویٰ کیا جو قاضی کے یہاں سے ڈگری ہو گیا۔ اب بادشاہ کو پھر حضرت کے لڑکے کی جستجو ہوئی جعفر مقدمہ ہارنے کے بعد میرے باپ کے پاس آئے اور کہا اگر آپ مجھے میرے بھائی کی جگہ امام شہزادے دیں تو میں آپ کو ہر سال بیس

ہزار دینار دیا کر دل کا میرے باپ نے ان کو ڈانٹا اور کہا۔ اسے احمق بادشاہ تلواری کہنے بیٹھا ہے ان لوگوں کے اوپر جو تیرے باپ اور بھائی کو امام مانتے ہیں تاکہ اس عقیدے سے انھیں ہٹا دے اگر تو اپنے باپ اور بھائی کے نزدیک امام ہوتا تو مجھے بادشاہ اور غیر بادشاہ کے سہارے کی ضرورت نہ ہوتی۔ تو یہ چیز ہم سے نہ پلے گا اور اس کے بعد ان کو بہت خفیف و زلیل کیا اور حکم دیا کہ ان کو سامنے سے ہٹا دیا جائے اور میرے پاس آنے کی اجازت نہ دی جائے میری زندگی بھر، پس وہ اندھم اس حالت میں باہر نکل آئے اور بادشاہ برابر امام علیہ السلام کے نزدیک تلاش میں رہا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الطَّلَافِ قَالَ: كَتَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ الطَّلَافِ إِلَى أَبِي الْقَاسِمِ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرٍ الرَّيِّزِيِّ قَبْلَ مَوْتِ الْمُعْتَزِ بِخَوْفٍ مِنْ عَشْرِينَ يَوْمًا: الزَّمْ بَيْتَكَ حَتَّى يَخْدُثَ الْخَادِثُ، فَلَمَّا قُتِلَ بِرَبِيعَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ قَدْ حَدَّثَ الْخَادِثُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَكَتَبَ لَيْسَ هَذَا الْخَادِثُ هُوَ الْخَادِثُ الْآخَرُ فَكَانَ مِنْ أَمْرِ الْمُعْتَزِ مَا كَانَ. وَعَنْهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ آخَرَ يَقْتُلُ ابْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ دَاوُدَ عَبْدَ اللَّهِ - قَبْلَ قَتْلِهِ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ - فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الْعَاشِرِ قُتِلَ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے ابو القاسم اسماعیل بن جعفر زبیری کو معتز بادشاہ عباسی کے مرنے سے تقریباً بیس روز پہلے لکھا کہ اپنے گھر میں رہا کرو جب تک حادثہ ختم نہ ہو جب بریکہ قتل کر دیا گیا تو اس نے لکھا کہ وہ حادثہ تو ختم ہو گیا۔ اب کیا حکم ہے۔ فرمایا یہ وہ حادثہ نہیں ہے وہ دوسرا حادثہ ہے پھر معتز بر جو گزرتی تھی گزر گئی یعنی قتل کر دیا گیا

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَعْرُوفِ بْنِ الْكَرْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الطَّلَافِ قَالَ: ضَاقَ بِنَا الْأَمْرُ فَقَالَ لِي أَبِي: امْضِ بِنَا حَتَّى نَصِيرَ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ - يَعْنِي أَبَا مُحَمَّدٍ - فَإِنَّهُ قَدْ وَصَفَ عَنْهُ سَمَاحَةً، فَقُلْتُ: تَعْرِفُهُ؟ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُهُ وَمَا رَأَيْتُهُ قَطُّ، قَالَ: فَصَدَّنَاهُ فَقَالَ لِي [أَبِي] وَهُوَ فِي طَرِيقِهِ: مَا أَحْوَجَنَا إِلَى أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِخَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ مِائَتَا دِرْهَمٍ لِلْكِسْوَةِ وَمِائَتَا دِرْهَمٍ لِلدِّينِ وَمِائَةٌ لِلتَّنْفِقِ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَهُ أَمَرَ لِي بِثَلَاثِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمِائَةٍ أَشْتَرِي بِهَا حِمَارًا وَ مِائَةٌ لِلتَّنْفِقِ وَمِائَةٌ لِلْكِسْوَةِ وَ أَخْرَجُ إِلَى الْجَبَلِ، قَالَ: فَلَمَّا وَاقَيْنَا الْبَابَ خَرَجَ إِلَيْنَا غُلَامُهُ فَقَالَ: يَدْخُلُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَوَعَدَ ابْنَهُ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي: يَا عَلِيُّ: مَا خَلَقَكَ عَنَّا إِلَى هَذَا الْوَقْتِ؟ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَلْفَاكَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ جِئْنَا غُلَامَهُ فَنَاقِلَ أَبِي صُرَّةً فَقَالَ: هَذِهِ خَمْسِمِائَةُ دِرْهَمٍ مِائَتَانِ لِلْكِسْوَةِ

وَمِائَتَانِ لِلدِّينِ وَمِائَةٌ لِلنَّفَقَةِ وَأَعْطَانِي صَرَّةً فَقَالَ : هَذِهِ ثَلَاثُمِائَةٌ وَرَهْمَ اجْعَلْ مِائَةً فِي تَمَنِّ حِمَايَ
وَمِائَةً لِلْكَسْوَةِ وَمِائَةً لِلنَّفَقَةِ وَلَا تَخْرُجْ إِلَى الْجَبَلِ وَصِرْ إِلَى سُودَاءَ فَصَارَ إِلَى سُودَاءَ وَتَزَوَّجَ بِأَمْرَأَةٍ
فَدَخَلَهُ الْيَوْمَ أَلْفُ دِينَارٍ وَمَعَ هَذَا يَقُولُ بِالْوَقْفِ ، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : قُلْتُ لَهُ : وَيَحْكُ أَتَرِيدُ
أَمْرًا آتِيَنَ مِنْ هَذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ هَذَا أَمْرٌ قَدْ جَرَيْنَا عَلَيْهِ .

۳۔ محمد بن علی نے بیان کیا کہ جب ہم تنگدستی میں مبتلا ہوئے تو میرے باپ نے مجھ سے کہا چلو اس شخص یعنی امام
حسن عسکری علیہ السلام کے پاس چلیں ان کی سخاوت کا بہت شہرہ ہے۔ میں نے کہا آپ ان کو پہچانتے ہیں، انھوں نے کہا نہیں میں
نے ان کو دیکھا بھی نہیں، اس نے کہا ہم حضرت کی طرف چلے۔ راستے میں میرے باپ نے کہا۔ ہماری ضرورت پانچ سو درہم کی ہے دوسو
لباس کے لئے دوسو دائے قرض کے لئے اور سو کھانے کے لئے۔ میں نے دل میں کہا۔ کاش حضرت مجھے تین سو درہم دے دیں تاکہ میں
سو میں گدھا خرید لوں، سو میں خرد و نوش کروں اور سو میں کپڑے بنا لوں اور کہ داستان چلا جاؤں۔ جب ہم وہاں پہنچے اور
حضرت کے دروازے پر آئے تو ایک غلام نے آکر کہا۔ علی بن ابراہیم اور ان کا بیٹا محمد داخل ہوں۔ ہم نے اندر جا کر سلام کیا۔ حضرت
نے فرمایا اس وقت کیسے آئے میرے باپ نے کہا۔ اے میرے سید و آقا۔ اس حال میں مجھے آپ کے پاس آتے شرم آئی۔ جب ہم گھر
سے باہر نکلے تو حضرت کا غلام میرے پاس آیا اور ایک تھیلی پانچ سو درہم کی دے کر کہا اس میں سے دوسو میں کپڑے بنانا
دوسو قرض دینا اور سو کھانے میں خرچ کرنا۔ پھر ایک تھیلی مجھے دے کر کہا۔ اس میں سو کا گدھا خریدنا، سو کے کپڑے بنانا اور
سو میں کھانے کا خرچ چلانا اور کہ داستان نہ جانا بلکہ سو آ جانا، پس وہ سو را گیا اور ایک عورت سے شادی کی اب اس کی
آمدنی ایک ہزار دینار ہے باوجود اس کے کہ وہ قرۃ واقفہ زوجہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو زندہ مانتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ
امام ہدی ہیں، ہی میں رہا۔ محمد بن ابراہیم نے اس سے کہا۔ دائے ہو تیرے اوپر کیا اس سے زیادہ کوئی دلیل حضرت کی امامت کی تو
چاہتا ہے اس نے کہا۔ اب تو واقفہ کا عقیدہ میرے اندر سرایت کر گیا ہے۔

۴۔ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ
الْقَزويني قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي بَسْرٍ مَنْ رَأَى وَكَانَ أَبِي يَتِمَاطِي الْبَيْطَرَةَ فِي مَرْبِطِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ :
وَكَانَ عِنْدَ الْمُتَسَعِّينَ بَغْلٌ لَمْ يَبْرَ مِنْهُ حُسْنًا وَكَبْرًا وَكَانَ يَمْنَعُ ظَهْرَهُ وَاللِّجَامَ وَالسَّرَجَ ، وَقَدْ
كَانَ جَمَعَ عَلَيْهِ الرِّاضَةَ ، فَلَمْ يُمَكِّنْ لَهُمْ حَبْلَةً فِي رُكُوبِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ بَعْضُ نُدَمَائِهِ :
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَنْبَغُ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ الرِّضَا حَتَّى يَجِيءَ ، فَأَمَّا أَنْ يَرْكَبَهُ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَهُ فَتَسْتَرِيحَ
مِنْهُ ، قَالَ : قَبِعْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ وَمَضَى مَعَهُ أَبِي فَقَالَ أَبِي : لَمَّا دَخَلَ أَبُو مُحَمَّدٍ الدَّارَ كُنْتُ مَعَهُ فَظَنَرْتُ
أَبُو مُحَمَّدٍ إِلَى الْبَغْلِ وَاقِفًا فِي صَحْنِ الدَّارِ فَمَدَلْ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى كَعْلِهِ ، قَالَ : فَظَنَرْتُ إِلَى
الْبَغْلِ وَقَدْ عَرِقَ حَتَّى سَالَ الْعَرَقُ مِنْهُ ، ثُمَّ صَارَ إِلَى الْمُتَسَعِّينَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَجَبَّ بِهِ وَقَرَّبَ ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ

الْجَمُّ هَذَا الْبَعْلُ فَقَالَ أَبُو عَجْدٍ لَا بِي: الْجَمُّ يَا غُلَامُ، فَقَالَ الْمُسْتَعِينُ: الْجَمُّ أَنْتَ، فَوَصَّعَ طَيْلَسَانَهُ ثُمَّ قَامَ فَالْجَمُّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ وَقَعَدَ، فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا عَجْدٍ أَسْرَجُهُ، فَقَالَ لَا بِي: يَا غُلَامُ أَسْرَجُهُ فَقَالَ: أَسْرَجُهُ أَنْتَ قِفَامٌ ثَانِيَةً فَأَسْرَجَهُ وَرَجَعَ فَقَالَ لَهُ تَرَى أَنْ تَزَكَّيْهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَرَكِبَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمْتَنِعَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَبَهُ فِي الدَّارِ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَى الْهَمْلِجَةِ فَمَشَى أَحْسَنَ مَشْيٍ يَكُونُ، ثُمَّ رَجَعَ وَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَعِينُ: يَا أَبَا عَجْدٍ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا رَأَيْتُ مِنْهُ حُسْنًا وَقَرَاهَةً وَمَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ مِثْلُهُ إِلَّا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا عَجْدٍ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ حَمَلَكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو عَجْدٍ لَا بِي: يَا غُلَامُ خُذْهُ فَأَخَذَهُ أَبِي فَقَادَهُ.

مہ۔ راوی نے کہا کہ احمد بن الحارث قرظی نے بیان کیا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ سامرہ میں تھا اور میرا باپ امام حسن عسکری علیہ السلام کے طویل کا سامیہ تھا مستعین (بادشاہ عباسی) کے پاس ایک فخر تھا ہے جن خوب صورت اور قد آور، لیکن وہ اپنے ادپر کسی کو سوار ہونے نہیں دیتا تھا اور نہ بجام لگانے اور زین رکھنے کی اجازت دیتا تھا بہت سے چابک سوار جمع تھے لیکن اس پر سواری کرنا ممکن نہ تھا۔ ایک معاصی نے اس سے کہا۔ اے امیر المؤمنین امام حسن عسکری کو بلائیے یا تو وہ اس پر سوار ہو گئے یا اس نے ان کو قتل کر دیا۔ اس صورت میں آپ کو ان کی طرف سے راحت مل جائے گی۔ اس نے بلا بھیجا۔ حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ میں بھی گیا۔ میرے باپ کا بیان ہے کہ جب حضرت گھر میں داخل ہوئے میں سنا تھا تو آپ نے صحن میں چکر کھڑا دیکھا آپ اس کے پاس گئے اور اس کے پیچھے پر ہاتھ رکھا تو اس کو پسینہ آگیا اور بہنے لگا۔ پھر آپ مستعین کے پاس آئے، اس نے مرجا کہا اور قریب بٹھا کر کہا۔ اے ابو محمد اس کو لگام دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا تو اسے لگام دے مستعین نے کہا۔ نہیں آپ ہی دیجئے۔ حضرت نے اپنی چادر رکھی اور جا کر لگام دے دی اور واپس آکر بیٹھ گئے اس نے کہا اب زین بھی کس دیجئے۔ آپ نے میرے باپ سے کہا۔ جا اور زین کس مستعین نے کہا نہیں آپ ہی کیجئے۔ آپ نے اٹھ کر زین لگا دی۔ اس نے کہا کیا آپ سوار ہو جائیں گے۔ فرمایا۔ ہاں۔ پس آپ بغیر کسی رکاوٹ کے سوار ہو گئے اور گھر میں اسے چلایا۔ دکنی دوڑایا۔ وہ خوب اچھی چال چلا۔ اس کے بعد آپ واپس آگئے اور اتر گئے۔ اس نے کہا آپ نے اسے کیسا پایا۔ فرمایا بہت حسین اور چست ہے یہ آپ کے لئے اچھا ہے۔ اس نے کہا اے ابو محمد جب میں اس پر آپ کو سوار کر چکا تو یہ آپ ہی کا ہو گیا۔ حضرت نے میرے باپ سے فرمایا۔ اس کو لے لے انھوں نے اس کی لگام پکڑ لی اور اس کو اپنے ساتھ لے گئے۔

دافسوس کہ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی ان کی امامت کا قائل نہ ہوا

۵ - عَلِيُّ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ زَائِدٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: يَسُوْطُهُ الْأَرْضُ، قَالَ: وَأَخْسَبُهُ غَطَاهُ بِمَنْدِيلٍ وَأَخْرَجَ خَمْسِمِائَةَ دِينَارٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا هَاشِمٍ خُذْ وَأَعْنَدْنَا.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام حسن علیہ السلام سے اپنی حاجت بیان کی۔ آپؑ نے اپنا کوڑا زمین پر گرانا اور اس جگہ کو اپنے رومال سے ڈھکا اور پانچ سو دینار اس میں سے نکال کر مجھے دیئے اور معذرت کی۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْمُطَهَّرِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ سَنَةَ الْقَادِسِيَّةِ يُعْلِمُهُمْ أَنْصِرَافَ النَّاسِ وَأَنَّهُ يَخَافُ الْعَطَشَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ أَمَضُوا فَلَا خَوْفَ عَلَيْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَضَوْا سَالِمِينَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۶۔ ابو علی مطہر نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ اہل قادیسیہ نے اس سال حج کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے اس لئے کہ راہِ مکہ میں انھیں پیاسا مرنے کا خطرہ ہے حضرت نے لکھا جاؤ۔ ذرا خوف نہ کرو انشاء اللہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی پس سب صبح و سالم پہنچ گئے۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْفَضْلِ الْيَمَانِيِّ قَالَ: نَزَلَ بِالْجَعْفَرِيِّ مِنَ آلِ جَعْفَرٍ خَلْقٌ لَا قِبَلَ لَهُ بِهِمْ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ يَشْكُوهُ ذَلِكَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: تُشْكُونُ ذَلِكَ لِي شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فِي تَفَرٍّ يَسِيرٍ وَالْقَوْمُ يَزِيدُونَ عَلَى عِشْرِينَ أَلْفًا وَهُوَ فِي أَقَلِّ مِنْ أَلْفٍ فَاسْتَبَاحَهُمْ.

۷۔ محمد بن اسمعیل علوی نے بیان کیا کہ امام حسن علیہ السلام علی بن یار مش کے پاس تہد کئے گئے اور وہ بڑا ناموسی اور آلِ محمد سے سخت عداوت رکھنے والا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا ان کو اس طرح اذیت دینا۔ آپ ابھی ایک ہی دن رہے تھے کہ اس نے اپنے رخسار سے حضرت کے قدموں پر رکھ دیئے اور حضرت کی عظمت و جلالتِ شان کی وجہ سے نگاہ اوپر کو نہ اٹھاتا تھا حضرت اس کے پاس سے اس حال میں نکلے کہ از روئے بعیرت وہ سب سے بہتر اور از روئے قول سب سے افضل تھا۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْعَلَوِيِّ قَالَ: حُبِسَ أَبُو مُحَمَّدٍ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ نَازِمٍ وَهُوَ أَنْصَبُ النَّاسِ وَأَشَدُّهُمْ عَلَى آلِ أَبِي طَالِبٍ وَقَبْلَ لَهُ: أَفْعَلُ بِهِ وَأَفْعَلُ فَمَا أَقَامَ عِنْدَهُ إِلَّا يَوْمًا حَتَّى وَصَعَ حَدَّيْهِ لَهُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَيْهِ إِجْلَالًا وَإِعْظَامًا، فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ أَحْسَنُ النَّاسِ بَصِيرَةً وَأَحْسَنُهُمْ فِيهِ قَوْلًا.

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ابو ہاشم جعفری پر جو اولاد جعفر طیار تھے ایک ایسی قوم نے حملہ کیا جس کے مقابلے کی تاب ان کو نہ تھی امام حسن عسکری علیہ السلام کو ایک خط میں یہ پریشانی لکھی۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ انشاء اللہ تم اس مہم کو سر کر دو گے پس وہ تھوڑے سے لوگ لے کر مقابلے کو نکلے اور وہ لوگ بیس ہزار سے زائد تھے ان پر فتح حاصل کی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْنُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي مُغْنِيَانُ بْنُ مُعْتَمِدٍ السَّعْبِيُّ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْوَلِيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : دَوْلَمَ يَتَخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِئِجَةَ ، قُلْتُ فِي نَفْسِي لَا فِي الْكِتَابِ : مَنْ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ هَهُنَا فَرَجَعَ الْجَوَابُ : الْوَلِيَّةُ الَّذِي يُقَامُ دُونِ وَلِيِّ الْأَمْرِ وَحَدَّثَكَ نَفْسَكَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُمْ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ ؟ قَالُوا الْأَيُّمَةُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ عَلَى اللَّهِ فَيَجِيرُ أَمَانَهُمْ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ اس آیت میں ولیجہ کے کیا معنی ہیں انھوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا راز دار دوست نہیں بنایا۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ کتاب خدا میں اس آیت میں مومنین سے کون مراد ہیں حضرت نے جواب میں لکھا۔ ولیجہ وہ ہے جس کو ولی امر کے علاوہ دوست بنایا جائے اور مومنین کے متعلق جو تمہارا دل میں خیال آیا۔ تو وہ اکثر ہیں جو اللہ پر ایمان لائے پس ان کی امان جائز ہے۔

۱۰۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ضَيْقَ الْحَسَنِ وَكَتْلَ الْقَبِيذِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنْتَ تُصَلِّيَ الْيَوْمَ الظُّهْرَ فِي مَنْزِلِكَ فَأَخْرَجْتُ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي كَمَا قَالَ اللَّهُ وَكُنْتُ مُضَيِّقًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَطْلُبَ مِنْهُ دَنَائِرَ فِي الْكِتَابِ فَاسْتَحْيَيْتُ ، فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِي وَجَّهَ إِلَيَّ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَكَتَبَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَلَا تَسْخِي وَلَا تَحْشِمَ وَأَطْلُبْنَهَا فَإِنَّكَ تَرَى مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ .

۱۰۔ ابو ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے قید خانہ کی تکلیف اور بیڑی کی مصیبت بذریعہ تحریر بیان کی۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ آج دوپہر کو تم نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا میں بہت تنگدست ہو رہا تھا میں نے چاہا کہ خط لکھ کر کچھ دینار مانگوں مگر حیا را شکیں ہوئی۔ جب میں اپنے گھر آیا۔ تو حضرت تشریف لائے اور سو دینار دے کر فرمایا، حیا اور رنج نہ کرو اور جب ضرورت ہو کرے مانگ لیا کہ و انشاء اللہ تمہیں مل جایا کرے گا۔

۱۱۔ إِسْحَاقُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَقْرَعِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَمْرَةَ نَصِيرُ الْخَادِمِ قَالَ : رَسِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ غَيْرَ مَرَّةٍ يَكَلِّمُ غُلَامَانَهُ بِلُغَاتِهِمْ ، تَرْكُ وَرُومٍ وَصَغَالِبَةٍ ، فَمَعَجَبْتُ مِنْ ذَلِكَ وَ

قُلْتُ : هَذَا وَلَدٌ بِالْمَدِينَةِ وَلَمْ يَظْهَرْ لِأَحَدٍ حَتَّى مَضَى أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا رَأَاهُ أَحَدٌ فَكَيْفَ هَذَا ،
- اُحْدِثْ نَفْسِي بِذَلِكَ - فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَيَّنَّ حُجَّتَهُ مِنْ سَائِرِ خَلْقِهِ بِكُلِّ
شَيْءٍ وَيُعْطِيهِ اللِّغَاتِ وَمَعْرِفَةَ الْأَنْسَابِ وَالْأَجَالِ وَالْحَوَادِثِ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحُجَّةِ وَ
الْمَحْجُوجِ فَرْقٌ .

۱۱۔ ارادی کہتا ہے میں نے بار بار لوگوں سے سنا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے غلاموں سے ان کی زبانوں میں جو
ترکی، رومی اور صقلابی ہیں کلام کرتے ہیں مجھے اس بات پر بڑا تعجب تھا دل میں کہتا تھا یہ پیدا ہوئے مدینہ میں اور امام علی نقی
علیہ السلام کھرنے تک گھر سے نکلے نہیں اور نہ کوئی ان کے پاس آیا انھوں نے یہ زبانیں سیکھیں کہاں سے یہ میں نے اپنے دل میں کہا حضرت
ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ نے ظاہر کیا ہے اپنی حجت کو تمام مخلوق پر اور عطا کیا ہے اس کو علم لغات و انسب و
آجال و حوادث۔ اگر ایسا نہ ہو تو کیا فرق رہے حجت خدا اور عام لوگوں میں۔

۱۲ - إِسْحَاقُ ، عَنْ الْأَقْرَعِ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي عُمَرَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِمَامِ هَلْ يَحْتَلِمُ؟ وَقُلْتُ
فِي نَفْسِي بَعْدَمَا قُصِّلَ الْكِتَابُ : الْأَخْتِلَامُ شَبْطَنَةٌ وَقَدْ أَغَاذَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَوْلِيَاءَهُ مِنْ ذَلِكَ ، فَوَكَدَ
الْجَوَابُ : خَالَ الْأَيْمَةَ فِي الْإِمَامِ خَالُهُمْ فِي الْبَقْطَةِ لَا يَغْيِرُ النَّوْمُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَقَدْ أَغَاذَ اللَّهُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ
لُئِمَةِ الشَّيْطَانِ كَمَا حَدَّثَكَ نَفْسُكَ .

۱۲۔ ارادی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کیا امام کو خواب میں احتلام ہوتا ہے اس خط کو روانہ کرنے
کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ احتلام تو کار شیطان ہے اور خدا نے اپنے اولیاء کو اس سے پناہ میں رکھا ہے حضرت نے جواب
دیا کہ ائمہ کا حال خواب و بیداری میں برابر ہے خواب کی حالت میں کوئی تبدیل ان میں نہیں ہوتی اور جیسا کہ تم نے خیال کیا ہے خدا اپنے
اولیاء کو شیطان سے بچاتا ہے۔

۱۳ - إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ظَرْفٍ قَالَ : اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي مَسْأَلَتَانِ أَرَدْتُ
الْكِتَابَ فِيهِمَا إِلَى أَبِي عُمَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَتَبْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَامَ بِمَا يَقْضِي وَ أَيْنَ مَجْلِسُهُ
الَّذِي يَقْضِي فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ وَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لِحُمَى الرِّبْعِ فَأَغْفَلَكَ خَيْرَ الْحُمَى فَجَاءَ
الْجَوَابُ سَأَلْتُ عَنِ الْقَائِمِ فَإِذَا قَامَ قَضَى بَيْنَ النَّاسِ بِعِلْمِهِ كَقَضَاءِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَسْأَلُ الْبَيْتَةَ وَكُنْتُ
أَرَدْتُ أَنْ تَسْأَلَ لِحُمَى الرِّبْعِ فَأَنْسَيْتَ ، فَكُتِبَ فِي وَرْقَةٍ وَ عَلِقَتْهُ عَلَى الْمَحْمُومِ فَإِنَّهُ يَبْرَأُ

يَا ذَنِي اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ، فَقَعَقْنَا عَلَيْهِ مَا ذَكَرَ أَبُو مُجَيْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَافَاقَ.

۱۳۔ حسن بن ظریف نے کہا کہ میرے دل میں دو مسئلوں کی کھٹک تھی میں نے چاہا کہ ایک خط کے ذریعے سے دونوں مسئلے معلوم کروں پس میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط میں لکھا کہ تائیم آل محمد کا ظہور ہوگا تو آپ قضایا کا فیصلہ کس طرح کریں گے اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کی جگہ ہوگی کہاں میں چاہتا کہ یہ بھی پوچھوں کہ جو تھی کے بنار کا کیا علاج ہے لیکن یہ لکھنا بھول گیا۔ جواب میں حضرت نے لکھا۔ تائیم آل محمد اپنے علم سے اسی طرح فیصلہ کریں گے جیسے داؤد بغیر گواہ لئے کیا کرتے تھے تم یہ بھی سوال نہ کرنا چاہتے تھے کہ جو تھی کے بنار کا کیا علاج ہے مگر تم لکھنا بھول گئے اس کا علاج یہ ہے کہ ایک پرچہ لکھو یہ یا نار کوئی بردا و سلاما علی ابراہیم انشاء اللہ صحت ہوگی میں نے یہ تعویذ میرے گروں میں ڈالنا وصرت ہوگی۔

۱۴۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ نُحَيْلٍ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ طَلِيبٍ قَالَ : قَعَقْتُ لِأَبِي تَيْمٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى طَهْرِ الطَّرِيقِ فَلَمَّا مَرَّ بِهِ شَكُوتُ إِلَيْهِ الْحَاجَةِ وَحَلَفْتُ لَهُ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي دِرْهَمٌ فَمَا قَوْهَا وَلَا عَدَاهُ وَلَا عَشَاءُ قَالَ : فَقَالَ : تَخْلِفُ بِاللَّهِ كَاذِبًا وَقَدْ دَفَنْتُ مَائَتِي دِينَارٍ ؛ وَلَيْسَ قَوْلِي هَذَا دَفْعًا لَكَ عَنِ الْعَطِيَّةِ ، أَعْطِهِ يَا غُلَامُ مَا مَعَكَ ، فَأَعْطَانِي غُلَامُهُ مِائَةَ دِينَارٍ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي : إِنَّكَ تُحَرِّمُهَا أَخَوَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهَا يَعْنِي الدَّنَانِيرَ الَّتِي دَفَنْتُ وَصَدَقَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ كَمَا قَالَ دَفَنْتُ مَائَتِي دِينَارٍ وَقُلْتُ : يَكُونُ ظَهْرًا وَكُنْهَا لَنَا فَاضْطَرَرْتُ ضَرُورَةً شَدِيدَةً إِلَى شَيْءٍ أَنْفَقَهُ وَأَنْفَقْتُ عَلَى أَبْوَابِ الرِّزْقِ فَنَبَشْتُ عَنْهَا فَاذًا ابْنُ لِي قَدْ عَرَفَ مَوْضِعَهَا فَأَخَذَهَا وَهَرَبَ فَمَا قَدَرْتُ مِنْهَا عَلَى شَيْءٍ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے میں راہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتظار میں بیٹھا تھا جب حضرت اس طرف سے گزرے تو میں نے اپنی حاجت بیان کی اور قسم کھا کر کہا کہ میرے پاس ایک دینار بھی نہیں، نہ صبح کے کھانے کو ہے نہ شام کے لئے حضرت نے فرمایا تم نے جھوٹی قسم کھائی ہے تم نے دسویں دینار زمین میں دبائے ہیں یہ میں اس لئے نہیں کہتا کہ تمہیں کچھ دوں نہیں، اے غلام اس کو سو دینار دے دے پھر مجھ سے کہا جو دینار تم نے دفن کئے ہیں ان سے تم شدید ضرورت کے وقت محروم ہو جاؤ گے حضرت نے جو کچھ فرمایا تھا وہی ہوا میں نے دسویں دینار اس لئے دفن کر دیئے تھے کہ جب شدید ضرورت ہوگی تو ان سے مدد لوں گا چنانچہ جب کھانے پینے کی ضرورت لاحق ہوئی اور رزق کے تمام دروازے بند ہو گئے تو میں نے وہ جگہ تلاش کی اور کھودا۔ میرے بیٹے نے اس کا پتہ چلا لیا تھا وہ اسے نکال کر لے گیا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

۱۵ - إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ لِي فَرَسٌ وَكُنْتُ بِهِ مُعْجَبًا كَثِيرُ ذِكْرِهِ فِي الْمَخَالِ قَدْ خَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمًا فَقَالَ لِي : مَا فَعَلَ فَرَسُكَ ؟ فَقُلْتُ : هُوَ عِنْدِي وَهُوَ ذَا هُوَ عَلَى بَابِكَ وَعَنْهُ نَزَلْتُ فَقَالَ لِي : اسْتَبْدِلْ بِهِ قَبْلَ الْمَسَاءِ إِنْ قَدَدْتَ عَلَى مُشْتَرِي وَلَا تُؤَخِّرْ ذَلِكَ وَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ وَانْقَطَعَ الْكَلَامُ فَقُمْتُ مُتَمَكِّرًا أَوْ مَضِيًّا إِلَى مَنْزِلِي فَأَخْبَرْتُ أَخِي الْخَبَرَ ، فَقَالَ : مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ فِي هَذَا ؛ وَشَحَحْتُ بِهِ وَنَفَسْتُ عَلَى النَّاسِ بِبَيْعِهِ وَآمَسْنَا فَأَتَانَا السَّائِسُ وَقَدْ صَلَّيْنَا الْعَتَمَةَ فَقَالَ : يَا مَوْلَايَ نَفَقَ فَرَسُكَ فَأَعْتَمَمْتُ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ عَنَى هَذَا بِذَلِكَ الْقَوْلِ ، قَالَ : ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ بَعْدَ أَيَّامٍ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي : لَيْتَهُ أَخَافَ عَلَيَّ ذَابَةً إِذْ كُنْتُ اغْتَمَمْتُ بِقَوْلِهِ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ : نَمَّ نَحْلِفُ ذَابَةً عَلَيْكَ ، يَا غُلَامُ أَعْطِهِ بِرِذْوَنِي الْكَمِيتَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ قَرَسِكَ وَ أَوْطَأَ وَأَطُولُ عُمُرًا .

۱۵۔ ارادوی کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک گھوڑا تھا جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈالا تھا اور میں جا بجا اس کا ذکر کرتا تھا ایک روز میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تم نے اپنے گھوڑے کا کیا کیا میں نے کہا وہ میرے پاس یہ ہیں آپ کے دروازہ پر ہے اسی سے میں آتا ہوں۔ فرمایا: شام سے پہلے اگر کوئی خریدار مل جائے تو اس کا تبادلہ کر لو اسی اشنا میں ایک اور شخص آگیا اور سلسلہ کلام منقطع ہو گیا۔ میں رنجیدہ اپنے گھر آیا اور اپنے بھائی سے یہ ذکر کیا۔ اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں اس بارے میں کیا رائے دوں، میں نے اس کے فروخت میں نکل سے کام لیا اور کسی ایسے کو تلاش نہ کیا جس کے ہاتھ بیچوں۔ شام کو جب ہم نماز عشاء پڑھ چکے تھے۔ ساتیس آکر کھنے لگا کہ آپ کا گھوڑا مر گیا۔ یہ سن کر مجھے بڑا رنج ہوا اور سمجھ گیا کہ حضرت نے اسی لئے فرمایا تھا۔ چند روز بعد میں خدمت امام علیہ السلام میں حاضر ہوا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ کاش حضرت مجھے اس کے بدلے میں کوئی جو پایہ دے دیں کیونکہ میں بہت رنجیدہ تھا جب میں بیٹھا تو حضرت نے فرمایا۔ اچھا میں اس کے بدلے جو پایہ دیتا ہوں۔ اے غلام میرا کیت فخران کو دے دے اور مجھ سے کہا۔ یہ چال میں اور بلحاظ عمر تمہارے گھوڑے سے اچھا ہے۔

۱۶ - إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أَخَذَ الْمُهْتَدِي فِي قَتْلِ الْمَوَالِي يَا سَيِّدِي الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَغَلَهُ عَنَّا ، فَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّهُ يَنْهَدُ ذَلِكَ وَيَقُولُ : وَاللَّهِ لَا جَلِيسَهُمْ عَنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ وَقَوَّعَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَظِّ ذَاكَ أَقْصَرَ لِعَمْرِهِ ، عَدَّ مِنْ يَوْمِكَ هَذَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ وَيُقْتَلُ فِي الْيَوْمِ السَّادِسِ بَعْدَ هَوَانٍ وَ اسْتَخْفَانٍ بِمَرٍّ بِهِ فَكَانَ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ جس زمانے میں ہندی نے شعیبان علی کے قتل کی ہم شروع کر رکھی تھی میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو لکھا کہ خدا کا شکر ہے کہ ترکوں کے خروج کی وجہ سے اس کی توجہ ہمارے قتل کی طرف سے ہٹ گئی ہے اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ آپ کو دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ میں نئی آبادی سے جلا وطن کر دوں گا۔ امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں اپنے دست مبارک سے لکھا کہ اس کا یہ کہنا اس کی عمر کو کم کر دے گا۔ آج کے دن سے پانچ دن شمار کرو۔ چھٹے دن وہ نہایت ذلت و حقارت سے قتل کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۱۷۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ؑ أَسْأَلُهُ أَنْ يَدْعُو اللَّهَ لِي مِنْ وَجَعِ عَيْنِي وَكَانَتْ إِحْدَى عَيْنَيَّ ذَاهِبَةً وَالْأُخْرَى عَلَى شَرَفٍ ذَهَابٍ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : حَسَّ اللَّهُ عَلَيْكَ عَيْنُكَ فَأَقَاتِ الصَّحْبَةَ وَوَقِّعْ فِي آخِرِ الْكِتَابِ آجِرَكَ اللَّهُ وَأَحْسِنْ تَوَاتُوكَ ، فَأَعْتَمَمْتُ لِذَلِكَ وَلَمْ أَعْرِفْ فِي أَهْلِي أَحَدًا مَاتَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ أَيَّامٍ جَاءَتْنِي وَفَاءُ ابْنِي طَيْبٌ فَقَعَلِمْتُ أَنَّ التَّعْرِيفَةَ لَهُ .

۱۷۔ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے درخواست کی کہ میری در چشم دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں دوسری آنکھ تو جاہلی تھی حضرت نے تحریر فرمایا کہ اللہ نے تیری آنکھ کو محفوظ فرمایا۔ پس وہ صبح سالم ہو گئی۔ خط کے آخر میں تحریر فرمایا۔ اللہ تم کو اجر دے اور اچھا ثواب دے، میں پڑھ کر غمگین ہوا میرے خاندان میں کوئی مرانا تھا چند دن کے بعد جب میرا بیٹا طیب مرا تو میں سمجھا کہ یہ اس کی تعویذ تھی۔

۱۸۔ إِسْحَاقُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا بِسُرٍّ مَنْ رَأَى رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُقَالُ لَهُ : سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ ، يَنْظُرُ إِلَى الْمُهَنْدِي فِي ضَبْعِهِ لَهُ قَدْ غَضِبَهَا إِيَّاهُ شَفِيعَ الْخَادِمِ وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا فَأَشْرْنَا عَلَيْهِ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيَّ أَبِي مُحَمَّدٍ ؑ يَسْأَلُهُ تَسْهِيلَ أَمْرِهَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُحَمَّدٍ ؑ : لَا بَأْسَ عَلَيْكَ ضَمِيمَتَكَ تُرَدُّ عَلَيْكَ فَلَا تَتَقَدَّمْ إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقِيَّاسِ الْوَكِيلِ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّمِيمَةُ وَخَوِّفْهُ بِالسُّلْطَانِ الْأَعْظَمِ اللَّهُ رَبُّ الْمَالِمِينَ فَلَقِيَهُ ؛ فَقَالَ لَهُ الْوَكِيلُ الَّذِي فِي يَدِهِ الضَّمِيمَةُ قَدْ كَتَبَ إِلَيَّ عِنْدَ خُرُوجِكَ مِنْ مِصْرَ ، أَنْ أَطْلُبَكَ وَأَرُدَّ الضَّمِيمَةَ عَلَيْكَ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْقَاضِي ابْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ وَشَهَادَةِ الشُّهُودِ وَلَمْ يَحْتَجِ إِلَى أَنْ يَتَقَدَّمْ إِلَى الْمُهَنْدِي فَضَارَتِ الضَّمِيمَةُ لَهُ وَفِي يَدِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا خَبَرٌ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ : وَحَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ اللَّيْثِ هَذَا قَالَ : خَلَفْتُ أَبَا لِي عَلِيًّا بِمِصْرَ عِنْدَ خُرُوجِي عَنْهَا وَابْنَالِي آخَرُ أَسَنَّ مِنْهُ كَانَ وَصِيَّتِي وَقَيْمِي عَلَى عِبَائِي وَفِي ضَبَاعِي فَكَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ ؑ أَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ لِابْنِي الْعَلْبِلِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ قَدْ عُوِفِي ابْنُكَ الْمُعْتَلُّ

وَمَاتَ الْكَبِيرُ وَصَبُّكَ وَفَتْمُكَ فَاحْمَدُ اللَّهِ وَلَا تَجْزَعْ فَيَحْبُطَ أَجْرُكَ فَوَرَدَ عَلَيَّ الْحَبْرُ أَنَّ ابْنِي
قَدْ عُوْفِي مِنْ عِلَّتِهِ وَمَاتَ الْكَبِيرُ يَوْمَ وَرَدَ عَلَيَّ جَوَابُ أَبِي نُجَيْدٍ ۝

۱۸۔ راوی کہتا ہے کہ سامرو میں ایک شخص ہمارے پاس مصر سے آیا جس کا نام سیف ابن الیش تھا وہ شکایت کرنے آیا تھا کہ ہندی بادشاہ عباسی سے اس کے غلام شیفع کی جس نے اس کی زمین غصب کر کے اس کو نکال دیا تھا ہم نے اس کو مشورہ دیا کہ وہ امام حسن عسکری علیہ السلام سے سہولت امر کے لئے درخواست کرے۔ حضرت نے اسے تحریر فرمایا کہ خوف نہ کرتی زمین تجھے مل جائے گی بادشاہ کے پاس نہ جابلکہ اس حاکم سے مل جس کے ہاتھ میں زمین کا معاملہ ہے اور اسے ڈرا سلطان اعظم یعنی خدا سے جو رب العالمین ہے پس وہ اس سے ملا۔ اس نے کہا۔ تیرے مصر سے نکلتے ہیں شیفع نے مجھے لکھا کہ میں تجھے بلا کر زمین تیرے حوالے کر دوں پس اس نے قاضی ابوالشور ابی کے حکم سے گواہیاں لے کر زمین اس کو واپس کر دی اور ہندی کے پاس جانے کی ضرورت نہ رہی۔ پس وہ زمین اس کے قبضے میں آگئی بعد کا حال معلوم نہیں اور اسی سیف بن لیث نے بیان کیا کہ جب میں مصر سے چلا تھا تو میرا بیٹا مصر میں بیمار تھا اور بڑا بیٹا میرا وصى اور قائم مقام تھا میرے اہل و عیال اور جائیداد کا، میر نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ میرا بیٹا بیمار ہے آپ دعا فرمائیں حضرت نے لکھا تمہارا بیمار بٹھا اچھا ہو گیا اور بڑا بیٹا مر گیا۔ خدا کی حمد کہ وہ اور بے قرار نہ ہو ورنہ تو اب سے محروم رہو گے۔ پس جیسا حضرت نے کہا تھا ویسی ہی خبر مجھے ملی۔

۱۹۔ اسحاقی قال: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْقَشِيرِيِّ مِنْ قَرْيَةٍ تَسْمَى قَبْرَ، قَالَ: كَانَ لِأَبِي نُجَيْدٍ كَبْلٌ وَكَبْلٌ قَدِ اتَّخَذَ مَعَهُ فِي الدَّارِ حُجْرَةً يَكُونُ فِيهَا مَعَهُ خَادِمٌ أَبْيَضُ فَارَادَ الْوَكَيْلُ الْخَادِمَ عَلَى نَفْسِهِ فَأَبَى إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُ يَنْبِيذُ فَأَخْثَالَ لَهُ يَنْبِيذٌ، ثُمَّ أَدْخَلَهُ عَلَيْهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي نُجَيْدٍ ثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ مُغْلَقَةٍ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي الْوَكَيْلُ قَالَ: إِنِّي لَمُنْتَبِهٌ إِذَا أَنَا بِالْأَبْوَابِ تُفْتَحُ حَتَّى جَاءَ بِنَفْسِهِ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ الْحُجْرَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا هَؤُلَاءِ اتَّقُوا اللَّهَ خَافُوا اللَّهَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَمَرَ بِبَيْعِ الْخَادِمِ وَإِخْرَاجِهِ مِنَ الدَّارِ.

۱۹۔ راوی کہتا ہے مجھ سے یحییٰ بن قشیری نے قریہ تسمی قبر، قال: کان لابی نجید کبیل وکیل تھا جسے آپ نے اپنے مکان کے ایک حجرہ میں جگہ دی تھی اور اس کے ساتھ اپنے ایک سفید نام غلام کو رکھ دیا تھا۔ وکیل نے غلام سے بدکاری کرنا چاہی اس نے اس شرط سے قبول کیا کہ وہ اس کے لئے شراب ہتیا کرے۔ وکیل نے شراب کو حاصل کیا اور غلام سے اپنا منہ کالا کیا۔ اس کے اور امام علیہ السلام کے درمیان تین دروازے مقفل تھے وکیل نے بیان کیا میں اپنی قفل پر آگاہ ہوا۔ ناگاہ دروازے کھلے اور حضرت تشریف لائے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے لوگو! تم خدا سے ڈرو، اور پھر ہیز گار بنو۔ جب صبح ہوئی تو حضرت نے غلام کے فروخت کرنے کا حکم دیا اور مجھے گھر سے نکال دیا۔

۲۰۔ اسحاق قال : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ الشَّامِيُّ قَالَ : نَظَرْتُ رَجُلًا مِّنَ النَّوْبَةِ بِالْأَهْوَا، ثُمَّ قَدِمْتُ مَنْ رَأَى وَقَدْ عَلِقَ بِقَلْبِي شَيْءٌ مِّنْ مَّقَالَتِهِ فَإِنِّي لَجَالِسٌ عَلَى بَابِ أَحْمَدَ ابْنِ الْحَضْبِ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو عَجَّاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ دَارِ الْعَامَةِ يَوْمَ الْمَوْكِبِ : فَتَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَأَشَارَ بِسَبَاحَتِهِ وَاحَدٌ أَحَدٌ فَرَدُّهُ فَسَقَطَتْ مَغْشِبًا عَلَيَّ .

۲۰۔ راوی نے خبر دی مجھے محمد بن ربیع نے کہا کہ میں نے مناظرہ کیا ابو ازہب میں ایک مجوسی سے۔ پھر میں سامرو آیا۔ اس مجوسی کی ایک بات میرے دل میں گڑ گئی تھی۔ میں احمد بن الحضیب کے دروازہ پر بیٹھا ہوا تھا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام ابلیسیوں کے جلسہ کے دن خلیفہ کے دربار سے واپس ہوتے ہوئے ادھر سے گزرے انھوں نے مجھے دیکھا اور اپنی انگلی سے اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ ایک ہے وہ ایک ہے وہ یکتا ہے پس اس بات کا میرے دل پر اثر ہوا۔

۲۱۔ اسحاق ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمًا وَآنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ مَا أَصُوغُ بِهِ خَاتَمًا أَتَبَرَّكَ بِهِ ، فَجَلَسْتُ وَأُنْسَيْتُ مَا حِجْتُ لَهُ ، فَلَمَّا وَدَعْتُ وَنَهَضْتُ رَمَى إِلَيَّ بِالْخَاتَمِ فَقَالَ : أَرَدْتُ فِضَّةً فَأَعْطَيْتَكَ خَاتَمًا رِيْعَتِ الْفِضَّةُ وَالْكَرَامُ ، هَتَاكَ اللَّهُ يَا أَبَا هَاشِمٍ ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أَشْهَدُ أَنَّكَ وَلِيُّ اللَّهِ وَإِمَامِي الَّذِي أَدِينُ اللَّهَ بِطَاعَتِهِ ، فَقَالَ : غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا هَاشِمٍ .

۲۱۔ ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں ایک روز امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ چاہتا تھا کہ آپ سے انگوٹھی بنانے کے لئے چاندی مانگوں تاکہ میرے لئے برکت کا باعث ہو لیکن میں بھول گیا۔ جب میں چلنے کے لئے اٹھا تو آپ نے انگوٹھی میری طرف پھینکی اور فرمایا تم تو چاندی ہی چاہتے تھے ہم نے تم کو چاندی بھی دی اور رنگ بھی اور بنوانے کی اجرت بھی۔ اے ابو ہاشم اللہ تمہیں مبارک کرے۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے دل ہیں اور میرے ایسے امام ہیں کہ جن کی طاعت میں بقائے دین ہے۔ فرمایا۔ اے ابو ہاشم اللہ تمہیں بخشے۔

۲۲۔ اسحاق قال : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو الْعَيْنَاءِ الْهَاشِمِيُّ مَوْلَى عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنَّا قَالَ : كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَعْطَشْتُ وَأَنَا عِنْدَهُ فَأُجِلُّهُ أَنْ أَدْعُوَ بِالْمَاءِ فَيَقُولُ : يَا غُلَامُ ! اسْقِهِ وَرُبَّمَا حَدَّثْتُ نَفْسِي بِالنُّهْضِ فَأُفَكِّرُ فِي ذَلِكَ فَيَقُولُ : يَا غُلَامُ ! ذَابَتْ لَاحُ

۲۲۔ راوی کہتا ہے میں جب امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں آتا تو پیاسا ہوتا تو مجھے آپ کی جلالت

شان کی وجہ سے پانی مانگنے کی ہمت نہ ہوتی حضرت خود ہی غلام سے فرماتے اسے پانی پلاؤ اور جب میں چلنے کی فکر میں ہوتا تو فرماتے اسے غلام سواری لا۔

۲۳ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ قَالَ: دَخَلَ التَّبَّاسِيُونُ عَلَى صَالِحِ بْنِ وَصِيفٍ وَدَخَلَ صَالِحُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُ مِنَ الْمُتَحَرِّفِينَ عَنْ هَذِهِ النَّاحِيَةِ عَلَى صَالِحِ بْنِ وَصِيفٍ عِنْدَ مَا حَبَسَ أَبَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُمْ صَالِحٌ: وَمَا أَصْنَعُ؟ قَدْ وَكَلْتُ بِهِ رَجُلَيْنِ مِنْ أَكْثَرِ مَنْ قَدَّرْتُ عَلَيْهِ، فَقَدْ صَادَا مِنَ الْعِبَادَةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعِيَامِ إِلَى أَمْرِ عَظِيمٍ، فَقُلْتُ لَهُمَا: مَا فِيهِ؟ فَقَالَا: مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كُلَّهُ، لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَتَشَاغَلُ وَإِذَا نَظَرَ نَا إِلَيْهِ اذْهَعَتْ قَرَائِنُنَا وَبُذِخَلُنَا مَا لَا نَمْلِكُهُ مِنْ أَنْفُسِنَا، فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ انصَرَفُوا خَائِبِينَ.

۲۳۔ داوی نے کہا صالح بن وصیف کے پاس کچھ عباس کئے اور صالح بن علی وغیرہ بھی امام حسن عسکری کے ساتھ صالح بن وصیف کی نگرانی میں قید تھے۔ صالح نے ان لوگوں سے کہا، میں نے شدید ترین دُعاؤں کے سپرد حضرت کو کیا اتحادہ دونوں عبادت گزار اور صوم و سلاۃ کے پابند ہو گئے۔ میں نے اس قید کے باوجود میں ان دونوں سے بات چیت کی۔ انھوں نے کہا، تم کیا پوچھتے ہو اس شخص کے بارے میں جو صائم النہار اور قائم اللیل ہے نہ کسی سے بولتا ہے نہ کسی کام میں مشغول ہوتا ہے اور عجب کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس کی طرف دیکھتے ہیں تو بدن کانپ جاتا ہے اور ہمارے نفسوں پر نجات بل برداشت اثر پڑتا ہے یہ سن کر وہ لوگ ناکام واپس گئے۔

۲۴ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَكْنُوفِ قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ بَعْضِ فَصَّادِي الْعَسْكَرِ مِنَ النَّصَارَى أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَقَالَ لِي: أَفَصِدْ هَذَا الْعِرْقَ قَالَ: وَنَاوَلَنِي عِرْفًا لَمْ أَفْهَمْهُ مِنَ الْعُرُوقِ النَّبِيَّةِ تُقَصَّدُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَعْجَبُ مِنْ هَذَا يَا مُرَبِّي أَنْ أَفَصِدَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ وَلَيْسَ بِوَقْتِ فَصْدِ الثَّانِيَةِ عِرْقٍ لِأَفْهَمُهُ، ثُمَّ قَالَ لِي: انْتَظِرْ وَكُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا أَمْسَى دَعَانِي وَقَالَ لِي: سَرِّحِ الدَّمَ فَسَرَّحْتُ ثُمَّ قَالَ لِي: أَمْسِكْ فَأَمْسَكْتُ، ثُمَّ قَالَ لِي: كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا كَانَ نِصْفَ اللَّيْلِ أُرْسِلَ إِلَيَّ وَقَالَ لِي: سَرِّحِ الدَّمَ قَالَ: فَتَعَجَّبْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَجَبِي الْأَوَّلِ وَكِرِهْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ: فَسَرَّحْتُ فَخَرَجَ دَمٌ أَبْيَضُ كَأَنَّهُ الْمِلْحُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: احْسِبْ قَالَ: فَحَسَبْتُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: كُنْ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَمَرَ قَهْرْمَانَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فَأَخَذَهَا

وَحَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ ابْنَ بَخْبَشُوعَ النَّصْرَانِي فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ قَالَ : فَقَالَ لِي : وَاللَّهِ مَا أَفْنَمُ مَا تَقُولُ وَلَا أَعْرِفُهُ فِي شَيْءٍ مِنَ الطَّبِ وَلَا قَرَأْتُهُ فِي كِتَابٍ وَلَا أَعْلَمُ فِي دَهْرِنَا أَعْلَمُ يَكْتُبُ النَّصْرَانِيَّةَ مِنْ فُلَانٍ الْفَارِسِيِّ فَأَخْرَجَ إِلَيْهِ قَالَ : فَأَكْتَرَيْتُ رَدُّوْقًا إِلَى الْبَصْرَةِ وَأَتَيْتُ الْأَهْوَاذَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى فَارِسٍ إِلَى صَاحِبِي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ : فَقَالَ لِي : أَنْظِرْنِي أَيَّامًا فَأَنْظُرْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مُتَقَاضِيًا قَالَ : فَقَالَ لِي : إِنَّ هَذَا الَّذِي تَحْكِيهِ عَنْ هَذَا الرَّجُلِ فَعَلَهُ الْمَسِيحُ فِي دَهْرِهِ مَرَّةً .

۲۴- محمد بن حسن مکتوف نے کہا کہ میرے ایک دوست نے عسکر کے ایک نصرانی فساد کی زبان بیان کیا کہ امام حسن عسکری نے مجھے ایک روز نماز ظہر کے وقت بلایا اور کہا کہ اس رگ کی فصد کھول اور ایک رگ بتائی جس کو فصد کھول جانے والی رگوں میں سے نہیں جانتا تھا۔ میں نے دل میں کہا۔ اور یہ امر اور زیادہ تعجب نیز ہے کہ وقت ظہر فصد کھول رہے ہیں حالانکہ یہ فصد کا وقت نہیں اور پھر ایسی رگ کا جسے میں جانتا بھی نہیں، حضرت نے فرمایا تم انتظار کرو اور گھر میں ہی رہو جب شام ہوئی تو مجھے بل کر فرمایا۔ خون نکالو میں نے خون نکالا، پھر فرمایا روک دو، میں نے روک دیا، پھر فرمایا جاؤ مت یہیں ٹھہرو جب ادھی رات ہوئی تو مجھے بل کر فرمایا خون کو جاری کرو۔ اس پر میں نے پہلے سے زیادہ تعجب کیا۔ پوچھنا مناسب نہ جانا۔ میں نے خون نکالا تو سفید خون نمک کی طرح نکلا۔ حضرت نے فرمایا اب بند کر دے، میں نے بند کر دیا۔ پھر فرمایا۔ اب تم صبح تک یہیں رہو جب صبح ہوئی تو آپ نے اپنے وکیل سے فرمایا اسے تین دینار دے دو، میں نے لے لئے اور میں نے وہاں سے ابن بختیشوع نصرانی کے پاس پہنچا اور یہ قصہ بیان کیا اس نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کیا کہہ رہے۔ میں نے تو طلب میں یہ حال کہیں نہیں پڑھا اور نہ کسی کتاب میں دیکھا۔ نصرانی کتابوں کا سب سے بڑا عالم فلاں فارسی ہے تم اس سے معلوم کرو، میں نے بعمرہ مکہ کے لئے ایک کشتی کرایہ پر لی اور وہاں سے ہوا ز تک آیا اور اس مرد فارسی سے ملا اور واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا مجھے کچھ ہلکت دو چند روز بعد میں تقاضہ کے لئے پہنچا اس نے کہا کہ جس شخص کے متعلق تم یہ بیان کیا۔ اس نے وہ کیا جو میں نے اپنے زمانہ میں چند بار کیا تھا۔

۲۵- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : كَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ حُجْرٍ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشْكُو عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ دُلْفٍ وَيَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَمَّا عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَدْ كَفَيْتُهُ وَأَمَّا يَزِيدُ فَإِنَّ لَكَ وَلَهُ مَقَامًا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ ، فَمَاتَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَتْلَ يَزِيدُ مُحَمَّدُ بْنُ حُجْرٍ .

۲۵ محمد بن محمد نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے شکایت کی۔ عبد العزیز بن دلف اور یزید بن عبد اللہ کے ظلم کی۔ حضرت نے اسے لکھا کہ عبد العزیز کا معاملہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن یزید بن عبد اللہ کا اور تیرا معاملہ پیش خدا ہے ہوگا۔ پس عزیز مر گیا اور یزید بن محمد بن حجب قتل کر دیا گیا۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: سَلِمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَى خُرَيْبٍ فَكَانَ يُضَيِّقُ عَلَيْهِ وَيُؤْذِيهِ قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: وَبِكَ اتَّقِ اللَّهَ، لَا تَدْرِي مَنْ فِي مَنْزِلِكَ؟ وَعَرَفْتُهُ صَلَاحَهُ وَقَالَتْ: إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ مِنْهُ، فَقَالَ لَا زِمَمَتُهُ بَيْنَ السَّبَاحِ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ بِوَقْرَتِي عليه السلام فَأَيْمًا يُصَلِّي وَهِيَ حَوْلُهُ.

۲۶۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی نے بیان کیا کہ امام حسن عسکری کو خربہ غلام ہندی کے گھر میں قید کیا گیا وہ حضرت پر بہت سختی کرتا اور ستاتا تھا اس کی بیوی نے کہا۔ خدا تیرا ستیاناس کرے تو جانتا ہے کہ تیرے گھر میں کون بزرگ قید ہیں تو نے ان کے نفس کی پائیزگی کو سمجھا ہے میں تجھے عذاب خدا سے ڈراتی ہوں اس نے کہا میں ان کو دندوں کے درمیان چھوڑ دوں گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے دیکھا کہ حضرت ان دندوں کے درمیان کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں

۲۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي نَظْرَ إِلَى خَطِّهِ فَأَعْرَفَنِي إِذَا وَرَدَ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ إِنَّ الْخَطَّ سَيُخْلِفُ عَلَيْكَ مِنْ بَيْنِ الْقَلَمِ الْغَلِيظِ إِلَى الْقَلَمِ الدَّقِيقِ فَلَا تُشْكَكَنَّ، ثُمَّ دَعَا بِالدَّوَاةِ فَكَتَبَ وَجَعَلَ يَسْتَمِدُّ إِلَى مَجْرَى الدَّوَاةِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَهُوَ يَكْتُبُ: أَسْتَوْهِيهِ الْقَلَمَ الَّذِي كَتَبَ بِهِ، فَلَمَّا قَرَعَ مِنْ الْكِتَابَةِ أَقْبَلَ بَحْدَ ثَنِي وَهُوَ يَمْسَحُ الْقَلَمَ بِمَنْدِيلِ الدَّوَاةِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: هَاكَ يَا أَحْمَدُ! فَنَاولْنِيهِ، فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي مُغْتَمٌّ لِشَيْءٍ يُصِيبُنِي فِي نَفْسِي وَقَدَّارْتُ أَنْ أَسْأَلَ أَبَاكَ فَلَمْ يَقْضِ لِي ذَلِكَ، فَقَالَ: وَمَا هُوَ يَا أَحْمَدُ؟ فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي رُوِيَ لَنَا عَنْ آبَائِكَ أَنَّ نَوْمَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى أَقْفَانِهِمْ وَنَوْمَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَيْمَانِهِمْ وَنَوْمَ الْمُتَافِقِينَ عَلَى شِمَائِلِهِمْ وَنَوْمَ الشَّيَاطِينِ عَلَى وُجُوهِهِمْ، فَقَالَ عليه السلام: كَذَلِكَ هُوَ، فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي فَإِنِّي أَجْهَدُ أَنَّ أَنَامَ عَلَى يَمِينِي فَمَا يُمَكِّنُنِي وَلَا يَأْخُذُنِي النَّوْمُ عَلَيْهَا؛ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا أَحْمَدُ اذْنُ مِنِّي فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: ادْخُلْ يَدَكَ تَحْتَ ثِيَابِكَ فَأَدْخُلْنَهَا فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ ثِيَابِهِ وَأَدْخَلَهَا تَحْتَ ثِيَابِي، فَمَسَحَ بِيَدِهِ الْيَمْنَى عَلَى جَانِبِي الْأَيْسَرِ وَبِيَدِهِ الْبُسْرَى عَلَى جَانِبِي الْأَيْمَنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ أَحْمَدُ: فَمَا أَقْدِرُ أَنْ أَنَامَ عَلَى يَسَارِي مُنْذُ فَعَلَ ذَلِكَ بِي عليه السلام وَمَا يَأْخُذُنِي نَوْمٌ عَلَيْهَا أَصْلًا.

۲۷۔ احمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے درخواست

کی کہ آپ میرے سامنے کچھ لکھ کر دکھا دیں تاکہ آپ کا خط آیا کرے تو میں پہچان لیا کروں۔ فرمایا اے احمد خط موٹے اور باریک قلم کے لحاظ سے مختلف ہو جاتے ہیں پس تم شک کو راہ نہ دو۔ پھر آپ نے دوات منگائی اور لکھا۔ چونکہ سیاہی رواں نہ تھی بسا بانی ڈالا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس قلم سے آپ لکھ رہے ہیں یہ مجھے علم افرادیت سے تو اچھا ہوتا۔ جب آپ لکھ چکے تو میری طرف متوجہ ہو کر بات چیت شروع کی اور قلم کو دوات والے کپڑے سے صاف کرنے لگے۔ پھر فرمایا اے احمد یہ قلم لے لو۔ میں نے کہا۔ حضور میں ایک مسئلہ میں پریشان خاطر ہوں آپ کے پدر بزرگوار سے پوچھنا چاہتا تھا۔ مگر موقع نہ ملا۔ حضرت نے فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آپ کے آباء کرام سے مروی ہے کہ انبیاء اپنی پشت پر سوتے ہیں اور مومنین داہنی کروٹ سے اور منافقین بائیں کروٹ سے اور شیا طین منہ کے بل، فرمایا۔ ہاں ایسا ہی ہے میں نے کہا میں داہنی طرف سونے کی کوشش کرتا ہوں مگر ممکن نہیں ہوتا۔ مجھے اس کروٹ پر نیند نہیں آتی، حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا۔ قریب آؤ۔ اپنا ہاتھ اپنے کپڑوں کے اندر کر و پھر حضرت نے اپنی آستین سے اپنا ہاتھ نکالا اور میرے لباس کے اندر داخل کیا اور داہنے ہاتھ سے بائیں پہلو کو اور بائیں سے داہنے پہلو کو ملا (تین بار) فرمایا اے احمد اب تو بائیں کروٹ نہ سوتے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ایک سوتیلی سوال باب

ذکر مولد صاحب الامر علیہ السلام

(باب ۱۲۳)

مَوْلِدُ الشَّاهِدِ الْأَمْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وُلِدَ ﷺ لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةِ حَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ .

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : خَرَجَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قُتَيْبِ بْنِ زَيْدٍ : هَذَا جَزَاءُ مَنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ فِي أَوْلِيَائِهِ ، رَعِمَ أَنَّهُ يُقْتَلُنِي وَ لَيْسَ لِي عَقَبٌ فَكَيْفَ رَأَى قُدْرَةَ اللَّهِ . وَ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَاهُ دَمَحْمَدُ ، سَنَةِ بَيِّسٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ .

حضرت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو پیدا ہوئے۔

۱۔ راوی کہتا ہے کہ جب زبیری (مہدی بادشاہ عباسی) قتل کر دیا گیا تو امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ سزا ہے اس شخص کی جو اولیائے خدا پر تہمت لگاتا ہے اس نے گمان کیا تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ کہ میرا کوئی فرزند نہیں

اس نے دیکھ لیا کہ خدا کو کسی تدرت ہے۔ راوی کہتا ہے اللہ نے ان کو بیٹا دیا جس کا نام انھوں نے م۔ج۔م۔م۔ درکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ھ میں ہوئی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنُ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَ سَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدِيُّ - مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ - عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَجَلِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ سُرَّ مِّنْ رَّأْيٍ وَلَزِمْتُ بَابَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدَعَانِي مِّنْ غَيْرِ أَنْ أَسْتَأْذِنَ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ وَسَلَّمْتُ قَالَ لِي : يَا أَبَا فَلَانٍ كَيْفَ خَالِكَ ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : أَقْعَدُ يَا فَلَانُ ، ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ مِنْ أَهْلِي ، ثُمَّ قَالَ لِي : مَا الَّذِي أَقْعَمَكَ ؟ قُلْتُ : رَغْبَةً فِي خِدْمَتِكَ ، قَالَ : فَقَالَ : قَالِزِمِ الدَّارَ قَالَ : فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَدَمِ ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْخَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ إِذِنْ إِذَا كَانَ فِي دَارِ الرِّجَالِ ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا وَهُوَ فِي دَارِ الرِّجَالِ ، فَسَمِعْتُ حَرَمَةً فِي الْبَيْتِ قَدْ دَانِي مَكَانَكَ لِأَتَبْرَحَ ، فَلَمْ أَجِسِرْ أَنْ أَخْرُجَ وَلَا أَدْخُلَ ، فَخَرَجْتُ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مَّغْطًى ثُمَّ نَادَانِي أَدْخُلْ فَدَخَلْتُ وَ نَادَى الْجَارِيَةُ فَرَجَعْتُ فَقَالَ لَهَا : اكْشِفِي عَمَّا مَعَكَ فَكَشَفَتْ عَنْ عَلَامِ أَبِيصَ حَسَنَ الْوَجْهِ وَ كَشَفَتْ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابَتْ مِنْ كَبْتِهِ إِلَى سُرِّهِ أَخْضَرَ كَيْسَ بِأَسْوَدَ ، فَقَالَ : هَذَا صَاحِبُكُمْ ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ضَوْءُ بْنُ عَلِيٍّ : قُلْتُ لِلْفَارِسِيِّ : كَمْ كُنْتُ تُقَدِّرُهُ مِنَ السِّنِينَ ؟ قَالَ : سَنَتَيْنِ قَالَ الْعَبْدِيُّ : قُلْتُ لِضَوْءٍ : كَمْ تُقَدِّرُهُ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، قَالَ أَبُو عَلِيٍّ وَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ نُقَدِّرُهُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ سَنَةً .

۲۔ علی بن محمد نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد ادرجن نے کہ علی بن ابراہیم نے ۲۵۶ھ میں بیان کیا مجھ سے ان دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن علی بن عبد الرحمن عبدی نے عبد قیس سے اس نے ضواء ابن علی سے اس نے ایک مرد فارسی سے جس کا نام اس نے بتایا کہ میں سامرہ میں امام حسن عسکری کے دروازہ پر آیا۔ آپ نے بغیر میرے اذن طلب کے مجھے بلایا۔ جب میں داخل ہوا اور سلام کیا تو فرمایا۔ اے فلاں تیرا کیا حال ہے۔ بیٹھ جا۔ پھر میرے خاندان کے مردوں اور عورتوں کا حال پوچھا۔ پھر فرمایا۔ تم کس عرض سے آئے ہو۔ میں نے کہا کہ آپ کی خدمت میں رہنے کے لئے۔ فرمایا۔ اچھا تم اس گھر میں رہو۔ چنانچہ میں حضرت کے نوکران کے ساتھ رہنے لگا۔ میرا کام یہ تھا کہ سودا سلف بازار سے خرید لاتا اور میں بغیر اذن حضرت کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا جب آپ مردانے حصے میں ہوتے تھے۔ ایک دن میں نے گھر کے اندر حرکت سنی حضرت کی آواز آئی کھڑ جا۔ پس کر میری ہمت نہ ہوئی کہ باہر نکلوں اور نہ اندر آسکوں، پھر ایک کنیز نکلی جس

کے پاس ایک ڈھکی ہوئی چیز تھی حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اندر آ جاؤ، میں داخل ہوا آپ نے کینز کو پکارا اور فرمایا جو کچھ تیرے پاس ہے کھول دے اس نے کھولا تو وہ ایک نہایت خوبصورت صابن ادا دے تھے۔ فرمایا۔ ان کے شکم کو بھی کھول دے۔ میں نے دیکھا کہ سینہ سے ناف تک سبز بال تھے۔ کالا کوئی نہ تھا۔ مجھ سے فرمایا۔ یہ تمہارے اہام ہیں اس کے بعد امام علیہ السلام کی وفات تک پھر بھی ان کو نہ دیکھا۔ حضور ابن علی نے ان سے پوچھا تم نے ان کی عمر کیا انداز کیا۔ کہا دو سال، عسری نے کہا میں نے حضور سے پوچھا تمہارا اندازہ کیا ہے کہا چودہ سال اور ابو علی اور ابو عبد اللہ نے کہا ہمارا اندازہ اکیس سال ہے۔

توضیح :- حدیث اول میں حضرت جنت کی ولادت ۲۵۵ھ اور ۵۶ھ دونوں لکھی ہیں۔ علامہ مجلسی مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ اختلاف غالباً شمسی اور قمری حساب کی بنا پر ہے۔ صحیح سال ۲۵۶ھ ہے۔ علماء لکھ رہے کہ لفظ نور کے اعداد ۲۵۶ ہیں اور یہی لفظ آپ کے سال ولادت کو بتاتا ہے۔

حدیث دوم کو علامہ مجلسی نے ضعیف تحریر کیا ہے۔ عمر کے تخمینہ میں جو اختلاف ہے اس کی وجہ ہے کہ فارسی نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی حیات میں دیکھا تھا اور دوسروں نے وکلانے تاجید مقدسہ کے لحاظ سے بتایا چونکہ حضرت جنت کا نام عام انسانوں نے علیحدہ تھا لہذا عمر کا اختلاف یوں بھی ہو سکتا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا الْقُمِيِّينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ غَانِمِ الْبَنْدِيِّ قَالَ : كُنْتُ بِمَدِينَةِ الْهِنْدِ الْمَعْرُوفَةِ بِقَشْمِيرِ الذَّاخِلَةِ وَأَصْحَابُ لِي يَقْعُدُونَ عَلَيَّ كَرَّاسِي عَنْ يَمِينِ الْمَلِكِ ، أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلُّهُمْ يَقْرَأُ الْكِتَابَ الْأَرَبِيَّةَ : التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ وَصُحُفَ إِبْرَاهِيمَ ، نَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ وَنُقْفِيهِمْ فِي دِينِهِمْ وَنُقْفِيهِمْ فِي حَلَالِهِمْ وَحَرَامِهِمْ ، يَقْرَعُ النَّاسُ إِلَيْنَا الْمَلِكُ فَمَنْ دُونَهُ ، فَتُخَارِئُنَا ذِكْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا : هَذَا الشَّيْءُ الْمَذْكُورُ فِي الْكِتَابِ قَدْ خَفِيَ عَلَيْنَا أَمْرُهُ وَيَجِبُ عَلَيْنَا الْفَحْصُ عَنْهُ وَطَلَبُ أَثَرِهِ وَاتَّفَقَ رَأْيُنَا وَتَوَافَقْنَا عَلَى أَنْ أَخْرُجَ فَأَرْتَادَ لَهُمْ ، فَخَرَجْتُ وَمَعِيَ مَالٌ جَلِيلٌ ، فَمَسَرْتُ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى قَرُبْتُ مِنْ كَابُلٍ ، فَعَرَضَ لِي قَوْمٌ مِنَ التُّرْكِ فَقَطَعُوا عَلَيَّ وَأَخَذُوا مَالِي وَجَرِحَتْ جِرَاحَاتٍ شَدِيدَةٍ وَدَفَعْتُ إِلَى مَدِينَةِ كَابُلٍ ، فَأَتَقَذَّبَنِي مَلِكُهَا لَمَّا وَقَفَ عَلَى خَبَرِي إِلَى مَدِينَةِ بَلَجٍ وَعَلَيْهَا إِذْ ذَاكَ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ ، فَلَبَّغَهُ خَبَرِي وَأَنِّي حَرَجْتُ مُرْتَادًا مِنَ الْهِنْدِ وَتَعَلَّمْتُ الْفَارَسِيَّةَ وَنَاطَرْتُ الْفُقَهَاءَ وَأَصْحَابَ الْكَلَامِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ دَاوُدُ بْنُ الْعَبَّاسِ فَأَحْضَرَنِي مَجْلِسَهُ وَجَمَعَ عَلَيَّ الْفُقَهَاءَ فَنَاطَرُونِي فَأَعْلَمُونِي أَنَّ خَرَجْتُ مِنْ بَلَدِي أَطْلُبُ هَذَا الشَّيْءَ الَّذِي وَجَدْتُهُ فِي الْكِتَابِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ هُوَ مَا اسْمُهُ ، قُلْتُ مُحَمَّدٌ ، فَقَالُوا : هُوَ نَبِيُّنَا الَّذِي تَطْلُبُ ، فَسَأَلْنَاهُمْ عَنْ سَرَائِعِهِ ، فَأَعْلَمُونِي ، قُلْتُ لَهُمْ : أَنَا أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ وَلَا أَعْلَمُهُ هَذَا الَّذِي يَصِفُونَ أَمْ لَا فَأَعْلَمُونِي مَوْضِعَهُ لَا قُصْدَهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ

عَلَامَاتٍ عِنْدِي وَدَلَالَاتٍ، فَإِنْ كَانَ صَاحِبِي الَّذِي طَلَبْتُ آمَنْتُ بِهِ، فَقَالُوا: قَدِمْنِي عَلَيْكَ فَقُلْتُ:
فَمَنْ وَصِيهِ وَخَلِيفَتُهُ فَقَالُوا: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: فَسَمُّوهُ لِي فَإِنْ هَدِوْهُ كُنْبَتُهُ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُثْمَانَ وَنَسَبُوهُ إِلَى قُرَيْشٍ، قُلْتُ: فَأَنْسِبُوا لِي مُحَمَّدًا نَسَبَكُمْ فَسَبُّوهُ لِي، فَقُلْتُ: لَيْسَ هَذَا صَاحِبِي
الَّذِي طَلَبْتُ، صَاحِبِي الَّذِي أَطْلَبُهُ خَلِيفَتُهُ، أَخُوهُ فِي الدِّينِ وَابْنُ عَمِّهِ فِي النَّسَبِ وَرَوْجُ ابْنَتِهِ وَ
أَبُو وَلَدِهِ، لَيْسَ لِهَذَا النَّبِيِّ ذُرِّيَّةٌ عَلَى الْأَرْضِ غَيْرُ وَلَدِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي هُوَ خَلِيفَتُهُ، قَالَ:
فَرَبُّوا بِي وَقَالُوا: أَيْهَا الْأُمَيْرُ إِنَّ هَذَا قَدْ خَرَجَ مِنَ الشِّرْكِ إِلَى الْكُفْرِ هَذَا حَلَالُ الدِّمِ، فَقُلْتُ
لَهُمْ: يَا قَوْمُ أَنَا رَجُلٌ مَعِيَ دِينٌ مُتَمَسِّكٌ بِهِ لَا أَفَارُقُهُ حَتَّى أَرَى مَا هُوَ أَقْوَى مِنْهُ، إِنِّي وَجَدْتُ صِفَةَ
هَذَا الرَّجُلِ فِي الْكُتُبِ الَّتِي أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى أَنْبِيَائِهِ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ مِنْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَمِنَ الْعِرَاقِ الَّذِي
كُنْتُ فِيهِ طَلَبًا لَهُ، فَلَمَّا فَخَّضْتُ عَنْ أَمْرِ صَاحِبِكُمْ الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ الْمَوْصُوفُ فِي
الْكِتَابِ فَكُفُّوا عَنِّي وَبَعَثَ الْعَامِلُ إِلَى رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: الْحُسَيْنُ بْنُ إِشْكِيَبَ فِدَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ:
نَاطِرُ هَذَا الرَّجُلِ الْهِنْدِيِّ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ عِنْدَكَ الْفُقَهَاءُ وَالْعُلَمَاءُ وَهُمْ أَعْلَمُ وَ
أَبْصَرُ بِمَنَاطِرَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: نَاطِرُهُ كَمَا أَقُولُ لَكَ وَاخْلُ بِهِ وَاطْفُ لَهُ، فَقَالَ لِي الْحُسَيْنُ بْنُ
إِشْكِيَبَ بَعْدَ مَا فَاوَضْتُهُ: إِنَّ صَاحِبَكَ الَّذِي تَطْلُبُهُ هُوَ النَّبِيُّ الَّذِي وَصَفَهُ هَؤُلَاءِ وَ لَيْسَ الْأَمْرُ فِي
خَلِيفَتِهِ كَمَا قَالُوا، هَذَا النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَوَصِيهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بْنُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ رَوْجُ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سِبْطِي وَالْهَيْدَرُ، قَالَ غَانِمُ
أَبُو سَعِيدٍ: فَقُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا الَّذِي طَلَبْتُ، فَأَنْصَرَفْتُ إِلَى دَاوُدَ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقُلْتُ لَهُ: أَيْهَا الْأُمَيْرُ
وَجَدْتُ مَا طَلَبْتُ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: فَبَرِّ بِي وَوَصِّلْنِي، وَقَالَ لِلْحُسَيْنِ
تَقَدَّمْ، قَالَ: فَمَضَيْتُ إِلَيْهِ حَتَّى آتَسْتُ بِهِ وَفَقَّهَنِي فِيهَا احْتَجَجْتُ إِلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَ
الْفَرَائِضِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّا نَقْرَأُ فِي كِتَابِنَا أَنَّ مُحَمَّدًا وَالْهَيْدَرُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا يَنْبِي بَعْدَهُ وَأَنَّ الْأَمْرَ
مِنْ بَعْدِهِ إِلَى وَصِيهِ وَوَارِثِهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ إِلَى الْوَصِيِّ بَعْدَ الْوَصِيِّ، لَا يَزَالُ أَمْرُ اللَّهِ
جَارِيًا فِي أَعْقَابِهِمْ حَتَّى تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا، فَمَنْ وَصِيٌّ وَصِيٌّ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ابْنَا
مُحَمَّدٍ وَالْهَيْدَرُ، ثُمَّ سَأَلَ الْأَمْرَ فِي الْوَصِيَّةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى صَاحِبِ الزَّمَانِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ أَعْلَمَنِي مَا حَدَّثَ،
فَلَمْ يَكُنْ لِي هِمَّةٌ إِلَّا طَلَبُ النَّاحِيَةِ قَوَافِي قَدْ وَقَعَتْ مَعَ أَصْحَابِنَا فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَهَاتَيْنِ
وَخَرَجَ مَعَهُمْ حَتَّى وَافَى بَغْدَادَ وَمَعَهُ رَفِيقٌ لَهُ مِنْ أَهْلِ السَّنَةِ كَانَ صَحْبَهُ عَلَى الْمَذْهَبِ، قَالَ:

فَحَدَّثَنِي غَانِمٌ قَالَ : وَأَنْكَرْتُ مِنْ رَفِيقِي بَعْضَ أَخْلَاقِهِ فَهَجَرْتُهُ ، وَخَرَجْتُ حَتَّى سِرْتُ إِلَى الْعَبَّاسِيَّةِ
 أَتَيْتُهَا لِلصَّلَاةِ وَأَصَلَّيْتُ وَابْنِي لَوَاقِفٌ مُتَفَكِّرٌ فِيمَا قَصَدْتُ لَطَلَبِهِ إِذَا بَاتَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ : أَنْتَ
 فُلَانٌ ؟ - اسْمُهُ بِالْهِنْدِ - فَقُلْتُ : نَعَمْ فَقَالَ : أَحِبَّ مَوْلَاكَ فَمَضَيْتُ مَعَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَتَخَلَّلُ بَيْنَ الطَّرِيقِ
 حَتَّى أَتَى ذَارًا وَبُسْتَانًا فَإِذَا أَنَا بِهَذَا جَالِسٍ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا يَا فُلَانُ - بِكَلَامِ الْهِنْدِ - كَيْفَ
 خَالِكَ ؟ وَكَيْفَ خَلَفْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا ؟ حَتَّى عَدَّ الْأَرْبَعِينَ كُلَّهُمْ فَسَأَلَنِي عَنْهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا ،
 ثُمَّ أَخْبَرَنِي بِمَا تَجَارَيْنَا كُلَّ ذَلِكَ بِكَلَامِ الْهِنْدِ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَدْتُ أَنْ تَحِجَّ مَعَ أَهْلِ قُمْ ؟ قُلْتُ :
 نَعَمْ يَا سَيِّدِي ، فَقَالَ : لَا تَحِجَّ مَعَهُمْ وَأَنْصَرِفْ سَنَتَكَ هَذِهِ وَحُجَّ فِي قَابِلٍ ، ثُمَّ أَلْفَى إِلَيَّ مَرَّةً
 كَانَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ لِي : اجْعَلْهَا نَفَقَتَكَ وَلَا تَدْخُلْ إِلَى بَعْدَادَ إِلَى فُلَانٍ سَمَاءُ ، وَلَا تَطْلُعْهُ عَلَى
 شَيْءٍ . وَأَنْصَرِفْ إِلَيْنَا إِلَى الْبَلَدِ ، ثُمَّ وَأَفَانَا بَعْضُ الْفَتَوَاجِ فَأَعْلَمُونَا أَنَّ أَصْحَابَنَا أَنْصَرَفُوا مِنَ الْعَقَبَةِ
 وَمَضَى نَحْوَ خُرَّاسَانَ فَلَمَّا كَانَ فِي قَابِلٍ حَجَّ وَأَرْسَلَ إِلَيْنَا بِهَدِيَّةٍ مِنْ طَرَفِ خُرَّاسَانَ فَأَقَامَ بِهَا مَدَّةً ،
 ثُمَّ مَاتَ رَحِمَهُ اللَّهُ .

۳۔ ابو سعید غانم ہندی سے روایت ہے کہ میں ہندوستان کے علاقہ کشمیر کے داخلی حصہ کا رہنے والا تھا اور
 میرے چالیس ساتھی اور تھے ہم بادشاہ کے داہنی طرف کرسیوں پر بیٹھا کرتے تھے اور کتاب توریت و انجیل و زبور اور صحف
 ابراہیم پڑھا کرتے ، لوگوں کے قضایا فیصلہ کرتے اور علم دین کی تعلیم دیتے اور حلال و حرام کے متعلق فتویٰ دیتے تھے اور
 بادشاہ اور رعایا سب ہماری طرف رجوع کرتے تھے۔ ایک دن رسول اللہ کا ذکر چھڑا۔ ہم نے کہا کہ اس نبی کا ذکر تمام آسمانی
 کتب میں ہے لیکن ان کا معاملہ ہم پر مخفی ہے۔ ہم پر واجب ہے کہ ان کے متعلق جستجو کریں اور ان کے حالات کا پتہ چلائیں
 ہم سب نے اس رائے سے اتفاق کیا کہ میں جا کر حالات معلوم کروں۔ میں مال کثیر لے کر نکلا ، بارہ ماہ سفر کرنے کے
 بعد کابل کے قریب پہنچا ، راہ میں ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور میرا تمام مال لوٹ لیا اور مجھے بری طرح زخمی کیا اور مجھے شہر کابل
 میں پہنچایا گیا۔ جب میری رسانی وہاں کے بادشاہ تک پہنچی اور وہ میرے حالات سے باخبر ہوا۔ تو مجھے شہر بلخ بھیج دیا۔
 وہاں کا حاکم داؤد بن عباس بن ابو اسود تھا۔ اس کو لوگوں سے میرے متعلق پتہ چلا کہ میں ہند سے آیا ہوں اور میں نے
 فارسی زبان سیکھ لی تھی۔ پس وہاں کے فقہا اور متکلمین سے مناظرے ہوئے اور داؤد بن عباس نے مجھے اپنے دربار میں
 بلایا۔ فقہا کو جمع کیا۔ انھوں نے مجھ سے مناظرہ کیا۔ میں نے انھیں بتایا کہ میں اپنے وطن سے اس نبی کی تلاش میں نکلا ہوں
 جس کا ذکر میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے۔ اس نے کہا وہ کون ہے اور نام کیا ہے۔ میں نے کہا۔ محمد۔ اس نے کہا وہ ہمارے
 نبی ہیں جن کی تلاش میں ہے۔

میں نے علماء سے ان کے احکام شریعت پوچھے، پس انھوں نے بتائے۔ میں نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ محمد نبی ہیں لیکن یہ نہیں جانتا۔ ان کا وصف تم نے بیان کیا ہے وہ وہی ہیں یا نہیں، مجھے ان کے رہنے کی جگہ بتاؤ تاکہ میں وہاں جاؤں اور جو علامات و دلائل میرے پاس ہیں ان کو جانچوں، اگر وہی ہوں گے جن کی مجھے تلاش ہے تو میں ان پر ایمان لے آؤں گا انھوں نے کہا وہ تو انتقال کر گئے۔ میں نے کہا ان کا وصی کون ہے۔ کہا ابوبکر، میں نے کہا یہ تو کنیت ہے اصلی نام بتائیے انھوں نے عبد اللہ بن عثمان اور قریش تک نسب بیان کیا۔ میں نے کہا اپنے نبی کا نسب بھی بیان کیجیے انھوں نے نسب بیان کیا۔ میں نے کہا جن کی مجھے تلاش ہے یہ وہ نہیں ہیں۔ جن کو میں تلاش کرتا ہوں وہ ان کے وہ خلیفہ ہیں جو دین میں ان کے بھائی اور نسب میں ابنِ عم ہیں اور ان کی بیٹی کا شوہر ہے اور اس کے بیٹوں کا باپ ہے۔ اس نبی کی اولاد روئے زمین پر نہیں، سوائے اس شخص کی اولاد کے جو اس کا خلیفہ ہے۔ یہ سنتے ہی وہ مجھ پر حملہ آور ہوئے اور کہنے لگے اے امیر! یہ شخص شرک سے نکل کر کفر کی طرف آیا ہے اس کا خون حلال ہے۔ میں نے کہا لوگو! میں ایک ایسے دین سے تعلق رکھنے والا ہوں جب تک اس سے بہتر دین نہ پالوں گا اس کو ترک نہ کروں گا۔ میں نے ان کتابوں میں جو انبیاء پر نازل ہوئیں۔ اس نبی کی یہی صفت پائی ہے میں ہندوستان سے آیا ہوں اور اسی عزت کے ساتھ جو مجھے حاصل ہے۔ میں ان کو تلاش کر رہا ہوں جب میں تم سے تمہارے نبی کی صفات سنیں جن کو تم نے بیان کیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہ نبی نہیں جس کا آسمانی کتابوں میں ہے لہذا تم میری ایذا رسانی سے باز رہو۔

اور حاکم نے ایک شخص حسین بن شکیب نامے کو بلا کر کہا۔ اس شخص سے مناظرہ کر۔ اس نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے بلخ میں اور بہت سے فقہاء و علماء ہیں جو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں اور مناظرہ کے مشاق ہیں اس نے کہا۔ جیسا میں نے کہا، تم ہی مناظرہ کرو۔ اسے غلوت میں لے جا کر نرمی سے بات چیت کرو۔

جب میں ابن شکیب کی سپردگی میں آیا تو اس نے مجھ سے کہا۔ تمہارا مطلوب وہی نبی ہے جس کا وصف ان لوگوں نے بیان کیا ہے لیکن جیسا انھوں نے کہا۔ امر غلات کا اس سے کوئی تعلق نہیں، یہ نبی محمد بن عبد اللہ ہیں اور ان کے وصی علی ابن ابی طالب ہیں اور وہ فاطمہ بنت محمد کے شوہر ہیں اور حسن و حسین کے جو رسول اللہ کے نواسے ہیں باپ ہیں۔

فانم ابو سعید کہتا ہے یہ سن کر میں نے کہا۔ اللہ اکبر سی، وہ نبی ہے جس کی مجھے تلاش ہے پھر میں واؤ بن عباس کے پاس آیا اور کہا۔ اے امیر میں نے پایا جس کی تلاش تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اس کے بعد اس نے میرے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور صلہ رحمی کیا اور اس نے حسین سے کہا۔ اس کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرو۔ میں حسین کے پاس رہنے لگا اور میں نے حسب ضرورت علم دین اس سے حاصل کیا۔ از قسم روزہ و نماز و فرائض، ایک دن میں نے کہا۔ ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ محمد فاطمہ الزہراء ہیں۔

ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ کہ ان کی خلافت ان کے بعد ان کے وصی اور وارث اور جانشین کو ملے گی۔

اور یہ امر خدا ان کی اولاد میں چلتا ہی رہے گا یہاں تک کہ دنیا ختم ہو پس محمد کے وصی کا وصی کون ہے اس نے کہا حسن، پھر حسین، فرزند ان محمد، پھر یہ وصیت کا سلسلہ حضرت صاحب الزمان تک پہنچے گا۔ پھر اس نے مجھے وہ واقعات بتائے۔ اب میں نے اس طرف جانے کا ارادہ کیا۔

راوی کہتا ہے کہ غانم تم پہنچا اور ۲۶ھ میں ہمارے اصحاب کے ساتھ رہا۔ اس کے بعد وہ بغداد پہنچا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک سندھی ساتھی بھی تھا جو اس کا ہم مذہب بھی تھا۔ غانم نے بیان کیا کہ مجھے اپنے ساتھی کی بعض باتیں ناپسند ہوئیں لہذا میں نے اس سے جدائی اختیار کی اور میں تم سے چل کر عباسی حکومت میں آیا نماز پڑھنے کے بعد میں متفرک تھا اس معاملہ میں جس کی تلاش ہے اس تک کیسے پہنچوں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہا تیرا نام غانم ہندی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تیرے مولا تجھے بلاتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ ہم ایک گھر اور باغ میں پہنچے جہاں ایک بزرگ بیٹھے تھے انھوں نے فرمایا۔ مرحبا اے غانم پھر ہندی زبان میں کہا تیرا کیا حال ہے اور فلاں فلاں کو کس حال میں چھوڑا ہے۔

تاہنکہ آپ نے نام بتلئے ان چالیس آدمیوں کے جن کو میں نے کشمیر میں چھوڑا تھا اور ایک ایک کے متعلق مجھ سے سوال کیا ہندی زبان میں، پھر تمہارا ارادہ اس سال حج کا ہے اہل قم کے ساتھ۔ میں نے کہا ہاں اے میرے آقا فرمایا ان کے ساتھ حج کو نہ جانا ورنہ فراق لوٹ لیں گے، اس سال اگر جاؤ تو واپس آجانا اور اگلے سال حج کرنا۔ پھر ایک تھیلی جو حضرت کے سامنے رکھی تھی۔ مجھے دی اور فرمایا۔ اسے اپنی ضروریات میں صرف کرو اور فلاں شخص کے پاس بغداد نہ جانا اور یہ حال اس سے نہ کہنا۔ راوی کہتا ہے اس کے بعد غانم میرے پاس آگیا مشہر قم میں۔ پھر اس نے اپنے مقصد میں کامیابی (حضرت حجت کی حضور) کے بعد قم میں رہائش اختیار کی۔ لوگوں نے بتایا کہ ہمارے ساتھی حج کے لئے نکلے تھے۔ عقبہ (پشتہ کھائی) سے واپس آگئے (ڈاکوؤں کے خوف سے) غانم خراساں چلا گیا۔ اگلے سال اس نے حج کیا اور خراساں سے ہمارے لئے تحفے بھیجے، وہ مدت تک وہیں رہا، وہیں مرا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ النَّضْرِ وَ أَبَا صِدَامٍ وَ جَمَاعَةً تَكَلَّمُوا بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا فِي أَيْدِي الْوُكَلَاءِ وَأَزَادُوا الْفَحْصَ فَجَاءَ الْحَسَنَ بْنَ النَّضْرِ إِلَى أَبِي الصِّدَامِ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهُ: أَبُو صِدَامٍ أَخْبَرَهُ هَذِهِ السَّنَةَ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ [ابْنُ النَّضْرِ]: إِنِّي أَفْرَعُ فِي الْمَنَامِ وَلَا أَبْدُ مِنَ الْخُرُوجِ وَأَوْصَى إِلَى أَحْمَدَ بْنِ يَعْلَى بْنِ حَمَّادٍ وَأَوْصَى لِلنَّاجِيَةِ بِمَالٍ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يُخْرِجَ شَيْئًا إِلَّا مِنْ يَدِهِ إِلَى يَدِهِ بَعْدَ طُحُورِهِ قَالَ: فَقَالَ الْحَسَنُ: لَمَّا وَاقِفٌ بِغَدَادٍ اكْتَرَيْتُ ذَارًا فَفَرَلْتُهَا فَجَاءَنِي بَعْضُ الْوُكَلَاءِ بِشَبَابٍ وَ ذَنَابِيرٍ وَ خَلَقَهَا عِنْدِي

فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا؟ قَالَ هُوَ مَا تَرَى، ثُمَّ جَاءَنِي آخَرُ بَيْنَهُمَا وَآخَرُ حَتَّى كَسَبُوا الدَّارَ، ثُمَّ جَاءَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بِجَمِيعِ مَا كَانَ مَعَهُ فَنَعَجَجْتُ وَبَقِيتُ مُتَمَكِّراً فَوَرَدَتْ عَلَيَّ زُفْعَةُ الرَّجُلِ إِذَا مَضَى مِنَ النَّهَارِ كَذَا وَكَذَا فَأَحْمِلْ مَا مَعَكَ، فَرَحَلْتُ وَحَمَلْتُ مَا مَعِيَ وَفِي الطَّرِيقِ صَعْلُوكٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ فِي سِتِّينَ رَجُلًا فَأَجْزَرْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَنِي اللَّهُ مِنْهُ فَوَاقَيْتُ الْمَسْكِرَ وَتَرَكْتُ، فَوَرَدَتْ عَلَيَّ زُفْعَةُ ابْنِ أَحْمَدَ مَا مَعَكَ فَمَبَيْتَنِي فِي صِنَانِ الْحَمَالَيْنِ، فَلَمَّا بَلَغْتُ الدَّهْلِبَ إِذَا فِيهِ أَسْوَدٌ قَائِمٌ فَقَالَ: أَنْتَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ادْخُلْ، فَدَخَلْتُ الدَّارَ وَدَخَلْتُ بَيْنَا وَفَرَعْتُ صِنَانَ الْحَمَالَيْنِ وَإِذَا فِي زَاوِيَةِ النَّبْتِ خُبْرٌ كَثِيرٌ فَأَعْطَى كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْحَمَالَيْنِ رَغِيقَيْنِ وَآخَرَ جُورًا وَإِذَا بَيْتٌ عَلَيْهِ سِتْرٌ فَنُودِيْتُ مِنْهُ: يَا حَسَنُ بْنُ النَّضْرِ! أَحْمَدُ اللَّهِ عَلَى مَا مَنَّ بِهِ عَلَيْكَ وَلَا تَشْكُرَنَّ، فَوَدَّ الشَّيْطَانُ أَنَّكَ شَكَكْتَ وَآخَرَجَ إِلَيَّ تَوْبِينَ وَ قَالَ: خُذْهَا فَسَتَحْتَاجُ إِلَيْهَا فَأَخَذْتُهَا وَخَرَجْتُ، قَالَ سَعْدُ: فَانْصَرَفَ الْحَسَنُ بْنُ النَّضْرِ وَلَمَاتَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَكَفِينِ فِي التَّوْبِينَ.

۴۔ علی بن محمد نے سعید بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حسن بن نصر اور ابو صدام اور کچھ لوگوں نے امام حسن علیہ السلام کے بعد اس بارہ میں گفتگو کی کہ حضرت حجت کے دکان کی معرفت جو مال حضرت کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے وہ آپ تک پہنچا بھی ہے یا یہ لوگ اپنے ہی پاس رکھ لیتے ہیں۔ ان لوگوں نے اس کی تحقیق کا ارادہ کیا۔ حسن بن نصر نے ابو صدام سے کہا۔ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے کہا اس سال نہ جاؤ، حسن نے کہا مجھے اس فکر میں نیند نہیں آتی۔ میرا جانا ضروری ہے اور اس نے احمد بن یعلیٰ بن حماد کو اپنے مال کا وصی بنایا اور وصیت کی کہ یہ مال ناحیہ مقدسہ لے جاؤ اور کوئی چیز کسی کو نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ سے حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں پہنچائے۔

حسن نے کہا۔ جب میں بغداد پہنچا تو کرایہ پر ایک گھر لے لیا۔ میں اس میں ٹھہرا۔ ایک وکیل میرے پاس کپڑے اور دینار لایا اور میرے پاس رکھ دیئے میں نے کہا یہ کیا ہے اس نے کہا تمہاری نظر کے سامنے ہے پھر دوسرا آیا پھر تیسرا آیا یہاں تک کہ گھر سامان سے بھر گیا۔ پھر احمد بن اسحاق جو کچھ اس کے پاس تھا لے کر آیا مجھے بڑا تعجب ہوا اور نہ کر لاتی ہوئی میرے پاس امام علیہ السلام یعنی حضرت حجت کا خط آیا۔ اس میں لکھا تھا کہ جب دن کا اتنا حصہ گزر جائے تو جو تمہارے پاس ہے اسے لے کر آؤ۔ میں سب سامان لے کر چلا۔ راستہ میں ۶۰ ڈاکوؤں کا ایک گروہ تھا لیکن راستہ سے صبح سالم گزر گیا اور مقام عسکر پہنچا۔ وہاں حضرت کا ایک اور خط ملا۔ میں نے حمالوں کے بوروں میں سامان لے کر لایا۔ جب دروازہ پر پہنچا تو وہاں ایک میثی غلام کھڑا تھا اس نے کہا تم حسن بن النضر ہو میں نے کہا ہاں

اس نے کہا اندر آؤ میں صحن خانہ میں آیا۔ مجالوں کے ساتھ سب سامان بھی لایا۔ میں نے گھر کے ایک گوشے میں بہت سی روٹیاں دیکھیں اس نے ہر حال کو دو دو روٹیاں دیں۔ وہ چلے گئے تو میں نے دیکھا گھر کے ایک دروازے پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اندر سے آواز آئی۔ اے حسن بن النضر خدا کا شکر کہ اس نے تجھ پر احسان کیا۔ پس ہمارے معاملے میں شک نہ کر شیطان تیرے بارے میں شک کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ مجھے دو کپڑے دے کر فرمایا یہ لے ان کی تجھے ضرورت پڑے گی میں نے لئے سعید کہ کتاب ہے کہ حسن بن النضر وہاں سے لوٹ آیا اور ماہ رمضان میں اس کا انتقال ہو گیا اور ان ہی دو کپڑوں کا اسے کفن دیا گیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّوَيْهِ السُّوَيْدَاوِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْرِيَّارٍ قَالَ : شَكَكْتُ عِنْدَ مُضَيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاجْتَمَعَ عِنْدَ أَبِي مَالٍ جَابِلٌ ، فَحَمَلَهُ وَرَكِبَ السَّفِينَةَ وَخَرَجَتْ مَعَهُ مُشْتَبِعًا ، فَوَعَاكَ وَعَكَاشِدِيدًا ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ! رُدَّنِي ، فَهُوَ الْمَوْتُ وَقَالَ لِي : اِتَّقِ اللَّهَ فِي هَذَا الْمَالِ وَأَوْصِي إِلَيَّ فَمَاتَ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : لَمْ يَكُنْ أَبِي لِيُوصِي بِشَيْءٍ غَيْرِ صَحْبِ ، أَخْلَعُ هَذَا الْمَالِ إِلَى الْعِرَاقِ أَكْثَرِي ذَارًا عَلَى الشَّطْرِ وَلَا أَخِيرُ أَحَدًا بِشَيْءٍ وَإِنْ وَصَحَ لِي شَيْءٌ كَوْضُوحِهِ [فِي] أَيَّامِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْفَذْتُهُ وَإِلَّا قَصَفْتُ بِهِ ، فَقَدِمْتُ الْعِرَاقَ وَكَثَرَتِ ذَارَا عَلَى الشَّطْرِ وَبَقِيتُ أَيَّامًا ، فَإِذَا أَنَا بِرُفْعَةٍ مَعَ رَسُولٍ فِيهَا : يَا مُحَمَّدُ ! مَكَكَ كَذَا وَكَذَا فِي جَوْفٍ كَذَا وَكَذَا ، حَتَّى قَصَّ عَلَيَّ جَمِيعَ مَا مَعِيَ وَمَا لَمْ أَحِطْ بِدَعْلَمَا فَسَلَّمْتُهُ إِلَى الرَّسُولِ وَبَقِيتُ أَيَّامًا لَا يَرْفَعُ لِي دَأْسٌ وَانْعَمْتُ ، فَخَرَجَ إِلَيَّ قَدْ أَقْمَنَّاكَ مَكَانَ أَبِيكَ فَاحْمَدِ اللَّهَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد امامت کے بارے میں مجھے شک ہوا میرے باپ کے پاس مال کثیر تھا اس نے اسے لیا اور ایک کشتی میں ایک گروہ کے ساتھ نکلا۔ پس سخت بخار آیا۔ مجھ سے کہا بھرہ واپس لے چلو یہ مرض پیغام موت ہے اور یہ بھی کہا کہ اس مال کے بارے میں خدا سے ڈرو اور وصیت کی کہ اسے حضرت حجت تک پہنچا دینا اس کے بعد وہ مر گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ میرے باپ نے غلط وصیت نہیں کی۔ میں اس مال کو عسرا نہ لے جاؤں گا اور دریا کے کنارے ایک مکان کرایہ پر لے لوں گا اور کسی کو نہ بتاؤں گا کہ میرے پاس کیا ہے اگر کوئی امر ایسا ہی ظاہر ہوا۔ جیسا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے وقت میں راجحازی شن سے ہوتا تھا تو میں یہ مال حضرت حجت کے پاس بھیج دوں گا ورنہ روک لوں گا۔ پس میں سامرا آیا اور میں نے ایک شط پر ایک مکان کرایہ پر لے لیا اور رہنے لگا ایک دن ایک تاجر حضرت حجت کا ایک خط میرے پاس لایا۔ اس میں لکھا تھا اے محمد تیرے پاس اتنا اتنا مال فلاں فلاں چیز کے اندر ہے یہاں تک کہ تفصیل سے ان تمام چیزوں کا ذکر کیا تھا جو میرے پاس تھیں اور جن کا علم کسی کو نہ تھا پس میں

نے وہ سب مال اس قاصد کے سپرد کر دیا اور اس کے بعد چند روز ایسے گزرے کہ میں درد سے سر نہیں اٹھا سکتا تھا پس حضرت کا ایک رتھ میرے پاس اور آیا کہ ہم نے تم کو تھاکا باپ کی جگہ اپنا وکیل بنایا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ النَّسَائِيِّ قَالَ: أَوْصَلْتُ أَشْيَاءَ لِلْمَرْزَبَانِيِّ الْخَارِجِيِّ فِيهَا سِوَارُ دَهَبٍ، فَقِيلَتْ وَرَدَّ عَلَيَّ السَّوَارُ، فَأَمِزْتُ بِكُسْرِهِ، فَكَسَرْتُهُ فَإِذَا فِي وَسْطِهِ مَنَاقِبِلُ حَدِيدٍ وَنُحَاسٍ أَوْ صُفْرِ فَأَخْرَجْتُهُ وَأَنْقَضْتُ الذَّهَبَ فَقِيلَ.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کچھ چیزیں صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں مرزبان الحارثی کی طرف بھیجیں ان میں سونے کے کنگن بھی تھے حضرت نے وہ کنگن واپس کر دیئے میں نے ان کو توڑنے کا حکم دیا۔ ان کو توڑا گیا تو بیچ میں سے تانبے اور لوہے کی سلاخیں نکلیں یا بیچ میں سے خالی تھے۔ میں سلاخیں نکال کر بھیجا تو حضرت نے بے لیا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْفَضْلِ الْخَزَّازِ الْمَدَائِنِيِّ مَوْلَى حَدِيجَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنَ الطَّالِبِيِّينَ كَانُوا يَقُولُونَ بِالْحَقِّ وَكَانَتْ الْوُطَائِفُ تَرُدُّ عَلَيْهِمْ فِي وَقْتٍ مَعْلُومٍ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام رَجَعَ قَوْمٌ مِنْهُمْ عَنِ الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ فَوَدَّعَتِ الْوُطَائِفُ عَلَى مَنْ بَكَتْ مِنْهُمْ عَلَى الْقَوْلِ بِالْوَلَدِ وَقُطِعَ عَنِ الْبَاقِينَ، فَلَا يُذَكَّرُونَ فِي الذِّكْرِ وَالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام کی صاحبزادی خدیجہ کے غم نفل مدائنی نے بیان کیا کہ اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ طالبین حق تھے اور حق بیان کرتے تھے ان کے پاس معینہ وظائف آجایا کرتے تھے جب ابو محمد مر گئے تو کچھ لوگ ان میں سے کہنے لگے کہ حضرت کے کوئی لڑکا ہی نہیں، پس جو لوگ ان میں سے صاحب اولاد ہونے پر ثابت قدم رہے۔ ان کے وظائف تو حضرت حجت کی طرف سے جاری رہے باقی کے روک لئے گئے اور الحمد للہ رب العالمین کہنے والوں میں سے نہ رہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَوْصَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ مَالًا قَرَدَ عَلَيْهِ وَقِيلَ لَهُ: أَخْرِجْ حَقَّ وَلَدِ عَمِّكَ مِنْهُ وَهُوَ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَكَانَ الرَّجُلُ فِي يَدِهِ صَبْعَةٌ لَوْلَدِ عَمِّهِ، فِيهَا شِرْكَةٌ قَدْ حَسَنَّا عَلَيْهِمْ، فَتَنَظَّرَ فَإِذَا الَّذِي لَوْلَدِ عَمِّهِ مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَخْرَجَهَا وَأَنْقَضَ الْبَاقِي فَقِيلَ.

۸۔ علی بن محمد نے بیان کیا کہ عراق عرب کے ایک شخص نے حضرت حجت کے پاس کچھ مال بھیجا۔ آپ نے رد کر دیا اور

فرمایا کہ پہلے اس میں سے اپنے چچا زاد بھائی کا حق لگا لو اور صورت یہ تھی کہ اس شخص کے قبضہ میں اس کے چچا زاد بھائی کی ایک زمین تھی جس میں اس کی شریعت تھی اس نے اس کو روک رکھا تھا جب اس نے غور کیا تو اس کی قیمت چار سو درہم ہی ہوتی تھی پس اس نے وہ حق نکال کر جب حضرت کے پاس بھیجا تو آپ نے قبول کر لیا۔

۹۔ اَلْفَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ : وَلِدَلِي عِدَّةٌ بَنِينَ فَكُنْتُ أَكُنْتُ وَ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَلَا يُكْتَبُ إِلَيَّ لَهُمْ يَشْيَ ، فَمَا تَوْأَمُهُمْ ، فَلَمَّا وَلِدَ لِي الْحَسَنُ إِنِّي كَتَبْتُ أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَأَجِبْتُ يَتَعَى وَالْحَمْدُ لِلَّهِ .

۹۔ قاسم بن علا کہتا ہے کہ میرے چند بیٹے تھے میں نے ان کے لئے دعا کرنے کو حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو لکھنا تھا۔ حضرت ان کے متعلق کچھ تحریر نہ فرماتے تھے وہ سب مر گئے۔ جب میرا لاکا حسن پیدا ہوا تو میں نے اس کے لئے دعا کو لکھا حضرت نے جواب دیا، پس الحمد للہ وہ زندہ ہے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : [كُنْتُ] خَرَجْتُ سَنَةً مِنَ السَّنِينَ بِبَغْدَادَ فَاسْتَأْذَنْتُ فِي الْخُرُوجِ ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي ، فَأَقَمْتُ اثْنَيْ وَعِشْرِينَ يَوْمًا وَقَدْ خَرَجْتَ الْقَافِلَةَ إِلَى الشَّهْرَوَانِ ، فَأُذِنَ فِي الْخُرُوجِ لِي يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَقَبْلَ لِي : أَخْرَجَ فَبَدِ ، فَخَرَجْتُ وَ أَنَا آتِسٌ مِنَ الْقَافِلَةِ أَنْ أَلْحَقَهَا ، فَوَافَيْتُ الشَّهْرَوَانَ وَالْقَافِلَةَ مُقْبِمَةً ، فَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ أَعْلَقْتُ حِمَالِي شَيْئًا حَتَّى رَحَلْتُ الْقَافِلَةَ ، فَرَحَلْتُ وَقَدْ دَعَا لِي بِالسَّلَامَةِ فَلَمْ أَلَوْ سُوءَ أَوَّالِ الْحَمْدِ لِلَّهِ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں ایک سال بغداد سے نکلا اور حضرت صاحب الامر سے سفر کی اجازت چاہی آپ نے اجازت نہ دی میں ۲۸ روز ٹھہرا اور قافلہ نہروان کی طرف کوچ کر گیا۔ حضرت صاحب الامر نے چہار شنبہ کو سفر کی اجازت دی میں نے سفر کیا اور میں قافلہ سے مل جانے سے ایس تھا لیکن جب میں نہروان پہنچا تو قافلہ وہاں رکا ہوا تھا میں نے اپنے اسٹول کو جتنی دیر کھلایا پلا۔ قافلہ رکا رہا۔ پھر قافلے نے کوچ کیا۔ میں نے بھی کوچ کیا۔ چونکہ حضرت نے میری سلامتی کے لئے دعا فرمائی تھی لہذا اس سفر میں بحمد اللہ کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

۱۱۔ عَلِيُّ ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ صَبَاحٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الشَّاشِيِّ قَالَ : خَرَجَ بِي نَاصُورٌ عَلَى مَقْعَدَتِي فَأَرَيْتُهُ الْأَطِبَاءَ وَأَنْفَقْتُ عَلَيْهِ مَالًا فَقَالُوا : لَا نَعْرِفُ لَهُ دَوَاءً ، فَكَتَبْتُ رُقْعَةً أَسْأَلُ الدُّعَاءَ فَوَقَّعَ عَلَيَّ : أَلْبَسَكَ اللَّهُ الْعَافِيَةَ وَ جَمَلَكَ مَعَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، قَالَ : فَمَا أَتَتْ عَلَيَّ جُمُعَةٌ حَتَّى عُوِفْتُ وَ صَارَ مِثْلَ رَاحَتِي ، فَدَعَوْتُ طَبِيبًا مِنْ أَصْحَابِنَا وَأَرَيْتُهُ إِيَّاهُ ، فَقَالَ :

مَا عَرَفْنَا لِهَذَا دَوَاءً .

اور راوی کہتا ہے۔ میرے پاخانہ کے مقام پر ایک ناسور ہو گیا۔ میں نے طبیبوں کو دکھلایا اور علاج میں مال سبھی خرچ کیا۔ انھوں نے کہا ہمیں اس کی دوا معلوم نہیں۔ میں نے حضرت صاحب الامر کو لکھا اور دعا کا خواستگار ہوا حضرت نے لکھا۔ خدا نے تم کو صحت عطا فرمائی۔ خدا تم کو ہمارے ساتھ دنیا و آخرت میں رکھے۔ اگلا جمعہ آیا تو مجھے صحت ہو گئی اور ناسور میری ہتھیل کی طرح برابر ہو گیا۔ میں نے اپنے ایک دوست طبیب کو بلا کر دکھایا۔ اس نے کہا ہم کو اس کی دوا کا علم ہی نہیں۔

۱۲ - عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْيَمَانِيِّ ، قَالَ كُنْتُ يَتَغَذَّادُ قَبَائِلَ قَافِلَةٍ لِلْيَمَانِيِّينَ فَأَنْدَعْتُ الْخُرُوجَ مَعَهَا ، فَكَتَبْتُ التَّمَسُّ الْأَذْنَ فِي ذَلِكَ ، فَخَرَجَ : لَاتَخْرُجَ مَعَهُمْ فَلَيْسَ لَكَ فِي الْخُرُوجِ مَعَهُمْ خَيْرٌ وَ أَمَّ بِالْكُوفَةِ ، قَالَ : وَأَقَمْتُ وَخَرَجْتُ الْقَافِلَةَ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ حَنْظَلَةٌ فَأَجْنَحَتْهُمْ وَ كَتَبْتُ اسْتَاذِينَ فِي رُكُوبِ الْمَاءِ ، فَلَمْ يُؤَدِّنْ لِي ، فَسَأَلْتُ عَنِ الْمَرَاكِيبِ الَّتِي خَرَجَتْ فِي تِلْكَ السَّنَةِ فِي الْبَحْرِ فَمَا سَلِمَ مِنْهَا مَرْكَبٌ ، خَرَجَ عَلَيْهَا قَوْمٌ مِنَ الْهِنْدِ يُقَالُ لَهُمُ الْبَوَارِجُ فَقَطَّعُوا عَلَيْهَا ، وَدُرَّتِ الْعَسْكَرُ فَأَتَيْتُ الدَّرَبَ مَعَ الصَّغِيْبِ وَلَمْ أَكَلِمَ أَحَدًا وَلَمْ أَعْرِفْ إِلَى أَحَدٍ أَنَا أَصْلِي فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ قَرَأْنِي مِنَ الزِّيَارَةِ إِذَا يَخْدِمُ قَدْ جَاءَنِي فَقَالَ لِي : قُمْ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنْ إِلَى أَيْنَ ؟ فَقَالَ لِي : إِلَى الْمَنْزِلِ ، قُلْتُ : وَمَنْ أَنَا لَعَلَّكَ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ غَيْرِي ، فَقَالَ : لَأَمَّا أَرْسَلْتُ إِلَّا إِلَيْكَ أَنْتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ دَسُولُ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، فَمَرَّ بِي حَتَّى أَنْزَلَنِي فِي بَيْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ ثُمَّ سَارَ . فَلَمْ أَدْرِ مَا قَالَهُ ؛ حَتَّى أَتَانِي جَمِيعُ مَا أُحْتَاجُ إِلَيْهِ وَجَلَسْتُ عِنْدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي الزِّيَارَةِ مِنْ دَاخِلٍ فَأَذِنَ لِي فَرَزْتُ لِيلاً

۱۲۔ علی بن الحسین الیمانی نے بیان کیا کہ میں بغداد میں تھا میں نے یمن والوں کے قافلہ میں جانے کا ارادہ کیا۔ میں نے صاحب الامر کو لکھ کر اجازت چاہی۔ حضرت نے جواب دیا کہ ان کے ساتھ مدت جاؤ اس میں تمہارے لئے بہتری نہیں۔ تم کو فہم میں ٹھہرے رہو میں ٹھہر گیا۔ قافلہ روانہ ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ ان پر بنو حنظلہ کے ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ان کو ہلاک کر دیا۔ پھر میں نے براہ دریا اجازت چاہی حضرت نے اجازت نہ دی۔ میں نے ان کشتیوں کا حال معلوم کیا۔ جو اس سال روانہ ہوئی تھیں پتہ چلا کہ ان میں سے ایک نہجی۔ سندر کی ایک قوم نے جو دریائی ڈاکو کہلاتے ہیں ان پر حملہ کیا اور لوٹ لیا۔ راوی کہتا ہے کہ جب میں وہاں سے عسکر آیا سامروہ اور مغرب کے وقت روضہ امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہما السلام میں آیا میں

نے نہ تو وہاں کسی سے بات کی اور نہ کسی سے شناسائی پیدا کی، میں نے مسجد میں نماز پڑھی، بعد ختم نماز زیارت بجا لایا، ناگاہ ایک خادم میرے پاس آیا اور کہا اٹھ، میں نے کہا کہاں چلوں اس نے کہا گھر چل۔ میں نے کہا تو جانتا ہے میں کون ہوں تو کسی اور کو بلانے کے لئے بھیجا گیا ہے اس نے کہا نہیں تمہارے ہی لئے بھیجا گیا ہوں۔

تو علی بن الحسین قاصد جعفر بن ابراہیم سے انقض وہ مجھے لے کر چلا اور حسین بن احمد کے مکان میں مجھے ٹھہرایا۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ اس سے کیا کہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ آیا اور ان تمام مسائل کا جواب لایا جن کے جواب کی مجھے ضرورت تھی میں تین دن رہا۔ میں روضہ کے اندر جا کر زیارت چاہی، حضرت نے اجازت دی، میں نے رات کو زیارت کی۔

۱۲ - الحسن بن الفضل بن یزید المہلبی قال : کتبَ ابي بخطه كتاباً فوردَ جوابه ثم كتبت بخطي فوردَ جوابه ثم كتبت بخطه رجل من فقهاء أصحابنا ، فلم يرد جوابه فظننا فكانت العلة أن الرجل تحوّل فرمطياً ، قال الحسن بن الفضل : فزرت العراق ووردت طوس وعزمت أن لا أخرج إلا عن بيعة من أمري ونجاج من حوائجي ولو احتجت أن أقیم بها حتى أتصدّق قال : وفي خلال ذلك يصبق صدری بالمقام وأخاف أن يقوتبي الحج قال : فحجّت يوماً إلى عمر بن أحمد أنقاضاً فقال لي : صر إلى مسجد كذا وكذا وإنه يلقاك رجل ، قال : فصرت إليه فدخل عليّ رجل فلما نظر إليّ صجك وقال : لا تقم فإنك سحج في هذه السنة وتصرّف إلى أهلك وولدك سالماً ، قال : فاطمأنت وسكن قلبي وأقول ذا مصداق ذلك والحمد لله ، قال : ثم وردت العسكر فخرجت إليّ صرة فيها دنانير وتوب فاعتصمت وقلت في نفسي : جزائي عند القوم هذا واستعملت الجهل فرددتها وكتبت رقة ولم يشر الذي قبضها مني عليّ بشيء ولم يتكلم فيها بحرف ثم ندمت بعد ذلك ندامة شديدة وقلت في نفسي : كهرت بردي عليّ مولاي وكتبت رقة أعنت من فعلي وأبوء بالإنثم واستغفر من ذلك وأنفذتها وقمت أتمسح فأناني ذلك أفكر في نفسي وأقول إن ردت عليّ الدنانير لم أحل صرادها ولم أحدث فيها حتى أحملها إلى أبي فإنه أعلم مني ليعمل فيها بما شاء ، فخرج إلى الرسول الذي حمل إليّ الصرة : آتاك إذ لم تعلم الرجل أنا ربما فعلنا ذلك بمواليا وربما سألونا ذلك يبتز كون به وخرج إليّ أخطأت في ردك برنا فإذا استغفرت الله ، فالله يغفر لك ، فأما إذا كانت عزمك وعقد نيتك ألا تحدث فيها حديثاً ولا تنفقها في طريقك ، فقد صرقتناها عنك فأما التوب فلا بد منه لتحرم فيه ، قال : وكتبت في معنيين وأردت أن أكتب في الثالث وامتنعت منه مخافة أن يكره

ذَلِكَ : فَوَرَدَ جَوَابُ الْمَعْنَيْنِ وَ الثَّالِثُ الَّذِي طَوَّرْتُ مُفَسِّرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، قَالَ : وَ كُنْتُ وَافَقْتُ جَعْفَرَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ النَّسَائِيَّ بِتَبَسَابُورَ عَلَى أَنْ أَزْكَبَ مَعَهُ وَ أَزَامِلَهُ فُلَمَّا وَافَقْتُ بَغْدَادَ بَدَأَ بِي فَاسْتَقْلَنَهُ وَ دَهَبَتْ أَطْلُبُ عَدِيلاً ، فَلَقِيَنِي ابْنُ الْوَجْنَاءِ - بَعْدَ أَنْ كُنْتُ صِرْتُ إِلَيْهِ سَأَلَنِي أَنْ يَكْتَرِيَ لِي فَوَجَدْتُهُ كَارِهَاً - فَقَالَ لِي : أَنَا فِي طَلَبِكَ وَ قَدْ قَبِلَ لِي : إِنَّهُ يَصْحَبُكَ فَأَحْسِنْ مُعَاشَرَتَهُ وَ أَطْلُبْ لَهُ عَدِيلاً وَ أَكْثَرْ لَهُ .

۱۳۔ حسن بن فضل بن زید یمنی کہتا ہے کہ میرے باپ نے حضرت حجت کو اپنے قلم سے خط لکھا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا۔ پھر میں نے اپنے قلم سے لکھا۔ حضرت نے اس کا بھی جواب دیا۔ پھر ہمارے اصحاب میں سے ایک عالم نے خط لکھا۔ اس کا جواب نہ آیا۔ ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرطبی مذہب کا ملنے والا ہے حسن بن فضل نے کہا میں نے سامرہ میں امام علی نقی اور خاتم امام حسن عسکری علیہما السلام کی زیارت کی اور طوس میں آیاد لفظ طوس کا تب کی غلطی سے لکھا گیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ طوبے ہے جس کے معنی ہیں زیادہ پاک اور مراد ہے خانہ صاحب الامام علیہ السلام پھر میں حضرت حجت کے گھر آیا اور میں نے یہ طے کیا کہ سامرہ سے اس وقت تک باہر نہ جاؤں گا جب تک میرا معاملہ حضرت حجت کی طرف سے واضح نہ ہو جائے اور میری حاجت بر نہ آئے۔ میں اتنی مدت ٹھہرا کہ میں اکتانے لگا اور مجھے یہ خوف ہوا کہ طول قیام سے کہیں میرا راجح فوت نہ ہو جائے ایک دن میں اسی فکریں محمد بن احمد کے پاس آیا کہ اس پر تقاضا کروں اس نے کہا تم فلاں مسجد میں جاؤ وہاں ایک شخص ملے گا۔ چنانچہ میں گیا میرے پاس ایک شخص آیا۔ وہ مجھے دیکھ کر ہنسنا اور کہا غم نہ کرو۔ اس سال تم حج کرو گے اور اپنے خاندان اور اولاد کے پاس صبح و سالم واپس آؤ گے۔ اس سے میں مطمئن ہو گیا اور میرا دل ٹھہر گیا۔

میں نے کہا الحمد للہ یہ ہے تصدیق اس امر کی، دوسری بار میں پھر سامرہ آیا۔ پس بھی گئی میرے لئے دینار ایک تھیلی اور کچھ کپڑے، میں نکل گیا ہوا اور اپنے دل میں کہا کہ اگر یہ چیزیں لے لیتا ہوں تو لوگ کہیں گے حرص و طمع یہاں لائی تھی اور میں جہالت کو کام میں لایا اور واپس کر دیا اور حضرت کو پھر ایک خط لکھا جس شخص کو میں نے یہ چیزیں واپس کی تھیں اس نے مجھ سے کوئی بات ہی نہ کہی۔ اس کے جانے کے بعد میں سخت نادم ہوا اور میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں نے کفرانِ نعمت کیا کہ اپنے بولا کے دیئے ہوئے مال کو رو کر دیا۔ میں ندامت میں اپنا ہاتھ ملتا تھا اور میں اسی معاملہ میں غور و فکر کر رہا تھا۔ دل میں کہتا تھا کہ اگر حضرت نے ان دیناروں کو لوٹا دیا تو میں ان تھیلیوں کو نہ تو کھولوں گا اور نہ ان میں تعمر کر دوں گا بلکہ میں ان کو اپنے باپ کے پاس لے جاؤں گا کیونکہ وہ مجھ سے بہتر اس معاملہ کو سمجھنے والے ہیں وہ جیسے چاہیں گے اس کو خرچ کریں گے اسی خیال میں تھا کہ حضرت کا قاصد جو دینار لایا تھا میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم نے بہت بڑا کیا کہ حضرت کو نہ جانا۔ حضرت فرماتے ہیں ہم اپنے دوستوں کے ساتھ اکثر ایسا سلوک کیا کرتے ہیں اور بسا اوقات خود ہم سے بضر برکت مانگا کرتے ہیں۔ پس چونکہ تو نے اللہ سے پھر استغفار کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ معاف کرے گا ہم نے دیناروں کو روک لیا ہے دیکھو نہ تو ان میں تعمر کا ارادہ نہیں رکھتا، لیکن کپڑے بھیجے ہیں تاکہ توجہ کے

وقت ان سے احرام باندھے۔

اس نے کہا میں نے دو حاجتوں کے لئے حضرت کو لکھا اور تیسری بات اس خوف سے نہ لکھی کہ مبادا حضرت کو ناگوار ہو میرے پاس ان دو باتوں کا جواب بھی آیا اور اس تیسری بات کا بھی جو میرے در میں تھی۔

حسن نے کہا میں نے جعفر بن ابراہیم نیشاپوری سے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ حج کو چلے اور میرا ہم کجاوہ ہو جب میں بغداد پہنچا تو کچھ ایسی باتیں ظاہر ہوئیں کہ میں نے علیہ دُعا اختیار کر لی اور میں اپنا ہم کجاوہ تلاش کرنے کے لئے نکلا۔ میری ملاقات ابن وجاہ سے ہوئی۔ میں اس کے پاس گیا اونٹ کرایہ کرنے کو کہا میں نے اس کو اپنے سے ناخوش سا پایا اس نے کہا میں کئی روز سے تیرا تلاش میں ہوں حضرت صاحب الامر نے فرمایا تھا کہ وہ تیرے ساتھ جائے گا پس اس سے اچھا سلوک کرنا اور اس کا ہم کجاوہ بننا اور اونٹ کرایہ پر کر لینا۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ : شَكَّكْتُ فِي أَمْرِ حَاجِزٍ ، فَجَمَعْتُ شَيْعًا ثُمَّ صِرْتُ إِلَى الْعَسْكَرِ ، فَخَرَجَ إِلَيَّ : لَيْسَ فِينَا شَكٌّ وَلَا فِيمَنْ يَقُومُ مَقَامَنَا بِأَمْرِنَا ، رُدَّ مَأْمَعَكَ إِلَى حَاجِزِ بْنِ يَزِيدٍ .

۴۴۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے صاحب الامر علیہ السلام کے وکیل حاجز کے بارے میں شک ہوا کہ یہ حضرت تک مال پہنچا رہے یا نہیں میں نے مال خمس و زکوٰۃ جمع کیا تا کہ حضرت تک خود پہنچا دوں چنانچہ میں سامر دہنچا حضرت کا حکم آیا کہ شک کا عمل نہیں نہ ہمارے بار میں نہ اس شخص کے بارے میں جس کو ہم اپنے حکم سے اپنا قائم مقام بنائیں پس جو کچھ تمہارے پاس ہے حاجز بن یزید کو دے دو۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : لَمَّا مَاتَ أَبِي وَ صَارَ أَلَا مَرْوِي ، كَانَ لَا يَبِي عَلَى النَّاسِ سَفَاحٌ مِنْ مَالِ الْغَرِيمِ ، فَكُنْتُ إِلَيْهِ أَعْلِمُهُ فَكَتَبْتُ : طَالِبُهُمْ وَ اسْتَقْضَى عَلَيْهِمْ فَقَضَانِي النَّاسُ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا كَانَتْ عَلَيْهِ سَفْعَةٌ بِأَرْبَعِمِائَةٍ دِينَارٍ فَجِئْتُ إِلَيْهِ أَطَالِبُهُ فَمَا طَلَبَنِي وَ اسْتَحَفَّ بِي ابْنُهُ وَ سَفَعَهُ عَلَيَّ ، فَشَكَوْتُ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ : وَ كَانَ مَا ذَا ، فَقَبَضْتُ عَلَى اخِيَّتِهِ وَ أَخَذْتُ بِرِجْلِهِ وَ سَحَبْتُهُ إِلَى وَسْطِ الدَّارِ وَ رَكَلْتُهُ رَكَلًا كَثِيرًا ، فَخَرَجَ ابْنُهُ يَسْتَعِيبُ بِأَهْلِ بَغْدَادَ وَ يَقُولُ : قُمِّي رَافِضِي قَدْ قَتَلَ وَالِدِي ، فَاجْتَمَعَ عَلَيَّ مِنْهُمْ الْخَلْقُ فَوَكَّيْتُ ذَا بَنِي وَ قُلْتُ : أَحْسَنْتُمْ يَا أَهْلَ بَغْدَادَ تَمِيلُونَ مَعَ الظَّالِمِ عَلَى الْغَرِيبِ الْمَظْلُومِ ، أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَمْدَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّعَةِ وَ هَذَا يَنْسُبُنِي إِلَى أَهْلِ قُمْ وَ الْوَلَّى فَضْلٌ لِبَدْعَبِ بَحْقِي وَ مَالِي ، قَالَ : فَمَالُوا عَلَيْهِ وَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوا عَلَى خَانُوْتِهِ حَتَّى سَكَنَهُمْ وَ طَلَبَ إِلَيَّ صَاحِبُ السَّفْعَةِ وَ حَلَفَ بِالطَّلَاقِ أَنْ يُوفِّيَنِي مَالِي حَتَّى أَخْرِجَهُمْ عَنْهُ .

۱۵۔ محمد بن صالح کہنہ سب سے کہ میرا باپ جو حضرت صاحب الامر کا کلیل تھا ہمدان میں جب مر گیا اور میں وکیل ہوا تو میرے باپ نے حضرت حجت تک پہنچانے کے لئے دوسروں کی سپرد کچھ کام کیا تھا۔ میں نے حضرت کو اطلاع دی۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ ان سے مانگو اور ستمی کرو۔ میں نے مانگا تو اور لوگوں نے تو دے دیا۔ مگر ایک شخص جس کے اوپر چار سو دینار تھے اس نے نہ دیئے میں اس سے مانگنے گیا تو ٹال مٹول کرنے لگا اور اس کے بیٹے نے میری توہین کی اور مجھے بے وقوف بتایا۔ میں نے اس کے باپ سے شکایت کی۔ اس نے کہا کیا ہوا اگر ایسا کیا۔ یہ جو اب سن کر اس کی دائرہ پکڑ لی اور اس کو پیروں سے گھسیٹ لیا اور اس کے گھر کے اندر اس کو خوب مارا پیشا کیا۔

۔ اس کا بیٹا فریاد کرتا ہوا نکلا کہ اے اہل بغداد یہ شخص تم کا رہنے والا ہے اور رافضی ہے اس نے میرے باپ کو قتل کر ڈالا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور میں نے کہا اے اہل بغداد تم ایک مرد مسافر کے خلاف ایک ظالم کی طرف توجہ کر رہے ہو میں تو ہمدان کا رہنے والا ستمی ہوں یہ مجھے نسبت دیتا ہے اہل قم اور رافضی کی طرف تاکہ میرا حق اور میرا مال دبائے بھیٹا رہے یہ سن کر وہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور ارادہ کیا کہ میرا حق لینے کے لئے اس کی دکان میں گھس جائیں میں نے ان کو روکا اور اپنے مقروض کو بلکہ مال طلب کیا اس نے کہا۔ ان لوگوں کو گھر سے نکال دو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر روپیہ نہ دوں تو میری بی بی کو طلاق ہو۔

۱۶۔ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَالْعَلَاءِ بْنِ رِزْقٍ اللَّهِ ، عَنْ بَدْرِ غُلَامٍ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : وَرَدْتُ الْجَبَلَ وَ أَنَا لَا أَقُولُ بِالْإِمَامَةِ أُحِبُّهُمْ جُمْلَةً ، إِلَى أَنْ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَأَوْصَى فِي عِلَّتِهِ أَنْ يَدْفَعَ الشَّهْرِيَّ السَّمْنَدَ وَسَيْفَهُ وَمِنْطَقَتَهُ إِلَى مَوْلَاهُ فَخَفْتُ إِنْ أَنَا لَمْ أَدْفَعْ الشَّهْرِيَّ إِلَى إِذْ كُوتُكَيْنَ نَالَنِي مِنْهُ اسْتِخْفَافٌ فَقَوَّ مَثَ الدَّابَّةِ وَالسَّيْفِ وَالْمِنْطَقَةِ بِسَبْعَةِ دِينَارٍ فِي نَفْسِي وَلَمْ أَطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَدًا فَإِذَا الْكِتَابُ قَدْ وَرَدَ عَلَيَّ مِنَ الْعِرَاقِ : وَجِهَ السَّبْعَ هَاقِفَةً دِينَارٍ النَّبِيِّ لَنَا قَبْلَكَ مِنْ ثَمَنِ الشَّهْرِيَّ وَالسَّيْفِ وَالْمِنْطَقَةِ .

۱۶۔ بدر غلام احمد بن الحسن سے مروی ہے کہ میں علاقہ جبل میں وارد ہوا اور میں امامت آئمہ کا قائل نہ تھا لیکن ان سب سے محبت رکھتا تھا جب یزید بن عبدالعزیز مرا تو اس نے اپنی بیماری میں وصیت کی کہ اس کا گھوڑا، تلوار اور پٹکا اس کے مولا یعنی صاحب الامر تک پہنچا دوں۔ مجھے یہ خوف ہوا کہ اگر میں نے گھوڑا اذ کو تکین (حاکم وقت) کے ہاتھ فروخت نہ کیا تو وہ مجھے ذلیل کرے گا۔ میں نے ان تینوں چیزوں کو سات سو دینار میں فروخت کیا اور اس کا حال کسی سے بیان نہ کیا ناگاہ حضرت حجت کا خط میرے پاس آیا کہ سات سو دینار ہمارے حق کے جو تمہارے پاس ہیں وہ ادا کر دو جو قیمت ہے گھوڑے تلوار اور پٹکے کی۔

۱۷۔ عَلِيٌّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ : وَلِدَلِي وَلَدٌ فَكَتَبْتُ أَشْتَادُنْ فِي طَهْرِهِ يَوْمَ السَّابِعِ فَوَرَدَ لَأَتَعْمَلَ قَمَاتِ يَوْمَ السَّابِعِ أَوْ الثَّانِي ، ثُمَّ كَتَبْتُ بِمَوْتِهِ فَوَرَدَ سَخْلَفُ غَيْرِهِ وَغَيْرُهُ تَسْمِيَةً أَحْمَدَ وَمِنْ بَعْدِ أَحْمَدَ جَعْفَرًا ، فَجَاءَ كَمَا قَالَ . قَالَ : وَتَهَيَّأتُ لِلْحَجِّ وَوَدَّ عَتَّ النَّاسَ وَكُنْتُ عَلَى الْخُرُوجِ فَوَرَدَ : نَحْنُ لِدَلِكْ كَارِهُونَ وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ ، قَالَ : فَضَاقَ صَدْرِي وَاعْتَمَمْتُ وَكَتَبْتُ أَنَا مُقِيمٌ عَلَى السَّابِعِ وَالطَّاعَةِ غَيْرَ أَنِّي مُغْتَمٌّ بِتَخْلَفِي عَنِ الْحَجِّ فَوَقَّعَ لَا يَضْبِقَنَّ صَدْرُكَ فَإِنَّكَ تَنْجَحُ مِنْ قَابِلٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ : وَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ كَتَبْتُ أَشْتَادُنْ ، فَوَرَدَ الْإِذْنُ فَكَتَبْتُ أَنِّي عَادَلْتُ عَهْدَ بَيْنِ الْعَبَّاسِ وَأَنَا وَائِقُ بِدِيَانَتِهِ وَصِيَانَتِهِ ، فَوَرَدَ : الْأَسَدِيُّ نِعَمَ الْعَدِيلُ فَإِنْ قَدِمَ فَلَا تَخْتَرْ عَلَيْهِ ، فَقَدِمَ الْأَسَدِيُّ وَعَادَلْتُهُ .

۱۷۔ علی نے اپنے راوی کے ذریعے سے بیان کیا کہ میرے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے صاحب الامر سے اجازت چاہی، ساتویں روز ختمہ کرنے کی، حضرت کا جواب آیا ایسا نہ کرو۔ وہ لڑکا ساتویں یا آٹھویں دن مر گیا۔ میں نے مرنے کی اطلاع دی، حضرت نے تحریر فرمایا۔ اس کے بعد دو لڑکے ہوئے جن کے نام احمد وجعفر رکھنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس نے کہا میں نے حج کا ارادہ کیا اور لوگوں کو ودار کیا۔ میں چلنے ہی والا تھا کہ حضرت کا خط آیا ہم اس سال جلنے کو اچھا نہیں جانتے آگے تہیں اختیار ہے۔ میں تنگ دل اور غمگین ہوا۔ میں نے لکھا۔ میں حسب الحکم رک تو گیا ہوں لیکن حج سے رہ جلنے کا غم ضرور ہے۔ حضرت نے تحریر فرمایا تنگ دل نہ ہونا اشار اللہ اگلے سال حج کرو گے۔ اگلے سال میں نے لکھا کہ اجازت ہے اور تحریر کیا کہ اپنا ہم کجاوہ محمد بن عباس کو بنا لیا ہے وہ معتمد ہے مجھے اس کی دیانت اور حفاظت پر بھروسہ ہے حضرت کا جواب آیا۔ اسدی اچھا عدیل ہے۔ اگر وہ آئے تو اس پر کسی کو ترجیح نہ دینا جب اسدی آیا تو میں نے اس کو اپنا ہم کجاوہ بنا لیا۔

۱۸۔ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ قَالَ : أَوْدَعَ الْمَجْرُوحُ مِرْدَاسَ بْنِ عَلِيٍّ مَالًا لِلنَّاحِيَةِ وَكَانَ عِنْدَ مِرْدَاسِ مَالٌ لِيَتَمِيمٍ بْنُ حَنْظَلَةَ فَوَرَدَ عَلَى مِرْدَاسٍ : أَنْفِذْ مَالَ تَمِيمٍ مَعَ مَا أَوْدَعَكَ الشِّيرَازِيُّ

۱۸۔ حسن بن علی علوی نے بیان کیا کہ مجروح۔ مرداس بن علی کے سپرد کچھ مال کیا کہ اسے ناحیہ مقدسہ میں حضرت صاحب الامر تک پہنچا دے۔ مرداس کے پاس حضرت کا خط آیا کہ مال تمیم کے ساتھ وہ مال بھی بھیج دے جو شیرازی نے سپرد کیا ہے

۱۹۔ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَيْسَى الْمُرَيْضِيِّ أَبِي مُحَمَّدٍ قَالَ : لَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَدَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ بِمَالٍ إِلَى مَكَّةَ لِلنَّاحِيَةِ ، فَاخْتَلَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَضَى مِنْ غَيْرِ حَلْفٍ وَالْحَلْفُ جَعْفَرٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَنْ حَلْفٍ ، فَبَعَثَ رَجُلًا

يُكْتَسَى بِأَبِي طَالِبٍ قَوَدَدَ الْعَسْكَرَ وَمَعَهُ كِتَابٌ ، فَصَارَ إِلَى جَعْفَرٍ وَ سَأَلَهُ عَنْ بُرْهَانٍ ، فَقَالَ : لَا يَنْتَهَبُ فِي هَذَا الْوَقْتِ ، فَصَارَ إِلَى الْبَابِ وَ انْتَفَذَ الْكِتَابَ إِلَى أَصْحَابِنَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ : آجَرَكَ اللَّهُ فِي صَاحِبِكَ ، فَقَدْ مَاتَ وَ أَوْصَى بِالْمَالِ الَّذِي كَانَ مَعَهُ إِلَى ثِقَةٍ لِيَعْمَلَ فِيهِ بِمَا يَجِبُ ، وَ أُجِبْتُ عَنْ كِتَابِهِ .

۱۹۔ حسن بن عیسیٰ نے جس کی کیفیت ابو محمد ہے۔ بیان کیا کہ جب امام حسن عسکریؑ کا انتقال ہو گیا تو مفسر کا ایک شخص کچھ مال لے کر مکر آ رہا تھا کہ ناجہ مقدسہ پہنچا دے۔ لوگوں نے یہاں کے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا امام حسن عسکری علیہ السلام لا ولد مرے ان کے جانشین جعفر ہیں بعض نے کہا ان کے صاحبزادہ ہیں اس مصری نے ایک شخص ابو طالب نامی کو تحقیق کے لئے بھیجا۔ وہ سامرو آیا اس کے پاس خط تھا۔ وہ جعفر کے پاس گیا اور ان سے ثبوت مانگا انھوں نے کہا اس وقت پیش نہیں کر سکتا۔ وہ حضرت صاحب الامرؑ کے دروازہ پر آیا اور وہ خط اس نے حضرت صاحب الامر کے دکلا کر دیا۔ جواب آیا۔ خدا تیرے ساتھی کو اجر دے وہ مر گیا اور جو مال اس کے پاس تھا اس کی وصیت ایک معتمد آدمی کے سپرد کر گیا ہے تاکہ اس کی منشا کے مطابق صرف کرے اور اس کے خط کا جواب دے دیا۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَمَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ آبَةِ شَيْثَانَ يُوَصِّلُهُ وَ نَسِيَ سَيْفًا بِنَابَةٍ . فَانْتَفَذَ مَا كَانَ مَعَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : مَا خَبَرُ السَّيْفِ الَّذِي نَسَيْتَهُ ؟ .

۲۰۔ علی بن محمد نے بیان کیا۔ آبرہ کے ایک شخص نے اہل آبرہ سے کچھ مال حضرت رجعت کی خدمت میں پہنچانے کے لئے لیا۔ چلتے وقت تلوار بھول گیا جب بقیہ مال حضرت کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے لکھا۔ اس تلوار کا کیا ہوا جو تم بھول آئے ہو۔

۲۱۔ الْحَسَنُ بْنُ خَفِيفٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : بَعَثَ بِحَدَمٍ إِلَى مَدِينَةِ الرَّسُولِ وَابْنَيْهِ وَمَعَهُمْ خَادِمَانِ وَ كَتَبَ إِلَى خَفِيفٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُمْ فَخَرَجَ مَعَهُمْ فَلَمَّا وَصَلُوا إِلَى الْكُوفَةِ شَرِبَ أَحَدُ الْخَادِمَيْنِ مُسْكِرًا فَمَا خَرَجُوا مِنَ الْكُوفَةِ حَتَّى وَرَدَ كِتَابٌ مِنَ الْعَسْكَرِ بِرَدِّ الْخَادِمِ الَّذِي شَرِبَ الْمُسْكِرَ وَ عَزَلَ عَنِ الْخِدْمَةِ .

۲۱۔ حسن بن خفیف نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت رجعت نے اپنے کچھ خادموں کو مدینہ رسولؐ بھیجے اور ان کا نگران اپنے دو خادموں کو مقرر کیا اور خفیف کو لکھا کہ ان کے ساتھ جائے۔ جب کو فہ پہنچے تو ان دو خادموں میں سے ایک نے شراب پی، وہ کو فہ سے نکلے نہ تھے کہ حضرت کا حکم سامرو سے آیا کہ جس خادم نے شراب پی ہے اسے واپس بھیجو پھر اسے خدمت سے برطرف کر دیا۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ [أَحْمَدَ بْنِ] أَبِي عَلِيٍّ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: أَوْصَىٰ بِنِزْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِذَابَةِ وَسَيْفٍ وَمَالٍ وَأَنْفَقَ ثَمَنُ الذَّابَةِ وَغَيْرَ ذَلِكَ وَلَمْ يُبْعَثِ السَّيْفُ فَوَرَدَ: كَانَ مَعَ مَا بَعَثْتُمْ سَيْفٌ فَلَمْ يَصِلْ - أَوْ كَمَا قَالَ - .

۲۲۔ علی بن محمد نے ابو علی بن غیاث سے اس نے احمد بن الحسن سے روایت کی ہے کہ یزید بن عبد اللہ نے وصیت کی ایک گھوڑے تلوار اور مال کے متعلق، اس نے حضرت کی خدمت میں گھوڑے کی قیمت اور مال تو بھیج دیا مگر تلوار نہ بھیجی، حضرت نے لکھا کہ جو تم نے بھیجا ہے اس کے ساتھ تلوار بھی تو تھی۔ وہ نہیں پہنچی یا جیسا حضرت نے کہا ہو (صحیح الفاظ یاد نہیں)۔

۲۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ شَاذَانَ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدِي خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَأَيْقُتُ أَنْ أَبْعَثَ بِخَمْسُمِائَةِ تَنْقُصُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَوَرَدَتْ مِنْ عِنْدِي عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَبَشَّنَا إِلَى الْأَسَدِيِّ وَلَمْ أَكْتُبْ مَالِي فِيهَا فَوَرَدَ: وَصَلَتْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ، لَكَ مِنْهَا عِشْرُونَ دِرْهَمًا .

۲۳۔ ابن شاذان نیشاپوری نے روایت کی ہے کہ جمع ہوئے میرے پانچ سو درہم جن میں بیس کم تھے۔ مجھے اچھا نہ معلوم ہوا کہ بیس درہم کم بھیجوں، میں نے بیس درہم اپنے پاس سے شامل کر دیئے اور حضرت صاحب الامر کے وکیل اسدی کے پاس بھیج دیئے اور اپنے مال کے متعلق کچھ نہ لکھا۔ حضرت نے جواب لکھا کہ پانچ سو درہم مل گئے جن میں تمہارے بھی بیس تھے۔

۲۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: كَانَ يَرِدُ كِتَابُ أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْأَجْرَاءِ عَلَى الْجَنْبِ قَاتِلِ فَارِسٍ وَ أَبِي الْحَسَنِ وَ آخَرَ، فَلَمَّا مَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَدَ اسْتِيفَاتُ مِنَ الصَّاحِبِ لِأَجْرِ أَبِي الْحَسَنِ وَ صَاحِبِهِ وَلَمْ يَرِدْ فِي أَمْرِ الْجَنْبِ بِشَيْءٍ قَالَ: فَأَعْتَمَمْتُ لِذَلِكَ فَوَرَدَ نَعْيُ الْجَنْبِ بَعْدَ ذَلِكَ .

۲۴۔ حسین بن اشعری راوی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا حکم آیا کہ تمہارا وظیفہ جاری کرنے کے لئے جنید قاتل فارس بن حاتم غالی اور ابو الحسن وغیرہ کے لئے حضرت کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامر نے اجراء کیا۔ ابو الحسن اور اس کے ساتھی کا اور جنید کے لئے کچھ نہ لکھا۔ اس نے کہا اس سے مجھے رنج ہوا اس کے بعد حضرت کے خط سے جنید کے مرنے کا حال معلوم ہوا۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ كُنْتُ مُعْجِبًا بِهَا فَكَتَبْتُ اسْتِيفَاتُ فِي اسْتِبْلَادِهَا، فَوَرَدَ اسْتِيفَاتُ لَهَا وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ، فَوَطَّئْتُهَا فَحَبَلَتْ، ثُمَّ اسْقَطَتْ فَمَاتَتْ .

۲۵۔ محمد بن صالح نے بیان کیا کہ میری ایک کینیز تھی جس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈال دیا تھا۔ میں نے حضرت کو لکھا کہ اس سے اولاد پیدا کرنے کا حکم دیجئے۔ حضرت نے جواب دیا اس سے خواہش اولاد نہ رکھو اور اللہ جو چاہتا ہے کر لے۔ پس میں نے اس سے جمع کیا وہ حاملہ تو ہو گئی مگر حمل ساقط ہو گیا اور وہ مر گئی۔

۲۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ الْعَجَمِيِّ جَعَلَ ثُلُثَهُ لِلنَّاحِيَةِ وَكَتَبَ بِذَلِكَ وَقَدْ كَانَ قَبْلَ إِخْرَاجِهِ الثَّلَاثَ دَفْعَ مَالًا لِأَبْنِهِ أَبِي الْمِقْدَامِ ، لَمْ يَطْلُعْ عَلَيْهِ أَحَدٌ [أ] فَكَتَبَ إِلَيْهِ : فَأَيْنَ الْمَالُ الَّذِي عَزَلْتَهُ لِأَبِي الْمِقْدَامِ .

۲۶۔ علی بن محمد نے کہا ابن عجمی نے اپنا ثلث مال امام عصر کی خدمت میں بھیجنے کے لئے نکالا اور حضرت کو لکھا اور ثلث مال نکالنے سے پہلے اس میں سے کچھ مال اپنے بیٹے کو دے دیا تھا جس کا نام ابوالمقدام تھا اور کسی کو اس پر مطلع نہیں کیا تھا۔ حضرت کے پاس جب مال پہنچا تو آپ نے تحریر فرمایا کہ وہ مال کہاں ہے جو ابوالمقدام کو دے دیا ہے۔

۲۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَيْسَى بْنِ نَصْرِ قَالَ : كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ زِيَادٍ الصَّبْرِيُّ يُسْأَلُ كَفَنًا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّكَ تَحْتَاجُ إِلَيْهِ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ ، فَمَاتَ فِي سَنَةِ ثَمَانِينَ وَبَعَثَ إِلَيْهِ بِالْكَفَنِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِأَيَّامٍ .

۲۷۔ عیسیٰ بن نضر نے بیان کیا کہ حضرت صاحب الامر کو علی بن زیاد صبری نے ایک کفن کے لئے لکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا تم اسی سال کی عمر میں محتاج کفن ہو گے اور آپ نے اس کے مرنے سے چند روز پہلے کفن اس کے پاس بھیج دیا۔

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بْنِ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : كَانَ لِلنَّاحِيَةِ عَلِيُّ خَمْسِمِائَةَ دِينَارٍ فَضَفَّتْ بِهَا ذَرْعًا ، ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي : لِي حَوَائِثُ اشْتَرَيْتُهَا بِخَمْسِمِائَةِ وَثَلَاثِينَ دِينَارًا قَدْ جَعَلْتُهَا لِلنَّاحِيَةِ بِخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ ، وَلَمْ أَنْطِقْ بِهَا ، فَكَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ : أَقْبِضِ الْحَوَائِثَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ بِالْخَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ الَّتِي لَنَا عَلَيْهِ .

۲۸۔ ہارون بن عمران ہمدانی کہتا ہے کہ حضرت صاحب الامر کے میرے اوپر پانسو دینار قرض تھے جب میرا ماتہ تنگ ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میری دکانیں ہیں جن کو میں نے پانسو تیس دینار میں خریدا ہے اور ناجہ مقدمہ کو دینے ہیں پانسو لہذا یہ دکانیں دے دوں گا، اس خیال کا اظہار میں نے کسی پر نہیں کیا تھا۔ حضرت نے محمد بن جعفر وکیل کو لکھا کہ محمد بن ہارون کی دکانوں پر ان پانسو دینار کے برے میں جو ہمارا ان پر (قرض) ہے قبضہ کر لو۔

۲۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : بَاعَ جَعْفَرٌ فِيمَنْ بَاعَ صَبِيَّةَ جَعْفَرِيَّةَ كَانَتْ فِي الدَّارِ مِرْبُوتًا ، فَبَعَثَ بَعْضُ الْعُلَوِيِّينَ وَأَعْلَمَ الْمُشْتَرِيَ خَيْرَهَا فَقَالَ الْمُشْتَرِي : قَدْ طَابَتْ نَفْسِي بِرِدِّهَا وَأَنْ لَا أَرَدَّ مِنْ تَمَنِّيَا شَيْئًا ، فَخَذَهَا ، فَذَهَبَ الْعُلَوِيُّ فَأَعْلَمَ أَهْلَ النَّاحِيَةِ الْخَبَرَ فَبَعَثُوا إِلَى الْمُشْتَرِي بِأَحَدٍ وَأَرْبَعِينَ دِينَارًا وَأَمَرُوهُ بِدَفْعِهَا إِلَى صَاحِبِهَا .

۲۹۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ جعفر برادر امام حسن عسکری نے فروخت کر دیں تمام کنیزیں امام علی نقی علیہ السلام کی جن میں وہ لڑکی بھی شامل تھی جو اولاد جعفر طیار سے تھی اور جس کو امام نے پرورش کیا تھا پاس ایک علوی کو خریدار کے پاس بھیجا اور آگاہ کیا کہ یہ کنیز نہیں۔ اس نے کہا میں واپسی پر راضی ہوں۔ لیکن وہ اس کی قیمت میں سے کم کچھ نہ کرے گا۔ اس کو لے جاؤ۔ وہ علوی اہل ناحیہ کے پاس واپس آیا اور حال بیان کیا۔ انھوں نے خریدار کے پاس ۴۱ دینار بھیجے اور اس لڑکی کو اس کے دلی یعنی اولاد جعفر طیار میں سے کسی کے سپرد کرنے کا حکم دیا۔

۳۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْعُلَوِيُّ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنْ نُدَمَاءِ رُوَاحِ حَسَنِيٍّ وَ آخَرُ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ : هُوَ ذَا يَجْبِي الْأَمْوَالَ وَلَهُ وَكَلَاءٌ وَ سَمَّوْا جَمِيعَ الْوُكَلَاءِ فِي التَّوَاجِيهِ وَأَنَّهُ ذَاكَ إِلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَزِيرِ ، فَهَمَّ الْوَزِيرُ بِالْقَبْضِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ السُّلْطَانُ : اطْلُبُوا أَيْنَ هَذَا الرَّجُلُ فَإِنَّ هَذَا أَمْرٌ غَلِيظٌ ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ : نَقِصُ عَلَى الْوُكَلَاءِ ، فَقَالَ السُّلْطَانُ : لَا وَلَكِنْ دَسَّوْا لَهُمْ قَوْمًا لَا يَعْرِفُونَ بِالْأَمْوَالِ ، فَمَنْ قَبِضَ مِنْهُمْ شَيْئًا قَبِضَ عَلَيْهِ ، قَالَ فَخَرَجَ بَأَن يَتَقَدَّمَ إِلَى جَمِيعِ الْوُكَلَاءِ أَنْ لَا يَأْخُذُوا مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا وَأَنْ يَمْنَعُوا مِنْ ذَلِكَ وَيَتَجَاهَلُوا الْأَمْرَ ، فَأَنْدَسَ لِمُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُهُ وَخَلَا بِهِ فَقَالَ : مَعِيَ مَالٌ أُرِيدُ أَنْ أُوصِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : غَلَطْتَ أَنَا لَا أَعْرِفُ مِنْ هَذَا شَيْئًا ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَلَطَّفُ مُحَمَّدٌ وَيَتَجَاهَلُ عَلَيْهِ وَبَشُّوا الْجَوَاسِيسَ وَ امْتَنَعَ الْوُكَلَاءُ كُلُّهُمْ لِمَا كَانَ تَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ .

۳۰۔ حسین بن الحسن علوی سے مروی ہے کہ ایک شخص رواد حسن کے ہم نشینوں میں سے تھا اور ایک دوسرا اس کا رفیق تھا اس نے دوسرے سے کہا۔ حضرت صاحب کے پاس اموال آتے ہیں اور ان کے دکار تمام اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں اور اس کی خبر دی گئی عبید اللہ بن سلیمان کو جو وزیر سلطنت تھا۔ وزیر نے حضرت کے دکار کو گرفتار کرنا چاہا۔ بادشاہ نے کہا ایسا نہ کرو دشیدہ کثرت سے ہیں فتنہ برپا ہو جائے گا، بلکہ ان لوگوں کے لئے کچھ اجنبی لوگوں کو تلاش کرو۔ وہ مال لے

جائیں۔ پس جو مال لے لے اس کو گرفتار کر لیا جائے۔ حضرت کی طرف سے تمام دکلار کے نام فرمان جاری ہوئے کہ کسی سے مال نہ لینا اور اس امر سے ان کو روکا اور یہ ظاہر کرنے کو کہ اس معاملہ میں وہ بالکل واقف نہیں۔ ان جاسوسوں نے محمد بن احمد کا پتہ چلایا۔ ان میں سے ایک نے خلوت میں جا کر کہا میرے پاس کچھ مال ہے چاہتا ہوں کہ حضرت صاحب تک پہنچاؤں، محمد نے کہا کہ تمہارے دھوکا کھایا ہے اور قلعی سے میرے پاس آئے ہو، میں اس معاملے کے متعلق کچھ نہیں جانتا وہ ہر چند چالوسی کرتا رہا مگر محمد اپنی لاعلمی ہی ظاہر کرتے رہے۔ جاسوسوں نے بہت رغبت دلائی لیکن تمام دکلار نے انکار کیا اور کسی نے مال نہ لیا۔

۳۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : خَرَجَ نَهْجٌ عَنْ زِيَادَةَ مَقَابِرَ قُرَيْشٍ وَالْحِجْرَةِ [قَلَمًا] كَانَ بِمَعْدَأْشَرٍ دَعَا الْوَزِيرَ الْبَاقَطَانِيَّ فَقَالَ لَهُ : الْقَى بَنِي الْفُرَاتِ وَالْبُرْسِيَّ وَقُلْ لَهُمْ : لَا يَزُودُوا مَقَابِرَ قُرَيْشٍ فَقَدْ أَمَرَ الْخَلِيفَةُ أَنْ يَنْقَعَدَ كُلُّ مَنْ زَادَ فَيُقْبَضَ [عَلَيْهِ] .

۳۱۔ علی بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت نے ایک حکم کے ذریعہ منع کیا۔ مقابر قریش (کا قین) اور حیرہ (کو نہ) اور صلہ کے درمیان کی زیارت سے چند ماہ بعد وزیر نے باقطان کو بلا کر کہا تو اہل فرات اور برسیں سے مل کر کہو کہ مقابر قریش کی کوئی زیارت نہ کر پائے خلیفہ کا حکم ہے کہ جو زیارت کو آئے اسے گرفتار کر لیا جائے۔

ایک سو چوبیسواں باب

آئمہ اثنار عشر کی امامت پر نص

(باب) ۱۲۴

مَا جَاءَ فِي الْاِثْنَيْ عَشَرَ وَالنَّصِّ عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَنْمَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ : أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَهُوَ مُشْكِيٌّ عَلَى يَدَيْهِ سَلْمَانٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَجَلَسَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنَ الْهَيْئَةِ وَاللِّبَاسِ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي

بِهِنَّ عَلِمْتُ أَنَّ النَّوْمَ رَكِبُوا مِنْ أَمْرِكَ مَا قَضَى عَلَيْهِمْ وَأَنْ لَيْسُوا بِعَامُونَ فِي دُنْيَاهُمْ وَآخِرَتِهِمْ
وَأَنْ تَكُنِ الْآخِرَى عَلِمْتُ أَنَّكَ وَهُمْ بَشَرٌ سَوَاءٌ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَلْنِي عَمَّا بَدَأَكَ
قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الرَّجُلِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ؟ وَعَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكُرُ وَيَنْسَى؟ وَعَنِ الرَّجُلِ
كَيْفَ يُشْبَهُ وَلَدَهُ الْأَعْمَامَ وَالْأَخْوَالَ؟ فَالْتَفَتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ
أَحْبَبُهُ ، قَالَ : فَأَجَابَهُ الْحَسَنُ عليه السلام فَقَالَ الرَّجُلُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِذَلِكَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ
وَأَشَارَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ - وَلَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيَّتُهُ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْحَسَنِ
عليه السلام وَأَشْهَدُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَصِيُّ أَخِيهِ وَالْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَهُ وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ
أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ وَأَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَشْهَدُ
عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلَى مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ
عَلَى عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُوسَى وَأَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ
عَلِيٍّ بْنِ مُوسَى وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَشْهَدُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ
بِأَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَشْهَدُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الْحَسَنِ لَا يَكُنْشِي وَلَا يَسْمَى حَتَّى يَظْهَرَ
أَمْرُهُ فَيَمْلَأَهَا عَدْلًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ
قَامَ قَمَضَى ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَتَبْعُهُ فَأَنْظُرَ أَيْنَ يَقْضِي فَخَرَجَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام
فَقَالَ : مَا كَانَ إِلَّا أَنْ وَصَّعَ رَجُلُهُ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ أَيْنَ أَخَذُونِ أَرْضَ اللَّهِ؟ فَزَجَعْتُ
إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَعْلَمْتُهُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَتَعْرِفُهُ؟ قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
أَعْلَمُ ، قَالَ : هُوَ الْخَضِرُ عليه السلام

۱۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام مع امام حسن سلمان کے ہاتھ پر تکیہ کئے
ہوئے مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور ایک جگہ بیٹھ گئے ایک شخص اچھی صورت اور اچھے لباس کا آیا اور امیر المومنین
کو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیا۔ اس نے کہا اے امیر المومنین میں آپ سے تین مسئلے دریافت کرنا چاہتا ہوں
اگر آپ نے ان کا صحیح جواب دے دیا تو میں جانوں گا کہ آپ سے پہلے جن لوگوں نے دعویٰ خلافت کیا وہ اس کے حق دار نہ تھے
اور ان کی دنیا و آخرت محفوظ نہیں اور اگر دوسری صورت ہوگی تو میں سمجھوں گا کہ آپ کا اور ان کا راستہ ایک ہی ہے۔
فرمایا پوچھ جو تجھے پوچھنا ہے اس نے کہا جب آدمی مرنے سے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے۔

آدمی کیسے کسی چیز کو یاد کرتا اور بھولتا ہے۔

آدمی کی اولاد اس کے چچاؤں اور ماموں سے کس صورت میں مشابہ ہوتی ہے۔

آپ نے امام حسن سے فرمایا۔ اس کے سوالات کا جواب دو۔ امام حسن نے جواب دیا۔ تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ گواہی میں نے ہمیشہ دی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور یہ گواہی میں دیتا رہا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی رسول ہیں اور ان کی حجت و برہان کے قائم کرنے والے ہیں (اشارہ کیا امیر المومنین کی طرف) اور یہ گواہی میں ہمیشہ دیتا رہا ہوں اور امام حسن کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امیر المومنین کے صلی ہیں اور ان کی حجت و برہان قائم کرنے والے ہیں یعنی نبوت رسول کے ثابت کرنے والے ہیں۔

توضیح :- ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کمال الدین اور تمام النعمی میں امام حسن کے جوابات مسائل مذکورہ کے متعلق تحریر فرمائے ہیں۔

۱۔ سماعت نوم روح کہاں جاتی ہے؟ جواب۔ روح متعلق ہوتی ہے ریح سے اور ریح متعلق ہوتی ہے ہوا سے جب تک انسان بیدار نہ ہو اگر خدا کا ارادہ اس ریح کو پھر بدن کی طرف لوٹنے کا ہوتا ہے تو یہ روح ریح کو اور ریح ہوا کو جذب کر لیتی ہے اور بدن کی طرف لوٹ آتی ہے اور بدن میں ساکن ہو جاتی ہے اور اگر خدا اجازت نہیں دیتا کہ وہ بدن کی طرف لوٹے تو ہوا ریح کو جذب کر لیتی ہے اور ریح روح کو۔

۲۔ انسان کیوں بھولتا اور یاد کرتا ہے؟ جواب قلب انسان حق پر پیدا کیا گیا ہے اور حق کے مطابق ہے اگر کوئی محمد آل محمد پر درود بھیجتا ہے پوری صلوٰۃ کے ساتھ تو اس کی برکت سے یہ مطابقت اس حق سے منکشف ہو جاتی ہے اور قلب انسان روشن ہو جاتا ہے اس وقت سبھولی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے اور اگر پورا درود نہیں بھیجتا تو اس کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور وہ بات بھول جاتا ہے۔

۳۔ مولود کا چچا یا ماموں سے مشابہ ہونا تو جب مرد عورت سے مجامعت کرتا ہے تو ایک اضطرابی کیفیت لاحق ہوتی ہے اس کا لطف اچھل کر عروتن اعمام پر جا کر گر تلے تو بچہ چچا سے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عروتن احوال پر گر تلے تو ماموں سے مشابہ ہوتا ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حسین بن علی اپنے بھائی کے صلی ہیں اور ان کے بعد حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی بن ابی طالب امیر المومنین کے بعد حجت خدا ہیں پھر محمد بن علی ان کے بعد جعفر بن محمد ان کے بعد موسیٰ بن جعفر اور ان کے بعد علی بن موسیٰ اور ان کے بعد محمد بن علی اور ان کے بعد حسن ابن علی، اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں اس شخص کے

جنت خدا ہونے کی جو پھر حسن بن علی ہے اس کا نام اور کنیت ظاہر نہ ہوگی جب تک کہ وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح پرنہ کر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین! اس کے بعد وہ اٹھا اور چلا گیا۔ حضرت نے امام حسن سے فرمایا۔ اے ابو محمد اس کے پیچھے جاؤ اور دیکھو یہ کہاں جاتا ہے امام حسن باہر نکلے اور آکر کہا اس نے ایک پیر مسجد سے باہر رکھا تھا۔

پھر میں نے نہ جانا کہ وہ خدا کی اس زمین پر کہاں فائب ہو گیا۔ میں امیر المومنین کے پاس واپس آیا اور حال بتایا۔ فرمایا۔ اے ابو محمد تم ان کو جانتے ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اور امیر المومنین بہتر جانتے والے ہیں۔ فرمایا وہ غفر تھے۔

۲۔ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ مِثْلَهُ سَوَاءً.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ وَدِدْتُ أَنْ هَذَا الْخَبَرُ جَاءَ مِنْ غَيْرِ جَهَةِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي قَبْلَ الْخَبَرِ بَعْشَرُ سِنِينَ.

۲۔ محمد بن یحییٰ نے کہا میں نے محمد بن الحسن سے کہا۔ اے ابو جعفر کیا احمد بن عبد اللہ کے علاوہ کسی اور سے بھی یہ حدیث سنی گئی ہے فرمایا اس نے حیرت و شک میں پڑنے سے دس سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی۔

راوی کو احمد بن عبد اللہ کے بیان پر اس لئے شبہ ہوا کہ وہ حضرت حجت پر ایمان لانے کے بعد شک میں پڑ گیا تھا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ طَرْقِبٍ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَبِي لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَمَتَى يَخْفُ عَلَيْكَ أَنْ أَخْلُوَ بِكَ فَأَسْأَلَكَ عَنْهَا؟ فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ: أَيَّ الْأَوْقَاتِ أَحْبَبْتَهُ فَخَلَا بِهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَقَالَ لَهُ: يَا جَابِرُ أَخْبِرْنِي عَنِ اللَّوْجِ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي يَدِ أُمِّي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ يَنْتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا أَخْبَرْتَنِي بِهِ أُمِّي أَنَّهُ فِي ذَلِكَ اللَّوْجِ مَكْنُوبٌ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنِّي دَخَلْتُ عَلَى أُمِّكَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَنَيْتُهَا بِوِلَادَةِ الْحُسَيْنِ وَ رَأَيْتُ فِي يَدَيْهَا لَوْحًا أَخْضَرَ، طَمَسْتُ أَنَّهُ مِنْ نُفُودٍ وَرَأَيْتُ فِيهِ كِتَابًا أَبْيَضَ، شَبَّهَ لَوْنَ الشَّمْسِ،

فَقُلْتُ لَهَا : يَا أَبِي وَأُمِّي يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا اللَّوْحُ ؟ فَقَالَتْ : هَذَا لَوْحٌ أَهْدَاهُ اللَّهُ إِلَى رَسُولِهِ ﷺ فِيهِ اسْمُ أَبِي وَاسْمُ بَعْلِي وَاسْمُ ابْنِي وَاسْمُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وَلَدِي وَأَعْطَانِيهِ أَبِي لِيُشِيرَنِي بِذَلِكَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَأَعْطَنِيهِ أُمُّكَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَرَأَتْهُ وَاسْتَنْسَخَتْهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : قَهْلَ لَكَ يَا جَابِرُ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ قَالَ : نَعَمْ ، فَمَشَى مَعَهُ أَبِي إِلَى مَنْزِلِ جَابِرٍ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً مِنْ رَقٍّ ، فَقَالَ : يَا جَابِرُ : انْظُرْ فِي كِتَابِكَ لَا قَرَأَ [أَنَا] عَلَيْكَ ، فَنَظَرَ جَابِرٌ فِي نُسْخَتِهِ فَقَرَأَهُ أَبِي فَمَا خَالَفَ حَرْفَ حَرْفًا ، فَقَالَ جَابِرٌ : فَاشْهَدُ بِاللَّهِ أَنِّي هَكَذَا رَأَيْتُهُ فِي اللَّوْحِ مَكْتُوبًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِمُحَمَّدٍ نَبِيِّهِ وَنُورِهِ وَسَفِيرِهِ وَحِجَابِهِ وَدَلِيلِهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، عَظُمَ يَا مُحَمَّدُ اسْمَايَ وَاشْكُرْ نِعْمَاتِي وَلَا تَجْعَدْ آيَاتِي ، إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاصْبِرْ الْجَبَّارِينَ وَمُؤَدِّ الْمَظْلُومِينَ وَدَيَّانِ الدِّينِ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ، فَمَنْ رَجَا غَيْرَ فَضْلِي أَوْ خَافَ غَيْرَ عَذْلِي ، عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُ بِهِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَإِنِّي فَاعِدٌ وَعَلَيَّ فَنَوَكُلُ ، إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيًّا فَأَكْمَلْ أَثَامُهُ وَانْقَضَتْ مُدَّتُهُ إِلَّا حِمْلَكَ لَهُ وَصِيًّا وَإِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَفَضَّلْتُ وَصِيَّكَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَأَكْرَمْتُكَ بِشَيْلِكَ وَبَنَيْتُكَ حَسَنَ وَحُسَيْنَ ، فَجَعَلْتُ حَسَنًا مَعْدِنَ عِلْمِي ، بَعْدَ انْقِضَاءِ مَدَّةِ أَبِيهِ وَجَعَلْتُ حُسَيْنًا خَازِنَ وَحْيِي وَأَكْرَمْتُهُ بِالشَّهَادَةِ وَخَتَمْتُ لَهُ بِالسَّعَادَةِ ، فَهُوَ أَفْضَلُ مَنْ اسْتَشِيدَ وَأَرْفَعُ الشُّهُادَةَ دَرَجَةً ، جَعَلْتُ كَلِمَتِي الثَّامَةَ مَعَهُ وَحُجَّتِي الْيَالِفَةَ عِنْدَهُ ، بَعَثْتُهُ نَبِيًّا وَأَعَاقِبُ أَوْلَاهُ عَلَيَّ سَيِّدُ الْعَالَمِينَ وَزَيْنُ أَوْلِيَائِي الْمَاضِينَ وَابْنُ شَبِّهِ جَدِّهِ الْمُحَمَّدُ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ عِلْمِي وَ الْمَعْدِنُ لِحِكْمَتِي سَيِّدُكَ الْمُرْتَابُونَ فِي جَنَفِي ، الزَّادُ عَلَيْهِ كَالزَّادِ عَلَيَّ ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَكْرِمَنَّ مَنَؤَى جَعْفَرٍ وَلَا سَرَّ نَهْ فِي أَشْيَاعِهِ وَأَنْصَارِهِ وَأَوْلِيَائِهِ ، أُتِيحَتْ بَعْدَهُ مُوسَى فَنُتِنَ عَمِيًّا جِنْدُسٌ لِأَنْ خَبِطَ قَرْضِي لَا يَنْقَطِعُ وَحُجَّتِي لَا تَخْفَى وَأَنْ أَوْلِيَائِي يُسْقَوْنَ بِالْكَأْسِ الْأَوْفَى ، مَنْ جَعَدَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَدْ جَعَدَ نِعْمَتِي وَمَنْ غَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتَابِي فَقَدْ أَفْتَرَى عَلَيَّ ، وَبِئْسَ لِلْمُفْتَرِينَ الْجَا حِدِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ مَدَّةِ مُوسَى عِنْدِي وَحُسْبِي وَخَيْرَتِي فِي عَلَيٍّ وَلِيَّتِي وَنَاصِرِي وَمَنْ أَصْعُ عَلَيْهِ أَعْبَاءَ التَّبَوَّةِ وَأَمْتَحَنُهُ بِالْأَضْطِرَاعِ بِهَا ، يَقْلُهُ عَفْرِيَّتُ مُسْتَكْبِرٌ يُدْفَنُ فِي الْمَدِينَةِ النَّبِيِّ بَنَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِلَى جَنْبِ شَرِّ خَلْقِي ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَا سَرَّ نَهْ بِمُحَمَّدٍ أَبِيهِ وَخَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَوَارِثِ عِلْمِهِ ، فَهُوَ مَعْدِنُ عِلْمِي وَمَوْضِعُ سِرِّي

وَحَجَّتَنِي عَلَى خَلْقِي لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ بِهِ إِلَّا جَمَلْتُ الْجَنَّةَ مَنَواهُ وَشَقَقْتُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلَّهُمْ
فَدَا اسْتَوْجَبُوا الشَّارَ وَأَخْتِمُ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِبَيْتِي وَنَاصِرِي وَالشَّاهِدِ فِي خَلْقِي وَأَمْنِي عَلَى
وَحَبِي، أَخْرِجْ مِنْهُ الدَّاعِيَ إِلَى سَبِيلِي وَالْحَازِنَ لِعِلْمِي الْحَسَنَ وَاكْمِلْ ذَلِكَ بِابْنِهِ مُحَمَّدٍ
رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسَى وَبَهَاءُ عِيسَى وَصَبْرُ أَيُّوبَ فَيَذُلُّ أَوْلِيَائِي فِي زَمَانِهِ وَتَتَهَادَى
رُؤُوسُهُمْ كَمَا تَتَهَادَى رُؤُوسُ التُّرُكِ وَالَّذِي لَمْ يَفْتَقِلُونْ وَيُخْرَقُونَ وَيَكُونُونَ خَائِفِينَ، مَرْعُوبِينَ
وَحِلِينَ، تُصْبَغُ الْأَرْضُ بِدِمَائِهِمْ وَيَفْشُوا الْوَيْلُ وَالرَّثَّةُ فِي نِسَائِهِمْ أُولَئِكَ أَوْلِيَائِي حَقًّا، بِهِمْ
أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمِيَاءَ، جُنْدِيٍّ وَبِهِمْ أَكْشِفُ الرِّازِلَ وَأَدْفَعُ الْآصَادَ وَالْأَغْلَالَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتُ
مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَهَنَّدُونَ.
فَالْعَبْدُ الرَّحْمَنُ بْنُ سَالِمٍ: قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: لَوْ لَمْ تَسْمَعْ فِي دَهْرِكَ، إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ
لَكَفَاكَ، فَصْنَهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ.

۳۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میرے پدر بزرگوار نے جابر ابن عبد اللہ
انصاری سے فرمایا۔ میری ایک ضرورت ہے آپ کب مجھ سے تنہائی میں مل سکیں گے انھوں نے کہا کہ جس وقت آپ چاہیں پس
ایک تنہائی میں آپ نے فرمایا۔ اے جابر! مجھے اس لوح کے متعلق بتاؤ جسے آپ نے میری جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت رسول
اللہ کے پاس دیکھا تھا انھوں نے اس لوح میں کیا لکھا ہوا بتایا تھا۔ جابر نے کہا۔ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں
حیات رسول میں آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ امام حسین کی ولادت کی مبارکباد دینے میں نے ان کے
ہاتھ میں ایک سبز لوح دیکھی۔ میرے گمان میں وہ زمرہ کی تھی اور اس پر سورج کی طرح روشن ایک تحریر تھی میں نے کہا اے
بنت رسول یہ لوح کیا ہے؟ فرمایا یہ اللہ نے اپنے رسول کے پاس بھیجی ہے اس میں میرے باپ کا نام ہے علی کا نام ہے میرے
دونوں بیٹے اور ان اوصیا کا نام ہے جو میرے فرزند کی نسل سے ہوں گے۔ آنحضرت نے مجھے عطا فرمائی ہے تاکہ میں اسے دیکھ
کر خوش ہوں۔ جابر نے کہا آپ کی ماں فاطمہ نے مجھے دی ہیں نے اسے پڑھا اور لکھ لیا۔
میرے والد نے فرمایا۔ اے جابر! کیا تم وہ تحریر دکھا سکتے ہو۔ انھوں نے کہا جی ہاں۔ میرے والد جابر کے ساتھ
ان کے گھر تک گئے جابر نے وہ صحیفہ پوست پر لکھا ہوا نکالا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں تم اپنی تحریر
سے مقابل کرتے جاؤ میرے والد نے پڑھا تو کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہ تھا۔ جابر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں خدا کے سامنے کہ
میں نے اس لوح میں یہی لکھا ہوا دیکھا تھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ تحریر عزیز و حکیم خدا کی طرف سے محمدؐ اس کے نبی اور اس کے نور اور اس کے سفیر اور حجاب و دلیل کے لئے ہے روح الامیں اسے کرنازل ہوئے رب العالمین کی طرف سے۔ اے محمدؐ میرے اسماء کی تعظیم کرو اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ اور میری نعمتوں کا انکار نہ کرو، میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں ظالموں کی مکر توڑنے والا اور مظلوموں کو دولت، دینے والا ہوں اور روز قیامت بڑا جزا دینے والا ہوں، میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں جو کوئی میرے فضل کے سوا دوسرے سے امید رکھے گا اور میرے عدل کے سوا دوسرے سے خوف کرے گا تو میں اس کو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ دنیا میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا گیا ہوگا۔ پس میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل کرو، میں نے جس نبی کو بھیجا ہے اس کے ایام کو کامل اور اس کی مدت کو پورا کیا ہے اور اس کے اوصیاء مقرر کئے ہیں۔ میں نے اے محمدؐ! تم کو تمام انبیاء پر تفیلت اور تمہارے وصی کو تمام اوصیاء پر اور میں نے تم کو عزت بخشی، تمہارے دو بچوں اور نو اسوں حسن اور حسینؑ سے میں نے حسن کو معدن علم بنایا اور حسینؑ کو خاندنِ وحی اور میں نے عزت دی اسے شہادت سے اور ختم کیا اس پر سعادت کو پس وہ افضل و ارفع شہداء ہے از روئے درجات کے۔

میں نے اس کے ساتھ اپنا کلمہ تامہ قرار دیا اور اس کو اپنی حجت بالغہ بنایا۔ اس کی اولاد کی اطاعت پر میں ثواب دوں گا اور نافرمانی پر عذاب کروں گا ان کی اولاد میں اہل علی ابن الحسین سید العابدین ہیں جو میرے اولیاء کی زینت ہیں اور ان کے فرزند اپنے قابل ستائش جہد سے مشابہ ہیں۔ محمد نام میرے علم کے شگفتہ کرنے والے ہیں اور میری حکمت کا معدن ہیں ان کے فرزند جعفر کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوں گے۔ ان کی ہدایت کو روکنے والا میرے حق قول کو روکنے والا ہے میں مقام جعفر کو مکرم و محترم قرار دوں گا اور ان کے شیعوں، ماصروں اور دوستوں کی کثرت سے ان کو خوش کروں گا اور ان کے بعد ان کے پسر موسیٰ ہوں گے ان کے وقت میں ضلالت کے فتنے برپا ہوں گے اور لوگ کمزور اعتقاد کے ہوں گے ایسے ضلالت آگیں دور میں ہمارے اولیاء معرفت کے پھر پور سا غرور سے سیراب ہوں گے جس نے ان میں سے ایک سے بھی انکار کیا اس نے میری نعمت سے انکار کیا اور جس نے میری اس کتاب کی آیت کو بدلا۔ اس نے مجھ پر افترا کیا۔ ہلاک ہوا فترا کرنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لئے میرے حبیب، میرے نیک بندے موسیٰ کے مرنے پر ان کے فرزند علی کے بارے میں جو میرا ولی میرا ناصر اور یہ وہ ہے کہ جس پر باریت کی مثالی بار کھوں گا اور اس کا امتحان لوں گا دل تو ہی ہونے میں اور اس کو قتل کرے گا ایک معسر و سبوت اور وہ دفن ہوگا۔ اس شہر میں جس کو بسا ایسے عبد صالح و خدا ترین بنے اور اس کی قبر پہلو میں ہوگی۔ میری بدترین مخلوق (ہارونؑ) کے میرا قول حق ہے میں اپنے بندہ علی (امام رضا علیہ السلام) کو خوش کروں گا۔ ان کے فرزند اور ان کے خلیفہ اور جانشین اور ان کے وارث محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) ہے جو میرے علم کے معدن ہیں اور میرے اسرار کی جگہ ہیں اور میری خلق پر میری حجت ہیں جو ان پر ایمان لائے گا میں جنت

میں اس کو جگہ دے گا اور اس کو شفیع قرار دوں گا اس کے خاندان کے لیے ستر آدمیوں کے لئے جو مستحق جہنم ہوں گے اور میں نے اس امامت کو سعادت کو مخصوص کیا ان کے بعد علی دامام نقی علیہ السلام کے لئے جو میرے ولی و ناصر ہیں اور میری مخلوق پر گواہ ہیں میری وحی کے امین ہیں۔ میں ان میں سے پیدا کروں گا ایک داعی کو۔ (امام حسن عسکری)

وہ ہدایت کرنیوالا ہے میرا رستہ کی طرف اور خازن ہے میرے علم کا اور کامل کر دے گا میں اس دین کو اس کے فردنہام دے جس کا وجود تمام عالموں کے لئے رحمت ہے اس میں موسیٰ کا کمال ہے عیسیٰ کی شان ہے ایوب کا صبر ہے میرے اولیاء اس کے زمانہ و غیبت میں ذلیل ہوں گے اور ان کے سراسر طرح کچلے جائیں گے جیسے ترک و ولیم والوں کے وہ قتل کئے جائیں گے جلدے جائیں گے وہ خوف زدہ اور دہشت زدہ رہیں گے ان کے خون سے زمین رنگین ہو جائے گی اور رونے پینے کی آواز ان کی عورتوں سے بلند ہوگی یہ لوگ میرے سچے دوست ہوں گے ان کے ذریعے سے ہر تاریک سے تاریک فتنہ کو دفع کروں گا اور زلزلوں کو دور کروں گا اور ان کے ذریعے سے مشکلات کو آسان کروں گا ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوة و رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمن بن سالم سے مروی ہے کہ ابوالعیر نے کہا اگر تو نے اثبات امامت آئمہ اثنا عشریہ کوئی حدیث بھی نہ سنی ہو تو صرف یہی حدیث تیرے لئے کافی ہے پس اس کی حفاظت کر اور ناپا ہوں سے بیان نہ کر۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَاسِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ أَبِي عِبَّاسٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، وَجَدْتُ بَنِي يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَةَ، وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدْنَةَ عَنْ [أَبَان] ابْنِ أَبِي عِبَّاسٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيْبَارِيَّ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ: أَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعُمَرُ بْنُ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَجَرَّأ بَيْنِي وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ كَلَامٌ فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَنَا أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَإِذَا اسْتَشْهَدَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنُ مِنْ بَعْدِهِ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتَشْهَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَابْنُ عَلِيٍّ ابْنُ الْحُسَيْنِ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَسُنْدَرُكُهُ يَا عَلِيُّ (۱)، ثُمَّ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَسُنْدَرُكُهُ يَا حُسَيْنُ ثُمَّ يَكْمَلُهُ اثْنِي عَشَرَ إِمَامًا تَسَعَةً مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ: وَاسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعُمَرَ بْنَ أُمِّ سَلَمَةَ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، قَالَ سُلَيْمٌ: وَقَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ

سَلَامَانَ وَأَبِي دَرٍّ وَالْمُقَدَّادَ وَذَكَرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ہم سلیمان بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن جعفر طیار سے سنا کہ میں اور حسن و حسین اور عبد اللہ بن عباس اور عمر بن سلمہ اور اسلمہ بن زید معاویہ کے پاس تھے اور باتیں ہو رہی تھیں۔ میں نے معاویہ سے کہا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ میں مومنین کے نفوس سے اولی ہوں۔ میرے بعد میرے بھائی علی بن ابیطالب تمام مومنین کے نفوس سے بہتر ہیں اور جب علی شہید ہو جائیں تو حسن تمام مومنین کے نفوس سے اولی ہوں گے پھر میرا بیٹا حسین اس کے بعد تمام مومنین کے نفوس سے بہتر ہوگا اس کی شہادت کے بعد علی بن حسین اولی ہیں مومنین کے نفوس سے اور اے علی تم ان کو دیکھو گے۔ پھر ان کا بیٹا محمد تمام مومنین کے نفوس سے بہتر ہوگا اور اے حسین تم ان کو دیکھو گے۔ پھر اس امامت کی تکمیل ہوگی بارہ پر، عبد اللہ بن جعفر نے کہا۔ میں اپنے اس بیان پر گواہ کرتا ہوں حسن و حسین اور عبد اللہ بن عباس بن اُم سلمہ و اسلمہ بن زید کو پس گو اہی دی انھوں نے معاویہ کے سامنے سلیم نے کہا۔ میں نے اس حدیث کو سنا ہے۔ سلمان والیورد و مقداد سے انھوں نے کہا ہم نے سنا ہے رسول اللہ سے۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ حَنَانِ بْنِ الشَّرَاحِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِسَائِيِّ ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ : شَهِدْتُ جَنَازَةَ أَبِي بَكْرٍ يَوْمَ مَاتَ وَ شَهِدْتُ عُمَرَ حِينَ بُوِيعَ وَعَلِيٌّ جَالِسٌ نَاحِيَةً فَأَقْبَلَ عَلَامٌ يَهُودِيٌّ جَمْعُهَا [الْوَجْه] بَيْتُهُ ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ حَسَنٌ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ هَارُونَ حَتَّى قَامَ عَلَى رَأْسِ عُمَرَ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ أَعْلَمُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِكِتَابِهِمْ وَ أَمْرٍ بَنِيهِمْ ؟ قَالَ : فَطَاطَا عُمَرُ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : إِيَّاكَ أَغْنَى وَأَعَادَ عَلَيْهِ الْقَوْلَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : لِمَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : إِنِّي جِئْتُكَ مُرْتَادًا لِنَفْسِي ، شَاكَ فِي دِينِي ، فَقَالَ : دُونَكَ هَذَا الشَّابُّ ، قَالَ : وَمَنْ هَذَا الشَّابُّ ؟ قَالَ : هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ هَذَا أَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ هَذَا رَوْحُ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : أَكْذَابُ أَنْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثٍ وَوَاحِدَةٍ ، قَالَ : فَتَبَسَّمَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ غَيْرِ تَبَسُّمٍ وَ قَالَ : يَا هَارُونِيُّ ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ سُبْحًا ؟ قَالَ : أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ فَإِنْ أَجَبْتَنِي سَأَلْتُ عَمَّا بَعْدَهُنَّ وَ إِنْ لَمْ تَعْلَمْهُنَّ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ فَبِكُمْ عَلَامٌ ، قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِاللَّهِ الَّذِي تَعْبُدُهُ لَئِنْ أَنَا أَجَبْتُكَ فِي كُلِّ مَا تُرِيدُ لَتَدْعَنَ دِينَكَ وَلَتَدْخُلَنَ فِي دِينِي ؟ قَالَ : مَا جِئْتُ إِلَّا لِذَلِكَ ، قَالَ : فَسَلْ ، قَالَ : أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ قَطْرَةٍ دَمٍ قَطَرَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ قَطْرَةٍ هِيَ ؟ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ فَاضَتْ عَلَى

وَجِهَ الْأَرْضِ، أَيُّ عَيْنٍ هِيَ؟ وَ أَوَّلِ شَيْءٍ اهْتَرَأَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَيُّ شَيْءٍ هُوَ؟ فَأَجَابَهُ أَمِيرُ
 الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الثَّلَاثِ الْآخِرِ، أَخْبِرْنِي عَنْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم كَمْ لَهُ مِنْ إِمَامٍ عَدِلَ
 وَفِي أَيِّ جَنَّةٍ يَكُونُ وَمَنْ سَاكَنَهُ مَعَهُ فِي جَنَّتِهِ؟ فَقَالَ: يَا هَارُونُ! إِنَّ لِمُحَمَّدٍ اثْنَيْ عَشَرَ
 إِمَامًا عَدِلًا، لَا يَصْرُفُهُمْ خِذْلَانُ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا يَسْتَوْحِشُونَ بِخِلَافٍ مَنْ خَالَفَهُمْ وَإِنَّهُمْ فِي الدِّينِ
 أَرْسَبُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي فِي الْأَرْضِ، وَمَسْكَنُ مُحَمَّدٍ فِي جَنَّتِهِ مَعَهُ أُولَئِكَ الْإِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامُ
 الْعَدِلُ، فَقَالَ: صَدَقْتَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنِّي لَا أُجِدُّهَا فِي كُتُبِ أَبِي هَارُونٍ، كُنْتُ بِيَدِهِ
 وَأَمْلَاهُ مُوسَى عَمِّي عليه السلام، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْوَاحِدَةِ، أَخْبِرْنِي عَنْ وَصِيِّ مُحَمَّدٍ كَمْ يَعْيشُ مِنْ
 بَعْدِهِ؟ وَهَلْ يَمُوتُ أَوْ يَقْتُلُ؟ قَالَ: يَا هَارُونُ! يَعْيشُ بَعْدَهُ ثَلَاثِينَ سَنَةً، لَا يَزِيدُ يَوْمًا وَلَا يَنْقُصُ
 يَوْمًا، ثُمَّ يَضْرِبُ ضَرْبَةً هَهُنَا - يَعْنِي عَلَيَّ قَرِينَهُ - فَتُخَضَّبُ هَذِهِ مِنْ هَذَا قَالَ: فَصَاحَ الْهَارُونِيُّ
 وَقَطَعَ كَسْتَيْجَهُ وَهُوَ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 وَأَنَّكَ وَصِيُّهُ، يَنْبَغِي أَنْ تَعُوقَ وَلَا تَتَفَاقَ وَأَنْ تَعْتَظَمَ وَلَا تُسْتَغْفَرَ، قَالَ: ثُمَّ مَضَى بِهِ عَلَيٌّ عليه السلام
 إِلَى مَنْزِلِهِ فَعَلَّمَهُ مَعَالِمَ الدِّينِ

۵۔ ابو طفیل سے مروی ہے کہ میں وفات ابو بکر کے وقت موجود تھا اور اس وقت بھی جب عمر سے بیت کی گئی
 علی ایک طرف بیٹھتے تھے ایک نہایت خوبصورت یہودی لڑکا عمدہ لباس پہنے ہوئے آیا جو اولاد ہارون علیہ السلام سے تھا
 اس نے عمر سے کہا۔ اے امیر المؤمنین اس امامت میں کیا آپ سب سے زیادہ جلتے والے کتابِ خدا اور امرِ نبی کے ہیں یہ
 سن کر عمر نے سر جھکا لیا۔ اس نے کہا میری مراد آپ ہی سے ہے اور اپنے قول کا پھر عادیہ کیا یہ سوال کس غرض سے ہے۔ اس
 نے کہا۔ میں اس لئے آپ کے پاس آیا ہوں کہ مجھے اپنے دین میں شک ہے انھوں نے کہا اس جوان کے پاس جاؤ۔ پوچھا یہ
 کون ہیں؟ کہا علی بن ابیطالب ابنِ عمر رسول اور رسولِ خدا کے دونوں بیٹوں حسن و حسین کے باپ اور شوہر فاطمہ بنتِ رسول
 اللہ ہیں وہ حضرت علی کے پاس آیا اور کہا کیا آپ ایسے ہی فرمایا ہاں اس نے کہا میں آپ سے تین تین اور ایک سوال پوچھنا چاہتا
 ہوں حضرت غیر معمولی طور پر مسکرائے اور فرمایا۔ اے ہارونی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا۔ میں پہلے آپ سے تین سوال
 کروں گا اگر جواب دے دیا۔ تو بعد میں تین اور کروں گا ورنہ سمجھ لوں گا کہ تم میں کوئی عالم نہیں۔ فرمایا میں تجھ سے یہ پوچھتا
 کہ جس کی تو عبادت کرتا ہے وہ کون ہے۔

اگر میں نے ہر سوال کا جواب دے دیا تو تجھے اپنا دین چھوڑ کر میرے دین میں داخل ہونا پڑے گا اس نے کہا
 میں تو آیا ہی اس لئے ہوں۔ فرمایا۔ اب پوچھ کیا پوچھنا چاہتا ہے اس نے کہا سب سے پہلے روئے زمین پر جو قطرہ خون

ہمایا گیا وہ کون تھا اور سب سے پہلے کون سا چشمہ روئے زمین پر بہا اور سب سے پہلے کون سی شے روئے زمین پر حرکت میں آئی۔ حضرت نے ان سب کے جواب دیئے۔ اس نے کہا اب بقید تین بتائیے۔ محمد کے بعد کتنے امام عادل ہوں گے اور محمد کس جنت میں ہوں گے اور ان کے ساتھ اس جنت میں کون ہوگا۔

فرمایا اے ہارونی محمد کے بارہ عادل خلیفہ ہوں گے۔ رسول کرنے والوں کی رسوائیاں ان کو ضرر نہ پہنچائیں گی نہ وہ مخالفوں کی مخالفت سے متوحش ہوں گے وہ امور دین میں پہاڑوں سے زیادہ مستحکم ہوں گے مسکن محمد جنت ہے ان کے ساتھ بارہ عادل امام ہوں گے اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے یہی مفسرین اپنے باپ ہارون کی کتابوں میں دیکھا ہے جس کو انھوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور میرے چچا موسیٰ نے لکھوایا ہے اب مجھے بقیہ ایک کو بتائیے۔ محمد کے وہی کتنے دن زندہ رہیں گے فرمایا۔ اے ہارونی وہ محمد کے بعد ۳۰ سال زندہ رہیں گے ایک دن کم نہ زیادہ ان کے سر پر ضربت لگے جس سے ان کا سرخون سے بھر جائے گا پس کردہ خوشی سے سچ اٹھا اور اپنی کمر کا پٹکا کاٹ کر پھینک دیا اور کہنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور آپ ان کے وہی ہیں آپ کو سب پر فوقیت ہے اور آپ پر کسی کو نہیں اور آپ صاحب عظمت ہیں اور ضعف کا اظہار کرنے والے نہیں۔ پھر حضرت اس کو اپنے گھر لے گئے اور احکام دین الہی کی اس کو تعلیم دی۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَمْرِو [أ] بْنِ نَابِثٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ مُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وَلَدِهِ مِنْ نُورٍ عَظِيمٍ ، فَأَقَامَهُمْ أَشْبَاحًا فِي ضِيَاءِ نُورِهِ يَعْبُدُونَهُ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ وَيُسَدِّدُونَ لَهُمُ الْأَيْمَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۶۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے علی بن الحسین سے سنا ہے کہ خدا نے محمد و علی اور گیارہ اماموں کو ان کی اولاد سے اپنے نور و عظمت سے پیدا کیا۔ پھر ان کو اپنے نور کی روشنی میں ردح بے بدن بنایا وہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تہلیل کرتے تھے وہ آئمہ میں اولاد رسول سے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَشَابِ ، عَنْ ابْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنْ ابْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْإِثْنَا عَشَرَ الْأِمَامَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُحَمَّدٌ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ ، وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ عَلِيٌّ هُمَا الْوَالِدَانِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ دَاشِدٍ - وَ كَانَ أَخَا عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ لِأُمِّهِ - وَ أَنْكَرَ ذَلِكَ فَقَرَأَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْلَ : أَمَّا إِنَّ ابْنَ أُمِّكَ كَانَ أَحَدَهُمْ .

۲۔ زراره سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام آل محمد سے سب کے سب محدث تھے اولاد رسول اور اولاد علی سے رسول اور عل دونوں ان کے باپ ہیں علی بن راشد نے جو علی بن الحسین کی ماں کی طرف سے بھائی تھا اس سے انکار کیا۔ امام محمد باقر علیہ السلام کو اس پر عقہہ آیا اور فرمایا تیری ماں کا بیٹا بھی تو انہی میں سے ہے۔

۸۔ محمد بن یحییٰ، عن محمد بن الحسن، عن مسعدة بن زياد، عن أبي عبد الله، ومحمد بن الحسين، عن إبراهيم، عن ابن أبي يحيى المديني، عن أبي هارون العبدي، عن أبي سعيد الخدري قال: كنت خاضراً لما هلك أبو بكر واستخلف عمر أقبل يهودي من عظماء يهود يثرب وتزعم يهود المدينة أنه أعلم أهل زمانه حتى رُفِعَ إلى عمر فقال له: يا عمر! إني جئتكَ أريدُ الأسلام، فإن أخبرتني عما أسألك عنه فأنت أعلم أصحاب محمد بالكتاب والسنة وجميع ما أريدُ أن أسأل عنه، قال: فقال له عمر: إني لستُ هناك لكيتي أريدُكَ إلى من هو أعلمُ امتنا بالكتاب والسنة وجميع ما قد تسأل عنه وهو ذاك - فأومأ إلى علي عليه السلام - فقال له اليهودي: يا عمر! إن كان هذا كما تقول فما لك وليبقة الناس! وإنما ذاك أعلمكم! فزبره عمر. ثم إن اليهودي قام إلى علي عليه السلام فقال له: أنت كما ذكر عمر؟ فقال: وما قال عمر؟ فأخبره، قال: فإن كنت كما قال سألَكَ عن أشياء أريدُ أن أعلم هل يعلمه أحدٌ مِنكم فأعلم أنكم في دعواكم خير الأمم وأعلمها صادقين ومع ذلك أدخل في دينكم الأسلام، فقال أمير المؤمنين عليه السلام: نعم أنا كما ذكر لك عمر، سل عما بدا لك أخبرك به إن شاء الله، قال: أخبرني عن ثلاث وثلاث وواحدة، فقال له علي عليه السلام: يا يهودي! ولم لم تقل: أخبرني عن سبع؟ فقال له اليهودي: إنك إن أخبرتني بالثلاث، سألتك عن البقية وإلا كفت، فإن أنت أجبتني في هذه السبع فأنت أعلم أهل الأرض وأفضلهم وأولى الناس بالناس، فقال له: سل عما بدا لك يا يهودي! قال: أخبرني عن أول حجر وضع على وجه الأرض؟ وأول شجرة غرس على وجه الأرض؟ وأول عين نبئت على وجه الأرض؟ فأخبره أمير المؤمنين عليه السلام. ثم قال له اليهودي: أخبرني عن هذه الأمة كم لها من إمام هدى؟ وأخبرني عن نبينا محمد آين منزل له في الجنة؟ وأخبرني من معه في الجنة؟ فقال له أمير المؤمنين عليه السلام: إن لهم الأئمة اثني عشر إماماً هدى من ديار نبينا وهم مني وأما منزل نبينا في الجنة فهي أفضلها وأشرفها جنة عدن وأما من معه في منزله فيها فهو لاء الأئمة عشر من دياره وأما وجدتهم

وَأَمَّا أَهْلُهَا وَذُرَارِيُّهُمْ، لَا يُشْرِكُهُمْ فِيهَا أَحَدٌ

۱۰۸۔ ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ابوبکر کی موت اور عمر کے خلیفہ ہونے کے وقت میں موجود تھا مدینہ کے معزز یہودیوں سے ایک یہودی جو اپنے زمانے کا سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا وہ عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ارادہ اسلام لانے کا ہے اگر آپ نے میرے سوالات کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا کہ آپ کتاب و سنت کے عالم ہیں اور میرے سوالات کے جواب دینے کے اہل ہیں انھوں نے کہا کہ میں اس وقت جوابات کے لئے تیار نہیں۔ لیکن میں ایک ایسے شخص کے پاس بھیجتا ہوں جو اس امت میں کتاب و سنت کا سب سے بڑا عالم ہے اور تیرے ہر سوال کا جواب دینے والا ہے اور وہ یہ ہے اشارہ کیا علی کی طرف یہودی نے کہا۔ اے عمر اگر ایسا ہی ہے تو اس عالم کے ہوتے ہوئے لوگوں کی بیعت کا تم سے کیا تعلق، یہ سن کر عمر نے اسے جھڑکا۔ یہودی حضرت علی کے پاس آیا اور کہا آپ ہی وہ ہیں جن کا پتہ عمر نے دیا ہے فرمایا۔ انھوں نے کیا کہا ہے۔ اس نے بتایا اور کہا۔ اگر آپ ایسے ہی ہیں جیسا بتایا ہے تو میں آپ سے چند سوالات کے جوابات چاہتا ہوں۔

اگر کوئی تم میں سے جانتا ہے تو میں سمجھوں گا کہ تم اپنے خیر الامم ہونے میں سچے ہو اور تب میں تمہارے دین اسلام میں داخل ہوں گا حضرت نے فرمایا، جیسا عمر نے کہا ہے میں ویسا ہی ہوں۔ اب جو چاہے پوچھ۔ اس نے کہا۔ مجھے بتائیے تین اور تین اور ایک۔ فرمایا۔ اے یہودی سات کیوں نہیں کہتا۔ اس نے کہا اگر آپ نے پہلی تین کا جواب دے دیا تو میں باقی کو دریافت کروں گا ورنہ چپ رہوں گا اگر آپ نے ساتوں کا جواب دے دیا تو میں سمجھوں گا۔ آپ روئے زمین پر سب سے بڑے عالم اور تمام لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہیں حضرت نے فرمایا پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا مجھے بتائیے، کون سا پتھر سب سے پہلے زمین پر رکھا گیا اور کون سا درخت سب سے پہلے زمین پر اگا اور کون سا چشمہ ہے جو سب سے پہلے زمین پر بہا۔ امیر المومنین نے اس کو بتایا۔

توضیح :- کلینی علیہ الرحمہ نے بغرض اختصار جواب چھوڑ دیئے ہیں علامہ مجلسی نے مرآۃ العقول میں بحوالہ الاکمال حسب ذیل جواب لکھے ہیں۔ سب سے پہلا پتھر حجر اسود ہے سب سے پہلا درخت خرمایہ ہے حضرت آدم جنت سے لائے تھے یہودیوں کے نزدیک زیتون ہے سب سے پہلا چشمہ آب حیات ہے جس کا پانی حضرت خضرؑ نے پیا۔

یہودی نے کہا بتائیے اپنے نبی محمدؐ کے متعلق جنت میں ان کا مقام کہاں ہوگا اور جنت میں ان کے ساتھ کون ہوگا حضرت نے فرمایا اس امت میں بارہ امام ہادی دین و تربیت نبیؐ سے ہوں گے اور وہ میری نسل سے ہوں گے اور جنت میں جو لوگ ان کے ساتھ ہوں گے وہ بارہ امام ہوں گے اور ان کی تربیت سے اور ان کی مائیں اور دادیاں اور پردادیاں ان کی۔ ان کے سوا اور کوئی شریک نہ ہوگا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي الْجَادِوْدِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَبَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وَلَدِهَا ، فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ آخِرُهُمُ الْفَائِمُ عليه السلام ، ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ ^(۲) .

۹۔ جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ میں جناب فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے سامنے ایک لوح تھی جس میں ان اوصیاء کے نام تھے جو ان کی اولاد سے ہیں میں نے شمار کئے ہیں تین علی ان میں تھے اور تین محمد۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَصْبِلِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْبَنِي وَ الْأَنْسِ وَ جَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيًّا ، مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ حَزَبٌ بِهُ سُنَّةٌ وَالْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عَيْسَى وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى سُنَّةِ الْمَسِيحِ .

۱۰۔ ابو حمزہ نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ خدا نے حضرت رسول خدا کو جن دانس کی طرف بھیجا اور ان کے بعد بارہ وصی ہیں جن میں کچھ مر گئے کچھ باقی ہیں اور ہر وصی کے لئے سنت الہیہ جاری ہوئی اور جو اوصیاء آں حضرت کے بعد ہوئے وہ اوصیائے عیسیٰ کی سنت پر ہوئے اور وہ بارہ ہیں اور امیر المؤمنین علی سنت مسیح کے مطابق تھے۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمْعًا ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يُنْزَلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَلِذَلِكَ الْأَمْرُ وَلَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : أَنَا وَ أَحَدُ عَشَرَ مِنْ صَلَاحِي أَيْمَةً مُحَدَّثُونَ .

۱۱۔ امام محمد تقی سے مروی ہے کہ جناب امیر نے ابن عباس سے فرمایا کہ شب قدر ہر سال ہوتی ہے اور اس رات کو تمام سال کے احکام نازل ہوتے ہیں پس رسول کے بعد اولیائے امر ہونے چاہئیں۔ ابن عباس نے پوچھا وہ کون ہیں فرمایا میں اور گیارہ امام میرے صلب سے محدث ہوں گے۔

۱۲۔ وَ يَهَذَا الْإِسْنَادُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صُحَابَةَ: آمِنُوا بِبَلِيلَةِ الْقَدْرِ إِنَّهَا تَكُونُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلَوْلَا عَشْرٌ مِنْ بَعْدِي.

۱۲۔ اسی سند سے فرمایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے۔ شب قدر پر ایمان لاؤ وہ مخصوص ہے علی ابن ابی طالب اور گیارہ اماموں سے جو اگلے بعد ان کی اولاد سے ہوں گے۔

۱۳۔ وَ يَهَذَا الْإِسْنَادُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمًا: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُزَكُّونَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ [عِدًّا] رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَاتَ شَهِيدًا، وَاللَّهُ لَبَّائِكُنَّكَ، فَأَيُّنَ إِذَا جَاءَكَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ غَيْرُ مُتَحَيِّلٍ بِهِ فَأَخَذَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَارَاهُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا بَكْرٍ آمِنَ بِعَلِيٍّ وَيَا أَحَدَ عَشْرٍ مِنْ وَلَدِهِ، إِنَّهُمْ مِنْ بِلَى إِلَّا النَّبُوَّةَ وَتُبَّ إِلَى اللَّهِ مِمَّا فِي يَدِكَ، فَإِنَّهُ لَأَحَقُّ لَكَ فِيهِ، قَالَ ثُمَّ دَهَبَ فَلَمْ يَرْ

۱۳۔ اور مذکورہ بالا اسناد سے یہ بھی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے سورۃ آل عمران کی یہ آیت پڑھی۔ جو لوگ راہ خدا میں قتل کئے گئے ہیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے رزق پاتے ہیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ شہید مرے (زن یہودیہ نے زہر دیا تھا اس کا ہی اثر باعث موت ہوا) واللہ وہ تمہارے پاس آئیں گے اور جب آئیں تو یقین رکھنا۔ کیونکہ شیطان صورت رسول میں نہیں آسکتا۔ پھر امیر المومنین نے حضرت ابوبکر کو حضرت رسول خدا صلعم کو دکھایا آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اے ابوبکر علی پر امدان کی اولاد سے گیارہ اماموں پر ایمان لاؤ۔ یہ لوگ نبوت کے علاوہ اور تمام باتوں میں میری مثل ہیں جو حکومت تم نے اپنے قبضہ میں کی ہے۔ اللہ سے توبہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا حق نہیں، پھر آنحضرت صلعم تشریف لے گئے اور پھر کسی کو دکھائی نہ دیئے۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ، عَنِ ابْنِ أَدِيْنَةَ، عَنِ زُرَّادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ع يَقُولُ: الْإِثْنَا عَشَرَ الْإِمَامُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ مُحَدَّثٌ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوُلْدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَرَسُوا اللَّهَ ﷻ وَعَلِيٍّ ع هُمَا الْوَالِدَانِ.

۱۴۔ زرادہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امت میں بارہ امام ہوں گے آل محمد سے جو سب محدث ہوں گے اولاد رسول اور اولاد علی سے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں ان کے باپ ہیں۔

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَكُونُ تِسْعَةُ أَئِمَّةٍ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام ، تَأْسِعُهُمْ فَاثِمَةٌ .

۵۔ امیر مایہ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حسین بن علی کے بعد نو امام ہوں گے نواس ان کا قائم ہوگا۔

۱۶ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَامًا مِنْهُمْ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ ثُمَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام .

۱۶۔ زرادر کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ بارہ امام ہیں ان میں حسن و حسین ہیں اور باقی اولاد حسین سے ہوں گے۔

۱۷ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْعُسْقُورِيِّ عَنْ عَمْرِو [ابن ثابت] ، عَنْ أَبِي الْخَارِزَمِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي وَائِثِي عَقَرٌ مِنْ وَلَدِي وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ زُرُّ الْأَرْضَ - يَعْنِي أَوْتَاذُهَا [وَأَجْنَالُهَا] - بِنَا أَوْتَدَّ اللَّهُ الْأَرْضَ أَنْ تَبْشَحَ بِأَهْلِهَا ، فَإِذَا كَهَبَ الْإِثْنَا عَشَرَ مِنْ وَلَدِي سَاخَتْ الْأَرْضُ بِأَهْلِهَا وَلَمْ يَنْظُرُوا .

۱۷۔ ابو جبار و نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور بارہ امام میری اولاد سے اور تم اے علی یہ سب اس زمین کے لئے میخیں اور پہاڑ ہیں تاکہ زمین اپنے ساکنوں کے ساتھ ہلے ڈلے نہیں۔ جب بارہوں میری اولاد سے ختم ہو جائے گا تو زمین میری ساکنوں کے ساتھ بیٹھ جائے گی اور پھر ان کو ہلکے نہ ملے گی۔

۱۸ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ وَلَدِي اثْنَا عَشَرَ نَبِيًّا ، مُجَبَّأً ، مُحَدَّثُونَ ، مُقَهَّمُونَ ، آخِرُهُمُ الْفَائِمُ بِالْحَقِّ يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جَوْزًا .

۱۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا میری اولاد سے بارہ نقیب نجیب محدث اور منعم ہوں گے اور ان کا آخر حق قائم کرنے والا ہوگا جو زمین کو عدل سے اتنا ہی زیادہ بھر دے گا جتنی وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔

۱۹ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَخُدَّاءُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ، عَنْ كُرْثَامٍ قَالَ: خَلَفْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي أَنْ لَا آكُلَ طَعَامًا يَنْهَارُ أَبَدًا حَتَّى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: رَجُلٌ مِنْ شِبَعِيكُمْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَأْكُلَ طَعَامًا يَنْهَارُ أَبَدًا حَتَّى يَقُومَ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: قَصْمٌ إِذَا يَا كُرْثَامُ، وَلَا تَنْصَمُ الْعَبِيدِينَ وَلَا نَلَاةَ التَّشْرِيقِ وَلَا إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا وَلَا مَرِيضًا فَإِنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا قُتِلَ عَجَّتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهِمَا وَالْمَلَائِكَةُ، فَقَالُوا: يَا رَبَّنَا ائْذَنْ لَنَا فِي هَلاكِ الْخَلْقِ حَتَّى نَجِدَهُمْ عَنْ جَدِيدِ الْأَرْضِ يَمَا اسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ، وَقَتَلُوا صَفْوَتَكَ، فَأَوْخَى إِلَيْهِمْ يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَادَاتِي وَيَا أَرْضِي اسْكُنُوا، ثُمَّ كَشَفَ حِجَابًا مِنَ الْحُجُبِ فَإِذَا خَلْفَهُ مُحَمَّدٌ وَآثْنَا عَشَرَ وَصِيًّا لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَخَذَ بِيَدِ فُلَانٍ الْقَائِمِ مِنْ بَيْنِهِمْ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي وَيَا سَمَادَاتِي وَيَا أَرْضِي بِهَذَا أَنْتَصِرُ [لِهَذَا] قَالُوا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - .

۱۹۔ کرام سے مروی ہے کہ میں نے قسم کھائی کہ دن میں کبھی کھانا نہ کھاؤں گا (روزہ رکھوں گا) جب تک ظہور قائم آل محمد ہو، پس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی قسم کا حال بیان کیا۔ فرمایا اے کرام روزہ رکھو مگر عیدیں اور ایام تشریق (۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) کا نہیں اور جب تم مسافر یا مریض ہو روزہ رکھو تو بہتر ہے مگر تمہارے زمانے میں ظہور نہ ہوگا۔ جب امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تو آسمان وزمین اور جو بھی ان کے درمیان ہے اور ملائکہ کانپ گئے انھوں نے کہا اے ہمارے رب اس قوم کے ہلاک کرنے کی ہمیں اجازت دے تاکہ نئے لوگ اس زمین پر آباد ہوں ان لوگوں نے تیری حرمت کو ضائع کیا۔ تیرے برگزیدہ بندوں کو قتل کیا۔ خدا نے ان کو وحی کی، اے میرے ملائکہ اور اے آسمانوں اور اے زمین ٹھہرو، پھر حجاب ہائے قدرت سے ایک پردہ اٹھا جس کے پیچھے محمد اور ان کے ہارے تھے اور ان کے درمیان قائم آل محمد کو ظاہر کر کے فرمایا۔ اے میرے ملائکہ اور میرے آسمانوں اور اے زمین یہ ہے وہ جس کے ذریعے خون حسین کا بدلہ لیا جائے گا۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْزَانَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ أَبُو بَصِيرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: نَحْنُ آثْنَا عَشَرَ مُعَدَّنًا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ: سَمِعْتُ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَحَلَفَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَنَّهُ سَمِعَهُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: لَكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۰۔ سماعہ کہتا ہے کہ میں ابو بصیر اور محمد بن عمران غلام امام محمد باقر علیہ السلام مکہ میں تھے محمد بن عمران نے کہا۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ ہم شہر میں بارہ ہیں ابو بصیر نے کہا۔ میں نے بھی حضرت سے ایسا ہی سنا ہے ان سے بکلف ایک دو بار پوچھا گیا۔ انھوں نے کہا۔ میں نے ایسا ہی امام محمد باقر علیہ السلام سے ایسا ہی سنا ہے۔

ایک سو پچیسواں باب

جب کوئی بات کسی کے بار میں کہی جائے اور اس میں نہ پانی جائے تو اس کی اولاد
یا اولاد کی اولاد میں پانی جلے گی

(باب ۱۲۵)

فِي أَنَّهُ إِذَا قِيلَ فِي الرَّجُلِ شَيْءٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ وَكَانَ فِي وَلَدِهِ
أَوْ وَلَدٍ وَلَدِهِ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي قِيلَ فِيهِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ ابْنِ مَخْبُوبٍ
عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى عِمْرَانَ أَنِّي
وَإِهْبُ لَكَ ذَكَرًا ، سَوِيًّا ، مُبَارَكًا ، يُبْرِئُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ ، وَجَاعِلُهُ
رَسُولًا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَحَدَّثَ عِمْرَانُ امْرَأَتَهُ حَتَّى بَذَلَكَ وَهِيَ أُمُّ مَرْيَمَ ، فَلَمَّا حَمَلَتْ
كَانَ حَمْلُهَا بِهَا عِنْدَ نَفْسِهَا غَلَامًا ، فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ : رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَ لَيْسَ الذَّكَرُ
كَأَلَا نُنْثَىٰ ، أَنَّىٰ لَيَكُونُ النَّبِيُّ رَسُولًا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ ، فَلَمَّا وَهَبَ اللَّهُ
تَعَالَى لِمَرْيَمَ عِيسَى كَانَ هُوَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِمْرَانُ وَوَعَدَهُ إِسَاءُ ، فَإِذَا قُلْنَا فِي الرَّجُلِ مِثْلَ شَيْءٍ
وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدٍ وَلَدِهِ فَلَا تُنْكِرُوا ذَلِكَ .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی عمران کو میں تمہیں ایک ایسا لڑکا دینے والا ہوں جو
کوڑھیوں اور مہربموں کو اچھا کرے گا اور بہ اذن الہی مردوں کو زندہ کرے گا میں اس کو بنی اسرائیل کا رسول بناؤں
گا۔ عمران نے یہ بات اپنی بیوی حنا سے بیان کی۔ جب وہ حاملہ ہوئیں تو ان کا خیال تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ لیکن جب

وصح حمل ہوا تو لڑکی تھی انھوں نے کہا یا اللہ میں تو لڑکی جنی ہوں اور لڑکی لڑکے جیسی تو نہیں ہوتی یعنی رسول تو نہ ہوگی خدانے کہا جو جنی ہوا اللہ اسے جانتا ہے۔ جب اللہ نے مریم سے جیسی کو پیدا کیا تو یہ وہی تھے جن کی بشارت مریم کے باپ عمران کو دی گئی تھی پس جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ بات بجائے اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ إِذَا قُلْنَا فِي رَجُلٍ قَوْلًا فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ ، وَكَانَ فِي وَلَدِهِ أَوْ وَلَدِهِ فَلَا تَنْكَرُوا ذَلِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب ہم کسی شخص کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ اس میں نہ پائی جائے اور اس کے بیٹے یا پوتے میں پائی جائے تو اس سے انکار نہ کرو، بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنْجٍ ، عَنْ النُّوْشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَدْ يَغْوُومُ الرَّجُلُ بَعْدِلٍ أَوْ بِجَوْرِ وَ يُنْسَبُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ قَامَ بِهِ ، فَيَكُونُ ذَلِكَ ابْنَهُ أَوْ ابْنَ ابْنِهِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَهُوَ هُوَ .

۳۔ ابو خدیجہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ ایک شخص عدل یا ظلم کرتا ہے تو وہ اس کی طرف منسوب ہوتا ہے اور کبھی خود نہیں کرتا اور اس کے بعد بیٹا یا پوتا کرتا ہے تو وہ اسی شخص کا عمل سمجھا جاتا ہے مہارنا نہ حقیقتاً۔

ایک سو چھبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام امر الہی قائم کرنے والے اور ہدایت کرنے والے ہیں

۱۲۶ (باب)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ كُلَّهُمْ قَائِمُونَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى ، هَادُونَ إِلَيْهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : عَلَيَّ

نَدُّ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ إِنَّ أَنَا لَقَيْنُكَ أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمٌ آلِ مُحَمَّدٍ
 أَمْ لَا ، فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ ، فَأَقَمْتُ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَنِي فِي طَرِيقٍ فَقَالَ : يَا حَكَمُ ! وَإِنَّكَ
 لَهَيْهَنَا بَعْدُ ، فَقُلْتُ نَعَمْ : إِنِّي أَخْبَرْتُكَ بِمَا جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ ، فَلَمْ تَأْمُرْنِي وَلَمْ تَنْهِنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَمْ
 تُجِبْنِي بِشَيْءٍ ، فَقَالَ : بَكَرَ عَلَيَّ غُدُوَّةَ الْمَنْزِلِ ، فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ﷺ : سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ ،
 فَقُلْتُ : إِنِّي جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرًا وَصِدْقَةً بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ إِنَّ أَنَا لَقَيْنُكَ أَنْ لَا أَخْرُجَ
 مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّكَ قَائِمٌ آلِ مُحَمَّدٍ أَمْ لَا ، فَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ ذَابْطُكَ وَإِنْ لَمْ تُكُنْ أَنْتَ سِرْتُ
 فِي الْأَرْضِ فَطَلَبْتُ الْمَعَاشَ ، فَقَالَ يَا حَكَمُ : كُلُّنَا قَائِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ الْمَهْدِيُّ ؟ قَالَ كُلُّنَا نَهْدِي
 إِلَى اللَّهِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ صَاحِبُ السَّيْفِ ؟ قَالَ : كُلُّنَا صَاحِبُ السَّيْفِ وَذَارِثُ السَّيْفِ ، قُلْتُ : فَأَنْتَ
 الَّذِي تَقُولُ أَعْدَاءُ اللَّهِ وَيَعِزُّكَ اللَّهُ وَأَوْلِيَاءُ اللَّهِ وَيُظْهِرُ بِكَ دِينَ اللَّهِ ؟ فَقَالَ : يَا حَكَمُ : كَيْفَ أَكُونُ أَنَا وَقَدْ
 بَلَغْتُ خَمْسًا وَارْبَعِينَ [سَنَةً] ؟ وَإِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ أَقْرَبُ عَهْدًا بِالسَّيْفِ مِنِّي وَأَخَفُّ عَلَى
 ظَهْرِ الدَّابَّةِ .

۱۔ حکم بن نفیس سے مراد ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس مدینہ آیا اور کہا میں نے نذر کی ہے رکن و مقام میں
 کہ اگر آپ سے ملاقات ہوئی تو مدینہ سے اس وقت تک باہر نہ نکلوں گا جب تک یہ نہ معلوم کروں گا کہ آپ قائم آل محمد ہیں
 حضرت نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں تیس دن تک ٹھہرا رہا۔ ایک روز راستہ میں ملاقات ہو گئی۔ حضرت نے فرمایا اے حکم ! تم
 ابھی تک یہیں ہو۔ میں نے کہا جی ہاں۔ میں نے تو آپ کو بتا دیا تھا۔ جو میں نے نذر کی ہے پس آپ نے مجھے نہ تو ٹھہرنے کا حکم
 دیا اور نہ کسی امر سے روکا۔ فرمایا۔ کل صبح میرے گھر آؤ میں گیا تو حضرت نے فرمایا۔ بتاؤ تمہاری حاجت کیا ہے۔ میں نے کہا میں
 نے خدا سے نذر کی ہے رکن و مقام میں روزہ و صدقہ کی۔

اور یہ کہ جب میں آپ سے ملوں گا تو اس وقت تک مدینہ سے نہ نکلوں گا جب تک یہ معلوم نہ کروں گا کہ
 آپ قائم آل محمد ہیں یا نہیں۔ اگر میں تو میں آپ کی خدمت میں رہوں گا ورنہ میں روئے زمین کی سیر کروں گا۔ فرمایا۔ اے
 حکم ہم سب امر خدا کے قائم کرنے والے ہیں میں نے کہا تو کیا آپ جہدی ہیں۔ فرمایا ہم میں سے ہر ایک خدا کی طرف سے لوگوں
 کو ہدایت کرتا ہے۔ میں نے کہا کیا آپ صاحب سیف ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک صاحب سیف ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ
 عدل سے خدا کو قتل کریں گے اور اولیائے خدا کو عزت بخشیں گے اور دین خدا آپ کی وجہ سے توت حاصل کرے گا فرمایا وہ
 میں کیسے ہو سکتا ہوں میں ۵۴ سال کا ہو گیا ہوں اور اب تک غائب نہیں ہوا اور صاحب الامر تو بچپن ہی میں صاحب امت
 ہو کر غائب ہوں گے اور مذکورہ بالا امور ان کے لئے سواری پر بیٹھنے سے زیادہ آسان ہوں گے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَائِذٍ، عَنْ أَبِي خَدِجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ فَقَالَ: كُنَّا قَائِمِينَ بِأَمْرِ اللَّهِ، وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ حَتَّى يَجِيءَ صَاحِبُ السَّيْفِ، فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُ السَّيْفِ جَاءَ بِأَمْرِ غَيْرِ الَّذِي كَانَ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب قائم کے متعلق ان سے سوال کیا گیا۔ ہم میں سے سب قائم ہمارا اللہ ہیں ایک کے بعد دوسرا، یہاں تک کہ صاحب سیف کا ظہور ہو، جب وہ صاحب سیف آئے گا تو اس سے ان باتوں کا ظہور ہوگا جو سابق میں نہیں ہوتیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «يَوْمَ تَكُونُ كُلُّ أَنْفَسٍ بِإِمَامِهِمْ» قَالَ: «إِمَامِهِمُ الَّذِي بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ وَهُوَ قَائِمُ أَهْلِ زَمَانِهِ» ^(۱)

۳۔ عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: روز قیامت ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے، فرمایا۔ امام ان کا وہ ہوگا جو اپنے اہل زمانہ کے سامنے ہو خواہ ظاہر ہو کر یا غائب ہو کر۔

ایک سو ستائیسواں باب امام علیہ السلام تک مال پہنچانا

۱۲۷ (بَابُ)
(صَلَةِ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَامِرِيُّ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «مَنْ رَعَى أَنَّ الْإِمَامَ يَحْتَاجُ إِلَى مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَهُوَ كَأَقْرَبِ (۲) إِنَّمَا النَّاسُ يَحْتَاجُونَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمْ الْإِمَامُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «حُذِّ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةٌ تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا».

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے گمان کیا کہ امام لوگوں کے مال کا محتاج ہے تو وہ کافر ہے بلکہ لوگ

اس کے محتاج ہیں کہ امام ان کا مال قبول کرے خدا فرماتا ہے کہ ان کے اموال کو لو تاکہ وہ صدقہ وغیرہ دینے کی وجہ سے پاک صاف ہو جائیں۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عِيسَى بْنِ سُلَيْمَانَ النَّحَّاسِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْخَبِيرِيِّ وَيُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِخْرَاجِ الدَّارَاهِمِ إِلَى الْأِمَامِ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَجْعَلُ أَرْزَقَهُمْ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ جَبَلِ أُحُدٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: «مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْفَافًا كَثِيرَةً» قَالَ: هُوَ اللَّهُ فِي صَلََةِ الْأِمَامِ خَاصَّةً.

۲- بخیریری اور یونس بن ظبیان سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ خدا کے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ درہموں کو امام کے لئے نکالا جائے۔ خدا اس کے بدلے میں اس کو جنت میں کوہ احد کے برابر دے گا خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے کون ہے جو اللہ کو قرض حسد دے۔ وہ اس کو بہت کچھ بڑھا کر دے گا۔ حضرت نے فرمایا اس سے مراد خاص طور سے صلہ رحم ہے امام کے ساتھ۔

۳ - وَبِهَذَا الْأَسْنَادُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذٍ صَاحِبِ الْأَكْسِيَةِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَسْأَلْ خَلْقَهُ مَا فِي أَيْدِيهِمْ قَرْضًا مِنْ حَاجَةٍ بِهِ إِلَى ذَلِكَ؛ وَمَا كَانَ لِلَّهِ مِنْ حَقٍّ فَإِنَّمَا هُوَ لَوْلِيهِ.

۳- حماد بن معاذ نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اللہ اپنی مخلوق سے ان کے مال کے لئے سوال نہیں کرتا کیوں کہ اسے قرض لینے کی ضرورت نہیں اور نہ یہ اس کے لئے سزاوار ہے وہ اپنے دل کے لئے چاہتا ہے۔

۴ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُوفِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفُهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ» قَالَ: تَرَلَّتْ فِي صَلََةِ الْأِمَامِ.

۴- اسحاق بن عمار نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، کون ہے جو اللہ کو قرض حسد دے دے وہ اس کو دو چند واپس دے گا اور اس کے لئے بہت بڑا اجر ہے، فرمایا اس سے مراد امام تک مال پہنچنا ہے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مِثْبَاحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا مِثْبَاحُ! دَرَّهَمٌ يُوَصَّلُ بِهِ الْأِمَامُ أَكْثَمُ وَزَنًا مِنْ أُحُدٍ.

۵۔ راوی کہتا ہے۔ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میلح ایک درہم جو امام تک پہنچا یا جائے وہ از روئے وزن گراں تر ہے کوہ احد سے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: دَرَاهِمُ يُوَصَّلُ بِهِ الْأَمَامُ أَفْضَلُ مِنَ أَلْفِي دَرَاهِمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ وَجُوهِ الْبَرِّ

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک درہم جو امام تک پہنچا یا جائے بہتر ہے ان لاکھوں درہم سے جو کسی امر خیر میں خرچ کیا جائے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ ابْنِ بَكِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنِّي لَا أَخْذُ مِنْ أَحَدٍ كُمِ الدِّرْهَمِ وَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَا لَا مَأْرُؤُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنْ تَطَهَّرُوا.

۸۔ ابن بکیر سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا کہ میں تم سے جو مال لیتا ہوں یا اکثر اہل مدینہ سے لیتا ہوں تو اس سے میری غرض یہ ہے کہ تم پاک ہو جاؤ۔

ایک سو اٹھائیسواں باب

مال فتنے والنفال تفسیر خمس اور اسکے حدود اور کس میں واجب ہے

(باب ۱۲۸)

الْفَتْنُ وَالْأَنْفَالُ وَتَفْسِيرُ الْخُمْسِ وَحُدُودِهِ وَمَا يَجِبُ فِيهِ

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا بِأَسْرِهَا لِخَلِيفَتِهِ حَيْثُ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: «إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً»، فَكَانَتِ الدُّنْيَا بِأَسْرِهَا لِأَدَمَ وَصَارَتْ بَعْدَهُ لِإِبْرَاهِيمَ وَلِئِهِ وَخُلَفَائِهِ، فَمَا غَلَبَ عَلَيْهِمْ أَعْدَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِمْ بِحَرْبٍ أَوْ غَلَبَتْهُمُ قِيَتَا وَهُوَ أَنْ يَفِيَهُ إِلَيْهِمْ بِغَلَبَةِ حَرْبٍ وَكَانَ حُكْمُهُ فِيهِ مَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ، فَهُوَ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِغُرَبَاءِ الرَّسُولِ فَبِذَا هُوَ الْفَتْنُ الرَّاجِعُ وَإِنَّمَا يَكُونُ الرَّاجِعُ مَا كَانَ فِي يَدِ غَيْرِهِمْ فَأَخَذْنَاهُمْ بِالسَّيْفِ، وَأَمَّا مَا رَجَعَ إِلَيْهِمْ مِنْ

غَيْرَ أَنْ يُوجَفَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَهُوَ الْأَنْفَالُ ، هُوَ فِى ذَلِكِ سُوْلِ خَاصَّةٌ ، كَيْسَ لَا أَحَدَ فِيهِ
الشَّرَكَةُ وَإِنَّمَا جَعَلَ الشَّرَكَةَ فِي شَيْءٍ قَوْلِيلَ عَلَيْهِ ، فَجَعَلَ لِمَنْ قَاتَلَ مِنَ الْفَنَائِمِ أَرْبَعَةَ أَشْهُمٍ وَ
لِلرَّسُولِ سِتْمَ وَالَّذِي لِلرَّسُولِ وَالْفَتْحُ يَقْسِمُهُ عَلَى سِتَّةِ أَشْهُمٍ ثَلَاثَةٌ لَهُ وَثَلَاثَةٌ لِلْبَنَامِيِّ وَالْمَسَاكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ وَأَمَّا الْأَنْفَالُ فَلَيْسَ هَذِهِ سَبِيلُهَا كَانَتْ لِلرَّسُولِ ۖ خَاصَّةٌ وَكَانَ قَدْكَ لِلرَّسُولِ اللَّهُ
وَالْبَنَامِيُّ خَاصَّةٌ ، لِأَنَّهُ فَتَحَهَا وَآمَرَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ قَرَالَ عَنْهَا اسْمُ الْغَنِيِّ
وَلَزِمَهَا اسْمُ الْأَنْفَالِ وَكَذَلِكَ الْأَجَامُ وَالْمَعَادِنُ وَالْبَحَارُ وَالْمَعَاوِدُ هِيَ لِلْإِمَامِ خَاصَّةٌ ، فَإِنْ عَمِلَ
فِيهَا قَوْمٌ بِإِذْنِ الْإِمَامِ فَلَهُمْ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ وَلِلْإِمَامِ خُمْسٌ وَالَّذِي لِلْإِمَامِ يَجْرِي مَجْرَى الْخُمْسِ وَ
مَنْ عَمِلَ فِيهَا بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ فَلَا إِمَامَ يَأْخُذُهُ كُفْلُهُ ، كَيْسَ لَا أَحَدَ فِيهِ شَيْءٌ وَكَذَلِكَ مَنْ عَمَرَ شَيْئًا
أَوْ آخَرَى قَنَاءً أَوْ عَمِلَ فِي أَرْضٍ خَرَابٍ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِ الْأَرْضِ فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا
مِنْهُ كُلَّهَا وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهَا فِي يَدِهِ .

اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو اپنے خلیفہ کے لئے بنایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اپنے ملائکہ سے میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے
والا ہوں لہذا یہ تمام دنیا آدم کی ملکیت ہوئی اور ان کی نیک اولاد اور ان کے جانشینوں کو ملی، پس ان کے دشمنوں نے
ان کو غلبہ جس حصہ زمین کو لے لیا ہے پھر وہ جنگ یا غلبہ سے ان کے پاس واپس آئی۔ اس کا نام فتنہ ہے کیوں کہ وہ لوٹی ہے
ان کی طرف جنگ میں غالب آنے سے اور اس کا حکم یہ فرمودہ الہی ہوگا۔ جان لو کہ جو چیز تم کو قیمت میں ملی ہے اس کا
پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول اور ذوی القربی، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ پس وہ اللہ و رسول اور
قرابتداران رسول کے لئے ہے اور وہ فتنے المراجع کہلاتی ہے راجع کے معنی یہی ہیں کہ جو غیروں کے پاس تھی وہ بزور شمشیر
لے لی گئی۔

اور جو چیز بغیر جنگ و پیکار کے حاصل ہو جائے وہ انفال ہے وہ مخصوص ہے اللہ اور اس کے رسول سے دوسرے
کی اس میں شرکت نہیں۔ شرکت تو اس میں ہے جس پر جنگ ہو۔

جو لوگ رسول کے ساتھ شریک جنگ ہوں ان کے لئے چار حصے ہوں گے اور رسول کے لئے ایک جس کی تقسیم چھ حصوں
میں ہوگی تین رسول کے اور تین یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیکن انفال میں یہ طریقہ نہ ہوگا۔ وہ سب رسول کا ہوگا اور
امیر المؤمنین کا اور کسی کا اس میں حصہ نہیں۔ اس پر لفظ فتنے کا اطلاق نہ ہوگا بلکہ اس کو انفال کہیں گے یہی حکم ہے
نیتانوں، کانوں دریاؤں اور جنگلوں کا یہ سب امام سے مخصوص ہوں گے اگر لوگ ان میں بہ اذن امام کام کریں گے تو ان کے
چار حصے ہوں گے اور پانچواں امام کا اور جو حصہ امام کا ہے اس کی تقسیم خمس کی طرح ہوگی اور بغیر اذن امام کام کریں گے تو

وہ سب امام کا حق ہو گا۔ ایسے ہی حکم ہے اس کا جو کسی جگہ کو آباد کرے یا اس کی اصلاح کرے یا پڑتی کو قابل کاشت بنائے بغیر اذن صاحب زمین، اس سے چلے توکل لے لے اور چاہے اس کے پاس باقی رکھے۔

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: نَحْنُ وَاللَّهِ الَّذِينَ عَنِ اللَّهِ بِذِي الْقُرْبَى، الَّذِينَ قَرَّبَهُمُ اللَّهُ بِنَفْسِهِ وَنَبِيِّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ: هَذَا أَفَاءُ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرْبَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ، مِنْهَا خَاصَّةٌ وَلَمْ يَجْعَلْ لَنَا سَهْمًا فِي الصَّدَقَةِ، أَكْرَمَ اللَّهُ نَبِيَّهُ وَأَكْرَمَنَا أَنْ يُطْعِمَنَا أَوْسَاخَ مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ.

اسلم بن قیس سے مروی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین کو فرماتے سنا۔ واللہ ہم ہی وہ ہیں جن کو اللہ نے ذوی القربیٰ شریک اپنی ذات اور نبی کے ساتھ ذکر فرمایا ہے پھر مال فقے میں اللہ نے جو اہل قریب سے حاصل ہو جن قرار دیا ہے اپنا اور رسول کا اور ذوی القربیٰ اور یتیموں اور ہمارے مسکینوں کا اور ہمارے لئے صدقہ میں کوئی حصہ نہیں رکھا۔ خدا نے اپنے نبی کو مکرم اور ہم کو مکرم سمجھ کر بچا یا ہے۔ جو لوگوں کے ہاتھوں میں میل کھیل ہے۔

۲۔ الْحَسَنِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نُجَيْمٍ، عَنْ الْوُشَّاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَأَعْزَمُوا أَنْ تَأْخُذَ مِنْ شَيْءٍ» فَإِنَّ لِلَّهِ حُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى، قَالَ: هُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْخُمُسُ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلَنَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ واعزموا ان تأخذ من شیء کے متعلق فرمایا کہ خمس اللہ کا ہے اور رسول کا اور ذوی القربیٰ کا۔ فرمایا اس سے مراد قرابت رسول اللہ ہے اور خمس اللہ کا اور رسول کا اور ہمارا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَقِصِ بْنِ الْبَحْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْأَنْفَالُ مَا لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِحَيْلٍ وَلَا رَكْبٍ، أَوْ قَوْمٌ صَالَحُوا، أَوْ قَوْمٌ أَعْطَوْا بِأَيْدِيهِمْ، وَكُلُّ أَرْضٍ خَرِبَةٍ وَبَطُونٍ الْأَوْدِيَةِ فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ لِلْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انفال انفال وہ ہے جو بغیر جنگ حاصل ہو یا کسی قوم نے صلح کرنے پر دیا ہو یا عطا کیا ہو اس میں تمام خیر زمین اور وادیاں شامل ہیں یہ سب رسول کا حق ہے اور ان کے بعد امام کا وہ جیسے چلے اسے صرف کرے۔

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِثْبَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام قَالَ : الْخُمْسُ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَالْقَوَاصِ وَمِنَ الْكُنُوزِ وَمِنَ الْمَنَاقِبِ وَالْمَلَاحِقَةِ يُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ هَذِهِ الصُّنُوفِ الْخُمْسُ ، فَيُجْعَلُ لِمَنْ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ وَيُقَسَّمُ الْأَرْبَعَةُ الْأُخْرَى بَيْنَ مَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَوَلِيِّ ذَلِكَ وَيُقَسَّمُ بَيْنَهُمُ الْخُمْسُ عَلَى سِتَّةِ أَشْهُمٍ : سِتْمُ اللَّهِ وَسِتْمُ لِرَسُولِ اللَّهِ وَسِتْمُ لِذِي الْقُرْبَى وَسِتْمُ لِلْيَتَامَى وَسِتْمُ لِلْمَسْكِينِ وَسِتْمُ لِأَنْبَاءِ السَّبِيلِ ، فَسِتْمُ اللَّهِ وَسِتْمُ رَسُولِ اللَّهِ لِأُولَى الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام وَرِثَاةٌ فَلَهُ ثَلَاثَةُ أَشْهُمٍ : سِتْمَانِ وَرِثَاةٌ وَسِتْمُ مَقْسُومٍ لَهُ مِنَ اللَّهِ وَلَهُ نِصْفُ الْخُمْسِ كَمَلًا وَنِصْفُ الْخُمْسِ الْبَاقِي بَيْنَ أَهْلِ بَيْتِهِ ، فَسِتْمُ لِيَتَامَاهُمْ وَسِتْمُ لِمَسَاكِينِهِمْ وَسِتْمُ لِأَنْبَاءِ سَبِيلِهِمْ يُقَسَّمُ بَيْنَهُمْ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ مَا يَسْتَفْتُونَ بِهِ فِي سِتْمِهِمْ ، فَإِنْ قُضِيَ عَنْهُمْ شَيْءٌ فَهُوَ لِلْوَالِي وَإِنْ عَجَزَ أَوْ تَقَصَّ عَنْ اسْتِفْتَائِهِمْ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يُثَبِّقَ مِنْ عِنْدِهِ بِقَدْرِ مَا يَسْتَفْتُونَ بِهِ وَإِنَّمَا صَارَ عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَهُمْ لِأَنَّ لَهُ مَا قُضِيَ عَنْهُمْ وَإِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ هَذَا الْخُمْسَ خَاصَّةً لَهُمْ دُونَ مَسَاكِينِ النَّاسِ وَأَنْبَاءِ سَبِيلِهِمْ ، عِوَضًا لَهُمْ مِنْ صَدَقَاتِ النَّاسِ تَنْزِيهاً مِنَ اللَّهِ لَهُمْ لِقَرَابَتِهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ عليه السلام وَكَرَامَةً مِنَ اللَّهِ لَهُمْ عَنْ أَوْسَاجِ النَّاسِ ، فَجَعَلَ لَهُمْ خَاصَّةً مِنْ عِنْدِهِ مَا يُغْنِيهِمْ بِهِ عَنْ أَنْ يُصَيِّرَهُمْ فِي مَوْضِعِ الذِّلِّ وَالْمَسْكِنَةِ وَالْأَبَاسِ بِصَدَقَاتِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ ، وَهُوَ لَا الَّذِينَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُمُ الْخُمْسَ قَرَابَةُ النَّبِيِّ عليه السلام الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فَقَالَ : «وَأَنْذِرْ نَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ» وَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْفُسُهُمْ ، الذَّكَرُ مِنْهُمْ وَالْأُنثَى ، لَيْسَ فِيهِمْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِنَا قُرَيْشٍ وَلَا مِنْ الْعَرَبِ أَحَدٌ وَلَا فِيهِمْ وَلَا مِنْهُمْ فِي هَذَا الْخُمْسِ مِنْ مَوَالِيهِمْ وَقَدْ تَحَلَّى صَدَقَاتِ النَّاسِ لِمَوَالِيهِمْ وَهُمْ وَالنَّاسُ سَوَاءٌ وَمَنْ كَانَتْ أُمُّهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَأَبُوهُ مِنْ سَائِرِ قُرَيْشٍ فَإِنَّ الصَّدَقَاتِ تَحَلَّى لَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْخُمْسِ شَيْءٌ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : «وَأَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ» وَ لِلْأُمَامِ صَفْوُ الْمَالِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ هَذِهِ الْأَمْوَالِ صَفْوَهَا : الْجَارِيَةِ الْفَارِجَةِ وَالذَّابَّةَ الْفَارِجَةَ وَالنَّوْبَ وَالْمَنَاعُ بِمَا يُحِبُّ أَوْ يَشْتَهِي فَذَلِكَ لَهُ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَقَبْلَ إِخْرَاجِ الْخُمْسِ وَلَهُ أَنْ يَسُدَّ بِذَلِكَ الْمَالِ جَمِيعَ مَا يَنْوِبُهُ مِنْ مِثْلِ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يَنْوِبُهُ ، فَإِنْ بَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْءٌ أَخْرَجَ الْخُمْسَ مِنْهُ فَقَسَمَهُ فِي أَهْلِهِ وَقَسَمَ الْبَاقِيَ عَلَى مَنْ وَلِيَ ذَلِكَ وَإِنْ لَمْ يَبْقَ بَعْدَ سِتِّ النَّوَائِبِ شَيْءٌ ، فَلَا شَيْءَ لَهُمْ ، وَلَيْسَ لِمَنْ قَاتَلَ شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِينَ وَلَا مَا غَلَبُوا عَلَيْهِ إِلَّا مَا اخْتَوَى عَلَيْهِ الْعَسْكَرُ وَلَيْسَ لِلْأَعْرَابِ مِنَ الْقِسْمَةِ شَيْءٌ وَإِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْوَالِي لِأَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَالِحُ الْأَعْرَابِ أَنْ يَدْعَهُمْ فِي دِيَارِهِمْ وَلَا يُهَاجِرُوا ، عَلَى أَنَّهُ إِنْ دَعَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَدُوٍّ دَعَاهُمْ أَنْ يَسْتَنْفِرَهُمْ فَبِقَاتِلِ بَيْنَهُمْ وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ ، وَسُنَّتُهُ جَارِيَةٌ فِيهِمْ وَفِي غَيْرِهِمْ وَالْأَرْضُونَ الَّتِي أَخَذَتْ غَنَوَةً بِخَيْلٍ وَرِجَالٍ فِيهِ مَوْفُوقَةٌ مَرُوكَةٌ فِي يَدِ مَنْ يَغْمُرُهَا وَيُخَيِّبُهَا وَيَقُومُ عَلَيْهَا عَلَى مَا يُصَالِحُهُمُ الْوَالِي عَلَى قَدْرِ طَائِفَتِهِمْ مِنَ الْحَقِّ : النِّصْفُ [أ] وَالثُّلُثُ [ب] وَالثَّلَاثِينَ وَعَلَى قَدْرِ مَا يَكُونُ لَهُمْ صِلَاحًا وَلَا يَصُرُّهُمْ ، فَإِذَا أَخْرَجَ مِنْهَا مَا أُخْرِجَ ، بَدَأَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْمُسَرَّ مِنَ الْجَمِيعِ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ سَقَى سِنْعًا وَنِصْفَ الْعُشْرِ مِمَّا سَقَى بِالْأَيْدِي وَالنَّوَاضِحِ فَأَخَذَهُ الْوَالِي ، فَوَجَّهَهُ فِي الْجَهَةِ الَّتِي وَجَّهَهَا اللَّهُ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَشْهُمٍ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلُفَةَ قُلُوبِهِمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْفَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ، ثَمَانِيَةِ أَشْهُمٍ ، يَنْقَسِمُ بَيْنَهُمْ فِي مَوَاضِعِهِمْ بِقَدْرِ مَا يَسْتَغْنُونَ بِهِ فِي سَنَتِهِمْ بِإِلَاضَتِهِ وَلَا تَقْبِيزٍ ، فَإِنْ قَصَلَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ رَدَّ إِلَى الْوَالِي وَإِنْ تَقَصَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ وَلَمْ يَكْتَفُوا بِهِ كَانَ عَلَى الْوَالِي أَنْ يَمُوتَهُمْ مِنْ عِنْدِهِ بِقَدْرِ سَعَتِهِمْ حَتَّى يَسْتَغْنُوا ، وَيُؤْخَذَ بَعْدُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعُشْرِ ، فَيَنْقَسِمُ بَيْنَ الْوَالِي وَبَيْنَ شُرَكَائِهِ الَّذِينَ هُمْ عُمَّالُ الْأَرْضِ وَ أَكْرَتْهَا ، فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمْ أَنْصَابُهُمْ عَلَى مَا صَالَحَهُمْ عَلَيْهِ وَيُؤْخَذُ الْبَاقِي فَيَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ أَغْوَانِهِ عَلَى دِينِ اللَّهِ وَفِي مَصْلَحَةِ مَا يُؤْتِيهِ مِنَ تَقْوِيَةِ الْإِسْلَامِ وَتَقْوِيَةِ الدِّينِ فِي وُجُوهِ الْجِهَادِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا فِيهِ مَصْلَحَةُ الْعَامَّةِ ، لَيْسَ لِنَفْسِهِ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَلَهُ بَعْدَ الْخُمُسِ الْأَنْقَالُ وَالْأَنْقَالُ كُلُّ أَرْضٍ خَرِبَةٍ قَدْ بَادَ أَهْلُهَا وَكُلُّ أَرْضٍ لَمْ يُوَجَّفْ عَلَيْهَا بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنْ صَالِحُوا صُلْحًا وَأَعْطُوا بِأَيْدِيهِمْ عَلَى غَيْرِ قِتَالٍ وَلَهُ رُؤُوسُ الْجِبَالِ وَبُطُونُ الْأَوْدِيَةِ وَالْأَجَامُ وَكُلُّ أَرْضٍ مَبْنِيَّةٍ لِرَبِّ لَهَا ، وَلَهُ صَوَافِي الْمُلُوكِ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ غَيْرِ وَجَدِ الْقَضْبِ ، لِأَنَّ الْقَضْبَ كُلَّهُ مَرْدُودٌ وَهُوَ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَبْعُولُ مَنْ لَاحِقِلَةٌ لَهُ وَقَالَ : إِنْ اللَّهُ لَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنْ صُنُوفِ الْأَمْوَالِ إِلَّا وَقَدْ قَسَمَهُ وَأَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ وَالْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاكِينَ وَكُلَّ صِنْفٍ مِنْ صُنُوفِ النَّاسِ ، فَقَالَ : لَوْ عُدِلَ فِي النَّاسِ لَاسْتَغْنَوْا ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ الْعَدْلُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَلَا يَعْدِلُ إِلَّا مَنْ يُحْسِنُ الْعَدْلَ ، قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ صَدَقَاتِ الْبَوَادِي فِي الْبَوَادِي وَصَدَقَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ فِي أَهْلِ الْحَضَرِ وَلَا يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَةِ عَلَى ثَمَانِيَةِ حَتَّى يُعْطِيَ أَهْلَ كُلِّ سَهْمٍ ثَمْنًا وَلَكِنْ يَقْسِمُهَا عَلَى قَدْرِ مَنْ يَحْضُرُ مِنْ أَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ عَلَى قَدْرِ مَا يُقِيمُ كُلَّ صِنْفٍ مِنْهُمْ يُقَدَّرُ لِسَنَتِهِ ، لَيْسَ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ مَوْفُوتٌ وَلَا مُسْمًى وَلَا مَوْلُوفٌ ،

إِنَّمَا يَصْعَدُ ذَلِكَ عَلَى قَدَرٍ مَا يُرَى وَمَا يَحْضُرُهُ حَتَّى يَسُدَّ فَاقِفَ كُلِّ قَوْمٍ مِنْهُمْ وَ إِنْ فَصَلَ مِنْ ذَلِكَ فَصْلٌ عَرَصُوا الْمَالَ جُمْلَةً إِلَى غَيْرِهِمْ وَ الْأَتْقَالُ إِلَى الْوَالِي وَ كُلُّ أَرْضٍ فُتِحَتْ فِي أَيَّامِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى آخِرِ الْأَبَدِ وَمَا كَانَ أَفْتِنَا حَاقًا بِدَعْوَةِ أَهْلِ الْجَوْرِ وَ أَهْلِ الْمَدْلِ لِأَنَّ ذِمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ذِمَّةٌ وَاحِدَةٌ ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافَى دِمَاؤُهُمْ وَيَسْتَعْنِي بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ . وَلَيْسَ فِي مَالِ الْخُمْسِ زَكَاةٌ ، لِأَنَّ فَقْرَاءَ النَّاسِ جُعِلَ أَرْزَاقُهُمْ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ عَلَى ثَمَانِيَةِ أَشْهُمٍ ، فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، وَجُعِلَ لِلْفُقَرَاءِ قَرَابَةُ الرَّسُولِ ﷺ يَصِفُ الْخُمْسَ فَأَغْنَاهُمْ بِدُونِ صَدَقَاتِ النَّاسِ وَصَدَقَاتِ النَّبِيِّ ﷺ وَوَلِيَ الْأَمْرَ ، فَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فَقَرَاءِ النَّاسِ وَلَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مِنْ فَقَرَاءِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا وَقَدْ اسْتَفْنَى فَلَا فُقِيرَ . وَلِذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى مَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْوَالِي زَكَاةٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَبْقَ فَقِيرٌ مُخْتِاجٌ وَلَكِنْ عَلَيْهِمْ أَشْيَاءٌ تَنْوِبُهُمْ مِنْ وَجُوهِ ، وَلَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْوُجُوهِ كَمَا عَلَيْهِمْ .

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے خمس پانچ چیزوں سے نکالا جاتا ہے ، مال غنیمت اور غوطہ لگانے سے جو از قسم در و گوہر وغیرہ دریاؤں سے نکلتے ، اور خزانے اور کانیں اور نمک زار سے ان تمام چیزوں سے خمس نکالا جائے گا اور اس کی تقسیم بہ حکم خدا یوں ہوگی۔ خمس کے چار حصے جنگ کرنے والوں کو ملیں گے اور ایک حصہ امام اور ولی کا ہوگا اور یہ حصہ پھر چھ حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ایک شہم اللہ کا ایک شہم رسول کا اور ایک شہم ذوالقربی کا اور ایک شہم یتیموں کا ایک مسکینوں کا ایک مسافروں کا اللہ کا اور رسول کا حصہ رسول کے بعد ادلی الامر کو ملے گا ورثہ ہیں امام کے تین حصے ہوں گے۔ دو ورثہ اور ایک اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حق یعنی خمس کا نصف حق امام ہے اور باقی ان کے اہل بیت کا حق ہوگا یعنی ایک حصہ ان کے یتیموں کا اور ایک حصہ ان کے مسکینوں کا اور ایک حصہ ان کے مسافروں کا اور یہ تقسیم ہوگی کتاب و سنت کے مطابق ان کو اختیار دیا جائیگا کہ ان کے ایک سال کے نفقے کے لئے کافی ہو اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ امام کا حق ہے اور اگر اتنا نہ ہو کہ ان کو ایک سال کے خرچ سے بے نیاز کر سکے تو امام پر لازم ہوگا کہ اپنے پاس سے اتنا دے دے کہ وہ بے نیاز ہو جائیں اور یہ صورت رہے گی ان کے مرتے دم تک اور یہ اس لئے ہے کہ جو باقی بچتا ہے وہ امام کو ملے خمس خاص طور سے آل رسول کا حق ہے کیوں کہ عام لوگوں کے لئے جو صدقہ ہے اس میں ان لوگوں کا حق نہیں رکھا گیا یہ قرابت رسول کی وجہ سے خدا نے ان کو میل کچیل سے بچایا ہے اور اس لئے بھی کہ وہ خدا کے نزدیک مکرم ہیں پس ان کو خدا نے مخصوص کیا اپنے حصہ سے تاکہ بے پروا کر دے ان کو اس چیز سے جو ان کے لئے باعث عزت و توہین و گدگری ہے ہاں جو صدقات ان کے ہوں گے تو وہ ایک دوسرے سے لے سکتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے خدا نے خمس قرار دیا ہے اور یہ وہ قرابت داران رسول ہیں جن کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے۔ اے

رسول اپنے قبیلہ کے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ اور وہ اولاد مجدد المطلب ہے عورت ہو یا مرد، ان میں قریش کے اور گھرانے شامل نہیں اور نہ عربوں میں سے کوئی اس غم کا حق دار ہے ان کے لئے لوگوں کے صدقات ہیں جن میں وہ دیگر افراد امت کے برابر ہیں جن کی ماں ہاشمی ہو اور باپ قریش کے عوام سے ہو تو ان کا غم میں حصہ نہیں ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے۔ ”ان کو ان کے باپوں کے نام سے بلاؤ اور اموال سے امام خالص اور پاک مال لے گا جیسے خوب روکیز اچھا گھوڑا، کپڑے اور دوسری قسم کا سامان جس کو وہ لینا چاہے گا اور اس کا وہ حق تقسیم مال سے پہلے نکالا جائیگا اور اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ اس مال سے دوسروں کی ضرورتیں پوری کرے مثلاً مولفہ القلوب کو دے یا اور جس کو چاہے اگر اس سے کچھ بچ رہے تو اس میں سے غم سے نکلے اور اس کے مستحقوں کو دے اور جو باقی بچے وہ ان کو دے جنہوں نے شکر لیا میں سے اس مال کو جمع کیا ہے اور اگر کچھ نہ بچے تو ان شکر لیاں کے لئے جنہوں نے جنگ کی ہے بشرطیکہ ان کی چھوڑی ہوئی چیزوں سے کچھ نہ ملے گا اور نہ اس چیز سے جس پر غلبہ حاصل کیا ہے البتہ جو انہوں نے جمع کیا ہے اس میں سے ملے گا۔

اور بادیہ نشینوں کے لئے تقسیم میں کوئی حصہ نہیں اگرچہ وہ امام کے ساتھ لڑیں۔ کیونکہ رسول اللہ نے ان بادیہ نشینوں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ وہ اپنے مقامات پر رہیں گے اور ہجرت نہ کریں گے اور اگر دشمن حملہ کرے گا رسول اللہ پر تو وہ مدد کریں گے اور ان کے ساتھ جنگ کریں گے اور مال غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہ طریق کار ان میں اور ان کے غیر میں جاری رہے گا اور جو زمینیں جنگ سے لی جائیں گی وہ موقوفہ اور متروکہ ہوگا ان لوگوں کے ہاتھوں میں جو اسے آباد کریں اور خیر بنائیں اور ان کا معاملہ امام کی مرضی سے طے ہوگا یہ قدر ان کی محنت کے نصف دیا جائے گا یا ثلث یا دو ثلث جیسا مناسب ہو تاکہ ان کو نقصان نہ پہنچے۔

ضروری اخراجات وضع کرنے کے بعد امام سب پیداوار میں سے دسواں حصہ لے گا اگر وہ زراعت یا ریش یا زمین جاری ہونے والے پانی سے ہوئی ہو اور دسواں حصہ لے گا اگر آبپاشی رہٹ یا اونٹوں کے ذریعہ ہوئی ہو اور اس کو امام موافق یہ حکم الہی آٹھ حصوں میں تقسیم کرے گا اور دیا جائے گا فقراء اور مساکین، کام کرنے والوں اور مولفہ القلوب لوگوں، غلاموں کو آزاد کرانے اور قرضوں کا قرضہ ادا کرنے اور راہ خدا میں اور مسافروں کی مدد میں یہ آٹھوں حصے ان میں تقسیم ہوں گے اور ہر ایک طبقہ کو اتنا دیا جائے گا کہ وہ بے تنگی اور کمی سال بھر کے خرچ سے بے نیاز ہو جائیں۔ اور جو ان سب کو دینے کے بعد بچے گا وہ امام کی طرف رد ہوگا اور ان شکر کار کی طرف جو اس زمین میں کام کرنے والے اور گڑھے کھودنے والے ہوں گے پانی جمع ہونے کے لئے پس جب مصالحت امام ان کو حصہ دیا جائے گا اور باقی سے ان لوگوں کو دیا جائے گا جو دین خدا کے مددگار ہوں اور جن سے اسلام کو توت پہنچے۔

جہاد وغیرہ کے معاملات میں برائے مصالحت امام، امام کے لئے اس میں سے کچھ نہیں، کم ہو یا زیادہ اس کے لئے مال فقیہ میں جس کے بعد انفال ہے۔ انفال ہر وہ تباہ شدہ زمین ہے جس کے باشندے ترک سکونت کر گئے ہوں اور بغیر جنگ و

و پیار حاصل ہوئی ہو خواہ ان لوگوں نے صلح کر لی ہو یا بغیر قتال عطا کر دی ہو اور داخل انفال ہیں پہاڑوں کی چوٹیاں وادیوں کے دامن صحرا اور زمین مردہ جس کا کوئی مالک نہ ہو اور شرک مشرک کے وہ قطعات جو بدوں غصب کئے گئے ہوں یعنی مسلمانوں سے غصب نہ کئے گئے ہوں کیوں کہ ایسی املاک کو ان کے دشمن کی طرف سے رد کیا جائے گا اور امام و ارث ہو گا اس چیز کا جس کا کوئی وارث نہ ہو فرمایا امام محمد موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اموال کی تمام قسموں کو بغیر تقسیم کے نہیں چھوڑا۔ خاص و عام میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیا ہے، فقرار و مساکین ہوں یا دوسری اصناف، اور یہ بھی فرمایا، اگر ان لوگوں کے درمیان عدل سے کام لیا جائے تو وہ غنی ہو جائیں۔ عدل شہد سے زیادہ شیریں ہے اور عدل نہیں کرتا، مگر وہی جو غریب عدل سے واقف ہے اور اس کا صحیح علم رکھتا ہے، اور رسول باوہ نشینوں کے صدقات باوہ نشینوں میں صرف کرتے تھے اور شہریوں کے شہریوں میں آٹھ اصناف ہیں برابر تقسیم نہیں کرتے تھے کہ ہر ایک کو ملے بلکہ تقسیم کرتے تھے بلکہ آٹھ اقسام میں سے ان لوگوں پر جو موجود ہوں اور ہر صنف کو اتنا دیتے تھے کہ اس کے سال بھر کے خرچ کو کافی ہو۔ یہ تقسیم کسی خاص صورت میں نہیں نہ تھی اور نہ کسی سے نامزد تھی اور نہ بغرض تالیف قلب تھی یہ تو حضرت کی صوابدید پر منحصر تھی اور موجود ہونے والوں پر مقصود یہ تھا کہ وہ فاقہ کشی سے بچ جائیں اور اس تقسیم کے بعد جو بچتا وہ دوسرے لوگوں کو دیا جاتا تھا اور انفال حق امام ہے اور وہ زمین جو زمانہ رسول میں فتح ہوئی اس کا حکم آخر تک ایک ہی رہے گا خواہ وہ اہل نجد سے لی گئی ہو یا اہل عدل سے رسول کی ذمہ داری اولین و آخرین کے لئے برابر ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے غنم بلحاظ قدم قیمت برابر ہیں جو فقرار و مساکین ہیں ان کی خبر گیری امراء کے ذمہ ہے جو مالی خمس سال بھر تک امام کے پاس رہے اس میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ فقرار جو آٹھ قسم کے ہیں اپنا حق اموال مردم سے پاچکے ہیں اب ان میں کوئی باقی نہ رہا۔

اور جو فقرار اور قرابتداران رسول ہیں ان کے لئے خمس تھا جس نے نیاز کر دیا ان کو صدقات نبی و امام سے پس نہ کوئی مستحق باقی رہتا ہے فقرار و عوام ہیں اور نہ قرابتداران رسول میں مگر یہ کہ وہ بے نیاز ہے اسی لئے مال نبی و امام پر زکوٰۃ نہ ہوگی کیونکہ کوئی فقیر و محتاج باقی نہیں رہا سب اپنا اپنا حق اپنے اپنے طریقہ سے پاچکے۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا أَطْلَعَهُ السَّيَّارِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ قَالَ: لَمَّا وَدَّ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْمَهْدِيِّ زَاوَةً يَرُدُّ الْمَطَالِمَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا بَالُ مَظْلَمِنَا لَا تُرَدُّ؟ فَقَالَ لَهُ: وَمَا ذَاكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا فَتَحَ عَلِيُّ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَكَ مَا وَالَاهَا، لَمْ يُوجِفْ عَلَيْكَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلِيَّ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآتَا الْقُرْبَانِي حَقَّهُ، فَلَمْ يَنْدِرْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُمْ؟ فَرَاَجَعَ فِي ذَلِكَ جَبْرِئِيلُ وَزَاَجَعَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَادْفَعَ إِلَيْكَ إِلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: فَدَعَاَهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهَا: يَا فَاطِمَةُ! إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ قَدَّكَ، فَقَالَتْ: قَدْ قَبِلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ اللَّهِ وَمِنْكَ، فَلَمْ

يَزَلْ وَكَلَاؤُهَا فَبُهِتَ حَيَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا وَلِيَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَ عَنْهَا وَكَلَاؤَهَا ، فَأَتَتْهُ فَسَأَلَتْهُ أَنْ يَرُدَّهَا عَلَيْهَا ، فَقَالَ لَهَا : أَتَيْتَنِي بِأَسْوَدَ أَوْ أَحْمَرَ يَشْهَدُ لَكَ بِذَلِكَ ، فَبَجَلَتْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَيُّمَ أَيْمَنَ فَشَهِدَا لَهَا ، فَكَتَبَ لَهَا بِتَرْكِ التَّعْرِضِ ، فَخَرَجَتْ وَالْكِتَابُ مَعَهَا فَلَقِيَهَا عُمَرُ فَقَالَ : مَا هَذَا مَعَكَ يَا بِنْتَ عُمَرَ ؟ قَالَتْ كِتَابٌ كَتَبَهُ لِي ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ، قَالَ : أَرَيْتِهِ فَأَبَتْ ، فَأَنْتَزَعَهُ مِنْ يَدِهَا وَنَظَرَ فِيهِ ، ثُمَّ تَقَلَّ فِيهِ وَمَحَاهُ وَخَرَقَهُ ، فَقَالَ لَهَا : هَذَا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْكَ أَبُوكَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَصَنَعَ الْجَبَالُ لِي رِقَابِنَا ، فَقَالَ لَهُ الْمُهَدَّبِيُّ : يَا أَبَا الْحَسَنِ خُذْهَا لِي ، فَقَالَ : خُذْ مِنْهَا جَبَلٌ أَحَدٌ ، وَخُذْ مِنْهَا عَرِيشٌ مِصْرَ ، وَخُذْ مِنْهَا سِنْفُ الْبَحْرِ ، وَخُذْ مِنْهَا دَوْمَةُ الْجَنْدَلِ ، فَقَالَ لَهُ : كُلُّ هَذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا كُلُّهُ إِنَّ هَذَا كُلُّهُ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَى أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ، فَقَالَ : كَثِيرٌ ، وَأَنْظُرْ فِيهِ .

۵۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہمدی عباسی کے پاس آئے تو وہ لوگوں کے غضب شدہ مال واپس کر رہا تھا حضرت نے فرمایا ہمارے غضب شدہ کو بھی واپس دے دو۔ اس نے کہا وہ کیا ہے فرمایا جب اللہ نے اپنے نبی کو فدک پر فتح دی۔ اور یثرب جنگ حاصل ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اے رسول ذری القربى کا حق اسے دے دو مگر جبریل سے حضرت نے پوچھا یہ کون میں جبریل نے خدا سے پوچھا۔ خدا نے وحی کی فدک فاطمہ کو دے دو۔ پس حضرت نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں باغ فدک تم کو دے دوں۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو خدا اور رسول نے عطا کیا ہے میں نے اسے قبول کیا۔ پس حضرت فاطمہ کے وکلاء حیات رسول تک اس کی آمدنی وصول کرتے رہے جب ابو بکر خلیفہ ہوئے تو انھوں نے وکلاء فاطمہ کو فدک سے نکال باہر کیا۔ وہ ابو بکر کے پاس آئیں اور واپسی کا سوال کیا۔ انھوں نے کہا تم کوئی کالا گورا گواہ لاؤ وہ امیر المؤمنین اور ائمہ ایمن کو لے کر گئیں انھوں نے گواہی دی۔ ابو بکر نے واگداشت کے لئے ایک تحریر لکھ دی وہ اس تحریر کو لے کر نکلیں، راہ میں عمرؓ نے انھوں نے کہا یہ کیا ہے۔ سیدہ نے فرمایا۔ یہ تحریر ابو بکر نے مجھے لکھ کر دی ہے انھوں نے کہا مجھے دکھاؤ۔ انھوں نے انکار کیا۔ عمرؓ نے ان کے ہاتھ سے وہ تحریر چھین لی اور اس کو پڑھ کر تھوک سے مٹایا اور پھاڑ ڈالا اور کہا اس علاقہ پر تمہارے باپ نے فوج کشی نہیں کی تھی۔ تم ہماری گردن میں رسی ڈال رہی ہو۔ ہمدی نے کہا اس علاقہ کی حدود کیا ہیں فرمایا ایک کوہ اُمد ہے دوسری عریش مصر تیسری سیف البحر اور چوتھی دومتہ الجندل، اس نے کہا یہ ہے کل علاقہ، فرمایا ہاں اس علاقہ پر لڑائی نہیں ہوئی۔ اس نے کہا یہ تو بہت بڑا علاقہ ہے میں غور کروں گا

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : الْأَنْقَالُ هُوَ التَّقْلُ وَفِي سُورَةِ الْأَنْقَالِ جَدْعُ الْأَنْقَبِ .

۶۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا۔ انفال بخشش الہی ہے سورہ انفال نازل کر کے خدا نے ہمارے مخالفوں کی ناک رگڑ دی ہے۔

۷۔ أَحْمَدُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ» فَقَبِلَ لَهُ: فَمَا كَانَ لِلَّهِ فَلَمَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: لِلرَّسُولِ وَاللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا كَانَ لِلرَّسُولِ اللَّهُ فَهُوَ لِلْإِمَامِ، فَقَبِلَ لَهُ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ صِنْفٌ مِنَ الْأَصْنَافِ أَكْثَرَ وَصِنْفٌ أَقَلٌّ، مَا يُصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: ذَلِكَ إِلَى الْأِمَامِ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ يُصْنَعُ؟ أَلَيْسَ إِنَّمَا كَانَ يُعْطِي عَلَى مَا يَرَى؟ كَذَلِكَ الْإِمَامُ.

۸۔ امام رضا علیہ السلام سے آیہ واعلموا انما غنمتم الخ کے متعلق کسی نے پوچھا اللہ کے سہم کا مالک کون ہے۔ فرمایا رسول اللہ اور جو رسول کا سہم ہے اس کا مالک امام ہے کسی نے پوچھا اگر مستحقین کی ایک صنف کے زیادہ تعداد میں ہوں اور دوسری کم تو اس حالت میں تقسیم کی کیا صورت ہوگی فرمایا یہ امام کی رائے پر موقوف ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ کے وقت ہوتا تھا حضرت اپنی رائے سے جتنا جس کو چاہتے تھے دیتے تھے پس یہی صورت امام کے لئے ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْحَدِيدِ وَالرَّصَاصِ وَالصُّغْرِ، فَقَالَ: عَلَيْهَا الْخُمْسُ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت سے پوچھا کیا ہے سونے، چاندی، لوہا، رانگا اور تانبے کی کاڑوں کے متعلق فرمایا ان پر خمس ہے

۹۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ، قَالَ: الْإِمَامُ يُجْزِي وَيُنْقِلُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ السِّبَاةُ وَقَدْ قَاتَلَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَفْقَهُ لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ فِي الْفَنَى وَنَصَبًا وَإِنْ شَاءَ قَسَمَ ذَلِكَ بَيْنَهُمْ.

۹۔ زرارہ سے مروی ہے کہ امام کو یہ حق حاصل ہے کہ قبل تقسیم سہام جسے چاہے بخشے جسے چاہے عطا کرے۔ رسول اللہ نے جنگ کی ایسی قوم کی مدد سے (اعراب) جن کا حصہ مال فتنے میں نہ تھا لہذا حضرت نے نہ دیا لیکن اگر چاہتے تو ان کے درمیان تقسیم کر دیتے

۱۰۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ حَكِيمِ مَوْزُونِ ابْنِ عَيْسَى قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام بِمَرْفُوعِهِ عَلَى رُكْنَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: هِيَ وَاللَّهِ الْإِفَادَةُ يَوْمًا يَبُومُ إِلَّا أَنَّ أَبِي جَعَلَ شَتَعَهُ فِي حِلِّ لَبِزٍ كَوَا.

۱۰۔ حکیم موزون بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا۔ آئیہ و اعلیٰ انما غنمتکم کے متعلق حضرت نے اپنی دو کہنیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا واللہ فائدہ پہنچا نا روز بروز میرے والد نے اپنے شیعوں کے لئے فائدہ پہنچا نا اس لئے قرار دیا کہ وہ روزی سے بے نیاز ہو کر اپنے نفسوں کو پاک و پاکیزہ رکھیں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْخُمْسِ فَقَالَ: فِي كُلِّ مَا أَفَادَ النَّاسُ مِنْ قَلْبِلٍ أَوْ كَنْبِرٍ.

۱۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے خمس کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا ہر اس شے میں ہے جس سے لوگ فائدہ پائیں کم ہو یا زیادہ۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَيْسَى بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَتَبْتُ: جُعِلَتْ لَكَ الْفِدَاءُ تُعَلِّمُنِي مَا الْفَائِدَةُ وَمَا حَدُّهَا رَأَيْتُكَ - أَبْنَاكَ اللَّهُ تَعَالَى - أَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بَيْنَانِ ذَلِكَ لِكَيْلَا أَكُونَ مُقْبِعًا عَلَى حَرَامٍ لَا صَلَاةَ لِي وَلَا صَوْمَ، فَكَتَبَ: الْفَائِدَةُ مِمَّا يُفْعَلُ إِلَيْكَ فِي تِجَارَةٍ مِنْ رِبْحِهَا وَحَرْثٍ بَعْدَ الْقَرَامِ أَوْ جَائِزَةٍ.

۱۲۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ میں آپ پر فدا ہوں مجھے فائدہ کی حد بتائیے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے اس توضیح سے مجھ پر احسان کیجئے تاکہ امر حرام مجھ سے سرزد نہ ہو اور روزہ و نماز ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت نے جواب میں لکھا ہر وہ چیز جس کے نفع سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس نفع پر خمس ہوگا اور زراعت پر بعد منہائی اخراجات وغیرہ۔

۱۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام الْخُمْسَ أَخْرَجُهُ قَبْلَ الْمُؤُونَةِ أَوْ بَعْدَ الْمُؤُونَةِ ، فَكَتَبَ بَعْدَ الْمُؤُونَةِ .
۱۳۔ ابو نصر سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا کہ خمس منہائی اخراجات سے پہلے دیا جائے گا یا بعد میں۔ حضرت نے لکھا بعد میں۔

۱۴ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ قَوْلٌ عَلَيْهِ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنَّ لَنَا حُمْسَهُ وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الْخُمْسِ شَيْئًا حَتَّى يَصِلَ إِلَيْنَا حَقًّا ،

۱۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر وہ جنگ جو مسلمان خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت پر کریں گے تو اس کے مال غنیمت میں ہمارا پانچواں حصہ ہے اور کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اس خمس کی کوئی شے خریدے جب تک وہ حق ہم تک پہنچے۔

۱۵ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ : طَلَبْنَا الْإِذْنَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا : ادْخُلُوا اثْنَيْنِ ، فَدَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مَعِيَ ، فَقُلْتُ لِلرَّجُلِ : احْبُبْ أَنْ تَسْتَأْذِنَ بِالنِّسَاءِ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِمَّنْ سَاءَ بَنُو أُمِّيَّةٍ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمِّيَّةٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْ يُحَرِّمُوا وَلَا يُحِلُّوا وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِمَّا فِي أَيْدِيهِمْ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَإِنَّمَا ذَلِكَ لَكُمْ ، فَإِذَا ذَكَرْتُ [رَدًّا] الَّذِي كُنْتُ فِيهِ دَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ مَا يَكَادُ يُفْسِدُ عَلَيَّ عَقْلِي مَا أَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ فِي حِلٍّ مِمَّا كَانَ مِنْ ذَلِكَ وَكُلُّ مَنْ كَانَ فِي مِثْلِ حَالِكَ مِنْ وَرَائِي فَهُوَ فِي حِلٍّ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَقُمْنَا وَخَرَجْنَا وَبَقَيْنَا مُعْتَبِرًا إِلَى التَّغْرِ الْفَعُودِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَ إِذْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُمْ : قَدْ ظَفَرَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ نَافِعٍ بِشَيْءٍ مَا ظَفَرَ بِمِثْلِهِ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَ لَهْ : وَمَا ذَاكَ فَفَسَّرَهُ لَهُمْ ، فَقَامَ اثْنَانِ فَدَخَلَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّ أَبِي كَانَ مِنْ سَبَائِهَا بَنِي أُمِّيَّةٍ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَنِي أُمِّيَّةٍ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ ذَلِكَ قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ وَأَنَا احْبُبُّ أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ ذَلِكَ فِي حِلٍّ ، فَقَالَ : وَذَاكَ إِلَيْنَا ، مَا ذَاكَ إِلَيْنَا ، مَا لَنَا أَنْ نُحِلَّ وَلَا أَنْ نُحَرِّمَ ، فَخَرَجَ الرَّجُلَانِ وَغَضِبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ إِلَّا بَدَأَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

فَقَالَ : أَلَا تُعْجِبُونَ مِنْ فُلَانٍ ؟ يَجِبُنِي فَيَسْتَحِلُّنِي مِمَّا صَنَعَتْ بَنُو أُمَيَّةَ ، كَأَنَّهُ يَرَى أَنَّ ذَلِكَ لَنَا ؟ وَلَمْ يَنْتَفِعْ أَحَدٌ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِقِلْبِلٍ وَلَا كَنْبَرٍ إِلَّا الْأَوَّلَيْنِ فَإِنَّهُمَا غَنِيَا بِحَاجَتِهِمَا .

۱۵۔ عبدالعزیز سے مروی ہے کہ ہم چند آدمی جن میں غلام زادگان سلاطین بنی امیہ داخل تھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اذن طلبی کے لئے حاضر ہوئے ہم نے کہلا کر بھیجا۔ جواب آیا کہ دو دواغل ہوں میں داخل ہوا میرے ساتھ ایک اور شخص تھا۔ میں نے اس سے کہا۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اذن گفتگو حاصل کر کے سوال کر میں جواب سنوں گا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میرا باپ بنی امیہ کے قیدیوں میں سے تھا اور میں جانتا ہوں کہ بنی امیہ اس کے مجاز نہیں کہ کسی چیز کو حلال یا حرام کر دیں اور یہ کہ کم یا زیادہ، جو کچھ ان کے پاس ہے وہ اس کے اہل نہیں اس کے مستحق تو آپ ہیں پس جب میں نے اس پر غور کیا تو ان کی خدمت ترک کر دی اور توبہ کی کیونکہ اس تصور نے میری عقل کو فاسد کر دیا تھا حضرت نے فرمایا جو ہو چکا وہ تیرے لئے حلال ہے اور جس کا حال تیرا سا ہو اس کے لئے بھی۔

راوی کہتا ہے ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت کا غلام مغرب ان لوگوں کے پاس آیا جو اذن امام کے منتظر تھے پس دو کھڑے ہوئے۔ غلام نے ان سے کہا کامیابی حاصل کی۔ عبدالعزیز ابن نافع نے ایسی کامیابی کہ دوسروں کو نصیب نہ ہوگی۔ پوچھا وہ کیا اس نے بیان کیا یہ سن کر دونوں کھڑے ہوئے اور خدمت امام میں آکر کہنے لگے۔ میرا باپ بنی امیہ کے قیدیوں میں سے تھا اور ہم جانتے ہیں کہ بنی امیہ اس کے اہل نہیں جو ان کے پاس ہے کم یا زیادہ، میں چاہتا ہوں کہ جو میں نے خدمت سلاطین بنی امیہ سے حاصل کیا ہے اسے حلال قرار دیجئے۔ فرمایا۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم حلال یا حرام قرار دیں یہ سن کر وہ دونوں چلے گئے۔ امام کو ان پر غصہ آیا۔ اس رات جو کوئی آپ کے پاس آیا۔ آپ نے یہی ذکر کیا۔ فرمایا کیا تم تعجب نہیں کرتے فلاں شخص سے کہ میں حلال کر دوں مال بنی امیہ کو (انہوں نے دھوکا دیا تھا ترک ملازمت نہ کی تھی اور نہ توبہ کی تھی اور وہ اس حیلہ سے خلافت بنی امیہ کو جائز قرار دینا چاہتے تھے) گویا وہ سمجھتے تھے کہ حرام کو حلال بنانا ہمارے اختیار میں ہے پس اس رات اور دن میں نہ فائدہ پایا کہ کسی نے فتیل و کثیر سے سوائے اول والے دو آدمیوں کے وہ بے پروا ہو گئے اپنی ضرورتوں سے

۱۶۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ صُرَيْسِ الْكُتَّاسِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ أَيْنَ دَخَلَ عَلَى النَّاسِ الزَّوْنَا ؟ قُلْتُ : لَا أَذْهِي جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : مَنْ قَبِلَ خُمْسًا أَهْلَ الْبَيْتِ ؛ إِلَّا شَبَعْنَا الْأَطْيَبِينَ ، فَإِنَّهُ مُحَلَّلٌ لَهُمْ لِمَتْلَادِهِمْ .

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ لوگوں میں زنا کہاں سے داخل ہوتا ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا تو ہم اہل بیت کے غصہ ادا نہ کرنے سے ہوتا ہے لوگ کمیزوں کو حیدریدتے ہیں اور خنس ادا نہیں

کرتے، لیکن ہمارے شیعہ جو خمس دینے والے ہیں ان کی اولاد حلال ہوتی ہے۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ قَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا ، لَنَا أَلْفُ نَفَالٍ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ .

۱۷۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم وہ ہیں کہ ہماری اطاعت کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے ہمارے لئے انفال ہے اور ہمارے لئے پاک و صاف مال ہے۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ ، لَا وَارِثَ لَهُ وَلَا مَوْلَى قَالَ : هُوَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْآيَةِ : وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ .

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کوئی ایسا شخص مر جائے جس کا کوئی وارث نہ ہو اور نہ آقا ہو تو اس کے مال کا مالک کون ہوگا فرمایا اس کا حکم اس آیت کے تحت ہوگا: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ یعنی امام اس کا مالک ہے۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ الْحَلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْكَنْزِ ، كَمْ فِيهِ ؟ قَالَ : الْخُمْسُ ؛ وَعَنِ الْمَعَادِنِ كَمْ فِيهَا ؟ قَالَ : الْخُمْسُ وَكَذَلِكَ الرِّصَاصُ وَالصُّفْرُ وَالْحَدِيدُ ، وَكُلُّمَا كَانَ مِنَ الْمَعَادِنِ يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا يُؤْخَذُ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ .

۱۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خزانوں کے متعلق کیلے فرمایا خمس ہے، پوچھا معدن کے متعلق کیلے۔ فرمایا خمس اسی طرح رانگا، تانبہ اور لوہے ہر معدنی چیز پر اسی طرح لیا جائے گا جیسے سونا چاندی پر لیا جاتا ہے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ صَبَّاحِ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ مَا فِيهِ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ الْخُمْسِ فَيَقُولَ : يَا رَبِّ خُمْسِي ؛ وَقَدْ طَبَبْنَا ذَلِكَ لِشِعْمِنَا لِنَطِيبَ وَلَادَتَهُمْ وَلِنَرْكُوَ وَلَادَتَهُمْ !

۲۰۔ راوی نے امام محمد اقربا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ قیامت کا دن لوگوں پر بڑا سخت ہوگا جبکہ صاحب خمس یعنی امام کھڑا ہو کر کہے گا اے میرے پروردگار میرا خمس! یعنی اپنا حق طلب کریں گے

اور ہم نے اپنے شیعوں کے لئے پاک قرار دیا ہے تاکہ ان کی ولادت پاک و صاف ہو۔

۲۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَمَّا يُخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ مِنَ اللَّوْلُوِّ وَالْيَاقُوتِ وَالزَّيْجِدِ وَ عَنْ مَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا فِيهِ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ ثَمَنُهُ دِينَارًا فَقَبِضِ الْخُمْسَ .

۲۱۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے سوال کیا ان چیزوں سے متعلق جو دریاؤں سے نکلتی ہیں جیسے موتی یا قوت ، زبرجد ، سونے اور چاندی کی کتنی مقدار پر خمس ہے فرمایا۔ ان میں سے جب کسی کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جائے تو اس میں خمس ہے۔

۲۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ قَالَ : كُنْتُ بِالْبَحْرِ يَاسِيتِي رَجُلٌ دَفَعَ إِلَيَّ مَالًا يَجِجُ بِهِ ، هَلْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْمَالِ حَقٌّ يَصِيرُ إِلَيَّ الْخُمْسُ أَوْ عَلَى مَا قَضَلَ فِي يَدِهِ بَعْدَ الْحَقِّ ؟ فَكُتِبَ عَلَيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ الْخُمْسُ .

۲۲۔ راوی نے امام سے سوال کیا کہ ایک شخص کو حج کرنے کے لئے مال دیا گیا آیا اس مال پر جب کہ اس کے پاس مال خمس بھی آیا ہو یا حج کے بعد جو اس کے پاس بچ رہے اس پر خمس ہے فرمایا نہیں۔

۲۳۔ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ رَيْهِ قَالَ : سَرَّحَ الرَّحْمَ اللَّهُ بِصِلَةٍ إِلَى أَبِي ، فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَبِي : هَلْ عَلَيْهِ فِيهَا سَرَّحٌ إِلَى خُمُسٍ ؟ فَكُتِبَ إِلَيْهِ : لَا خُمُسَ عَلَيْكَ فِيهَا سَرَّحٌ بِهِ صَاحِبُ الْخُمُسِ .

۲۳۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا تمہارے اوپر خمس نہیں ہے جبکہ صاحب مال نے تصریح کر دی ہو یعنی نصاب یا خمس ادا کر دیا ہو امام نے فرمایا اگر کسی شے پر خمس ادا کر دیا گیا ہو تو دوبارہ امام کو خمس ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۴۔ سَهْلٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ : كُنْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَقْرَأَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَّارٍ كِتَابَ أَبِيكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْمَا أَوْجَبَهُ عَلَى أَصْحَابِ الصِّيَابِ نِصْفُ الشُّدْسِ بَعْدَ الْمَوْنَةِ وَ أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَنْ لَمْ تَقُمْ صِبْعَتُهُ بِمَوْنَتِهِ نِصْفُ الشُّدْسِ وَلَا غَيْرُ ذَلِكَ فَاخْتَلَفَ مَنْ قَبَلْنَا فِي ذَلِكَ فَقَالُوا : يَجِبُ عَلَى الصِّيَابِ الْخُمْسُ بَعْدَ الْمَوْنَةِ ، مَوْنَةُ الصَّبِيغَةِ وَ خَرَايجُهَا لِمَوْنَةِ الرَّجُلِ وَ عِيَالِهِ فَكُتِبَ عَلَيْهِ : بَعْدَ مَوْنَةِ عِيَالِهِ وَ [بَعْدَ] خَرَاجِ السَّاطَانِ .

۲۴ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا کہ پڑھی علی بن ہزیر نے آپ کے پدر بزرگوار کی تحریر میرے سامنے اس چیز کے متعلق جو واجب ہے ارباب زراعت پر کہ اخراجات نکلانے کے بعد چھ حصے کا نصف زکوٰۃ ہے اور نہیں اس پر نصف سدس جو اپنے خرچ سے زمین کو قابل کاشت بنائے اس میں ہماری طرف سے اختلاف ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ زراعت پر خمس بھی ہے بعد وضع اخراجات زراعت اور ٹیکس سرکاری بقیہ اس کے ذاتی خرچ اور عیال کے خرچ کے۔ حضرت نے لکھا بعد خرچ زراعت و عیال و سرکاری ٹیکس واجب ہوگا۔

۲۵ - سہل ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْمُنَسَّى قَالَ : حَدَّثَنِي زَيْدُ الطَّبْرِيِّ قَالَ : كَتَبَ جُلٌّ مِنْ تَجَارِ فَارِسٍ مِنْ بَعْضِ مَوَالِي أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْأَلُهُ الْأَذَنَ فِي الْخُمْسِ (۱) فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ صَمِنَ عَلَى الْعَمَلِ الثَّوَابَ وَعَلَى الصِّبْيِ (۲) التَّهْمَ لَا يَحِلُّ مَالٌ إِلَّا مِنْ وَجْدِ أَحَلَّهُ اللَّهُ وَإِنَّ الْخُمْسَ عَوْنًا عَلَى بِنَا وَعَلَى عِيَالِنَا وَعَلَى مَوَالِينَا وَلَمَّا تَبَدَّلْهُ وَتَشْتَرِي مِنْ أَعْرَاضِنَا مِمَّنْ نَخَافُ سَطَوَتَهُ ، فَلَا تَزِدُوهُ عَنَّا وَلَا تَحْرِمُوا أَنْفُسَكُمْ دُعَاءَنَا مَا قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ ، فَإِنَّ إِخْرَاجَهُ مِفْتَاحُ رِزْقِكُمْ وَتَمْحِصُ دُنُوبَكُمْ وَمَا تُمَهِّدُونَ لَا تَفْسِدُكُمْ لَيَوْمٍ فَاقْتِكُمْ وَ الْمُسْلِمُ مَنْ يَفِي لِلَّهِ بِمَا عَاهَدَ إِلَيْهِ وَلَيْسَ الْمُسْلِمُ مَنْ أَجَابَ بِاللِّسَانِ وَ خَالَفَ بِالْقَلْبِ وَالسَّلَامُ .

۲۵ راوی کہتا ہے کہ ایک فارس کے سوداگر نے امام رضا علیہ السلام کے غلام کو خط لکھا کہ حضرت سے اجازت چاہیے میرے لئے خمس کو اپنے لئے خرچ کرنے کی حضرت نے جواب میں لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ صاحب وسعت بخش ہے کسی کے مال کا محتاج نہیں وہ ضامن ہے عمل خیر پر ثواب دینے کا، دل تنگی کے عوض کا نہیں، کوئی مال حلال نہ ہوگا مگر اسی طرح جیسے اللہ نے حلال کیا ہے خمس ہمارے دین کی اعانت کے لئے ہے اور جو ہم خرچ کریں یا سامان خریدیں دشمنوں کے غلام سے بچنے کے لئے تم اس کو ہم سے نہ روکو اور اپنے نفسوں کو ہماری دعاؤں سے محروم نہ کرو۔ اخراج تمہارے رزقوں کی کمی ہے اور تمہارا گناہوں کو مٹانے والا ہے اور بچانے والا ہے تم کو فاقہ کے دن سے۔ مسلم وہ ہے جو دن کرے اس عہد کو جو اس نے اللہ سے کیا ہے وہ مسلمان نہیں جو احکام خدا کو زبان سے تو قبول کرے اور دل سے مخالفت کرے۔

۲۶ - وَ يَهَذَا الْإِنْشَاءُ . عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : قَدِمَ قَوْمٌ مِنْ خُرَّاسَانَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَجْعَلَ لَهُمْ فِي حِلٍّ مِنَ الْخُمْسِ ، فَقَالَ : مَا أَحَلَّ هَذَا ، تَمْحِصُونَ بِالْمَوَدَّةِ بِالْإِسْنَتِكُمْ وَ تَزِدُونَ عَنَّا حَقًّا جَعَلَهُ اللَّهُ لَنَا وَ جَعَلْنَا لَهُ وَهُوَ الْخُمْسُ . لَا نَجْعَلُ ، لَا نَجْعَلُ ، لَا نَجْعَلُ ، لَا نَجْعَلُ مِنْكُمْ فِي حِلٍّ .

۲۶۔ راوی کہتا ہے کہ خراسان کے کچھ لوگ امام رضا علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمیں غص سے بڑی کمزور کر دیا گیا کسی سخت ہے تمہاری یہ خواہش تو زبان سے ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور ہماری حق کو ہم سے روکتے ہو حالانکہ وہ خدا کا مقرر کردہ ہے اور وہ غص ہے میں ایسا نہیں کروں گا کہ تم میں سے کسی کے لئے حلال قرار دے دوں۔

۲۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ النَّبَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ يَتَوَلَّى لَهُ الْوَفَقَ يَقُمُ ، فَقَالَ : يَا سَيِّدِي ! اجْعَلْنِي مِنْ عَشْرَةِ آلَافٍ فِي حِلٍّ ، فَإِنِّي أَنْفَقْتُهَا ، فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ فِي حِلٍّ ، فَلَمَّا خَرَجَ صَالِحٌ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَحَدُهُمْ يَنْبَغُ عَلَى أَمْوَالِ حَقِّ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِمْ وَمَسَاكِينِهِمْ وَفُقَرَاءِهِمْ وَأَبْنَاءِ سَبِيلِهِمْ قِيَاؤُهُ ثُمَّ يَجِبُ فَيَقُولُ : اجْعَلْنِي فِي حِلٍّ ، أَتَرَاهُ ظَنًّا أَنِّي أَقُولُ : لَا أَفْعَلُ ، وَاللَّهِ لَيَسْأَلَنَّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ ذَلِكَ سُؤَالًا حَنِينًا

۲۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ صالح بن محمد جو حضرت کی طرف سے قم کے وقف کا متولی تھا آیا اور کہنے لگا میں دس ہزار اپنے خرچ میں لے آیا ہوں مجھے معاف کر دیجئے۔ فرمایا معاف کر دیجئے فرمایا معاف کئے جب وہ چلا گیا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا۔ اس نے حمل کیا آل محمد کے تہران کے یتیموں، فقیروں اور مسافروں کے حق پر مال کو لے کر چھپا دیا ہے اور مجھ سے کہتا ہے وہ میرے لئے حلال قرار دیجئے اس کا مکان تھا میں ایسا نہ کروں گا ان لوگوں سے اللہ روز قیامت سخت باز پرس کریگا

۲۸۔ عَلِيُّ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَنْبَرِ (۱) وَغَوْصِ اللَّوْلُو ، فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : عَلَيْهِ الْخُمْسُ .

۲۸۔ علی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے غبر اور غوط سے نکلنے والے مہربوں کے متعلق پوچھا۔ فرمایا اس پر غص ہے۔

ایک سو انتیسواں باب طینت مومن و کافر

۱۲۹ (باب)

طینت المؤمنین و الکافر

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (۲)، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ رَجُلٍ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ السَّيِّئِينَ مِنْ طِينَةِ عِلْيَينَ : قُلُوبَهُمْ وَأَبْدَانَهُمْ ، وَخَلَقَ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ وَ [جَمَل] خَلَقَ أَبْدَانِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ وَخَلَقَ الْكَفَّارَ مِنْ طِينَةِ سِجِّينَ : قُلُوبَهُمْ وَأَبْدَانَهُمْ ، فَخَلَطَ بَيْنَ الطِّينَتَيْنِ ، فَمِنْ هَذَا يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ وَيَلِدُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَمِنْ هُنَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنُ السَّيِّئَةَ وَمِنْ هُنَا يُصِيبُ الْكَافِرُ الْحَسَنَةَ فَقُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ تَجِبُ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ وَقُلُوبُ الْكَافِرِينَ تَجِبُ إِلَى مَا خُلِقُوا مِنْهُ .

۱۔ فرمایا حضرت علی ابن الحسین نے اللہ تعالیٰ نے انبیار کو قلوب دابدان کو عیلیٰ سے بنایا ہے اور اسی طینت سے مومنین کے قلوب کو پیدا کیا ہے اور ابدان کو دوسری طینت سے اور کفار کے قلوب طینت سجمین سے بنائے گئے ہیں اور اسی سے ان کے ابدان ، پھر ان دو طینتوں کو ملا کر بنائے یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر سے مومن ۔ اور یہی وجہ ہے کہ مومن سے بدی سرزد ہوتی ہے اور کافر سے نیکی ، مومن کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا گیا ہے اور کافر کا دل اس چیز کی طرف مائل ہوتا ہے جس سے وہ خلق ہوا ہے ۔

توضیح :- اخبار و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو بلند مرتبہ اور پاک و صاف طینت سے پیدا کیا ہے اور اشیاء کو سجمین یا ددرخ کی مٹی سے بنایا ہے اور ایک گروہ کو دونوں کے امتزاج سے ۔

اس حدیث سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بندہ سعادت و شقاوت پر مجبور ہے جس کو اللہ نے جنت کی خاک سے پیدا کیا تو اس کا نیکی کرنا تا بل تعریف نہ ہوگا ۔ کل شیء یوجع الی اصلہ اور نہ اس کا عمل قابل جزا ہوگا ۔ کیونکہ وہ اپنی طینت کے اقتضائے نیکی کرنے پر مجبور ہے اسی طرح جس کو طینت نار سے پیدا کیا ہے اس میں شیطنت کا ہونا لازم اور وہ اپنی خلقت و جبلت کی وجہ سے بدی کرنے پر مجبور ہے لہذا یہ حدیث جبر پر دال ہے ۔

ردِ شبہ :- ہر انسان اپنی خلقت کے بعد اس دنیا میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ اس کے وجود میں آنے سے پہلے ہی علم الہی میں تھا لہذا با اختیار خود جیسا جس کا عمل ہونے والا تھا اس کو اسی طینت سے پیدا کیا گیا اسی اندازہ کو تقدیر الہی کہتے ہیں چونکہ اس کا علم صحت ذات ہے لہذا ہمارے علم سے اس کو کوئی لگاؤ نہیں ، ہم بعد وقوع فعل کسی چیز کا علم حاصل کرتے ہیں اور وہ وقوع سے پہلے جب انسان کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا وہ علم آگہی میں بذات و صفات موجود تھا لہذا اس کی خلقت اسی لحاظ سے کی گئی جس لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بندہ اپنے فعل پر مجبور ہے انھوں نے دھوکا کھایا

ہے اور علم الہی کو سمجھا ہی نہیں ہے یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ امر خدا الہی کے خلاف ہے کہ کسی کو اچھی مٹی سے بنائے اور کسی کو بُری سے، حالانکہ سب اسی کے بندے ہیں۔ یہ شبہ بھی ہمارے پہلے جواب سے دفع ہو جاتا ہے۔ تاہم اس کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتے ہیں۔

ایک صنایع ایک مشین ایجاد کرنی چاہتا ہے اس کے ذہن میں وہ تمام پُرزے محفوظ ہیں جو اس مشین کی غرض ایجاد کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے وہ اس پر غور کر تلپے کہ ہر پُرزے کا کام کیسا ہوگا۔ ان کاموں کو پیش نظر رکھ کر وہ بعض پُرزے فولاد کے بناتا ہے بعض معمولی لوہے کے، بعض پیتل تاہم بعض کے بعض بریالچرٹے کے۔ ساخت اور یادہ میں یہ اختلاف پُرزوں کی آئندہ کارگزاریوں پر ہے جس کا نقشہ ابھی سے موجد کے ذہن میں ہے اسی طرح جو نفس انسانی عالم وجود میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علم میں باری تعالیٰ کے تھا۔ لہذا اس نے مومن کو علیین سے بنایا اور کافر کو سہیں سے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ الشَّيْخِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْقَفَّارِ الْجَاذِي، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْمُؤْمِنَ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ الْكَافِرَ مِنْ طِينَةِ النَّارِ؛ وَقَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْبدُ خَيْرًا طَيِّبَ رُوحَهُ وَجَسَدَهُ فَلَا يَسْمَعُ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ إِلَّا عَرَفَهُ وَلَا يَسْمَعُ شَيْئًا مِنَ الْمُنْكَرِ إِلَّا أَنْكَرَهُ؛ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الطِّينَاتُ ثَلَاثٌ: طِينَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِ مِنْ تِلْكَ الطِّينَةِ إِلَّا أَنْ الْأَنْبِيَاءَ هُمْ مِنْ صَفْوَتِهَا، هُمْ الْأَصْلُ وَلَهُمْ فَضْلُهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ الْقَرُوعُ مِنْ طِينِ لَازِبٍ، كَذَلِكَ لَا يُفَرِّقُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ شُعَيْبِيٍّ. وَقَالَ: طِينَةُ النَّاصِبِ مِنْ حَمَلٍ مَسْنُونٍ وَأَمَّا الْمُسْتَضْعَفُونَ فَمِنْ تَرَابٍ لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ عَنْ إِيْمَانِهِ وَلَا نَاصِبٌ عَنْ نَصْبِهِ وَلِلَّهِ الْمِشِيئَةُ فِيهِمْ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے مومن کو طینتِ جنت سے پیدا کیا اور کافر کو طینتِ نار سے اور فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسد کو پاک بنا دیتا ہے ایسا آدمی جب کوئی اچھی بات سنتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے اور جب بُری بات سنتا ہے تو انکار کرتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ طینتِ تین ہیں۔ طینتِ الانبیاء اور طینتِ مومن اسی طینت سے فرق یہ ہے کہ طینتِ نکھری ہوئی ہے اور وہ اصل ہے اور پہی و ہر فضیلت ہے اور مومن کی طینت اس لہذا طینت کی فرع ہے پہی و ہر ہے کہ ان کے تابعین کے درمیان افتراق نہیں ہوتا تیسری طینتِ ناصب سڑی ہوئی مٹی سے ہے اور ضعیف الایمان کی خلقت تراب سے ہے۔ مومن اپنے ایمان سے اور ناصب اپنے نصب سے نہیں ہٹتا اور ان میں مشیتِ خدا جاری ہے۔

جواب شبہ :- کوئی کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ کوئی نبی ہو یا ولی مومن ہو یا کافر، ہر ایک کا پیکر اسی خاک سے بنتا ہے جس سے ہم بنے ہیں نہ کسی کے لئے جنت سے مٹی آئی ہے نہ دوزخ سے۔ پھر علیین وسمین سے خلقت کیا معنی رکھتی ہے۔

جواب اس کا یہ ہے کہ یہاں خلقت و طینت سے مراد حقیقتِ انسانیہ ہے جو ایک غیر مرنی چیز ہے اور وہی لفظِ طین کا مصداق ہے جب یہ آدم از کسی آدمی کے منہ سے نکلتی ہے۔ میرا بدن میرا نفس، میری روح، تو معلوم ہوتا ہے کہ میں کہنے والا نہ بدن ہے نہ نفس ہے نہ روح، کیوں کہ مضاف، مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے۔ یہی ہیں حقیقتِ انسانیہ ہے جس کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ لَبْنٍ (ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا) یہی جوہر ہے جس کی خلقت علیین یا سمین سے ہوتی ہے یہی انسان کے اجزائے اصلیہ ہیں اسی کو لفظِ انانیہ کے اندر چھپا دیا جاتا ہے لطف میں اجزائے زائدہ ہیں اسی طرح سارا بدن اجزائے زائدہ سے بنتا ہے یہ اجزاء و کم و بیش ہوتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کبھی فربہ ہوتا ہے کبھی لاغر، یہی اجزائے اصلیہ ہیں جن سے روز الست خالقِ عالم نے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تھا جو بدن ماں کے پیٹ میں بنتا ہے وہ بے شک اسی زمین کی پیداوار ہے نہ کہ وہ اجزائے اصلیہ جو حقیقتِ انسانیہ ہیں فافہم و تدبر۔

۲۳/۱۲
موسم

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلَتْ فِدَاكَ مِنْ أَيْ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طِينَةَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ فَقَالَ : مِنْ طِينَةِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَلَمْ تَنْجَسْ أَبَدًا !

۳۔ صالح ابن سہل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ خدائے طینتِ مومن کو کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ فرمایا طینتِ انبیاء سے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نجاست کفر و شرک سے کبھی آلودہ نہیں ہوتے۔ یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب طینتِ مومن اور طینتِ انبیاء ایک ہیں تو پھر مومن کو تو فیض :- بھی معصوم ہونا چاہیے لیکن ایسا نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ طینت کے درجات ہیں کوئی زیادہ پاک و صاف ہے کوئی کم، پس انبیاء جس طینت سے خلق ہوتے ہیں وہ طینتِ مومن سے زیادہ اصفیٰ و اطہر ہوتی ہے۔

د - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَوْرَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يُونُسَ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَا مَوْلَاكَ ، عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ ، قَالَ : أَمَّا النَّسَبُ فَأَعْرِفُهُ وَأَمَّا أَنْتَ ، فَلَسْتُ أَعْرِفُكَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي وَلَيْتُ بِالْجَبَلِ وَتَشَأْتُ فِي أَرْضِ فَارِسٍ وَإِنِّي أَخَالِطُ النَّاسَ فِي التِّجَارَاتِ وَغَيْرِ ذَلِكَ ، فَأَخَالِطُ الرَّجُلَ جُلَّ قَارِي لَهُ حُسْنُ السَّمَةِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ [كَثْرَةَ] أَمَانَةٍ ثُمَّ أَفْتِشُهُ فَأَتْبِيسُهُ عَنْ عَدَاوَتِكُمْ وَأَخَالِطُ الرَّجُلَ قَارِي مِنْهُ سُوءُ الْخُلُقِ وَقِلَّةَ أَمَانَةٍ وَرَغَاوَةً ثُمَّ أَفْتِشُهُ فَأَتْبِيسُهُ عَنْ وَلَايَتِكُمْ ، فَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ ، فَقَالَ لِي : أَمَا عَلِمْتَ يَا ابْنَ كَيْسَانَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخَذَ طَبْعَةً مِنَ الْجَنَّةِ وَطَبْعَةً مِنَ النَّارِ فَخَلَطَهُمَا جَمِيعًا ، ثُمَّ نَزَعَ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ ، وَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ ، فَمَارَأَيْتَ مِنْ أَوْلَاكَ مِنَ الْأَمَانَةِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَحُسْنِ السَّمَةِ قَوْمًا مَسْتَنَّمًا مِنْ طَبْعَةِ الْجَنَّةِ وَهُمْ يَعُودُونَ إِلَى مَا خَلِقُوا مِنْهُ ، وَمَارَأَيْتَ مِنْ هَؤُلَاءِ مِنْ قِلَّةِ الْأَمَانَةِ وَسُوءِ الْخُلُقِ وَرَغَاوَةٍ ، قَوْمًا مَسْتَنَّمًا مِنْ طَبْعَةِ النَّارِ وَهُمْ يَعُودُونَ لَا يَتَحَوَّلُ مُؤْمِنٌ

۵۔ عبد اللہ بن کیسان کہنے سے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کا غلام عبد اللہ بن کیسان ہوں فرمایا نسب تو پہچان گیا مگر تجھ سے واقف نہیں، میں پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوا۔ ملک فارس میں پلا بڑھا۔ میں تجارت وغیرہ کے واسطے میں مختلف قسم کے لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہوں، میں ایک ایسے شخص سے ملا جو اچھے عادات اخلاق والا آدمی تھا۔ جستجو سے پتہ چلا کہ اس کے دل میں آپ کی عداوت ہے پھر ایک بدخلق اور فحاش سے ملا۔ لیکن اس کو آپ کا دوست پایا ایسا کیوں ہے فرمایا۔ اے ابن کیسان تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مٹی جنت کی لی اور کچھ دوزخ کی۔ ان دونوں کو ملا دیا۔ پھر ایک میں سے دوسرے کو نکالا۔ پس امانت اور حسن خلق کا سبب طینت جنت ہے کیوں کہ لوگ اسی طرف لوٹیں گے جس سے وہ پیدا کئے گئے ہیں اور جن میں قلت امانت بدخلقی اور فحاشی پر دازی کو دیکھا اور اثر ہے دوزخ والی طینت کا۔ وہ اسی کی طرف بازگشت کریں گے جس سے وہ پیدا ہوئے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ اصلااب اولاد آدم میں بنا بر شیت ایزدی دونوں طینتوں کو ملا دیا۔ پھر توضیح :- ان میں سے کسی ایک میں سے خلقت ہوئی لہذا اس کا اثر برقرار رہا اور دوسرا اثر بھٹا دوسری طینت کے ہے جس سے اصلااب آبا میں اتصال رہا تھا علامہ مجلسی نے اس حدیث کو ضعیف تحریر فرمایا ہے

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمُؤْمِنُونَ مِنْ طَبْعَةِ الْأَنْبِيَاءِ ؟ قَالَ نَعَمْ .

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا مومن طینت انبیاء سے پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَرْبُودَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَبْرَائِيلُ فِي أَوَّلِ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَبَضَ بِمِمْبِهِ قَبْضَةً بَلَغَتْ قَبْضَتُهُ مِنَ السَّمَاءِ الشَّامِعَةِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَآخَذَ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ تُرْبَةً وَقَبَضَ قَبْضَةً أُخْرَى مِنَ الْأَرْضِ الشَّامِعَةِ الْعُلْيَا إِلَى الْأَرْضِ الشَّامِعَةِ الْقُصْوَى۔

فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَلِمَتَهُ فَأَمْسَكَ الْقَبْضَةَ الْأُولَى بِمِمْبِهِ وَالْقَبْضَةَ الْأُخْرَى بِشِمَالِهِ، فَفَلَقَ الطِّينَ فَلَقْنِي قَدَّامًا مِنَ الْأَرْضِ دَرَوًا وَمِنْ السَّمَاوَاتِ دَرَوًا فَقَالَ لِلَّذِي بِمِمْبِهِ: مِنْكَ الرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ وَالصِّدِّيقُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالسَّعْدَاءُ وَمَنْ أُرِيدَ كَرَامَتُهُ فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ، وَقَالَ لِلَّذِي بِشِمَالِهِ: مِنْكَ الْجَبَّارُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْكَافِرُونَ وَالطَّوَائِفُ وَمَنْ أُرِيدَ هَوَانُهُ وَشِقْوَتُهُ، فَوَجَبَ لَهُمْ مَا قَالَ كَمَا قَالَ، ثُمَّ إِنَّ الطِّينَتَيْنِ خَلَطْنَا جَمِيعًا، وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ: وَإِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى، فَالْحَبُّ طِينَةُ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهَا مَحَبَّتَهُ وَالنَّوَى طِينَةُ الْكَافِرِينَ الَّذِينَ نَاوَأَ عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَإِنَّمَا سُمِّيَ النَّوَى مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ نَأَى عَنْ كُلِّ خَيْرٍ وَبَيَّانًا عَنْهُ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَيُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ، فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ الَّذِي تَخْرُجُ طِينَتُهُ مِنَ طِينَةِ الْكَافِرِ وَالْمَيِّتُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنَ الْحَيِّ: هُوَ الْكَافِرُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنَ طِينَةِ الْمُؤْمِنِ فَالْحَيُّ: الْمُؤْمِنُ، وَالْمَيِّتُ: الْكَافِرُ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَوْمَنَ كَانَ مِيتًا فَاحْيَيْنَاهُ»، فَكَانَ مَوْتُهُ اخْتِلَاطُ طِينَتِهِ مَعَ طِينَةِ الْكَافِرِ وَكَانَ حَيَاتُهُ حِينَ فَرَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمَا بِكَلِمَتِهِ. كَذَلِكَ يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنَ فِي الْمِيلَادِ مِنَ الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ فِيهَا إِلَى النُّورِ وَيُخْرِجُ الْكَافِرَ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلْمَةِ بَعْدَ دُخُولِهِ إِلَى النُّورِ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيُحِقَّ الْقَوْلَ عَلَى الْكَافِرِينَ» (۵)

۸۔ راوی کہتا ہے فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو خلق کرنے کا ارادہ فرمایا تو روز اول کی ساعت میں بھیجا۔ انھوں نے اپنی داہنی مٹھی میں ساتویں آسمان سے لے کر آسمان دنیا تک خاک لے لی اور پھر بائیں ہاتھ میں زمین کے ساتوں طبقات کی مٹی لے لی۔ پھر اللہ نے اپنے کلمہ کو حکم دیا اس نے پہلے قبضہ کو داہنے ہاتھ میں

لیا اور دوسرے قبضہ کو بائیں ہاتھ میں، پس خدا نے اس مٹی کو دو حصوں میں کر دیا اور بکھیر دیا زمین والی مٹی کو جو بائیں ہاتھ میں تھی اور آسمانوں والی مٹی کو جو داہنے ہاتھ میں تھی اور اس سے کہا: تجھ سے رسول، نبی، وصی، ہدایت، مومن اور وہ نیک لوگ پیدا ہوں گے جن کو صاحب کرامت بنانا چاہتا ہوں۔ پس ثابت اور لازم ہوا۔ ان کے لئے جو کچھ کہا تھا، یعنی وہ تمام اقسام پیدا ہوئے اور بائیں ہاتھ والی (مٹی) سے کہا: تجھ سے جبار، شرک، کافر پیدا ہوں گے اور ایسے سرکش و نافرمان، جن کی ذلت و بدبختی کا میں ارادہ کروں گا۔ پس وہی ہوا جو اللہ نے کہا تھا پھر خدا نے ان دونوں طینتوں کو ملایا۔ اسی کو ظاہر کرتا ہے یہ آیت۔ وہ دانہ اور گٹھلی کو شگافتہ کرنے والا ہے۔ دائرہ طینت مومن ہے اور نوئے طینت کافر ہے۔ یہ لوگ وہ ہیں جو ہر بشر سے دور ہیں تو ان کا نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ نیک سے الگ ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ نکالتا ہے پس زندہ وہ مومن ہے جس کی طینت، طینت کافر سے نکلتی ہے اور میت وہ ہے جو زندہ سے نکلتا ہے پس جی سے مراد مومن ہے اور میت سے مراد کافر، یہی مطلب ہے خدا کے اس قول سے جو مردہ تھا ہم نے اسے زندہ کیا۔ اور یہ کہ اس کی موت تھی، یہ کہ اس کی طینت کا اختلاط طینت کافر سے ہوا اور یہی اس کی زندگی ہے کیونکہ خدا نے ان دونوں طینتوں کے درمیان جدائی پیدا کر دی ہے اپنے کلمہ (جبریل) کے ذریعہ سے پس خدا مومن کو ولادت کے وقت تاریکی سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے اور کافر کو نور کی طرف سے نکال کر ظلمت کی طرف لے جاتا ہے جیسا کہ سورہ یس میں ہے تاکہ ڈرائے عذاب سے اس کو جو زندہ تھا اور کافروں پر اللہ کا قول سچ ثابت ہوا۔

حقیقت یہ ہے کہ حدیث طینت مشکل ترین احادیث سے ہے اس کے اسرار و اقصیہ کو توضیحات :- کو انبیاء اور آئمہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ مصالح ایزدی کو سمجھنا عقول بشری سے باہر ہے ہمارے سمجھانے کو جو کچھ معصومین نے بیان کیا ہے وہ مادی طریق کار کے لحاظ سے ہے اور ایک اجمالی بیان ہے اس کی حقیقت کا علم صرف انہی حضرات کو ہو سکتا ہے جو خلقت عالم کے وقت موجود تھے اور جو مدرسہ من لدن کے تعلیم یافتہ تھے۔ اس حدیث کو علامہ مجلسی نے ضعیف لکھا ہے۔

کافی کے محشی لکھتے ہیں :- کہ یہ حدیث متشابہات الاخبار اور معضلات الانار سے ہے اس سے جبکہ اثبات اور اختیار کی نفی لازم آتی ہے علمائے امامیہ کا مسلک اس کے متعلق مختلف ہے۔

۱۔ اخباریوں کا مسلک یہ ہے کہ ہم کو جملہ ایمان لانا کافی ہے اور اس کی حقیقت کے متعلق اپنے جہل کا اقرار کر لینا چاہیے اور کہنا چاہیے خدا نے اپنی مصلحت سے جیسا چاہا بنا دیا اس کا حقیقی علم آئمہ علیہم السلام کو ہے۔

۲۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ حدیث معمول بر تقیہ ہے جس میں روایات عامہ اور مصاحب اشاعرہ جبرہ

کی موافقت کی گئی ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے پیدا ہونے سے ان کے تمام افعال کو جو وہ مدت العمر کرنے والے تھے اپنے علم میں لے لیا تھا لہذا انہی عقائد و اعمال کے لحاظ سے ان کی طینت کو مخصوص کیا گیا۔ لہذا جبر لازم نہیں آتا۔ جب آیات قرآنی سے انسان کا فاعل محنت رہنا ثابت ہے جیسے کُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ تو جبر کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

۴۔ طینت کے متعلق جو بیان کیا گیا ہے یہ کتنا یہ ہے لوگوں کی استعداد کے مختلف ہونے سے اور قابلیتوں کی کمی بیشی سے اور یہ امر ایسا بین ہے کہ اس سے انکار نہیں ہو سکتا کسی عاقل کو اس سے انکار نہیں کہ حضرت رسول خدا اور ابو جہل ایک درجہ میں نہیں بلحاظ استعداد قابلیت اور حصول کمالات، خدا نے اپنے نبی کو مکلف بنایا ان امور کا جن کے وہ اہل تھے اور ابو جہل کو ان کا جس کا وہ اہل تھا خدا نے اس کو شر و فساد پر مجبور نہیں کیا بلکہ یہ اس کا ذاتی فعل تھا اسی طرح ہر انسان اپنی زندگی میں جو کچھ کرنے والا تھا وہ علم الہی میں تھا اسی کے لحاظ سے اس کو طینت دی گئی۔

۵۔ جب عالم دزین اللہ نے رحوں کو مکلف بنایا تو کسی نے اختیار خود خیر کو اختیار کیا۔ کسی نے شر کو۔ لہذا اسی لحاظ سے ان کو خلق کیا گیا۔

خدا کی اس میں کیا مصلحت تھی کہ اس نے جا بجا سے مٹی مسکائی ایک ہی مٹی سے سب کو اعتراض :- کیوں نہ پیدا کیا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ مشیت ایزدی یہ تھی کہ ہر خطہ زمین کو بنی نوع انسان سے آباد کرے چونکہ ہر خطہ زمین کی تاثیر جدا گانہ ہے لہذا ضرورت تھی کہ ہر خطہ کے باشندوں کو وہیں کی مٹی سے بنایا جائے تاکہ وہ سہولت سے زندگی بسر کر سکیں اور وہاں کی آب و ہوا اور پیداوار ان کے مزاج کے مطابق ہو نیز یہ کہ ایک سر زمین کا آدمی دوسرے خطہ کے لحاظ سے جدا ہو تاکہ شناخت میں آسانی ہو۔

اس کی کیا ضرورت تھی کہ خدا مومن و کفار کی دو طینتوں کو مخلوط کرے اور پھر ان کو ایک اعتراض :- دوسرے سے جدا کر کے مومن سے کافر اور کافر سے مومن کو پیدا کرے یہ تو بچوں کا سا کھیل ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان تین قسم کے ہیں اول وہ طبقہ جن سے گناہوں کا صدور نہیں ہوتا یہ بنی نوع انسان کا اعلیٰ طبقہ ہے اس کی طینت اعلیٰ علیین سے ہے دوسرا طبقہ وہ ہے جو شیاطین کا آلہ کار ہے اور کفر و شرک، ظلم و فتنہ پر وازی کی نجاست میں ملوث ہے اس کی طینت سچین ہے یعنی

سب سے بدتر یہ نوع انسانی کا پست ترین طبقہ ہے تیسرا طبقہ وہ ہے جو نیکی و بدی دونوں کا مرکز ہے لہذا اس کا وجود مخلوط طینتوں سے ہونا چاہیے۔

اعتراض: مگر جب مومن و کافر دونوں کا پیدا کرنے والا خدا ہی ہے تو پھر جزا و سزا بے سود ہے۔

جواب یہ ہے کہ انسان مومن و کافر اپنے عقائد و اعمال سے بنتا ہے نہ کہ خدا نے اسے مومن یا کافر جبراً بنایا ہے۔ خدا نے مومن کو اچھی طینت اور کافر کو بری طینت سے بلحاظ ان کے افعال کے بنایا ہے جو وہ اس دنیا میں آکر کرے گا چونکہ وہ سب باتیں علم الہی میں پہلے سے ہیں لہذا انہی کے لحاظ سے اس کو مومن یا کافر کہا گیا ہے۔

ایک سو تیسواں باب

ذکر تکلیف اول

۱۳۰ (بَابُ آخِرُ مِنْهُ)

(وَفِيهِ زِيَادَةٌ وَفُوجُ التَّكْلِيفِ الْأَوَّلِ)

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي بَنٍ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَوْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ ابْتِدَاءِ الْخَلْقِ مَا اخْتَلَفَ اثْنَانِ، إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَالَ: كُنْ مَا: عَذَابًا أَخْلَقَ مِنْكَ جَنَّتِي وَ أَهْلَ طَاعَتِي وَ كُنْ وَلِجَا أَجَابَا أَخْلَقَ مِنْكَ نَارِي وَ أَهْلَ مَعْصِيَتِي ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَاغْتَرَبَا، فَمِنْ ذَلِكَ صَارَ يَلِدُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرُ وَ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنُ ثُمَّ أَخَذَ طِينًا مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَعَرَكَ عَرَكًا شَدِيدًا فَأَذَاهُمْ كَالنَّارِ يَدْبُونُ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: إِلَى الْجَنَّةِ بِسَلَامٍ، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: إِلَى النَّارِ وَلَا بُالِي، ثُمَّ أَمَرَ نَارًا فَاسْعَرَتْ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: ادْخُلُوهَا، فَهَابُوهَا، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: ادْخُلُوهَا فَدَخَلُوهَا، فَقَالَ: كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا فَكَانَتْ بَرْدًا وَسَلَامًا فَقَالَ أَصْحَابُ الشِّمَالِ: يَا رَبِّ أَقِلْنَا فَقَالَ: قَدْ أَقَلْتُمْ فَادْخُلُوهَا، فَهَابُوا فَهَابُوهَا، فَمَنْ ثَبَتَتْ الطَّاعَةُ وَ الْمَعْصِيَةُ فَلَا يَسْتَطِيعُ خَوْلاً أَنْ يَكُونُوا مِنْ خَوْلاً، وَلَا هَؤُلَاءِ مِنْ هَؤُلَاءِ.

اسلام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر لوگ یہ جان لیں کہ دنیا کی ابتدا کیونکر ہوئی تو دو آدمیوں کے درمیان

سبھی اختلاف نہ ہو۔ خدا نے ان لوگوں کو خلق کرنے سے پہلے فرمایا۔ میٹھا پانی ہو جائیں تجھ سے اپنی جنت کو پیدا کروں گا اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پھر فرمایا۔ نمکین پانی ہو جائیں تجھ سے اہل نارا اور اہل معصیت کو پیدا کروں گا پھر ان کو مل جانے کا حکم دیا جتنا پچھ میٹھا پانی اور کھار پانی مل گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مومن سے کافرا اور کافر سے مومن پیدا ہوتا ہے پھر زمین کے اوپر سے مٹی لیا اور اسے سخت جھٹکا دیا کہ وہ ذرہ ذرہ ہو گئی۔ کچھ ذرے واہنی طرف گئے اور کچھ بائیں طرف گئے۔ واہنی طرف والوں سے کہا کہ تم سلامتی سے جنت کی طرف جاؤ اور اصحاب شمال سے کہا کہ تم دوزخ کی طرف جاؤ، پھر نارا کو حکم دیا وہ بھڑک اٹھی، اصحاب شمال سے کہا اس میں داخل ہو، وہ خوف زدہ ہو گئے اور انکار کر دیا۔ اصحاب یمن سے کہا تم داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے۔ خدا نے نار سے فرمایا تو سلامتی ٹھنڈی ہو جا وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ اصحاب شمال نے کہا۔ اے ہمارے رب ہمارے معاملے سے درگزر فرما، فرمایا درگزر کی۔ اچھا اب داخل ہو جاؤ۔ وہ بڑھے اور پھر انکار کر دیا۔ پس اسی روز اطاعت اور معصیت ثابت ہو گئی۔ پس نہ اصحاب یمن اصحاب شمال میں سے ہیں اور نہ اصحاب شمال اصحاب یمن سے۔

اس حدیث سے چند باتوں پر روشنی پڑتی ہے (۱) قدامت مادہ کا ابطال کیوں کہ جب ہر شے
توضیح ۱۔ کی اصل زندگی پانی سے ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَجَعَلْنَا بَحْرَ الْفُجَّارِ مَكَّةَ شَعْبَ رَحْمَتٍ
ہر شے کو پانی سے زندہ کیا پس جب اشیاء کی اصل ہی عاوث ہے تو اس سے بننے والا مادہ کیوں نہ عاوث ہوگا
(۲) عباد اختیار کی خلقت آب شیریں و خوش گوار سے ہوئی ہے یعنی جس طرح آب شیریں سے مخلوقات کو بے
شمار فائدے پہنچتے ہیں اسی طرح نیکیوں سے فائدہ پہنچتا ہے (۳) عالم ذری میں پتہ چل گیا کہ کس میں فرمانبردار
کی اہلیت ہے اور کس میں نہیں۔ جب روز اول ہی میں امتحان لے لیا گیا تو جو طینت دی گئی ہے وہ اسی کے
محاذ سے ہوئی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ أَنَّ رَجُلًا
سَأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ : وَإِذَا أَخَذْتُكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذَرَيْتَهُمْ
وَأَشْهَدُهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى ، إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ، فَقَالَ وَابْنُكُمْ يَسْمَعُ : حَدَّثَنِي
أَبِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ التُّرْبَةِ الَّتِي خَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عليه السلام فَصَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْعَذْبَ
الْفَرَاتِ ثُمَّ تَرَكَهَا أَنْ يَبْعَنَ صَبَاحًا ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهَا الْمَاءَ الْمَالِحَ الْأَجَاجَ فَتَرَكَهَا أَنْ يَبْعَنَ صَبَاحًا فَلَمَّا اخْتَمَرَتْ
الطَّبَقَةُ أَخَذَهَا فَتَرَكَهَا عَزَّ كَأَشَدِّدًا فَخَرَجُوا كَالنَّارِ مِنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَأَمَرَهُمْ جَمِيعًا أَنْ يَقْعُوا
فِي النَّارِ ، فَدَخَلَ أَصْحَابُ الْيَمِينِ ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا وَابْنُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوا.
۲۔ زرارہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے آئیہ، جب تیرے رب نے اولاد آدم کے

اصلاب سے ان کی اولاد کو باہر نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں مطلب پوچھا۔ امام نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین بھی سن رہے تھے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک مٹھی خاک اس زمین سے لی جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اس پر آب شہرین اور خوش گوار چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ پھر اس پر کھاری اور کڑوا پانی چھڑکا اور چالیس روز اسی حالت میں رہنے دیا۔ جب مٹی خیس ہو گئی تو اسے خوب ملا کہ اس کا ایک ایک جز علیحدہ ہو گیا تو رو میں اس میں سے چوبیسویں کی طرح نکلیں کچھ دایں طرف گئیں اور کچھ بائیں طرف۔ قدرے سب کو مکم دیا کہ داخل نار ہو دناہنی طرف دالی اس میں داخل ہو گئیں آگ سلامتی سے ان پر ٹھنڈی پڑ گئی اور بائیں طرف والوں نے انکار کر دیا۔

توضیح ۱۔ اصلاب کی طرف لے جاتے ہیں جیسے عقل نفس ملکوتی اور کھاری پانی سے مراد ہوں وہ دعا میں جو شہوات کو ابھارتے ہیں اور دونوں کو ملانے سے اظہار ہے ان کے اثرات کا۔ اور حدیث اول میں خلق دنگ سے یہ مراد ہے کہ میں تیری وجہ سے اپنی جنت اور اپنے فرمانبردار بندوں کو پیدا کر دوں گا ورنہ اگر انسان میں جہت خیر نہ ہو تو جنت کے پیدا کرنے سے فائدہ کیا اور نہ کوئی اس کا مستحق ہو گا اور نہ کوئی اللہ کا فرمانبردار بندہ بن سکتا ہے ایسے دوائی سرزد نہ ہوتے تو کوئی خدا کی نافرمانی نہ کرتا اور نہ گنہگاروں کو مذاب دینے کے لئے دوزخ کو بنانے کی ضرورت پیش آتی۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي تَمِيمٍ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ عُمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ أَرْسَلَ الْمَاءَ عَلَى الطَّيْنِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً فَمَرَّ كَهَاتِمَ فَرَّقَهَا فِرْقَتَيْنِ بَيْنَهُنَّ ذَرَاهِمَ فَإِذَا هُمُ يَدْبُونُ ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَارًا فَأَمَرَ أَهْلَ الشِّمَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا إِلَيْهَا فَهَبُوا فَلَمْ يَدْخُلُوهَا ثُمَّ أَمَرَ أَهْلَ الْيَمِينِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَدَخَلُوهَا فَأَمَرَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ النَّارَ فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَهْلُ الشِّمَالِ قَالُوا: رَبَّنَا أَفَلْنَا، فَأَقَالَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: ادْخُلُوهَا فَذَهَبُوا فَقَامُوا عَلَيْهَا وَلَمْ يَدْخُلُوهَا، فَأَعَادَهُمْ طِينًا وَخَلَقَ مِنْهَا آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُلْنَ يَسْتَطِيعُ هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ وَلَا هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ: قَيَّرُونَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَوَّلُ مَنْ دَخَلَ تِلْكَ النَّارَ قَدْ لَكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ: وَقُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَالِدِينَ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے جب آدم کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو مٹی پر پانی بوسایا پھر

اس میں ہے مٹی کے کر اس کو ملا پھر اس کے دو حصے کئے۔ پھر ذرے چوبنیوں کی شکل میں ہو گئے اور چلنے لگے پھر ان کے لئے آگ کو بلند کیا اور اہل شمال کو حکم دیا کہ اس میں داخل ہو جائیں وہ اس کے پاس تک گئے اور پھر انکار کر دیا۔ پھر خدا نے اہل بعین کو حکم دیا کہ وہ داخل ہوں وہ وہاں گئے اور کوہِ دہڑے خدا نے آگ کو حکم دیا کہ سلامتی کے ساتھ سر ہو جا۔ جب اہل شمال نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ہمارے خطا سے درگزر کر، خدا نے معاف کر دیا۔ وہ گئے اور کنارہ پر کھڑے ہو گئے اس کے اندر گئے نہیں، خدا نے پھر انھیں مٹی کی طرف پلٹا دیا اور آدم کو اس سے پیدا کیا۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، نہ یہ اس گروہ میں شامل ہونے کے قابل ہیں اور نہ وہ ان میں اور فرمایا لوگ روایت کرتے ہیں کہ آگ میں سب سے پہلے داخل ہونے والے رسول خدا تھے اسی لئے خدا نے فرمایا ہے۔ اے رسول کہہ دو اگر خدا کے کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔

ایک سوال کثیر سوال باب

(بَابُ آخِرُ مِنْهُ) ۱۳۱

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ دَاوُدَ الْمِجْلِيِّ ، عَنْ رِزَّازَةَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَيْثُ خَلَقَ الْخَلْقَ خَلَقَ مَاءَ عَذَابٍ وَ مَاءَ مَالِحًا أُجَاجًا ، فَاَمْتَرَجَ الْمَاءَيْنِ ، فَاخْتَطَبْنِي مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَمَرَّكَ عَرَّكَ شَدِيدًا ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ وَهُمْ كَالْعِدِّ يَدْبَتُونَ : إِلَى الْجَنَّةِ بِالْأَمِّ وَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : إِلَى النَّارِ وَلَا بُالَيَّ . ثُمَّ قَالَ : وَالْأَنْتَ يَرِيكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ، ثُمَّ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى النَّسِيبِ ، فَقَالَ : الْأَنْتَ يَرِيكُمْ وَأَنْ هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُولِي ، وَأَنْ هَذَا عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالُوا : بَلَى فَنَبَّيْتَ لَهُمُ النُّبُوَّةَ وَأَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى أُولِي الْعِزِّمِ أَنَّنِي رَبُّكُمْ وَنَحْنُ رَسُولِي وَعَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِي وَلَا أَمْرِي وَخُرَانُ عِلْمِي وَأَنْ الْمَهْدِيَّ أَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِي وَأُظْهِرُ بِهِ دَوْلَتِي وَأَنْتَقِمُ بِهِ مِنْ أَعْدَائِي وَأَعْبُدُهُ طَوْعًا وَكَرْهًا قَالُوا : أَقَرَرْنَا يَا رَبِّ وَشَهِدْنَا ، وَلَمْ يَجْعَدْ آدَمُ وَلَمْ يَقِرْ فَنَبَّيْتِ الْعَرِيْمَةَ لِلْهَوَاءِ الْخَمْسَةَ فِي الْمَهْدِيِّ وَلَمْ يَكُنْ لِآدَمَ عِزْمٌ عَلَى الْإِقْرَارِ بِهِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَوَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ نَسِيٍّ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ، قَالَ : إِنَّمَا هُوَ : فَفَرَّكَ ثُمَّ أَمَرَ نَارًا فَاجْتَبَتْ فَقَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ : ادْخُلُوهَا فَهَابُوهَا ، وَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ : ادْخُلُوهَا

فَدَخَلُوهَا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا ، فَقَالَ أَصْحَابُ الْيَمَانِ : يَارَبِّ اؤْتِنَا ، فَقَالَ : قَدْ أَقْلَسْتُكُمْ
اُدْهَبُوا فَادْخُلُوهَا ، قَهَا بُوَهَا ، فَنِمَّ تَبَتَّ الطَّاعَةُ وَالْوَلَايَةُ وَالْمَعْصِيَةُ .

ا۔ حمران سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب خدا نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو پہلے میٹھا پانی
پیدا کیا۔ پھر کھاری اور کڑوا۔ پھر دونوں کو ملا دیا۔ اس کے بعد جو مٹی سطح ارض پر بنی اس کو بید قدرت نے خوب ملا یا اس کے
ذروں سے چوٹیاں سی بن کر داہنی طرف چلیں۔ خدا نے ان سے کہا۔ تم جنت کی طرف جاؤ سلامتی کے ساتھ اور بائیں طرف جانے
والوں سے کہا تم دوزخ کی طرف جاؤ مجھے تمہاری پردہ انہیں۔ پھر سب روحوں سے کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ انھوں نے
کہا ہاں یہ اقرار اس لئے ہے کہ روز قیامت یہ نہ کہو کہ ہمیں خبر نہ تھی۔ پھر انبیاء سے یشاق لیا گیا۔ میں تمہارا رب نہیں اور یہ
محمد تمہارا رسول ہے اور یہ علی امیر المومنین ہے۔ سب نے کہا ہاں، پس نبوت ثابت ہوئی اور انبیاء اولوالعزم (نوح،
ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد) سے عہد لیا۔ اپنی ربوبیت اور محمد کی رسالت کا اور علی کی امامت کا اور ان کے بعد ہونے
والے اوصیاء کا جو ولیان امر الہی اور خاندان علم ایزدی ہیں اور ہدی کی امامت کا اقرار لیا اور کہا یہ میرے دین کا
ناصر ہے میں اپنی حکومت کو اس سے مضبوط کروں گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کی وجہ
سے میری عبارت کی جلتے گی چاہے بخوشی ہو یا بہ اکراہ، سب نے کہا پروردگار ہم نے اقرار کیا اور گواہی دی۔ اور آدمؑ نے
نہ تو اقرار کیا اور نہ انکار ہی۔ پس پانچ انبیاء کے لئے تو عہدیت ثابت ہوئی۔ ہدی علیہ السلام کے بارے میں اور آدمؑ
کا اقرار ثابت نہ ہوا۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے آدمؑ سے عہد لیا۔ پس اس نے ترک کیا اور ہم نے اس میں عزم کو نہ پایا۔
امام نے فرمایا۔ اس آیت میں نبی کے معنی ترک (چھوڑ دیا) کے ہیں پھر خدا نے آگ کو حکم دیا کہ وہ شعلہ فشاں ہو
جب شعلے بھڑکے تو اصحاب یمین سے کہا اس میں داخل ہو جاؤ وہ داخل ہو گئے تو آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی پڑ
گئی۔ یہ دیکھ کر اصحاب شمال نے کہا۔ پروردگار ہماری خطا سے درگزر، درگزر کی، اچھا اب داخل ہو جاؤ انھوں نے
انکار کر دیا۔ پس یہاں سے ہی اطاعت، ولایت اور معصیت کا ثبوت ملتا ہے۔

میٹھے اور کڑے پانی سے مراد مزاج انسانی کی خصوصیت ہے کبھی وہ خوش ہوتا ہے کبھی
تو خوس :- ناخوش، کبھی لوگوں سے اچھا برتاؤ کرتا ہے کبھی نہیں یا آب شہر سے مراد اس کی ایمانی
قوت ہے اور آب نمکین اور تلخ سے مراد اس کا کفر و شرک ہے۔

ذرات سے جو چیزیں کی طرح چلنے والے تھے انسان کے وہی اجزاء اے اصل یہ مراد تھے جن کا ذکر
ہم پہلے کر چکے ہیں یہی باعث تکلیف اور مرکز ایمان و عرفان ہیں یہی وہ ہیں جن کو نقطۂ انسانی کے اندر
چھپا دیا جاتا ہے یہی انسان کے جسم کے ہر حصہ کو اجزاء بشری کی صورت میں باقی رکھنے کے ذمہ دار ہیں
جب یہ جسم انسان سے خارج ہو جاتے ہیں تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہ احمدائے اصلیلہ عالم ذر میں صاحب عقل و شعور تھے ورنہ السمیت برویکہ کے جواب میں جلی
رہتے۔ کیونکہ کسی چیز کا اقرار اسی وقت کیا جاتا ہے جب اس کی حقیقت سے واقفیت ہو۔ یقیناً وہ اسی
عالم میں اس کی ربوبیت کی شان دیکھ چکے۔ ان اجر: اے اصلیلہ کی تربیت خدا نے کس طرح کی۔ یہ عقل بشری
سے دور کی بات ہے۔

آگ میں داخل ہونے کا حکم دینا بغرض امتحان تھا تاکہ فرمانبردار اور نافرمان کا علم ہو جائے۔ خدا کو
تو علم تھا یہ تو صرف بندوں پر اتمامِ حجت کی غرض سے تھا تاکہ ان کی حسب حال ان کی طینت رکھی جائے۔
اصحابِ یحییٰ اور اصحابِ شمال سے مراد فرمانبردار اور نافرمان ہیں چونکہ دستِ راست کو دستِ چپ
پر فوقیت ہے اس لئے نیکوں کو اصحابِ یحییٰ کہا گیا ہے اور بدوں کو اصحابِ شمال۔

چونکہ انبیاء اور اوصیائے انبیاء اور ذاتِ حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اوصیاء سے نظام
حیاتِ بشری کی وابستگی تھی اور ان کے سہارے دین الہی قیامت تک چلنے والا تھا لہذا ان کی نبوت
اور آئمہ کی امامت کا اقرار لینا ضروری تھا خصوصاً امامِ ہدی علیہ السلام کے متعلق جن پر ہم شبہ
قد میں تاقیامت ملائمکہ اور روح نازل ہوتے رہیں اور ہر امر نظام کائنات کے متعلق ان کے پاس
آئے گا چونکہ عہدہ جلیلہ دین الہی کے شرکاسب سے بڑا سبب ہے لہذا اقرارِ امامت امامِ ہدی علیہ السلام
ضروری ہوا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ ،
عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
لَمَّا أَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ آدَمَ عليه السلام مِنْ ظَهْرِهِ لِيَأْخُذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ يَأْتِي بُوَيْيَّةَ لَدَوَّالِشُّوْءِ لِكُلِّ نَبِيٍّ فَكُلُّ
أَوَّلٍ مَنْ أَخَذَ لَهُ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ بُوَيْيَّةُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَآدَمَ : انْظُرْ
مَاذَا تَرَى ؟ قَالَ : فَنَظَرَ آدَمُ عليه السلام إِلَى ذُرِّيَّتِهِ وَهُمْ ذَرٌّ قَدَمَلَاوُ السَّمَاءِ . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ مَا
أَكْثَرَ ذُرِّيَّتِي وَلَا مَرْمَا خَلَقْتَهُمْ ، فَمَا تَرِيدُ مِنْهُمْ يَا خَذِيكَ الْمِيثَاقَ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَعْصُونَ نِيَّ
لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَيُؤْمِنُونَ بِرُسُلِي وَيَسْمَعُونَ نَهْيِي . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَمَا لِي أَرَى بَعْضَ الذَّرِّ أَكْثَرَ
مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ كَثِيرٌ وَبَعْضُهُمْ لَهُ نُورٌ قَلِيلٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ لَهُ نُورٌ ؟ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَلِكَ
خَلَقْتُهُمْ لَا بَلْوَهُمْ فِي كُلِّ خَالَتِهِمْ ، قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَتَأَذَّنْ لِي فِي الْكَلَامِ فَأَتَكَلَّمُ ، قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ : تَكَلَّمْ فَإِنَّ رُوحَكَ مِنْ رُوحِي وَطَبِيعَتُكَ مِنْ خِلَافِي كَيْتُوتُنِي . قَالَ آدَمُ عليه السلام : يَا رَبِّ فَلَوْ كُنْتُ

خَلَقْنَهُمْ عَلَىٰ مِثَالٍ وَاحِدٍ وَقَدِيرٍ وَاحِدٍ وَطَبِيعَةٍ وَاحِدَةٍ وَحِيلَةٍ وَاحِدَةٍ وَالْوَلَانِ وَاحِدَةٍ وَأَعْمَارٍ وَاحِدَةٍ
وَأَرْزَاقٍ سَوَاءٍ لَمْ يَتَّبِعْ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمْ تَخَافٌ وَلَا تَبَاغُضٌ وَلَا اخْتِلَافٌ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ ،
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا آدَمُ يَرُوحِي نَفَقَتَ وَيَضَعِفْ طَبِيعَتَكَ تَكَلَّفْتَ مَا لَا عِلْمَ لَكَ بِهِ وَأَنَا الْخَالِقُ الْعَالِمُ ،
يُعَلِّمِي خَالَقْتُ بَيْنَ خَلْقِهِمْ وَبِمَشِئَتِي يَمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي وَإِلَىٰ تَدْبِيرِي وَتَقْدِيرِي صَائِرُونَ ، لَا تَبْدِيلَ
لِخَلْقِي ، إِنَّمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ لِيَعْبُدُونَّ وَخَلَقْتُ الْجَنَّةَ لِمَنْ أَطَاعَنِي وَعَبَدَنِي مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ
رُسِّي وَلَا أُبَالِي وَخَلَقْتُ النَّارَ لِمَنْ كَسَرَنِي وَعَصَانِي وَلَمْ يَتَّبِعْ رُسْلِي وَلَا أُبَالِي ، وَخَلَقْتُكَ وَخَلَقْتُ
فَرَسَكَ مِنْ غَيْرِ فَاقَةٍ بِي إِلَيْكَ وَالْبَيْتِ وَإِنَّمَا خَلَقْتُكَ وَخَلَقْتَهُمْ لِأَبْلُوكَ وَأَبْلُوكُهُمْ أَيْسَرُ عَمَلًا فِي
دَارِ الدُّنْيَا فِي حَيَاتِكُمْ وَفِي مَمَاتِكُمْ فَلِذَلِكَ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَالْحَيَاةَ وَالْمَوْتَ وَالطَّاعَةَ
وَالْمَعْصِيَةَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَكَذَلِكَ أَرَدْتُ فِي تَقْدِيرِي وَتَدْبِيرِي ، وَ يُعَلِّمِي الثَّائِدَ فِيهِمْ خَالَقْتُ
بَيْنَ صُورِهِمْ وَأَجْسَامِهِمْ وَالْوَلَانِ وَأَعْمَارِهِمْ وَأَرْزَاقِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ وَمَعْصِيَتِهِمْ ، فَجَعَلْتُ فِيهِمُ الْقِيَمَ
وَالسَّعْيَ وَالْبَصِيرَ وَالْأَعْيَ وَالْقَصِيرَ وَالطَّوِيلَ وَالْجَمِيلَ وَالنَّمِيمَ وَالْعَالِمَ وَالْجَاهِلَ وَالْفَنِيَّ وَالْفَقِيرَ
وَالْمُطْبِعَ وَالْمَاسِيَّ وَالصَّحِيحَ وَالسَّقِيمَ وَمَنْ يَدِ الزُّمَانَةِ وَمَنْ لَا غَاهَةَ بِهِ ، فَيَنْظُرُ الصَّحِيحُ إِلَىٰ الَّذِي
يَدِ الْغَاهَةِ فَيَحِيدُنِي عَلَىٰ غَايَتِهِ ، وَيَنْظُرُ الَّذِي يَدِ الْغَاهَةِ إِلَىٰ الصَّحِيحِ فَيَدْعُونِي وَيَسْأَلُنِي أَنَا غَايَةُ
وَيَنْظُرُ عَلَىٰ بِلَاقِي قَائِمُهُ جَزِيلَ عَطَائِي ، وَيَنْظُرُ الْفَنِيَّ إِلَىٰ الْفَقِيرِ فَيَحِيدُنِي وَيَشْكُرُنِي ، وَيَنْظُرُ
الْفَقِيرُ إِلَىٰ الْفَنِيِّ فَيَدْعُونِي وَيَسْأَلُنِي ، وَيَنْظُرُ الْمُؤْمِنُ إِلَىٰ الْكَافِرِ فَيَحِيدُنِي عَلَىٰ مَا هَدَيْتُهُ فَلِذَلِكَ
خَلَقْتُهُمْ لِأَبْلُوكِهِمْ فِي الشَّرِّ وَالصِّرَافِ وَفِي مَا غَايَهُمْ وَفِي مَا أَبْطَلَهُمْ وَفِي مَا أُعْطِيَهُمْ وَفِي مَا أَمْنَهُمْ
وَأَنَا اللَّهُ الْمَلِكُ الْغَايُورُ ، وَلِي أَنْ أَمِيزَ جَمِيعَ مَا قَدَرْتُ عَلَىٰ مَا بَرَرْتُ وَلِي أَنْ أَعْتَزَّ مِنْ ذَلِكَ مَا شِئْتُ
إِلَىٰ مَا شِئْتُ وَأَقْدِمَ مِنْ ذَلِكَ مَا أَخَرْتُ وَأُخِّرَ مِنْ ذَلِكَ مَا قَدَرْتُ وَأَنَا اللَّهُ الْفَعَّالُ لِمَا أُرِيدُ لَا أُسَالُ
عَمَّا أَفْعَلُ وَأَنَا أَسْأَلُ خَلْقِي عَمَّا فَعَلُوا .

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب
اولادِ آدم پرشتِ آدم سے نکالا تا کہ ان سے اپنی ربوبیت اور ہر نبی کی نبوت کا عہد لے۔ تو سب سے پہلے جس کی نبوت کا
مِثاق لیا گیا وہ نبوت حضرت محمد مصطفیٰ (محمّد) خدائے آدم سے کہا۔ بتاؤ تم کیا دیکھتے ہو۔ آدم نے اپنی اولاد کی طرف
نگاہ کی۔ وہ سب چوہنی کی مثل تھیں جن سے پورا آسمان بھرا ہوا تھا۔ آدم نے کہا پالنے والے میری اولاد کس قدر زیادہ
ہے تو نے ان کو کس لئے پیدا کیا ہے کیا ان سے عہد لینے کا ارادہ ہے۔ فرمایا اس لئے پیدا کیا ہے کہ یہ میری عبادت کریں اور

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور میرے رسولوں پر ایمان لائیں اور ان کا اتباع کریں۔

آدم نے کہا پالنے والے میں بعض مورچوں (چیونٹیاں) کو بعض سے بڑا پاتا ہوں۔ بعض میں نور زیادہ ہے بعض میں کم، بعض میں بالکل نور نہیں، خدا نے فرمایا۔ میں نے ایسا ہی کیلئے تاکہ میں ہر حالات میں ان کو آزمائوں، آدم نے کہا پالنے والے، کلام کی مجھے اجازت دے۔ فرمایا۔ بولو تیری روح میری روح ہے لیکن تیری طبیعت میں میری ذات سے مخالفت کا مادہ موجود ہے آدم نے کہا اگر تو ان کو ایک ہی مثال اور ایک ہی اندازہ ایک ہی طبیعت ایک ہی فطرت، ایک ہی رنگ اور ایک ہی عمر کا پیدا کرتا اور ان کا رزق بھی برابر ہوتا تو یہ ایک دوسرے سے بغاوت نہ کرتے اور ان کے درمیان حسد نہ ہوتا۔ اور بغض نہ پایا جاتا اور کسی شے میں اختلاف نہ ہوتا۔ خدا نے کہا۔ اے آدم میں نے تجھ کو اپنی روح سے گویا کیا اور تیری ضعف طبیعت کا لحاظ کر کے تجھے مسکلف بنایا۔ جس کا تجھے علم نہیں اور میں خالق عالم ہوں اور میں نے اپنے علم کے مطابق اپنی مخلوق میں اختلاف رکھا ہے اور میری مشیت کے مطابق میرا حکم ان میں جاری ہوتا ہے اور میری تدبیر اور اندازہ سے ان کے کام ہوں گے میری خلق میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی میں نے جن ادا ایش کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے اور جنت کو ان لوگوں کے لئے خلق فرمایا ہے جو اطاعت و عبادت کریں گے اور میرے رسولوں کا اتباع کریں گے اور مجھے ان کی عبادت و اطاعت کی پروا نہیں اور ان کے اپنے نافرمانی کے لئے پیدا کیا اور ان کے لئے جہنم نے میرے رسولوں کی پیروی نہ کی، مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں نے تجھے اور تیری اولاد کو پیدا کیا۔ درآنحالیکہ میری کوئی احتیاج ان کی طرف نہ تھی اور نہ تیری طرف۔ میں نے تجھ کو اور ان کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ میں تجھے اور ان کو آزمائوں کہ انہوں نے عمل اس دار دنیا کی زندگی میں اپنی موت سے پہلے کون اچھا ہے اسٹی میں نے دنیا و آخرت، زندگی اور موت، طاعت و معصیت اور جنت و نار کو پیدا کیا اور اسی طرح ارادہ کیا اپنی تدبیر و تقدیر کا۔ پس میرا علم ان میں جاری ہے۔ میں نے الگ الگ پیدا کیا ان کی صورتیں، ان کے اجسام، ان کے رنگ، ان کی عمریں، ان کے رزق، ان کی اطاعت، ان کی معصیت میں نے ان کو شقی اور سعید، بصیر اور اندھا، کوتاہ اور طویل، خوبصورت اور بدصورت، عالم و جاہل، غنی اور فقیر و فرمانبردار اور نافرمان، تندرست اور بیمار، عیب دار اور بے عیب پیدا کیا۔ اس لئے کہ تندرست بیمار کو دیکھ کر میری حمد کرے۔ اپنی تندرستی پر اور تندرستی کو دیکھ کر مجھ سے صحت کا سوال کرے اور میری آزمائش پر صبر کرے اگر ایسا کرے گا تو اسے ثواب دوں گا اپنی بخشش سے مالا مال کر دوں گا اور غنی فقیر کی طرف نظر کرے پس میری حمد کرے اس پر کہ میں نے اس کو ہدایت کی، اس لئے میں نے ان کو پیدا کیا ہے تاکہ ان کو رنج اور عیش میں آزمائوں اور اس طرح کہ میں ان کو صحت دوں اور بیماریاں اور ان کو عطا کر دوں اور منع کر دوں۔ میں بادشاہ قادر اللہ ہوں۔ جو چاہوں کر دوں جہاں چاہوں کر دوں مقدم کو موخر کر دوں اور موخر کو مقدم، جو کر دوں کسی کو اس کے متعلق سوال کا حق نہیں ہاں میں ان سے پوچھوں گا ان کے اعمال کے بارے میں۔

۳ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَنِيِّ وَعَقَبَةَ جَمْعًا ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ

فَخَلَقَ مِنْ أَحَبِّ مِمَّا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مِنْ أَبْغَضَ مِمَّا أَبْغَضَ وَكَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الشَّارِ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظَّلَالِ فَقُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ الظَّلَالُ؟ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْئًا وَلَيْسَ بِشَيْءٍ؟ ثُمَّ بَعَثَ مِنْهُمْ النَّبِيَّ فَقَدَّعُوهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَوَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ثُمَّ دَعَوَهُمْ إِلَى الْإِقْرَارِ بِالنَّبِيِّ فَقَارَ بَعْضُهُمْ وَأَنْكَرَ بَعْضُهُمْ، ثُمَّ دَعَوَهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَاللَّهُمِنْ أَحَبَّ وَأَنْكَرَهَا مَنْ أَبْغَضَ وَهُوَ قَوْلُهُ: مَا كُنَّا نُولِيهِمْ مَوَاطِنًا كَذَبُوا يَعْمِنُونَ قَبْلُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: كَانَ التَّكْذِيبُ ثُمَّ

۳۔ فرمایا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور جن کو دوست رکھتا تھا ان کو اپنی پسندیدہ چیز سے پیدا کیا۔ یعنی طینت جنت سے اور جن کو دشمن رکھتا تھا ان کو اس چیز سے پیدا کیا جو اس کے نزدیک بُری تھی یعنی طینت نار سے، پھر بھیجا ان کو سایہ میں، میں نے کہا یہ کیا چیز ہے فرمایا کیا تم نے دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھا کہ کچھ ہے بھی اور کچھ نہیں بھی، یعنی وہ درج بلا بدن کے تھی۔ پھر ان میں نبیوں کو مبعوث کیا۔ انھوں نے ان کو اقرار بالہدٰی کی طرف لوگوں کو دعوت دی، بعض نے اقرار کر لیا اور بعض نے انکار کیا پھر ان کو بلایا ہماری ولایت کی طرف، بعض نے جو محبت والے تھے اقرار کر لیا اور جو دشمن تھے انھوں نے انکار کر دیا اور خدا فرماتا ہے جنھوں نے پہلے تکذیب کی ہے چاہے کہ اب ایمان لائیں امام نے فرمایا تکذیب وہیں ہوئی تھی۔

ایک سو تیسواں باب

سب سے اول اقرار ربوبیت کرنے والے رسول خدا تھے

((باب ۱۳۲))

(أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ وَأَقَرَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالرُّبُوبِيَّةِ)

۱۔ محمد بن یحییٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا أَيُّ شَيْءٍ سَبَقَتْ الْأَنْبِيَاءُ وَأَنْتَ بَعِثْتَ آخِرَهُمْ وَخَاتِمَهُمْ؟ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي وَأَوَّلَ مَنْ أَجَابَ حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ، فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ نَبِيٍّ قَالَ بَلَى، فَسَبَقْتُهُمْ بِالْإِقْرَارِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قریش کے کچھ لوگوں نے حضرت رسول خدا سے کہا۔ کس وجہ سے آپ نے

انبیاء پر سبقت حاصل کی۔ حالانکہ آپ سب سے آخری نبی ہیں فرمایا میں سب سے پہلے اپنے رب پر ایمان لایا اور جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنایا اور کہا کیا تمہارا رب نہیں پس سب سے پہلے جانی کہنے والا میں تھا۔ میں نے ان سب انبیاء پر اصرار باللہ میں سبقت کی۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي لَا رَأَى بِبَعْضِ أَصْحَابِنَا يَمْتَرُ بِهَذَا الزُّنْقِ وَالْجِدَّةِ وَالطَّيْشِ فَأَغْنَمَ لِذَلِكَ غَمًّا شَدِيدًا وَأَرَى مَنْ خَالَفَنَاهُ فَأَرَاهُ حُسْنَ السَّمْتِ. قَالَ: لَا تَقُلْ حُسْنَ السَّمْتِ فَإِنَّ السَّمْتِ مِمَّا تَطْرُقُ وَلَكِنْ قُلْ حُسْنَ السَّمْتِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: وَسِمْيَاهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ الشُّجُورِ. قَالَ: قُلْتُ: فَأَرَاهُ حُسْنَ السَّمْتِ وَلَهُ وَقَارٌ فَأَغْنَمَ لِذَلِكَ. قَالَ: لَا تَغْنَمَ لِمَا رَأَيْتَ مِنْ نَزَقِ أَصْحَابِكَ وَلِمَا رَأَيْتَ مِنْ حُسْنِ سِمَاءٍ مَنْ خَالَفَكَ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ خَلَقَ تِلْكَ الطَّيْشَيْنِ، ثُمَّ قَرَّهُمَا فَرَقَتَيْنِ، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: كُونُوا خَلْقًا يَأْذَنِي، فَكَانُوا خَلْقًا يَمْتَرُ لَوِ الدَّيْرُ يَسْعَى، وَقَالَ لِأَهْلِ الشِّمَالِ: كُونُوا خَلْقًا يَأْذَنِي، فَكَانُوا خَلْقًا يَمْتَرُ لَوِ الدَّيْرُ يَنْدُجُ، ثُمَّ رَفَعَ لَهُمْ نَارًا فَقَالَ: ادْخُلُوهَا يَأْذَنِي، فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ دَخَلَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ ثُمَّ اتَّبَعَهُ وَلَوْ الْعَزَمُ مِنَ الرُّسُلِ وَأَوْصِيَائِهِمْ وَأَتْبَاعُهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِ الشِّمَالِ: ادْخُلُوهَا يَأْذَنِي، فَقَالُوا: رَبَّنَا خَلَقْتَنَا لِنُخْرِقَهَا، فَقَصَّوْا، فَقَالَ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ: اخْرُجُوا يَأْذَنِي مِنَ النَّارِ، لَمْ تَكَلِّمِ النَّارَ مِنْهُمْ كَلِمًا، وَلَمْ تُؤْثِرْ فِيهِمْ أَثَرًا، فَلَمَّا رَأَوْهُمْ أَصْحَابُ الشِّمَالِ، قَالُوا: رَبَّنَا نَرَى أَصْحَابَنَا قَدْ سَلَمُوا فَأَقْبَلْنَا وَمَرُّنَا بِالْخَوْلِ، قَالَ: قَدْ أَقْبَلْتُمْ فَادْخُلُوهَا، فَلَمَّا دَنَوْا وَأَصَابَهُمُ الْوَهَجُ رَجَعُوا فَقَالُوا: يَا رَبَّنَا لَاصِرْنَا عَلَى الْإِخْتِرَاقِ فَقَصَّوْا، فَأَمَرَهُمْ بِالْخَوْلِ - ثَلَاثًا - كُلُّ ذَلِكَ يَعْصُونَ وَيَرْجِعُونَ وَأَمْرًا وَلَكَ - ثَلَاثًا - كُلُّ ذَلِكَ يُطِيعُونَ وَيَخْرُجُونَ، فَقَالَ لَهُمْ: كُونُوا طِينًا يَأْذَنِي فَخَلَقَ مِنْهُ آدَمَ، قَالَ: فَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ لَا يَكُونُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَزَقِ أَصْحَابِكَ وَخُلُقِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطِخِ أَصْحَابِ الشِّمَالِ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ حُسْنِ سِمَاءٍ مَنْ خَالَفَكُمْ وَوَقَارِهِمْ فَمِمَّا أَصَابَهُمْ مِنْ لَطِخِ أَصْحَابِ الْيَمِينِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر خدا ہوں میں اپنے بعض اصحاب کو دیکھتا ہوں کہ ان کو سبکی، تشددی اور سفاہت عارض ہوتی ہے ان کے اس کردار سے مجھے رنج ہوتا ہے اور جب اپنے مخالف کو دیکھتا تو اس کو خوش راہ پاتا ہوں آپ نے فرمایا خوش راہ نہ کہو اچھی راہ تو ہمارا ہی راستہ ہے بلکہ کہو اچھی صورت، خدا فرماتا ہے

ان کے چہرہ پر سجدوں کے اثر کا حسن ہے۔ میں نے کہا۔ میں نے اس میں حسن سیمادیکھا اور وقت رپایا۔ پس میں یہ دیکھ کر رنجیدہ ہوا کہ میرے اصحاب میں تو ذلت اور سبکی ہے اور ہمارے دشمنوں میں سکینہ اور وقار ہے فرمایا اپنے اصحاب کی اس حالت سے رنجیدہ نہ ہو۔ جب اللہ نے آدم کو پیدا کرنا چاہا تو دو قسم کی مٹی پیدا کی اور اس سے دو گروہ بنائے واسی طرف والوں سے کہا کہ تم چلتی ہوئی چیزیں کیوں کی ایک مخلوق بن جاؤ اور بائیں طرف والوں سے کہا۔ میرے حکم سے تم ایک مخلوق بن جاؤ جو چلتے پرتے مورچوں کی طرح ہو۔ وہ ہو گئے۔ پھر ان کے امتحان کے لئے آگ بھڑکائی اور فرمایا۔ میرے حکم سے تم اس داخل ہو جاؤ پس سب سے پہلے اس میں محمد داخل ہوئے پھر آپ کے کچھ اولوالعزم رسول اور ان کے اوصیا اور تابعین داخل ہوئے پھر اصحاب شمال سے فرمایا۔ میرے حکم سے تم بھی داخل ہو انہوں نے کہا اسے ہمارے پالنے والے کیا تو نے ہم کو جلانے کے لئے پیدا کیا ہے انہوں نے نافرمانی کی، خدا نے اصحاب یمین سے کہا۔ میرے حکم سے آگ سے باہر نکل آؤ آگ نے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائی اور نہ کوئی آگ سے جلنے کا اثر تھا جب اصحاب شمال نے انہیں صبح و سلم دیکھا تو کہنے لگے پروردگار، ہم اپنے ساتھیوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ صبح و سلم ہیں پس ہماری نافرمانی سے درگزر کر کے دوبارہ پھر داخلے کا حکم دے۔ فرمایا اچھا میں نے درگزر کیا۔ اب داخل ہو جاؤ۔ جب وہ آگ کے قریب گئے تو لپٹ لگی اور لوٹ پڑے اور کہنے لگے۔ پروردگار! ہم جلنے پر صبر نہیں کر سکتے۔ پس دوسری بار نافرمانی کی، خدا نے تیسری بار پھر داخلے کا حکم دیا۔ سب نے اطاعت کی اور آگ میں سے نکل آئے تب خدا نے ان سے کہا تم مٹی بن جاؤ آدم کو اسی مٹی سے پیدا کیا۔

امام نے فرمایا جو اصحاب یمین ہیں وہ اصحاب شمال سے نہ ہوں گے اور برعکس اور تم نے اپنے اصحاب میں جو کمزوری دیکھی وہ اس وجہ سے ہے کہ اصحاب شمال سے ان کی مجالست و مخالفت رہی ہے اور اپنے مخالفوں میں جو خوشنمائی اور وفادار دیکھتے ہو وہ نتیجہ ہے اصحاب یمین سے ملنے جلنے کا۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُعَذَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقَتْ وَلَدَ آدَمَ؟ قَالَ : إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَقَرَّ بِرَبِّي ، إِنَّ اللَّهَ أَخْتَمَ بِنَاقِ النَّبِيِّينَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَجَابَ .

۳- فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ سے کسی نے پوچھا آپ کو اولاد آدم پر کس وجہ سے سبقت ہوئی فرمایا جب خدا نے نبیوں سے میثاق لیا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ بنا کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں، سب نے کہا ہاں، میں ان میں سب سے پہلے جواب دینے والا تھا۔

ایک سو تینتیسواں باب

عالم ذر میں کیسے جواب دیا

((باب ۱۳۳))

﴿كَيْفَ أَجَابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي تَصْبَرٍ قَالَ : قُلْتُ لَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ أَجَابُوا وَهُمْ ذَرٌّ؟ قَالَ : جَعَلَ فِيهِمْ مَا إِذَا سَأَلَهُمْ أَجَابُوهُ، يَقْنِي فِي الْمَبْنَى .

۱۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ لوگوں نے کیسے جواب دیا۔ دراصل ایک وہ چیز تھی جس کے ماند تھے فرمایا خدا نے ان میں ایسی قوت پیدا کر دی کہ جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے مبنی کے متعلق جواب دیا۔

ایک سو چونتیسواں باب

فطرت حلق توحید پر ہے

((باب ۱۳۴))

(فِطْرَةَ الْخَلْقِ عَلَى التَّوْحِيدِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قُلْتُ : فِطْرَةُ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا؟ قَالَ : التَّوْحِيدُ .

۱۔ ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا ہے وہ فطرت جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ فرمایا وہ توحید ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» مَا تِلْكَ الْفِطْرَةُ؟

قَالَ: هِيَ الْإِسْلَامُ، فَطَرَهُمُ اللَّهُ حِينَ أَخْتَمِبْنَا قَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ، قَالَ: «أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟» وَفِيهِ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ.
۲۔ عبد اللہ بن سنان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا کے اس قول کا مطلب کیا ہے اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ فرمایا وہ اسلام ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا جبکہ اس نے توحید پر ميثاق لینے کے لئے فرمایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں۔ اس خطاب میں مومن و کافر سب شریک تھے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «حُفَّتْ لِي غَيْرُ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِثْمِ» قَالَ: «الْحَنِيفِيَّةُ مِنَ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ النَّاسَ عَلَيْهَا، لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ، قَالَ: فَطَرَهُمْ عَلَى الْمَعْرِفَةِ بِهِ، قَالَ زُرَّادَةُ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟» قَالَ: «بَلَى» الْآيَةُ: قَالَ: أَخْرَجَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ ذُرِّيَّتَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَخَرَجُوا كَالذَّرِّ فَعَرَفَهُمْ وَأَرَاهُمْ نَفْسَهُ وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَمْ يَعْرِفُوا أَحَدُ رَبَّهُ وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، يَعْنِي الْمَعْرِفَةَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَالِقُهُ، كَذَلِكَ قَوْلُهُ: «وَلَكِنْ سَأَلْنَاهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لِيَقُولُوا: اللَّهُ».

۳۔ زراره نے امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ خالص اللہ کے لئے بغیر اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرے اور خلوص ہو اس فطرت سے جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اور خدا کی بنائی ہوئی چیزوں میں کوئی تبدیلی نہیں۔ امام نے فرمایا۔ خدا نے لوگوں کو معرفت پر پیدا کیا ہے جب نبی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان کے نفسوں پر ان کو گواہ قرار دے کر کہا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انھوں نے کہا ہاں جعفر نے فرمایا۔ خدا نے روز قیامت تک آدم کی جس قدر اولاد ہونے والی تھی اس کی پشتوں سے نکالا۔ وہ اس طرح نکلے جیسے چھوٹی چھوٹی چبوتیاں، خدا نے ان کو اپنی معرفت کرائی اور اپنے آثار قدرت کو انہیں دکھایا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا کی معرفت انسان کو حاصل نہ ہوتی۔ رسول اللہ نے فرمایا ہر بچہ فطرت یعنی معرفت پر پیدا ہوتا ہے یہ جانتے ہوئے کہ خدا نے عزوجل اس کا خالق ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ اے رسول! اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ تو وہ کہیں گے اللہ۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا» قَالَ: فَطَرَهُمْ جَمِيعًا عَلَى التَّوْحِيدِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول باری تعالیٰ کے متعلق اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ امام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو توحید پر پیدا کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ [ابْنِ أَبِي جَمَلَةَ] ، عَنْ مُحَمَّدٍ [بْنِ عَلِيٍّ] الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا » : قَالَ : فَطَرَهُمْ عَلَى التَّوْحِيدِ .

۵۔ خدا نے لوگوں کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے اور ان کی فطرت توحید پر ہے۔

ایک سو پینتیسواں باب

مومن کا صلب کافر سے پیدا ہونا

(بَابُ ۱۳۵)

(كَوْنِ الْمُؤْمِنِ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَثَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : « إِنَّ نُطْفَةَ الْمُؤْمِنِ لَتَكُونُ فِي صُلْبِ الْمُشْرِكِ . فَلَا يُصِيبُهُ مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى إِذَا صَارَ فِي رَحِمِ الْمُشْرِكِ كَوَلَّمَ يَصْبُهَا مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى تَضَعَهُ فَإِذَا وَضَعَتْهُ لَمْ يَصْبُهَا مِنَ الشَّرِّ شَيْءٌ ، حَتَّى يَجْرِيَ عَلَيْهِ الْقَلَمُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مومن کا نطفہ صلب مشرک میں ہوتا ہے تو شر شرک سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور جب نطفہ رحم مشرک میں آئے گا تب بھی شر شرک سے کوئی نقصان نہ ہوگا اور جب پیدا ہوگا تو بھی یہاں تک کہ قلم و رت اس کے متعلق چلے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : « قُلْتُ لَهُ : إِنِّي قَدْ أَشْفَقْتُ مِنْ دَعْوَةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى يَقْطِينٍ وَمَا وَلَدَ ، فَقَالَ : يَا أَبَا الْحَسَنِ لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ ، إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ فِي صُلْبِ الْكَافِرِ يَمْزِلُهُ الْحَصَاةُ فِي اللَّبَنَةِ يَجِيءُ الْمَطَرُ وَيَغْسِلُ اللَّبَنَةَ وَلَا يَصْرُ الْحَصَاةُ شَيْئًا .

۲۔ علی بن یقین (عز ابو الحسن) سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں خوف زدہ ہوں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس تقریر سے جو انھوں نے کی میرے باپ یقین سے (جو ہو اخوان بنی عباس سے تھے) اور اس وقت تک کوئی بچہ ان کے پیدا نہ ہوا تھا یعنی میں صلب پدر میں تھا حضرت نے فرمایا اے ابو الحسن جیسا تمہارا خیال ہے ایسا نہیں مومن صلب کافر میں بمنزلہ ایک سنگریزہ کے ہے جو کسی اینٹ کے اندر ہو بارش آکر پر اگندہ کر دیتی ہے اینٹ کو۔ اور کسیر۔۔۔ اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

ایک سو چھتیسواں باب

کیفیت خلق مومن

۱۳۶ (باب)

(إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَخْلُقَ الْمُؤْمِنَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَلَوَانِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الصَّبَّغِيِّ الرَّازِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً تَسْمَى الْمُزَنُ فَلِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ مُؤْمِنًا أَقْطَرَ مِنْهَا قِطْرَةً ، فَلَا تُصِيبُ بَقْلَةً وَلَا ثَمَرَةً أَكَلَ مِنْهَا مُؤْمِنٌ أَوْ كَافِرٌ إِلَّا أَخْرَجَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ صَلْبِهِ مُؤْمِنًا .

۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت جس کا نام مزن ہے جب خدا کسی مومن کو کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس سے ایک قطرہ ٹپکا دیتا ہے پس اس سے جنت میں جو نباتات یا پھل پیدا ہوتا ہے اس کو عالم ارواح میں جو کوئی مومن یا کافر کھاتا ہے اس کے صلب سے خدا مومن کو اس دنیا میں پیدا کرتا ہے۔

ایک سو سینتیسواں باب

خدا کا رنگ

۱۳۷ (باب)

(فِي أَنَّ الصَّبْغَةَ هِيَ الْإِسْلَامُ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ : «الْإِسْلَامُ» ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى» ؟ قَالَ : «هِيَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ» .

۱۔ آیہ "اللہ کا رنگ اور اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے" کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد اسلام ہے اور آیہ، اس نے مضبوطی سے رسی کو پکڑ لیا۔ فرمایا وہ رسی ایمان ہے۔ اللہ کی توحید پر۔

توضیح :- ایک ایک قطرہ سے ہزاروں غرن بھر لے گئے وہ سلسلہ آج تک چلا آتا ہے عیسائی اپنے بچوں کو اسی پانی سے نہلاتے ہیں اور اس کو اصطبل یا بیتسمہ کہتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب یہ مذہبی رنگ میں رنگا گیا، عہد رسول کے عیسائی مسلمانوں کو طعن دیتے تھے کہ تم جو کد رنگے نہیں گئے لہذا تم پاک نہیں، مسلمانوں سے اس کا جواب بن نہ پڑتا تھا۔ خدا نے فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ سے بہتر رنگنے والا کون ہے اس نے ہم کو ایمان سے رنگا ہے ظاہر پانی سے رنگنا دلیل پاکیزگی نفس نہیں پاکیزگی نفس کا تعلق درحقیقت ایمان سے ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ ذَاوُدَ بْنِ يَرْحَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَرْقَدٍ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ : «الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ» .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ صِبْغَةَ اللَّهِ کے متعلق فرمایا۔ اللہ کا رنگنا اسلام ہے۔

۳۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ أَبِيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ : «الصِّبْغَةُ هِيَ الْإِسْلَامُ» . وَقَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَمَنْ يَكْفُرُ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى» قَالَ : «هِيَ الْإِيمَانُ» .

۳۔ محمد بن مسلم نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آیہ صِبْغَةَ اللَّهِ میں صِبْغہ سے مراد اسلام ہے اور فرمایا جو شیطان سے الگ رہا اور اللہ پر ایمان لایا تو اس نے مضبوط رسی کو پکڑ لیا۔ فرمایا اس رسی سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو اڑتیسواں باب

سکونِ قلب ایمان ہے

(باب ۱۳۸)

(فِي أَنَّ السَّكِينَةَ هِيَ الْإِيمَانُ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ» قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ.

ار راوی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ خدا نے قلوبِ مومنین پر سکینہ نازل کیا فرمایا اس سے مراد ایمان ہے اور دوسری آیت ”خدا نے ان کی مدد کی، اپنی روح سے“ کے متعلق فرمایا۔ اس سے مراد ایمان ہے

۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ فَضْلٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «وَأُولَئِكَ كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانُ» هَلْ لَهُمْ فِيهَا كُتِبَ فِي قُلُوبِهِمْ صُنْعٌ؟ قَالَ: لَا.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ وہ ہیں جن کے قلوب میں اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے راوی نے کہا کہ کیا ان کے قلوب میں عمل بھی ڈالا۔ فرمایا نہیں۔

توضیح :- اللہ تعالیٰ نے روح اور سکینہ دونوں کو ایمان کہا ہے جس سے معلوم ہوا ایمان کو تعلق دو چیزوں سے ہے علم سے اور عمل سے، علم معرفتِ باری تعالیٰ پر استوار دیا گیا تھا اب رہا۔ ایمان بالفعل وہ انسان سے متعلق ہے فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ،

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: السَّكِينَةُ الْإِيمَانُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے سکینہ سے مراد ایمان ہے

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ وَهَشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ»، قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ ۚ
۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اس آیت میں سکینہ سے مراد ایمان ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ»، قَالَ هُوَ الْإِيمَانُ. قَالَ قُلْتُ: «وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ»، قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ. وَعَنْ قَوْلِهِ: «وَأَلَزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى»؛ قَالَ: هُوَ الْإِيمَانُ.
۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ان آیات میں سکینہ، روح اور کلمہ اور تقویٰ سے مراد ایمان ہے۔

ایک سو انتالیسواں باب

الاخلاص

(بَابُ الْإِخْلَاصِ) ۱۳۹

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «حَنِيفًا مُسْلِمًا»، قَالَ: خَالِصًا مُخْلِصًا لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ.
۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حنیفاً مسلماً کے متعلق کہ اس سے مراد ہے وہ خالص عبادت جس میں بتوں کی عبادت کا شائبہ بھی نہ ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَالشَّيْطَانُ، وَالْحَقُّ وَالْبَاطِلُ، وَالْهُدَى وَالضَّلَالَةُ، وَالرُّشْدُ وَالْفُتَى، وَالْعَاجِلَةُ وَالْآجِلَةُ، وَالْعَاقِبَةُ، وَالْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ، فَمَا كَانَ مِنْ حَسَنَاتٍ فَلِلَّهِ وَمَا كَانَ مِنْ سَيِّئَاتٍ فَلِلشَّيْطَانِ لَعَنَهُ اللَّهُ».

۲۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے، لوگو اگر خالص دل سے عبادت ہے تو اللہ کی ہے ورنہ شیطان کا حق و باطل، ہدایت و ضلالت، نیکی اور گمراہی، دنیا و دین، نیکی اور بدی ہے ان میں جو نیکیاں ہیں ان کا تعلق خدا سے ہے اور جو باتیں بد ہیں ان کا شیطان سے ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أُسْبَاطٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُولُ: طُوبَى لِمَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ الْعِبَادَةَ وَالِدُعَاءَ، وَلَمْ يَشْغَلْ قَلْبُهُ بِمَا تَرَى عَيْنَاهُ وَلَمْ يَنْسَ ذِكْرَ اللَّهِ يَمَا تَسْمَعُ أذْنَاهُ وَلَمْ يُحْزِنْ صَدْرَهُ بِمَا أُعْطِيَ غَيْرُهُ.

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے تھے بشارت ہو اس کے لئے جو خالص دل سے اللہ کی عبادت اور اس دعا سے کرے۔ اور اس کی آنکھیں جو دیکھتی ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز خدا کی طرف سے اس کی توجہ نہ ہٹا سکے اور جو کانوں سے سنے وہ یاد خدا کو بھلا نہ دے اور جو غیر کو دے اس سے تنگ دل نہ ہو۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَجَّةٍ، عَنِ الْمُنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا»، قَالَ لَيْسَ بَعْنِي أَكْثَرُ عَمَلًا وَلَكِنْ أَصَوَّبَكُمْ عَمَلًا وَإِنَّمَا الْإِصَابَةُ حَشَبَةُ اللَّهِ وَالنِّيَّةُ الصَّادِقَةُ وَالْحَسَنَةُ ثُمَّ قَالَ: الْإِبْقَاءُ عَلَى الْعَمَلِ حَتَّى يَخْلُصَ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَلِ؛ وَالْعَمَلُ الْخَالِصُ: الَّذِي لَا تُرِيدُ أَنْ يَحْمِيْدَكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَالنِّيَّةُ أَفْضَلُ مِنَ الْعَمَلِ، أَلَا وَإِنَّ النِّيَّةَ هِيَ الْعَمَلُ، ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقُلْ كُلُّ يَعْمَلْ عَلَى شَاكِلِيَّتِهِ عَلَى نِيَّتِهِ».

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا فرماتا ہے تاکہ تم کو آزمائے کہ اردوئے عمل تم میں کون اچھا ہے۔ فرمایا یہاں مراد کثرت عمل نہیں بلکہ درست عمل ہے اور درست عمل خدا کا خوف اور صدق نیت ہے اور نیکی ہے پھر فرمایا۔ عمل پر خلوص سے باقی رہنا سخت تر ہے۔ عمل سے۔ اور عمل خالص کی شان یہ ہے کہ تم یہ نہ چاہو کہ اس پر تمہاری کوئی تعریف کرے سوائے اللہ کے اور نیت افضل ہے عمل سے۔ آگاہ ہو کہ نیت ہی سے عمل ہے پھر یہ آیت پڑھی، ہر شخص اپنی شاکی یعنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

۵۔ وَبِهَذَا الْأَسْنَادِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ»، قَالَ: الْقَلْبُ السَّلِيمُ الَّذِي يَلْقَى رَبَّهُ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ سِوَاهُ، قَالَ: وَكُلُّ قَلْبٍ فِيهِ شِرْكٌ أَوْ شَكٌّ قَبْلَ سَاقِطٍ وَإِنَّمَا أَرَادُوا الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا لِيَنْفَرَّغَ قُلُوبُهُمْ لِلْآخِرَةِ.

۵۔ راوی نے امام علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا جس کو اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم دیا۔ فرمایا قلب سلیم وہ ہے جس میں اللہ کے سوا دوسرا نہ ہو یہ بھی فرمایا جس دل کے اندر شرک یا شک ہو وہ ساقط الاعتبار ہے زاہدن دنیا کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے دل آخرت کے لئے خالی ہو جائیں۔

۶۔ وَیَهْدِی الْاَسْبَادَ ، عَنْ سُقْبَانَ بْنِ عُبَیْسَةَ ، عَنْ السَّيِّدِی ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ : مَا اَخْلَصَ الْعَبْدُ الْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَرْبَعَيْنَ یَوْماً ۔ اَوْ قَالَ : مَا اَجْمَلَ عَبْدٌ كَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَرْبَعَيْنَ یَوْماً ۔ اِلَّا رَهَّدَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی الدُّنْیَا وَبَعَثَهُ دَاہَا وَدَوَاہَا فَاقْبَتَ الْحِکْمَةُ فِی قَلْبِهِ وَانْطَقَ بِهَا لِسَانُهُ ، ثُمَّ تَلَا : اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَبَالًا لَّهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ، فَلَا تَرَى صَاحِبَ بِذَنْعَةٍ اِلَّا ذَلِیلاً ، وَمُفْتَرِیًّا عَلٰی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَلٰی رَسُوْلِهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ عَلٰی اَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اِلَّا ذَلِیلاً

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے چالیس دن اپنے ایمان باللہ میں خلوص دکھایا یا کسی بندہ نے خدا کا ذکر جمیل چالیس روز کیا تو خدا اسے دنیا سے متنفر کر دے گا اور اس کی بیماری حرم دنیا اور اس کا علاج اس کے پیش نظر کر دے گا اور اس کے قلب میں حکمت کو جگہ دے گا اور پُر حکمت باتیں اس کی زبان سے جاری کرے گا سچہ یہ آیت تلوادت کی۔ جن لوگوں نے بکھرے کی لہجہ کی وہ بہت جلد خدا کے غضب کو پالیں گے اور دنیا کی زندگی میں ان کو ذلت ہوگی اور ہم افترا کرنے والوں کو ایسا بدلہ دیا کرتے ہیں اسے رسول! تم بدعت کرنے والوں کو ذلیل پاؤ گے یہ لوگ اللہ، اس کے رسول اور ان کے اہل بیت پر افترا کرنے والے ہیں یہ لوگ ذلیل ہیں۔

ایک سو چالیسواں باب شرائع

۱۴۰ (بَابُ الشَّرَائِعِ)

۱۔ عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ، عَنْ اَبِیہ ، عَنْ اَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ اَبِی نَصْرِ ، وَعِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا ، عَنْ اَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقَعِی ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ جَمِیْعًا ، عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَشْرَ ذَكَرَهُ ، عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَعْطٰی مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم شَرَائِعَ نُوْحٍ وَ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُوسٰی وَعِیْسٰی علیہم السلام : التَّوْحِیْدَ وَالْاِخْلَاصَ وَ خَلَعَ الْاَنْدَادَ وَالْفِطْرَةَ الْحَنِیْفَةَ السَّمْحَةَ مَوْلَا رَهْبَانِیَّةٍ وَلَا سِبَاحَةَ ، اَحَلَّ فِیْهَا الطَّیِّبَاتِ وَ حَرَّمَ فِیْهَا الْغَبَائِثَ وَ وَضَعَ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلَالَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ، ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَیْهِمْ فِیْهَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّیَامَ وَالْحَجَّ وَالْاَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْیَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَلَالَ وَالْحَرَامَ وَالْمَوَارِثَ وَالْحُدُودَ وَالْقَرَابِصَ وَالْجِهَادَ فِی سَبِيلِ

اللہ: وَزَادَهُ الْوُسْوَ وَفَضَّلَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَالْمُقَصِّلِ وَأَحَلَّ لَهُ الْمَغْنَمَ وَالْفَيْءَ وَنَصَرَهُ بِالرُّعْبِ وَجَعَلَ لَهُ الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَ أَرْسَلَهُ كَافَّةً إِلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ وَالْحَيْنِ وَالْإِنْسِ وَأَعْطَاهُ الْجِزْيَةَ وَأَسْرَ الْمُشْرِكِينَ وَفَدَاهُمْ، ثُمَّ كَلَّفَ مَا لَمْ يَكْلَفْ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ سَيْفٌ مِنَ السَّمَاءِ فِي غَيْرِ غَمٍّ، وَقِيلَ لَهُ: «فَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلِّفُ إِلَّا نَفْسًا»

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے عطا کیں محمد کو نوح و ابراہیم، موسیٰ و عیسیٰ کی شریعتیں، توحید و اخلاص، تینوں سے دوری، پُر خلوص فطرت، سخاوت پسندی اور رہبانیت سے دور رکھا اور جنگوں میں بے ذریعہ معاش گھومنے سے (کہ اس میں جانوں کے تلف ہونے کا اندیشہ رہتا ہے) اور حلال کیا۔ ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو اور حرام کیا غیبت چیزوں کو اور اسنفستہ کرنے لوگوں کے بوجھ کو ہلکا کیا اور اس طوق کو جو لوگوں کی گردنوں میں پڑا تھا۔ نکالا پھر ان پر فرض کیا نماز و زکوٰۃ و روزہ و حج و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو اور آگاہ کیا حلال و حرام و میراث و حدود و فرائض و جہاد فی سبیل اللہ سے اور زیادہ کیا اس پر وضو کو اور فضیلت دی سورہ فاتحہ سے اور ختم سورہ بقرہ سے اور سورہ محمد سے آخر قرآن تک اور حلال کیا مال غنیمت اور مال فتنے کو اور نصرت کی ان کا رعب قائم کرنے میں کفار پر اور زمین کو ان کے لئے مسجد بنایا اور اس کو ظاہر قرار دیا۔ اور رسول بنایا ان سب پر۔

خواہ سفید ہوں یا کالے اور جن و انس پر اور جن یہ لینے مشرکوں کو قید کرنے اور فدیہ لینے کی اجازت دی گئی اور اس کو وہ تکلیف دی گئی جو کسی نبی کو نہیں دی گئی جس کے لئے بے نیام کی تلوار نازل کی گئی اور کہا گیا۔ فی سبیل اللہ قتال کرو اور اپنے نفس کے سوا (علی) اور کسی کو تکلیف نہ دو (جیسا کہ غزوہ احد میں اکیلے علی علیہ السلام محافظ رسول بھی رہے اور جنگ بھی کرتے رہے)۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ»، فَقَالَ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَنَحْنُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْهِمْ قُلْتُ: كَيْفَ صَارُوا أُولِي الْعَزْمِ؟ قَالَ: لِأَنَّ نُوْحًا بَعِثَ بِكِتَابٍ وَشَرِيعَةٍ، وَكُلُّ مَنْ جَاءَ بَعْدَ نُوحٍ اخَذَ بِكِتَابِ نُوحٍ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَا جِهَ، حَتَّى جَاءَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام بِالصُّحُفِ وَبِعَزِيمَةٍ تَرَكِ كِتَابَ نُوحٍ لَا كُفْرًا بِهِ فَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام اخَذَ بِشَرِيعَةِ إِبْرَاهِيمَ وَمِنْهَا جِهَ وَبِالصُّحُفِ، حَتَّى جَاءَ مُوسَى بِالتَّوْرَةِ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَا جِهَ، وَبِعَزِيمَةٍ تَرَكِ الصُّحُفِ، وَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ مُوسَى عليه السلام اخَذَ بِالتَّوْرَةِ وَشَرِيعَتِهِ وَمِنْهَا جِهَ حَتَّى جَاءَ الْمَسِيحُ عليه السلام بِالْإِنْجِيلِ، وَبِعَزِيمَةٍ تَرَكِ شَرِيعَةَ مُوسَى وَمِنْهَا جِهَ، فَكُلُّ نَبِيٍّ جَاءَ بَعْدَ الْمَسِيحِ اخَذَ بِشَرِيعَتِهِ

وَمِنْهَا حَيْهٌ، حَتَّى جَاءَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَجَاءَ بِالْقُرْآنِ وَبَشَّرَ بَعْدَهُ وَمِنْهَا حَيْهٌ فَحَلَالُهُ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَحَرَامُهُ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَهُولًا، أَوْ لَوْلَا الْعَزْمُ مِنَ الرَّسُولِ ﷺ.

۲۔ سماعہ بن مہران سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، اے رسولِ الوعوم رسولوں کی طرح صبر کرو۔ فرمایا اولو العوم نوح، ابراہیم موسیٰ و عیسیٰ اور محمد صلعم ہیں میں نے کہا یہ حضرات الوالعوم کیوں کہلاتے ہیں فرمایا اس لئے کہ خدا نے نوح کو مبعوث کیا۔ کتاب و شریعت کے ساتھ ان کے بعد جنھنے انبیاء آئے انھوں نے کتاب نوح شریعتِ نوح اور طریقہ نوح پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ ابراہیم پر صحیفہ نازل ہوئے۔ انھوں نے کتابِ نوح کو از روئے عزیمت ترک کیا نہ کہ نبوتِ نوح سے انکار کے طور پر، اس کے بعد جنھنے انبیاء ابراہیم کے بعد آئے انھوں نے مطابق شریعتِ ابراہیمی اور صحیفوں کے احکام کے مطابق عمل کیا۔ یہاں تک کہ موسیٰ پر توریت نازل ہوئی شریعت و سنت مقرر ہوئی اور انھوں نے پورے عزم سے صحیفہ ابراہیمی کو ترک کیا۔ موسیٰ کے بعد آنے والا ہنری توریت اور شریعتِ موسیٰ کا ماننے والا رہا۔ یہاں تک مسیح پر انجیل نازل ہوئی اور انھوں نے شریعتِ موسیٰ کو ترک کیا اور ان کی شریعت اور سنت بنی جو انبیاء (مراد اوصیاء عیسیٰ) ان کے بعد آئے انھوں نے شریعتِ عیسیٰ پر عمل کیا۔ ان کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ قرآن لے کر آئے اور ان کی شریعت و سنت نبوی پس حلال محمدی قیامت تک کے لئے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک کے لئے حرام ہے پس یہ ہیں اولو العوم رسول۔

ایک سو اکتالیسواں باب

دعائِ اسلام

(باب ۱۴۱)

❖ (دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ) ❖

۱۔ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الزَّيْنَابِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُثَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ فَضِيلٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ، وَلَمْ يَنْدَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ.

۱۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ عَنْ عَجَلَانَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْقِفْنِي عَلَى حُدُودِ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ، وَصَلَاةُ الْخَمْسِ ، وَأَدَاءُ الزَّكَاةِ ، وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ ، وَحِجُّ الْبَيْتِ ، وَوَلَايَةُ وَلِيِّنَا وَعَدَاوَةُ عَدُوِّنَا ، وَالذُّخُولُ مَعَ الصَّادِقِينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ سے کہا۔ مجھے حدود و ایمان سے آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور حضرت جو کچھ خدا کی طرف سے لائے اس کا اقرار اور پنجگانہ نماز اور زکوٰۃ دینا اور ماہ رمضان کا روزہ اور بیت اللہ کا حج اور ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار اور ہمارے دشمنوں سے عداوت رکھنا اور صادقین کے ساتھ رہنا۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَثَائِ بْنِ عَلَامِرٍ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَّارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحِجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يُنَادِ بِشَيْءٍ كَمَا تُنَادِي بِالْوَلَايَةِ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِأَرْبَعٍ وَتَرَكَوا هَلِيلَهُ - يَعْنِي الْوَلَايَةَ -

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے اسلام کے بنیادی پتھر میں ہیں نماز، زکوٰۃ اور ولایت۔ ان میں سے کوئی بغیر اپنے دو

کے مکمل نہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ ابْنِ الْقُرَظِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : أَتَأْفِي الْإِسْلَامَ ثَلَاثَةً : الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْوَلَايَةَ ، لَا تَصِحُّ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا بِصَاحِبَتِهَا .

۴۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، صوم، حج اور ولایت اور اسلام کی سب سے نمایاں چیز ہے ولایت، لوگوں نے چار کو لیا اور ولایت کو چھوڑ دیا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِيعاً ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ زُرَّارَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحِجِّ وَالصَّوْمِ وَالْوَلَايَةِ ، قَالَ زُرَّارَةُ : فَقُلْتُ : وَ أَيْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ :

الْوَلَايَةُ أَفْضَلُ ، لِأَنَّهَا مِفْتَاحُهَا ، وَالْوَالِي هُوَ الدَّلِيلُ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي يَلِي ذَلِكَ فِي
 الْفَضْلِ ؟ فَقَالَ : الصَّلَاةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الصَّلَاةُ عَمُودُ دِينِكُمْ ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ الَّذِي
 يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ ؟ قَالَ : الزَّكَاةُ لِأَنَّهَا قَرْنُهَا بِهَا وَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الزَّكَاةُ
 تَذْهِيبُ الدُّنُوبِ . قُلْتُ وَالَّذِي يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ ؟ قَالَ : الْحَجُّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ
 حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ» وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 لِحَجَّةٍ مَقْبُولَةٍ خَيْرٌ مِنْ عِشْرِينَ صَلَاةً نَافِلَةً وَمَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ طَوَافًا أَحْطَى فِيهِ أَسْبُوعَهُ وَأَحْسَنَ
 رَكْعَتَيْهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَقَالَ فِي يَوْمٍ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْمُزْدَلِفَةِ مَا قَالَ ، قُلْتُ فَمَاذَا يَتَّبَعُهُ ؟ قَالَ : الصَّوْمُ .
 قُلْتُ : وَمَا بِالصَّوْمِ صَارَ أَحَدُ ذَلِكَ أَجْمَعَ ؟ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّوْمُ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ ،
 قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنْ أَفْضَلَ الْأَشْيَاءِ مَا إِذَا بَرَأْتَكَ لَمْ تَكُنْ مِنْهُ تَوْبَةً دُونَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَتُؤَدِّيَهُ
 بِعَيْنِهِ ، إِنَّ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالْوَلَايَةَ لَيْسَ يَقَعُ شَيْءٌ مَكَانَهَا دُونَ إِذَا بَرَأْتَكَ إِذَا
 فَاتَكَ أَوْ قَصُرَتْ أَوْ سَاقَرَتْ فِيهِ أَدَيْتَ مَكَانَهُ أَبَاطًا غَيْرَهَا وَجَزَيْتَ ذَلِكَ الذَّنْبَ بِصَدَقَةٍ وَلَا قَضَاءٍ
 عَلَيْكَ وَلَيْسَ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ شَيْءٌ يُجْزِيكَ مَكَانَهُ غَيْرُهُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : دُرَّةُ الْأَمْرِ وَتَسَامُهُ وَ
 يَفْتَا حُهُ وَبَابُ الْأَشْيَاءِ وَرِضَا الرَّحْمَنِ الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : مِمَّنْ
 يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا أَمْ أَلَا تَأْنِي رَجُلًا قَامَ لَيْلَهُ وَطَامَ
 نَهَادَهُ وَتَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَالِهِ وَحَجَّ جَمِيعَ دَهْرِهِ وَلَمْ يَعْرِفْ وَلَايَةَ وَلِيِّ اللَّهِ فَيُؤَلِّهِ وَيَكُونُ جَمِيعُ
 أَعْمَالِهِ بِدَلَالَتِهِ إِلَيْهِ ، مَا كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ حِجْلٌ وَعَزَّ حَقُّ فِي ثَوَابِهِ وَلَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ ، ثُمَّ
 قَالَ : أُولَئِكَ الْمُحْسِنُونَ مِنْهُمْ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلٍ رَحِيمٍ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت
 زرارہ نے پوچھا۔ ان میں افضل کون ہے فرمایا۔ ولایت۔ اس لئے کہ وہ ان سب کی کبی ہے اور ولی ان سب چیزوں کی
 طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا نماز۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ نماز تمہارے دین کا
 ستون ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد فرمایا زکوٰۃ، خدا نے نماز کے بعد اس کا ذکر کیا ہے رسول اللہ نے فرمایا ہے زکوٰۃ گناہوں کو
 دور کرتی ہے۔ میں نے کہا اس کے بعد کون افضل ہے فرمایا حج خدا نے فرمایا ہے خدا کے لئے ان لوگوں پر حنا نہ کعبہ کا حج فرض کیا
 گیا ہے جو وہاں پہنچنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جس نے انکار کیا تو اللہ دونوں عاملوں سے بے پروا ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ایک حج مقبول بہتر ہے میں نافلہ

نمازوں سے اور جو خانہ کعبہ کا طواف کرے اور سات سات بار گھومے اور دو رکعت اچھے طریقے سے بجالائے تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور آنحضرتؐ نے یوم عرفہ اور یوم مشعر ایسا فرمایا ہے میں نے کہا حج کے بعد کون افضل ہے فرمایا روزہ۔ رسول اللہؐ نے فرمایا روزہ سپر ہے آتش و درخ سے۔ پھر فرمایا افضل اشیا روزہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کے سوا چارہ کار نہ ہو کہ اس کو بجالایا جائے اور بعینہ ادا کیا جائے۔ نماز، زکوٰۃ، حج اور ولایت ایسی عبادتیں ہیں کہ کوئی شے ان کی قائم مقام نہیں ہوتی اور بغیر ادا کئے چارہ کار نہیں لیکن روزہ اگر فوت ہو جائے یا قصر ہو یا ماہ رمضان میں سفر ہو تو جو روزے قضا ہو جائیں تو دوسرے وقت ان کو ادا کیا جاسکتا ہے اور اس گناہ کا بدلہ صدقہ سے ہو جائے گا اور قضا بجالانا ضروری نہ ہوگا۔ لیکن ان چار کے لئے ایسا نہیں۔ پھر فرمایا امر الہی کی چوٹی اور بلندی اس کی کنبی اور باعث رضائے رحمت طاعت امام ہے اس کی معرفت کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسولؐ کی اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے روگردانی کی (تو کرے) اے رسولؐ! ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ آگاہ ہو اگر کوئی شخص قائم البیل اور صائم النہار اور اپنا تمام مال راہ خدا میں دے دے اور تمام عمر حج کرے۔ لیکن ولایت ولی اللہ کو نہ پہچانتا ہو اور اس کے اعمال میں اس کی رہنمائی میں نہ ہوں تو اللہ کے نزدیک نہ اس کا کوئی ثواب ہے اور نہ وہ اپنی ایمان سے بے پھر فرمایا جو لوگ ان میں نیکو کار ہیں اللہ اپنی رحمت سے ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ . عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَمْسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْبَسَجِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَخْبِرْنِي بِدَعَائِمِ الْإِسْلَامِ الَّتِي لَا يَسْغُ أَحَدًا التَّغْصُّرُ عَنْ مَعْرِفَتِ شَيْءٍ مِنْهَا الَّذِي مَنْ قَصَرَ عَنْ مَعْرِفَتِ شَيْءٍ مِنْهَا قَسَدَ عَلَيْهِ دِينُهُ وَلَمْ يَقْبَلِ [اللَّهُ مِنْهُ عَمَلَهُ وَمَنْ عَرَفَهَا وَعَمِلَ بِهَا صُلِحَ لَهُ دِينُهُ وَقَبِلَ مِنْهُ عَمَلُهُ وَلَمْ يَضُقْ بِهِ مِنْهَا هَوَافِدَ لِحَبْلِ شَيْءٍ مِنَ الْأُمُورِ جَهْلُهُ فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِيمَانُ بِأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَحَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ الرَّكَاةُ ؛ وَالْوَلَايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا : وَلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : هَلْ فِي الْوَلَايَةِ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ فَضَّلَ يَعْرِفُ لِمَنْ أَحَدٌ بِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَآوِلِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ عَلِيًّا عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ : كَانَ مُعَاوِيَةَ ، ثُمَّ كَانَ الْحَسَنُ عليه السلام ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَقَالَ الْآخَرُونَ : يَرِيدُنِي مُعَاوِيَةَ وَحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَلَايَاؤَهُ وَلَايَاؤَهُ قَالَ : ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ : أَرِيدُكَ ؛ فَقَالَ لَهُ حَكَمُ الْأَعْوَرُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ ؛ وَكَانَتِ الشَّيْبَةُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَبُو جَعْفَرٍ وَهُمْ لَا يَعْرِفُونَ مَنَّاكَ

حَاجِبِهِمْ وَحَلَائِلِهِمْ حَتَّى كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفَتَحَ لَهُمْ وَبَيَّنَّ لَهُمْ مَنَائِكَ حَاجِبِهِمْ وَحَلَائِلِهِمْ
وَحَرَائِمِهِمْ حَتَّى صَادَ النَّاسُ بِحَاجَجُونِ إِلَى اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا كَانُوا يَحْتَاجُونَ إِلَى النَّاسِ وَهَكَذَا يَكُونُ
الْأَمْرُ وَالْأَرْضُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِإِمَامٍ وَمَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَأَخْوَجَ مَا تَكُونُ إِلَى
مَا أَنْتَ عَلَيْهِ إِذَا بَلَغْتَ نَفْسَكَ هَذِهِ وَأَهْوَى يَمِينَهُ إِلَى حَلْقِهِ - وَانْقَطَعَتْ عَنْكَ الدُّنْيَا تَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ
عَلَى أَمْرِ حَسَنٍ .

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَيْسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْبَسِجِ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِثْلَهُ .

۶۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ مجھے اسلام کے وہ ستون بتائیے جس میں کسی چیز کی کمی کی گنجائش
نہیں اور اگر ان میں سے کوئی چیز کم ہو جائے تو اس کا دین فاسد ہو جائے اور جس کو اس کی معرفت ہو اور عمل کرے تو دین دست
رہے اور عمل اس کا مقبول ہو اور تنگ نہ ہو کسی امر میں کسی شے کی جہالت کی وجہ سے۔

حضرت نے فرمایا۔ گواہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان اس پر کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور اقرار
کرنا ان تمام باتوں کا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اموال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت آل محمد کا جس کا اللہ
نے حکم دیا ہے اقرار کرنا میں نے کہا ولایت کے لئے کوئی ایسی قوی دلیل ہے جس سے تمسک کیا جائے۔ فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہیں۔ اور
رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا اور وہ اولی الامر رسول اور علی تھے
دوسرے کہتے ہیں معاویہ تھا اور علی کے بعد حسن اور پھر حسین اور مخالفوں کے نزدیک یزید بن معاویہ۔ دراصل ایک امام حسین
موجود تھے، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ان کے باپ برابر تھے یہ فرما کر آپ ساکت ہوئے۔ پھر فرمایا اور کچھ بیان کروں
حکم عورتوں کے کہا۔ ضرور فسد مایا حسین کے بعد علی بن الحسین ولی امر تھے ان کے بعد ابو جعفر محمد بن علی حضرت سے پہلے شیعہ
حج کے مناسک اور حلال و حرام کو نہیں جانتے تھے ابو جعفر نے یہ دروازے ان پر کھولے اور حج کے مناسک تعلیم کئے اور حلال و
حرام کو بتایا یہاں تک کہ تحصیل علم دین میں لوگ اُن کی طرف محتاج ہو گئے اور وہ کسی کی طرف محتاج نہ رہے اور یہ امر یوں
ہی جاری رہا۔ زمین امام سے خالی نہیں رہتی۔ جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرا اور جب
تمہاری ریح کھینچ کر یہاں تک (اشارہ کیا اپنے حلق کی طرف) آجائے گی اس وقت تم شیعہ کے زیادہ محتاج ہو گے اس وقت
دنیوی تعلقات کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور تم کہو گے میں امر حسن (اچھے معاملہ) سے متعلق رہا۔

ان راویوں نے بھی سابق آل محمد سے یہ روایت نقل کی ہے

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصِيرٍ ، عَنْ مُسْنَدِ

الْحَنَاطِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ [دَعَائِم] : الْوَلَايَةِ وَالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ولایت ، نماز ، زکوٰۃ ، رمضان کا اور حج۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الْيَسَنِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ مَا نُوَدِّي بِالْوَلَايَةِ يَوْمَ الْقَدِيرِ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز ، زکوٰۃ ، روزہ ، حج اور ولایت اور کسی کا ان میں سے اس طرح اعلان نہیں کیا گیا جس طرح ولایت کا اعلان روز غدیر کیا تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَمْسَى بْنِ الشَّرِي قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : حَدِّثْنِي عَمَّا بَيَّنَّتْ عَلَيْهِ دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ إِذَا أَنَا أَخَذْتُ بِهَا زَكَاةً عَمَلِي وَلَمْ يَضُرَّ نِيَّ جَهْلٌ مَا جَهِلْتُ بَعْدَهُ ، فَقَالَ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَحَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَالْوَلَايَةُ لِلَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَلَايَةُ آلِي مُحَمَّدٍ ﷺ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : دَاطِعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ، فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ، ثُمَّ صَارَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثُمَّ هَكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ ، إِنْ الْأَرْضَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِإِمَامٍ وَمَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَأَحْوَجُ مَا يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَعْرِفَتِهِ إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُهُ هَهْنَا - قَالَ : وَ أَهْوَى بَيْنَهُ إِلَى صَدُوهِ - يَقُولُ حَبِشْدُو : لَقَدْ كُنْتُ عَلَى أَمْرٍ حَسَنٍ .

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کہ اسلامی ستونوں کی بنیاد کس چیز پر ہے تاکہ ان کو اخذ کر کے میرا عمل پاک ہو جائے اور اس کے بعد حالت مجھے نقصان نہ دے۔ فرمایا گواہی دیتا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان تمام باتوں کا اقرار کرنا جو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور اپنے مال میں زکوٰۃ کو حق سمجھنا اور ولایت جس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ولایت آل محمد ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا۔

تو وہ کفر کی موت مرا اور خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور ان اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں وہ علی بن پھر حسن پھر حسین پھر علی بن الحسین پھر محمد بن علی، پھر اسی طرح یہ امر جاری رہے گا دسے زمین کی اصلاح نہیں ہو سکتی مگر امام سے جو شخص مر گیا مگر امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرا۔ تم میں سے ہر ایک معرفت امام کا اس وقت زیادہ محتاج ہوگا جب اس کا دم یہاں تک پہنچے گا وقت مرگ، اور اشارہ کیا اپنے صدر کی طرف اور کہے گا اس وقت معلوم ہوا کہ میں اچھے عقیدہ پر تھا۔

۱۔ عَنْ أَبِي الْخَارُوْدِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَنَ رَسُولِ اللَّهِ هَلْ تَعْرِفُ مَوَدَّةَ تَبِي لَكُمْ وَانْقِطَاعِي إِلَيْكُمْ وَمَوَالِيَّ إِيَّاكُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أَتَاكَ مَسْأَلَةٌ تَجْبِئُنِي فِيهَا فَإِنِّي مَكْفُوفُ الْبَصَرِ قَلِيلُ الْمَشْيِ وَلَا أَسْتَطِيعُ زِيَارَتَكُمْ كُلَّ حِينٍ قَالَ: هَاتِ حَاجَتَكَ قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِدِينِكَ الَّذِي نَدَّبَ إِلَيْهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لَا دِينَ إِلَّا دِينُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، قَالَ: إِنْ كُنْتُ أَقْصَرْتُ الْخُطْبَةَ فَقَدْ أَعْظَمْتَ الْمَسْأَلَةَ وَاللَّهُ لَا عَظِيْمَتَكَ دِينِي وَدِينُ آبَائِي الَّذِي نَدَّبَ إِلَيْهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَالْوَلَايَةُ لَوْلِيِّنَا وَالْبِرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّنَا وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِنَا وَانْتِظَارُ قَائِمِنَا وَالْإِحْتِنَاءُ وَالْوَرَعُ.

۱۰۔ ابو البارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں رسول اللہ آپ جانتے ہیں جو محبت مجھے آپ سے ہے اور آپ کے دشمنوں سے میرا قطع تعلق ہے اور خصوصیت کے ساتھ آپ سے محبت ہے فرمایا۔ ہاں! میں نے کہا۔ میں ایک مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ مجھے جواب دیجئے۔ میں اندھا ہوں چلنے کی طاقت کم رکھتا ہوں اس لئے آپ کی زیارت سے معذور ہوں فرمایا بیان کرو کیا پوچھنا چاہتے ہو میں نے کہا۔ مجھے اپنے اس دین کے متعلق بتائیے جس پر آپ اور آپ کے اہل بیت ہیں تاکہ اللہ مجھے وہی دین عطا کرے اگر تو اپنے کلام کو مختصر کر دے تو میں تجھ سے عظمت مسئلہ کو بیان کروں واللہ میں تجھے بتاؤں گا اپنا دین اور اپنے آباء کا دین جس کو خدا نے قائم کیا ہے اس کو ابھی پر کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانا اور ہمارے ولی کی ولایت پر ایمان لانا اور ہمارے دشمنوں سے اظہار برادرت کرنا اور ہمارے حکم کو تسلیم کرنا اور ہمارے قائم کا انتظار کرنا اور امر نیک میں کوشش کرنا اور پرہیزگاری اختیار کرنا۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنِ الدِّينِ الَّذِي أَفْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ، مَا لَا يَسْمَعُهُمْ جَهْلُهُ وَلَا يَقْبَلُ مِنْهُمْ غَيْرُهُ، مَا هُوَ؟ فَقَالَ: أَعَدَّ عَلِيٌّ قَاعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ سَكَتَ قَلِيلًا، ثُمَّ قَالَ:

وَالْوَلَايَةُ مَرَّتَيْنِ - ثُمَّ قَالَ : هَذَا الَّذِي قَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ وَلَا يَسْأَلُ الرَّبُّ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ : أَلَا زِدْتَنِي عَلَى مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْكَ ؟ وَلَكِنْ مَنْ زَادَ زَادَهُ اللَّهُ ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَنَّا حَسَنَةً جَمِيلَةً يَتَّبِعِي لِلنَّاسِ إِلَّا خَذَبُهَا .

۱۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا کہ مجھے دین کی وہ باتیں بتائیے جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جن سے جاہل نہ رہنا چاہیے اور ان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہ ہو۔ فرمایا۔ پھر اعادہ کر اس نے پھر بیان کیا۔ فرمایا وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا جو وہاں تک پہنچ سکے اور ماہ رمضان کے روزے اس کے بعد آپ کچھ دیر حیا موش رہے پھر دوبارہ دلائل پھر فرمایا۔ یہ وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے روز قیامت خدا بندوں سے یہ نہیں پوچھے گا کہ جو کچھ میں نے فرض کیا تھا اس پر تم نے کیا زیادتی کی لیکن جس نے زیادہ عمل کیا ہو گا اس کو زیادہ ثواب ملے گا اور رسول نے کچھ اچھی سنتیں قرار دی ہیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُنْهُوْرٍ ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ الْحَلَالِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَزْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَرَضَ عَلَى خَلْقِهِ حَمْسًا قَرَحَصًا فِي أَرْبَعٍ وَأَمَّ يَرْحَصُ فِي وَاحِدَةٍ (۱)

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے پانچ چیزیں اپنی مخلوق پر فرض کی ہیں ان میں سے چار میں کمی کی اجازت دی ہے سوائے ایک کے۔

توضیح: نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ایسے فرض ہیں کہ وقت ضرورت ان کو بجا لانے کی اجازت ہے مثلاً حیض و نفاس کے زمانہ میں عورت کو نماز معاف ہے سفر اور بیماری میں روزہ نہ رکھنے کا حکم ہے مال اگر نصاب کے مطابق نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں، اگر حج کے لئے بیت اللہ تک جانا ممکن نہ ہو تو زیفہ حج ساقط ہے یعنی زیفہ ولایت یعنی آئینہ اثنا عشر کی امامت کا اقرار اور ان سے محبت رکھنا ایسا فریضہ ہے جس کے لئے کسی حالت میں معافی نہیں۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَبِي بَابٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : هَذِهِ صَحِيفَةٌ مُخَاصِمٌ يَسْأَلُ عَنْ الدِّينِ الَّذِي يَقْبَلُ فِيهِ الْعَمَلُ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ هَذَا الَّذِي أُرِيدُ ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَتَوَقُّرُ بِمَا جَاءَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْوَلَايَةُ لَنَا أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْبِرَاءَةُ مِنْ عَدُوِّنَا وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِنَا وَالْوَرَعُ وَالنَّوَاصِعُ وَالنَّظَرُ قَائِمِينَ فَإِنَّ لَنَا دَوْلَةً إِذَا

اقرار اور ان کے بعد آپ سب پر درود پڑھا دیا کہ آپ لوگ میرے امام ہیں اسی پر میری زندگی ہے اسی پر میری موت ہے اور یہی میرا دین ہے فرمایا۔ اے عمر یہی تو اللہ کا دین ہے اور میرے آباؤ کا دین ہے ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنی زبان امر خیر کے سوا بند رکھو، یہ مت کہو۔ میں نے اپنے نفس کو ہدایت کی۔ بلکہ یہ کہو۔ اللہ نے مجھے ہدایت کی اور خدا کی نعمت کا شکر ادا کرو اور ان لوگوں میں سے نہ بنو جن کے منہ پر بھی لوگ طعن دیں اور نیچے بھی اور لوگوں کی زیادہ ملامت کر کے ان کو اپنے مشاغل پر سوار نہ کرنا کہ تو نے ایسا کیا تو لوگ تیرے دونوں شانوں کے درمیان کا حصہ شگافہ کر دیں گے۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّعْمَانِ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ : أَلَا خَيْرٌكَ بِإِسْلَامٍ أَصْلُهُ وَقَرَعَهُ وَذُرْوَةُ سَنَاهِهِ ؟ قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ : أَمَّا أَصْلُهُ فَالصَّلَاةُ وَقَرَعُهُ الرَّزْكَانَةُ وَذُرْوَةُ سَنَاهِهِ الْجِهَادُ . ثُمَّ قَالَ : إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِأَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، وَالصَّدَقَةُ تَنْهَبُ بِالْخَطِيئَةِ ، وَقِيَامُ اللَّيْلِ جُلٌّ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ اللَّهِ ، ثُمَّ قَرَأَ عليه السلام : وَتَجَاوَى جُؤُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ^(۱) .

۱۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا میں بتاؤں کہ اسلام کی اصل کیا ہے فرع کیا ہے اور اس کی بلندی میں سب سے اونچا نقطہ کیلئے۔ میں نے دل میں کہا میں آپ پر فدا ہوں ضرور بتائیے۔ فرمایا اس کی اصل نماز ہے اس کی شلخ زکوٰۃ ہے اور بلند چوٹی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں بتاؤں ابواب خیر کیا ہیں میں نے کہا ہاں۔ فرمایا روزہ سپر ہے و زرخ کی، صدقہ گناہوں کو دور کرتا ہے اور ذکر خدا کے لئے بندہ کارات کو عبادت کرنا۔ یہ آیت پڑھی، دور رکھتا ہے اپنے پہلو بستر سے۔

ایک سو بیالیسواں باب

اسلام لانے کے بعد قتل سے بچ جاتا ہے اور ثواب موقوف ہے ایمان پر

((باب ۱۴۲))

«أَنَّ الْإِسْلَامَ يُحَقِّقُ بِهِ اللَّهُمَّ (وَتَوَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ) وَأَنَّ الثَّوَابَ عَلَى الْإِيمَانِ»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنِ الْقَاسِمِ الصَّرَفِيِّ شَرِيكَ الْمُفَضَّلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : الْإِسْلَامُ يُحَقِّقُ بِهِ اللَّهُمَّ وَتَوَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ ، وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ ، وَالثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام لانے کے بعد کافر کی جان محفوظ ہو جاتی ہے اس کی رکھی ہوئی امانت کو واپس دیا جاتا ہے اس کا نکاح مسلمان عورتوں سے ہو سکتا ہے لیکن عمل کا ثواب ایمان پر موقوف ہے۔

۲۔ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحَدِهِمَا ؑ قَالَ : الْإِيمَانُ إِقْرَارٌ وَعَمَلٌ ، وَالْإِسْلَامُ إِقْرَارٌ بِلَا عَمَلٍ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان اقرار اور عمل دونوں کا نام ہے اور اسلام اقرار ہے بلا عمل کے۔

۳۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ ذَرَّاجٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَقَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ فَقَالَ لِي : أَلَا تَرَى أَنَّ الْإِيمَانَ عَنِ الْإِسْلَامِ .

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا عرب کے بدوں نے کہا ہم ایمان لائے۔ اے رسول کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے۔ بلکہ یوں کہو کہ ہم اسلام لائے اور ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ایمان اسلام سے الگ ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السَّمِطِ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ، مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ التَّقْيَافِي الطَّرِيقَ وَقَدْ أَزَفَ مِنَ الرَّجُلِ الرَّحِيلُ . فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ : كَأَنَّهُ قَدْ أَزَفَ مِنْكَ رَحِيلٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ فَقَالَ : فَالْقَنِي فِي الْبَيْتِ ، فَلَقِيَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا ؟ فَقَالَ : الْإِسْلَامُ هُوَ الظَّاهِرُ الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحُجُّ الْبَيْتِ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَهَذَا الْإِسْلَامُ . وَ قَالَ : الْإِيمَانُ مَعْرِفَةُ هَذَا الْأَمْرِ مَعَ هَذَا فَإِنْ أَقْرَبَهَا وَلَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ كَانَ مُسْلِمًا وَكَانَ ضَالًّا

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے اسلام و ایمان اور ان کے فرق کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے پھر پوچھا۔ آپ نے پھر جواب نہ دیا۔ ایک روز اس کی حضرت سے ملاقات سب راہ ہوئی جبکہ اس کے کوچ کا وقت قریب تھا۔ حضرت نے فرمایا کیا تمہارا کوچ قریب ہے۔ اس نے کہا جی ہاں ، فرمایا تم میرے گھر آکر ملو، وہ ملا اور اسلام و ایمان اور ان دونوں کے درمیان فرق دریافت کیا۔ فرمایا اسلام وہ ظاہری حالت ہے جس پر عام لوگ ہیں ، یعنی

گو اہی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے عہد و رسول ہیں اور نماز کو قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا ماہ رمضان میں روزے رکھنا یہ تو ہے اسلام، رہا ایمان تو ان چیزوں کے ساتھ امر و دلالت و امانت کی معرفت ہے جس نے اسے پہچانا وہ مسلم کہہ رہا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُعْتَدٍ ، وَعِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا عَنْ الْوَشَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا» فَمَنْ رَعَمَ أَنَّهُمْ آمَنُوا فَقَدْ كَذَبَ وَمَنْ رَعَمَ أَنَّهُمْ لَمْ يَسْلَمُوا فَقَدْ كَذَبَ.

۵۔ آیہ قالت الاعراب کے متعلق فرمایا جس نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لائے۔ تو اس نے جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اسلام نہیں لائے وہ بھی جھوٹا ہے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ قَاسِمِ بْنِ شَرِيكِ الْمُقْصِلِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : «الْإِسْلَامُ يُخَقِّنُ بِهِ الدِّمُ وَتُؤَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ وَتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ» وَالنُّوَابِ عَلَى الْإِيمَانِ .

۶۔ فرمایا۔ صادق آل محمد نے اسلام لانے کے بعد جان محفوظ ہو جاتی ہے امانت ادا کی جاتی ہے فروج حلال ہو جاتی ہیں لیکن عمل کا ثواب ایمان کے بعد ملتا ہے۔

ایک سو تینتالیسواں باب

ایمان کے اندر اسلام داخل ہے اسلام میں ایمان داخل نہیں

۱۴۳ (باب)

۵ (اِنَّ الْاِيْمَانَ يَسْرِكَ الْاِسْلَامَ وَالْاِسْلَامَ لَا يَسْرِكُ الْاِيْمَانَ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ سَالِحٍ ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ أَهْمًا مُخْتَلِفَانِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ ، فَقُلْتُ : فَصِفْهُمَا لِي ، فَقَالَ : الْإِسْلَامُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْتَّصَدِيقُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، بِهِ حَقِيقَةُ الدِّمَاءِ وَعَلَيْهِ جَرَّتِ الْمَنَاسِكُ وَالْمَوَارِثُ

وَعَلَى ظَاهِرِهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ، وَالْإِيمَانُ الْهُدَى وَمَا يَنْبَغُ فِي الْقُلُوبِ مِنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَمَا ظَهَرَ مِنَ الْعَمَلِ بِهِ، وَالْإِيمَانُ أَزْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَجَّةٍ، إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ فِي الظَّاهِرِ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ فِي الْبَاطِنِ وَإِنْ اجْتَمَعَا فِي الْقَوْلِ وَالصَّغَةِ.

۱۔ سماعہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا مجھے بتائیے کیا اسلام اور ایمان دو مختلف چیزیں ہیں۔ فرمایا۔ ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان نہیں۔ میں نے کہا۔ دونوں کا وصف بیان کیجئے۔ فرمایا اسلام نام ہے گو اہی دنیا تو حید کی اور رسول کی اسلام لانے سے خون محفوظ ہو جاتا ہے مناکحت درست ہو جاتی ہے اور میراث مل جاتی ہے اور عام مسلمانوں میں بظاہر شامل ہو جاتا ہے اور ایمان ہدایت ہے اور وہ قائم ہو تلہے لوگوں کے دلوں میں اسلام ہے (اقرار ہدایتین) کی ظاہری صورت سے اور ظاہر بظاہر عمل سے اور ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے (اس میں تصدیق بالقلب ہوتی ہے ایمان میں اسلام شریک ہے بظاہر لفظاً اسلام شریک ایمان نہیں ہے اگرچہ قول و صفت میں دونوں جمع ہو جائیں (جیسے اقرار ہدایتین بزبان اور ظاہری طور پر اعتقاد)۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْإِيمَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان میں اسلام داخل ہے لیکن اسلام میں ایمان داخل نہیں یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہے لیکن ہر مسلم مومن نہیں ہوتا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَلَا يُشَارِكُهُ الْإِسْلَامُ، إِنَّ الْإِيمَانَ مَا وَفَّرَ فِي الْقُلُوبِ وَالْإِسْلَامُ مَا عَلِيَهُ الْمَنَاسِكُ وَالْمَوَارِثُ وَحُقِّنَ الدِّمَاءُ؛ وَالْإِيمَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان شریک نہیں ایمان وہ ہے جو قلوب میں راسخ ہو اور اسلام کے بعد نکاح ہو سکتا ہے میراث مل جاتی ہے قتل سے جان بچ جاتی ہے ایمان میں داخل اسلام ہے مگر اسلام میں ایمان نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ أَبِي السَّجَّاجِ الْكِنَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَيْسَرُ أَمَّا الْإِيمَانُ أَوْ الْإِسْلَامُ؟ فَإِنْ مَنْ قَبَلْنَا يَقُولُونَ

إِنَّ الْإِسْلَامَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : الْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ ، قُلْتُ : فَأَوْجِدُنِي ذَلِكَ ، قَالَ : مَا تَقُولُ فِيمَنْ أَحَدَثَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مُتَعَمِّدًا ؟ قَالَ : قُلْتُ : يُضْرَبُ صَرْبًا شَدِيدًا قَالَ : أَصَبْتَ ، قَالَ : فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ أَحَدَثَ فِي الْكَعْبَةِ مُتَعَمِّدًا ؟ قُلْتُ : يَقْتُلُ ، قَالَ : أَصَبْتَ الْآتِرَى أَنْ الْكَعْبَةَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ الْكَعْبَةَ تَشْرِكُ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدُ لَا يَشْرِكُ الْكَعْبَةَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ يَشْرِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرِكُ الْإِيمَانَ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا ایمان افضل ہے یا اسلام۔ ہمارے قریب کچھ لوگ ایسے رہتے ہیں جو کہتے ہیں اسلام ایمان سے افضل ہے فرمایا ایمان کا درجہ اسلام سے بلند ہے میں نے کہا۔ جو آپ نے فرمایا ہے اسے سمجھا دیجئے۔ ایسے شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے جو مسجد الحرام میں قصد آپیشاب یا پاخانہ کر دے میں نے کہا اس کو سختی کے ساتھ پینٹنا چاہیے۔ فرمایا اور اس شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو یہ ناشائستہ حرکت کعبہ میں کرے اور قصد کرے میں نے کہا اسے قتل کر دینا چاہیے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ اچھا تم جانتے ہو کہ کعبہ مسجد الحرام سے افضل ہے اور کعبہ میں مسجد الحرام شریک ہے لیکن مسجد میں کعبہ شریک نہیں۔ ایسے ہی ایمان کے اندر اسلام داخل ہے لیکن اسلام کے اندر ایمان نہیں یعنی جو مومن ہے وہ مسلم ضرور ہو گا لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو مسلم ہے وہ مومن بھی ہو۔

۵ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَثَمَّةِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْنَابٍ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغَيْنَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُ يَقُولُ : الْإِيمَانُ مَا اسْتَقَرَّ فِي الْقَلْبِ وَأَقْنَى بِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ بِالطَّاعَةِ وَالسَّلَامَةِ لِأَمْرِهِ وَالْإِسْلَامُ مَا ظَهَرَ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ وَهُوَ الَّذِي عَلَيْهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنَ الْفِرْقِ كُلِّهَا وَبِهِ حَقِيقَةُ الدِّمَاءِ وَعَلَيْهِ جَرَتِ الْمَوَارِثُ وَجَارَ النِّكَاحُ وَاجْتَمَعُوا عَلَى الْمَسَافَةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ ، فَخَرَجُوا بِذَلِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَأَضْفَعُوا إِلَى الْإِيمَانِ ، وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرِكُ الْإِيمَانَ وَالْإِيمَانُ لَا يَشْرِكُ الْإِسْلَامَ وَهُمَا فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَجْتَمِعَانِ ، كَمَا صَارَتِ الْكَعْبَةُ فِي الْمَسْجِدِ وَالْمَسْجِدُ لَيْسَ فِي الْكَعْبَةِ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ يَشْرِكُ الْإِسْلَامَ وَالْإِسْلَامُ لَا يَشْرِكُ الْإِيمَانَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ فَقُولُوا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَصْدَقُ الْقَوْلِ قُلْتُ : قَبْلَ لِلْمُؤْمِنِينَ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِي شَيْءٍ مِنَ النِّعَاتِ وَالْأَحْكَامِ وَالْأَعْدُوِّ وَغَيْرِ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَا ، هُمَا يَجْرِيَانِ فِي ذَلِكَ مَجْرَى وَاحِدٍ وَلَكِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فَضْلٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِي أَعْمَالِهِمَا وَمَا يَشْرِكُ بَيْنَهُمَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قُلْتُ : أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا» وَدَعَمْتُ

أَنَّهُمْ مُّجْتَمِعُونَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ قَالَ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «يُضَاعِفُهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً» فَأَلْمُؤْمِنُونَ هُمُ الَّذِينَ يُضَاعِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ حَسَنَاتِهِمْ لِكُلِّ حَسَنَةٍ سَبْعِينَ ضِعْفًا ، فَهَذَا فَضْلُ الْمُؤْمِنِينَ وَيَزِيدُهُ اللَّهُ فِي حَسَنَاتِهِ عَلَى قَدْرِ صِحَّةِ إِيْمَانِهِ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَيَفْعَلُ اللَّهُ بِالْمُؤْمِنِينَ مَا يَشَاءُ مِنَ الْخَيْرِ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ مَنْ دَخَلَ فِي الْإِسْلَامِ الْيَسَّ هُوَ دَاخِلًا فِي الْإِيْمَانِ ؟ فَقَالَ : لَا وَلَكِنَّهُ قَدْ أَصِيبَ إِلَى الْإِيْمَانِ وَخَرَجَ مِنَ الْكُفْرِ وَسَاحِرٌ لَكَ مَثَلًا تَفْعَلُ بِهِ فَضْلُ الْإِيْمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ بَصُرْتَ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ أَكُنْتَ تَشْهَدُ أَنَّكَ رَأَيْتَهُ فِي الْكَعْبَةِ ؟ قُلْتُ : لَا يَحْزُنُنِي ذَلِكَ ، قَالَ : فَلَوْ بَصُرْتَ رَجُلًا فِي الْكَعْبَةِ أَكُنْتَ شَاهِدًا أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : إِنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَى دُخُولِ الْكَعْبَةِ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ : قَدْ أَصِيبَ وَأَحْسَنَتْ ، ثُمَّ قَالَ : كَذَلِكَ الْإِيْمَانُ وَالْإِسْلَامُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان وہ ہے جو دل میں جسکے کچھ جاملے اور خدا تک سب سے زیادہ رسائی پیدا کرنے والا ہو اور اس کا عمل اس امر کی تسدیق ہو کہ وہ اللہ کا فرمانبردار ہے۔ اور اس کے حکم کا قبول کرنے والا ہے اور اسلام تو ظاہری قول و فعل کا نام ہے اور اسلامی جماعت میں شامل ہوجانے کا کسی ایک فرقہ کے ساتھ اور اس کی وجہ سے اس کی گردن نہیں تار جاتی اور میراث کے احکام جاری ہوجاتے ہیں نکاح جائز ہوجاتا ہے اور ہمارے مخالفوں نے اجماع کیا ہے اس پر کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بجالانے کا نام ایمان ہے لیکن ان امور کے بعد تو وہ کفر سے باہر آجاتے ہیں اور ایمان کی طرف نسبت دیئے گئے ہیں درنہ اسلام میں ایمان شے ایک نہیں اور ایمان میں اسلام شریک ہے خدا نے فرمایا ہے عرب کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہوا ہی نہیں، پس اللہ کا قول سب سے زیادہ سچا ہے میں نے کہا کیا مومن کو کسی چیز میں فضیلت ہے مسلم پر فضائل و احکام و حدود وغیرہ میں، حضرت نے فرمایا نہیں وہ دونوں ایک شخص کے لئے بولے جاتے ہیں اور ایک لفظ دوسرے کا قائم مقام بنتا ہے لیکن مومن کو مسلمان پر فضیلت بلحاظ دونوں کے عمل سے ہے اور اس امر میں دونوں تقرب الی اللہ حاصل کرتے ہیں۔ میں نے کہا خدا فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اللہ اس کا دس گنا بدلہ دے گا اور میرا گمان ہے کہ عام مسلمان جمع ہوتے ہیں مومن کے ساتھ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج میں۔ فرمایا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ اجر کو بہت زیادہ بڑھادے گا پس یہ مومنوں کے لئے ہے ان کے ہر حسنہ کا ستر گنا ثواب زیادہ دے گا یہ ہے فضیلت مومن اللہ تعالیٰ اس کا اجر بڑھادے نجات سو گنا زیادہ تک بقدر صحت ایمان، خدا مومنوں سے جتنا احسان چاہتا ہے کرتا ہے۔ میں نے کہا جو اسلام میں داخل ہے کیا وہ مومن نہیں، فرمایا نہیں لیکن اس کو ایمان کی طرف نسبت دی جاتی ہے (مومن کہا جاتا ہے) اور کفر سے اس کا احتراز ہوتا ہے میں ایک مثال سے سمجھاؤں گا تاکہ فرق سمجھ میں آجائے اور ایمان کی فضیلت اسلام پر ثابت ہو۔ اگر تم مسجد الحرام میں کسی کو دیکھو تو کیا اس کی گواہی دو گے کہ میں

نے اسے کعبہ میں دیکھا تھا۔ میں نے کہا۔ ایسا کہنا میرے لئے جائز نہیں۔ فرمایا اگر تم کسی کو کعبہ میں دیکھو تو اس کی گواہی دو گے کہ میں نے مسجد الحرام میں اسے دیکھا ہے میں نے کہا، ضرور کہوں گا۔ فرمایا۔ یہ کیوں۔ میں نے کہا کعبہ میں بغیر مسجد الحرام کے داخلہ ممکن نہیں۔ فرمایا۔ تم نے ٹھیک جواب دیا۔ بس یہی صورت ایمان و اسلام کی ہے۔

ایک سو چوالیسواں باب اسلام قبل ایمان ہوتا ہے

((باب ۱۴۴))

(آخَرُ مِنْهُ وَفِيهِ أَنَّ الْإِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنِ الثَّوَالِيسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ قَالَ : كَتَبْتُ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِيمَانِ مَا هُوَ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ : سَأَلْتُ رَجِمَكَ اللَّهُ عَنِ الْإِيمَانِ ، وَالْإِيمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ بِاللَّسَانِ وَعَقْدُ فِي الْقَلْبِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ وَالْإِيمَانُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ وَهُوَ دَارٌ وَكَذَلِكَ الْإِسْلَامُ دَارٌ وَالْكَفَرُ دَارٌ فَقَدْ يَكُونُ الْعَبْدُ مُسْلِمًا قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مُؤْمِنًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ مُسْلِمًا ، فَأَلَا إِسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَهُوَ يُشَارِكُ الْإِيمَانَ ، فَإِذَا أَتَى الْعَبْدَ كَبِيرَةٌ مِنْ كِبَائِرِ الْمَعَاصِي أَوْ صَغِيرَةٌ مِنْ صَغَائِرِ الْمَعَاصِي الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا وَجَلَّ عَنْهَا كَانَ خَارِجًا مِنَ الْإِيمَانِ ، سَاقِطًا عَنْهُ اسْمُ الْإِيمَانِ وَثَابِتًا عَلَيْهِ اسْمُ الْإِسْلَامِ فَإِنْ ثَابَ وَاسْتَقَرَّ غَادَ إِلَى دَارِ الْإِيمَانِ وَلَا يُخْرِجُهُ إِلَى الْكَفَرِ إِلَّا الْجُحُودُ وَالْإِسْتِحْلَالُ : أَنْ يَقُولَ لِلْحَلَالِ هَذَا حَرَامٌ وَلِلْحَرَامِ هَذَا حَلَالٌ وَذَانِ بِذَلِكَ ، فَمِنْهَا يَكُونُ خَارِجًا مِنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ، ذَاخِلًا فِي الْكَفَرِ ، وَكَانَ يَمْنَعُ لَوْ مَنَّ دَخَلَ الْحَرَمَ ثُمَّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأَخَذَتْ فِي الْكَعْبَةِ حَدَّثًا فَأَخْرَجَ عَنِ الْكَعْبَةِ وَعَنِ الْحَرَمِ فَضَرِبَتْ عَنْقَهُ وَصَادَ إِلَى الثَّارِ .

ار راوی کہتا ہے میں نے اپنا خط عبد الملک بن العین کے ہاتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا اور

یہ سوال کیا کہ ایمان کیا ہے۔ حضرت نے عبد الملک کے ہاتھ یہ جواب بھیجا۔ تجھ پر خدا کی رحمت ہو کہ تو نے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ ایمان نام ہے زبان سے اقرار دل سے اعتقاد اور اعضاء سے عمل کرنے کا اور ایمان میں ایک کا تعلق دوسرے ہے اور وہ مثل ایک گھر کے ہے ایسے ہی اسلام بھی ایک گھر ہے کفر بھی ایک گھر ہے ایک شخص مومن بننے سے پہلے مسلمان ہو گا اور

مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک مسلمان نہ ہو اسلام قبل ایمان ہے اور وہ ایمان میں شریک ہے جب کوئی بندہ گناہ کبیرہ یا وہ گناہ صغیر کرتا ہے جس سے اللہ نے منع کیا ہے تو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور مومن کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا لیکن مسلمان باقی رہتا ہے ہاں اگر توبہ استغفار کر لے تو دار ایمان کی طرف لوٹ آئے کفر کی طرف نہیں لے جاتا اس کو مگر خدا سے انکار اور حلال کو کہہ دے کہ یہ حرام ہے اور حرام کو کہہ دے کہ یہ حلال ہے ایسی صورت میں اسلام سے خارج ہو جائے۔ اور کفر میں داخل اور یہ شخص اس جیسا ہوگا جو حرم میں داخل ہو پھر کعبہ میں آئے اور وہاں پیشاب یا پاخانہ کر دے اور اس کو کعبہ اور حرم سے باہر لا کر گردن مار دی جائے اور آگ میں جلا دیا جائے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ قُلْتُ لَهُ : أَفَرَّقُ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ ؟ قَالَ : فَأَضْرِبْ لَكَ مَثَلَهُ ؛ قَالَ قُلْتُ : أَوَرِّدْ ذَلِكَ ، قَالَ : مَثَلُ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ مَثَلُ الْكَعْبَةِ الْحَرَامِ مِنَ الْحَرَمِ قَدْ يَكُونُ فِي الْحَرَمِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ وَلَا يَكُونُ فِي الْكَعْبَةِ حَتَّى يَكُونَ فِي الْحَرَمِ وَقَدْ يَكُونُ مُسْلِمًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا وَلَا يَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ مُسْلِمًا ، قَالَ : قُلْتُ : فَيُخْرَجُ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَيُصَيِّرُهُ إِلَى مَاذَا ؟ قَالَ : إِلَى الْإِسْلَامِ أَوْ الْكُفْرِ . وَقَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَفْلَتَ مِنْهُ بَوْلُهُ أَوْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَلَمْ يُخْرَجْ مِنَ الْحَرَمِ ، فَفَسَلَ ثَوْبَهُ وَتَطَهَّرَ ، ثُمَّ لَمْ يَمْنَعْ أَنْ يَدْخُلَ الْكَعْبَةَ ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ فِيهَا مُعَانِدًا أَوْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَمِنَ الْحَرَمِ وَضُرِبَتْ عُنُقُهُ .

۲۔ سماعہ سے مروی ہے میں نے امام علیہ السلام سے ایمان و اسلام کے متعلق سوال کیا اور ان دونوں کے متعلق فرق معلوم کیا۔ فرمایا۔ میں ایک مثال سے سمجھاتا ہوں ایمان اور اسلام کی مثال کعبہ اور حرم کی سی ہے کبھی انسان حرم میں ہوتا ہے کعبہ کے اندر نہیں ہوتا اور کعبہ تک نہیں پہنچ سکتا بغیر حرم میں جائے پس ایک شخص ایک وقت میں مسلمان تو ہوتا ہے مومن نہیں ہوتا۔ اور مومن نہیں ہو سکتا جب تک مسلمان نہ ہو۔ میں نے کہا۔ ایمان سے جب کوئی چیز خارج کرتی ہے تو کدھر لے جاتی ہے فرمایا اسلام کی طرف یا کفر کی طرف اور اس کو یوں سمجھایا کہ اگر کوئی کعبہ میں داخل ہوا اور بے اختیاری کی حالت میں پیشاب نکل جائے تو وہ کعبہ سے نکالا جائے گا حرم سے نہیں۔ وہاں اپنا کپڑا دھو کر پاک کر لے گا پھر کعبہ میں اس کا داخلہ ممنوع نہ ہوگا اور اگر کوئی فناء کعبہ میں اذرتے حقارت و عداوت پیشاب کر دے گا تو اس کو کعبہ سے نکال کر قتل کر دیا جائے گا۔

ایک سوینتالیسواں باب

تمتہ ہر دو باب سابق

(باب) ۱۴۵

۱ - عَلِيُّ بْنُ نَجْمٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ آدَمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ
 الْحُسَيْنِ بْنِ مِثْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ [أ]نَّاسًا تَكَلَّمُوا فِي هَذَا
 الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : «هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ
 مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ
 مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ» الْآيَةَ فَالْمُنْسُوخَاتُ مِنَ الْمُتَشَابِهَاتِ ؛
 وَ الْمُحْكَمَاتُ مِنَ النَّاسِخَاتِ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ : «إِنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ
 وَأَطِيعُوا أَوْثِقُوا دَعَاؤَهُمْ إِلَى اللَّهِ وَحْدَهُ وَأَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، ثُمَّ بَعَثَ عليه السلام عَلَى ذَلِكَ
 إِلَى أَنْ بَلَغُوا حُجْرًا عليه السلام فَدَعَاؤُهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَقَالَ : «شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ
 مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ
 وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ» اللَّهُ يُجْتَنِبُ إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ،
 فَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ إِلَى قَوْمِهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ [بِهِ] مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَمَنْ آمَنَ مُخْلِصًا
 وَمَاتَ عَلَى ذَلِكَ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِذَلِكَ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ
 يَعَذِّبْ عَبْدًا حَتَّى يَغْلِظَ عَلَيْهِ فِي الْفَنَلِ وَالْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا النَّارَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا ، فَلَمَّا
 اسْتَجَابَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِنْ اسْتِجَابَاتِهِ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، جَعَلَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِنْهُمْ شُرْعَةً وَمِنْهَا جَاءَ
 وَالشَّرْعُ وَالْمِنْهَاجُ سَبِيلٌ وَسَنَّةٌ وَقَالَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام وَإِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ
 وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَأَمَرَ كُلَّ نَبِيٍّ بِالْأَخْذِ بِالسَّبِيلِ وَالسَّنَّةِ وَكَانَ مِنَ السَّنَةِ وَالسَّبِيلِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ بِهَا مُوسَى عليه السلام أَنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ السَّبْتَ وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ السَّبْتِ وَلَمْ يَسْتَحِلَّ أَنْ يَفْعَلَ
 ذَلِكَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَحْلَفَ بِحَقِّهِ وَاسْتَحْلَفَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ الَّذِي
 نَهَاهُ اللَّهُ عَنْهُ فِيهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّارَ وَذَلِكَ حَيْثُ اسْتَحْلَفُوا الْحَبِثَانَ وَاسْتَحْلَفُوا مَا أَكَلُوهُمَا

يَوْمَ السَّبْتِ ، غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَشْرَكَوا بِالرَّحْمَنِ وَلَا شَكُّوا فِي شَيْءٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا
 قِرَدَةً خَاسِئِينَ» ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِفْرَازُ بِمَاجَا، يَدُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
 وَجَعَلَ لَهُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَا جَاءَ فَبَدَمَتِ السَّبْتِ الَّذِي أَمَرُوا بِهِ أَنْ يُعْظِمُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَغَامَةً مَا كَانُوا
 عَلَيْهِ مِنَ السَّبِيلِ وَالسَّبْتِ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُوسَى ، فَمَنْ لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ عِيسَى أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ وَإِنْ كَانَ
 الَّذِي جَاءَ بِدِ السَّبْتِ جَمِيعًا أَنْ لَا يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ نَحُومًا وَهُوَ بِمَكَّةَ عَشَرَ
 سِنِينَ فَلَمْ يَمُتْ بِمَكَّةَ فِي تِلْكَ الْمَشْرِ سِنِينَ أَحَدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا
 أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِإِفْرَازِهِ وَهُوَ بِإِيمَانِ التَّصْدِيقِ وَلَمْ يُعْطِ اللَّهُ أَحَدًا مِمَّنْ مَاتَ وَهُوَ مُتَّبِعٌ لِمُحَمَّدٍ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا مَنْ أَشْرَكَ بِالرَّحْمَنِ وَتَصَدَّقَ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَآئِيلَ
 بِمَكَّةَ وَوَقَضَى رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى - إِنَّهُ كَانَ يَعْبادُهُ خَيْرًا
 بِصَبْرٍ ، أَدَبٌ وَعِظَةٌ وَتَعْلِيمٌ نَهَى خَفِيفٌ وَلَمْ يَعْذُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَتَوَاعَذْ عَلَى اجْتِرَاحِ شَيْءٍ مِمَّا نَهَى عَنْهُ وَ
 أَنْزَلَ نَهْيًا عَنْ أَشْيَاءَ حَذَرَ عَلَيْهَا وَلَمْ يُغْلِظْ فِيهَا وَلَمْ يَتَوَاعَذْ عَلَيْهَا وَقَالَ : «وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ حُشْيَةً إِمَّا لَا يَنْ
 نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنْ قَتَلْتُمْ كُنْ أَنْ خُطْنَا كَبِيرًا وَلَا تَقْرَبُوا الرِّثَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَتَاءَ سَبِيلِهِ وَلَا
 تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيهِ سُلْطَانًا فَلَا يَسْرِفُ فِي
 الْقَتْلِ إِنَّهُ كَانَ مَنْصُورًا » وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ
 إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَرَبُّوهُ بِالْقِسْطِ الْمُسْتَقِيمِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ
 تَأْوِيلًا وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا
 وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا كُلُّ ذَلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ
 رَبِّكَ مَكْرُوهًا ذَلِكَ وَمِمَّا أَوْحَى إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتُلْفَى
 فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا وَأَنْزَلَ فِي «وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى» : «فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى
 الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى» فَهَذَا مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ فِي «إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ» : «وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ وَرَأَاهُ ظَهَرَهُ
 فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا وَيَصْلَى سَعِيرًا » إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا إِنَّهُ طَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ بَلَى» فَهَذَا
 مُشْرِكٌ وَأَنْزَلَ فِي [سُورَةِ] تَبَارَكَ كُلَّمَا لَقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ قَالُوا بَلَى قَدْ جَاءَنَا
 نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ فَبُذِّلَ مُشْرِكُونَ وَأَنْزَلَ فِي الْوَاقِعَةِ : «وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ

الضالين . فَنَزَلَ مِنْ حَمِيمٍ * وَتَصْلِيَةً جَحِيمٍ ، فَهَؤُلَاءِ مُشْرِكُونَ ، وَأَنْزَلَ فِي الْخَافَةِ وَأَمَامِنَ
 أَوْتِي كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا بَنِيَّ لَمْ أَوْتِ كِتَابِيَّةً * وَلَمْ أَزِدْ مَا حَسَابِيَّةً بِالْبَيْتِهَا كَانَتْ الْفَاجِيَّةُ مَا
 أَغْنَى عَنِّي مَالِيَّةُ . إِلَى قَوْلِهِ . إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ، هَذَا مُفْرَكٌ ، وَأَنْزَلَ فِي طَسَمٍ * وَوَبَّرَ رَتَّ
 الْجَحِيمِ لِلْفَادِينَ * وَقَبِلَ لَهُمْ أَيْتِمًا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ * مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْصِرُونَ ؟ فَكُنْكُمْ
 فِيهَاهُمْ وَالْفَادُونَ * وَجُنُودٌ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ، جُنُودٌ إِبْلِيسَ دَرَيْتُهُ مِنَ الشَّيَاطِينِ وَقَوْلُهُ : وَمَا
 أَصْلُنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ، يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ اقْتَدَوْا بِهِمْ هَؤُلَاءِ فَاتَّبَعُوهُمْ عَلَى شِرْكِهِمْ وَهُمْ قَوْمٌ
 عَجَبٌ وَاللَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى أَحَدٌ وَتَصَدِّقُ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « كَذَّبَتْ
 قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ ، وَكَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ، وَكَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ ، لَيْسَ فِيهِمْ الْيَهُودُ وَالَّذِينَ قَالُوا : عَزَّزْنَا
 إِنْ لَمْ يَأْتِ اللَّهُ بِالْبَيِّنَاتِ الْغَيْرِ ، الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ، سَيَدْخُلُ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى الشَّارِدِينَ كُلَّ
 قَوْمٍ بِأَعْمَالِهِمْ » وَقَوْلُهُ : « وَمَا أَصْلُنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ، إِذْ دَعَوْنَا إِلَى سَبِيلِهِمْ ، ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 فِيهِمْ حِينَ جَمَعَهُمْ إِلَى الشَّارِدِ » قَالَتْ أَوْلَاهُمْ لَا خِرَافَهُمْ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَصْلَوْنَا فَاتَّخَذْتُمْ عَذَابًا ضَعِيفًا
 مِنَ الشَّارِدِ وَقَوْلُهُ : « كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ آخَتَهَا حَتَّى إِذَا أَذَاكُوهَا فِيهَا جَمِيعًا ، بَرَى
 بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَلَعَنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رِيًّا » بَعْضُهُمْ أَنْ يَحْجَّ بَعْضًا رَجَاءً الْفَلَجِ فَيَقْلِبُونَهَا مِنْ
 عَظِيمٍ مَا نَزَلَ بِهِمْ وَلَيْسَ بِأَوَّانٍ يَلْسُوهُ وَلَا اخْتِيارٌ وَلَا قَبُولٌ مُعَذِّبٌ وَلَا تَحِينَ نَجَاءً وَالْآيَاتُ
 وَأَشْهُمٌ مِمَّا نَزَلَ بِهِ بِمَكَّةَ وَلَا يَدْخُلُ اللَّهُ الشَّارِدَ إِلَّا مُشْرِكًا ، فَلَمَّا أَدَانَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فِي
 الْخُرُوجِ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَنَى الْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ : شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ
 عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَحِجَّ الْبَيْتِ وَصِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْحُدُودَ وَوَقَّعَهُ
 الْقَرَاهِضَ وَأَخْبَرَهُ بِالْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا وَبَيَّنَّ الشَّارِدَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا وَأَنْزَلَ فِي بَيَانَ الْقَاتِلِ
 « وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا »
 وَلَا يَلْعَنُ اللَّهُ مُؤْمِنًا ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
 لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا » وَكَيْفَ يَكُونُ فِي الْمَشْبُتَةِ وَقَدْ الْحَقَّ بِهِ - حِينَ جَزَاهُ جَهَنَّمُ - الْغَضَبُ
 وَاللَّعْنَةُ وَقَدْ بَيَّنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَلْعُونُونَ فِي كِتَابِهِ ؟ وَأَنْزَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ مَنْ أَكَلَهُ ظُلْمًا « إِنَّ الَّذِينَ
 يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا » وَذَلِكَ أَنَّ الْآكِلَ
 مَالِ الْيَتِيمِ يَجِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالنَّارُ تَلْتَهُ فِي بَطْنِهِ حَتَّى يَخْرُجَ لَهَا النَّارُ مِنْ فِيهِ حَتَّى يَغْرِقَهُ
 كُلُّ أَهْلِ الْجَمْعِ أَنَّهُ آكَلَ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَنْزَلَ فِي الْكَبِيلِ : « وَبِئْسَ لِلْمُطَفِّئِينَ وَلَمْ يَجْعَلِ الْوَيْلَ لِأَحَدٍ

٥٠/١٢
 شروء
 ٢٩/١٤٩
 ٢٩/١٩٠

٢٢/١٥
 ارباب

حَتَّى يُسَمِّيَهُ كَافِرًا ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «قَوْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدٍ يَوْمَ عَظِيمٍ ، وَأَنْزَلَ فِي الْعَمَدِ
 «إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَمَدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَأَخْلَقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا
 يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ، وَالْعَلَّاقُ : النَّصِيبُ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ
 فِي الْآخِرَةِ قَبَاطِي شَيْءٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَأَنْزَلَ بِالْمَدِينَةِ الرَّانِي لَابْنِكُ الْإِزَانِيَّةِ أَوْ مُشْرِكَةٌ وَالرَّانِيَّةُ
 لَابْنِكُهَا الْإِزَانِ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُزِمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمْ يَسْمَعْ اللَّهُ الرَّانِي مُؤْمِنًا وَلَا الرَّانِيَّةُ
 مُؤْمِنَةً وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : - لَيْسَ بِمَتْرِي فِيهِ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّهُ قَالَ - : لَا يَزْنِي الرَّانِي حِينَ
 يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ : قَاتَهُ إِذَا قُتِلَ ذَلِكَ خَلِيعٌ عَنْهُ الْإِيمَانُ
 كَخَلِيعِ الْقَمِيصِ ، وَأَنْزَلَ بِالْمَدِينَةِ «وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ
 ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ » إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
 وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ، قَبْرَاهُ اللَّهُ مَا كَانَ مُقْبِئًا عَلَى الْفِرْيَةِ مِنْ أَنْ يُسَمَّى بِالْإِيمَانِ ، قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَمَّنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ، وَجَعَلَهُ اللَّهُ مُنَافِقًا ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَنَّ
 الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ، وَجَعَلَهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَوْلِيَاءِ إِبْلِيسَ ، قَالَ : «وَالْإِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ
 فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ، وَجَعَلَهُ مُلْعُونًا فَقَالَ : «إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْفَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ » يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ،
 وَلَيْسَتْ تَشْهَدُ الْجَوَارِحُ عَلَى مُؤْمِنٍ إِنَّمَا تَشْهَدُ عَلَى مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ
 فَيُعْطَى كِتَابُهُ بِمِيزَانٍ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِمِيزَانٍ فَهُوَ يَنْظُرُ فِيهِ وَهُوَ
 يَطْلُمُونَ قَبِيلًا ، وَسُورَةُ التَّوْرَةِ أَنْزَلَتْ بَعْدَ سُورَةِ النَّسَاءِ وَتَصَدِّقُ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ
 فِي سُورَةِ النَّسَاءِ «وَاللَّانِي يَأْتِيَنِ الْفَاحِشَةُ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا
 فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ، وَالسَّبِيلُ ، الَّذِي قَالَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ : «سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَقَرَّضْنَاهَا وَأَنْزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ » الرَّانِيَّةُ
 وَالرَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ»

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگ اس قرآن کے متعلق بغیر علم کے کلام کرتے ہیں اسی کے متعلق خدا فرماتا ہے
 اللہ وہ ہے جس نے تم پر کتاب کو نازل کیا، اس میں آیاتِ حکمت ہیں اور وہی اصل کتاب ہے اور دوسری مشابہ آیات ہیں

پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات سے بچت کرتے ہیں جس سے ان کا مقصد فتنہ پردازی اور غلط تاویل کرنا ہوتا ہے اور اس کی تاویل نہیں جانتے مگر اللہ اور علم میں رسوخ رکھنے والے پس منسوخ آیات متشابہات میں سے ہیں اور ناسخ حکمات سے ہیں خدا نے نوح کو ان کی قوم کی ہدایت کو بھیجا۔ انھوں نے کہا لوگو اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ پھر انھوں نے خدائے واحد کی طرف لوگوں کو بلایا تاکہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کا شریک کسی کو نہ بنائیں پھر خدائے اور انبیاء کو بھیجا اسی کام کے لئے تا اینکه حضرت رسول خدا تک نوبت پہنچی۔ حضرت نے اپنی امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک قرار نہ دیں۔ اور خدائے فرمایا ہے۔ خدائے شریعت کا قانون بنایا ان چیزوں کو جن کی وصیت نوح کو کی اور وہ جس کی وحی ہم نے اسے رسول تم پر نازل کی اور ابماہیم و موسیٰ و عیسیٰ کو وحی کی اور وہ بات یہ تھی کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ تم جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلارہے ہو یہ مشرکین پر بہت شاق ہے خدا جس کو چاہتا ہے اس کام کے لئے منتخب کر لیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کر لے اسے ہدایت کرتا ہے۔

خدائے انبیاء کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ وہ لوگوں سے گواہی دلائیں اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کہ جو کچھ انبیاء خدا کی طرف سے لائے وہ حق ہے۔ پس جو غلوں سے ایمان لایا اور اس کی موت اسی عقیدے پر واقع ہوئی تو خدا اسے جنت میں داخل کرے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اور خدا اپنے بندوں پر اس وقت تک عذاب نہیں کرتا۔ جب تک بندہ قتل اور ان گناہوں کو بار بار بھانہ لائے جن کے ارتکاب پر خدائے دوزخ کو واجب کر دیا ہے اور جب ہر نبی کی قوم نے اس کی دعوت الی اللہ کو قبول کر لیا اور اس پر ایمان لے آئے تو خدائے ان میں سے ہر نبی کے لئے ایک راستہ سالق نبی کے راستے سے جدا بنا دیا۔

اور اللہ نے حضرت رسول خدا سے فرمایا۔ ہم نے تمہارے اوپر اسی طرح وحی کی جس طرح ہم نے وحی کی تھی نوح پر اور ان کے بعد دلی نبیوں پر اور ہر نبی کو حکم دیا کہ وہ سبیل و سنت پر قائم رہے اور سبیل وہی ہے جس کا حکم خدائے موسیٰ کو دیا تھا اور وہ یوم السبت کے متعلق تھا جو کوئی سبت کی عظمت کو برقرار رکھتا تھا اور خدا کے خوف سے اس کی حرمت کو ذائل نہیں کرنا تھا تو خدا اسے داخل جنت کرتا تھا اور جو اس کے حق کو خفیف جانتا تھا اور حرام خدا کو حلال قرار دیتا تھا تو خدا اس کو دوزخ میں ڈال دیتا تھا اس کی صورت یہ تھی کہ جن لوگوں نے روز سبت چھلیوں کو گڑدھوں میں روکا اور یوم السبت ان کو کھایا۔ اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا۔ حالانکہ نہ تو انھوں نے شرک باللہ کیا تھا اور نہ انکار کیا تھا ان چیزوں کا جو اللہ نے موسیٰ پر نازل کی تھیں۔ خدائے قرآن میں فرمایا ہے تم نے جان لیا ان لوگوں کو جنھوں نے (اے یہودیو) تم نے سبت کے بارے میں حد سے تجاوز کیا تو ہم نے ان سے کہا۔ تم دولت کے ساتھ بند رہو جاؤ۔ پھر اللہ نے اس گواہی کے ساتھ کہ کوئی معبود اللہ کے سوا نہیں۔ حضرت عیسیٰ کو بھیجا اور اس اقرار کے ساتھ جو عیسیٰ خدا کی طرف سے لائے تھے اور ان تو انہیں کو ایک جداگانہ شریعت اور طریق عمل قرار دیا۔ پس سبت کے جو احکام اس سے پہلے قابل احترام تھے وہ ختم کر دیئے گئے اور موسیٰ کی سبیل و سنت منسوخ ہو گئی اور یہ

قرار پایا کہ جو سنتِ عیسیٰ کا اتباع نہ کرے گا اللہ اس کو جہنم میں ڈال دے گا اور تمام انبیاء کی امتوں کو یہ حکم تھا کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ قرار دیں اس کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ کو بھیجا۔ وہ مکہ میں دس سال اسی طرح رہے کہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا۔ خدا نے جنت لازم کی افترا و شہادتیں پر اور وہ ایمان بالتصدیق ہے اور خدا نے کسی ایسے زنیوے پر عذاب نازل نہیں کیا جو تابع ہو محمد صلعم کا سوائے اس کے جس نے شریک باللہ کیا اور اس کی تصدیق سورۃ بنی اسرائیل کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ اے رسول تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور والدین کے ساتھ احسان کر دے۔ آیت کے آخر میں فرماتا ہے۔ بے شک وہ خبر کھنے والا اور دیکھنے والا ہے یہ ادبِ نصیحت تعلیم اور انہی بہت بلکے طریقے سے کی گئی ہے نہ اس پر کوئی وعدہ ہے اور نہ امر ممنوع بجالانے کی جرأت پر کوئی تنبیہ ہے نہ توبیخ اور جس جگہ جن امور سے روکا ہے ان سے بچنا چاہیے مگر نہ ہی کو زیادہ زور کے ساتھ نہیں بیان کیا گیا اور نہ کوئی دھمکی دی گئی ہے فرماتا ہے اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کر دے ہم ان کو بھی رزق دینے والے ہیں اور تم کو بھی، ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم زنا کے پاس نہ جاؤ۔ یہ تو کھلی بدکاری ہے اور بہت بڑا طریقہ ہے۔ بے خطا کسی کو قتل کرنا خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم اس کے ولی کو پورا غلہ دے دیں گے اس کو چلیے قتل میں حصہ نہ گزرے۔ وہ فتح مند ہوگا۔

اور وہ فرماتا ہے مال یتیم کے پاس نہ جاؤ اور اگر اس مال سے لینا چاہو تو جائز طریقہ سے لو۔ جب تک یتیم سرن بلوغ تک پہنچے۔ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کر دے۔ کیونکہ وعدہ کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی اور پورا تو لو ڈنڈی نہ مارو، یہی تمہاری بہتر اور اچھی تدبیر ہے اور جس کا تم کو علم نہیں اس پر مت اڑو اور زمین پر اتر کر نہ چلو۔ نہ تو تم میں یہ طاقت ہے کہ زمین کو شگافتہ کرو اور نہ تم طول میں پہاڑوں کے برابر ہو جاؤ گے۔ تمہارے رب کے نزدیک یہ بڑی باتیں ہیں اور اگر دے حکمت خدا نے ان چیزوں کی وہی تم پر کر دی ہے خدا کے سوا اپنا کسی کو معبود نہ بناؤ ورنہ ذلت کے ساتھ جہنم میں تمہاری جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ سورۃ الذیل از الیشی میں فرماتا ہے پس میں ڈراتا ہوں تم کو آتشِ جہنم سے جس میں شقی ڈالا جائے گا جس نے تکذیب کی اور ردِ گردانی کی۔ یہ مشرک ہے اور سورۃ اذا السمار انشقت میں فرماتا ہے اور جس کی کتاب اس کی نشت پر ہوگی اس کے لئے ہلاکت ہے اور وہ جہنم کی آگ تاپے گا وہ اپنے اہل میں بڑا خوش ہوا کرتا تھا اور گمان کرتا تھا کہ وہ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا یہ مشرک ہو گا اور سورۃ تبارک الذی میں ہے جب دوزخ میں بہت سے لوگ ڈالے جائیں گے تو دوزخ کے خزانہ دار فرشتے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا۔ خدا نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا پس یہ کہنے والے مشرک ہوں گے اور سورۃ المحاقہ میں فرمایا ہے جن کا نام اعمال بائیں طرف ہو گا وہ کہے گا۔ کاش یہ کتاب مجھے نہ دی گئی ہوتی اور میں نہ جانتا۔ میرا حساب کیا ہے۔ کاش موت نے میرا ہمیشہ کے لئے کام تمام کر دیا ہوتا۔ میرے مال نے مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ اہی قول یہ وہ ہے جو صاحبِ عنقت اللہ پر ایمان نہیں لائے یہ مشرک

ہے اور سورہ طسم میں فرماتا ہے اور مگر اہوں پر جہنم کو پیش کر کے کہا جائے گا تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کیا کرتے تھے اب وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا وہ خود اپنی مدد کر سکیں گے؟ پس ان کو اور دوسرے مگر اہوں کو اور ہندھ منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ابلیس کا تمام لشکر بھی اور ابلیس کی اولاد اس کا لشکر ہے جو شیاطین ہیں۔

اور خدا فرماتا ہے (دوزخی کہیں گے) نہیں مگر اہ کیا ہم کو مگر مجرموں نے یعنی ان مشرکوں نے جن کی انھوں نے پیروی کی، یہی لوگ ہیں جنہوں نے مگر اہوں کی پیروی ان کے شرک میں اور وہ قوم محمد ہے (قریش) جن میں یہود و نصاریٰ میں کوئی نہیں اور اس کی اقوام سابقہ سے جیسا کہ خدا فرماتا ہے جھٹلایا ان سے پہلے قوم نوح نے جھٹلایا اصحاب ایک (جنگل والوں) نے جھٹلایا قوم لوط نے جس میں نہ وہ یہودی ہیں جو کہتے ہیں عزیر ابن اللہ ہیں اور نہ نصاریٰ جو کہتے ہیں مسیح ابن اللہ ہیں یہ دونوں جہنمی ہیں اور ہر قوم اپنے عمل کے مطابق داخل ہوگی۔

اور نہیں ہسکا یا ہم کو مگر مشرکوں نے، انھوں نے اپنے راستہ کی طرف بلایا اور خدا ان کے متعلق فرماتا ہے جب وہ جہنم میں جمع ہوں گے تو اگلے صف والے کچھل صف والوں سے کہیں گے اے ہمارے رب انھوں نے ہی ہمیں مگر اہ کیا پس جہنم کا عذاب ان کے لئے دوگنا کر دے اور خدا فرماتا ہے جب ایک گروہ داخل جہنم ہوگا تو وہ اپنے ساتھی گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ سب داخل جہنم ہو جائیں گے تو ایک گروہ دوسرے گروہ سے بیزاری کا اظہار کرے گا اور بعض بعض کے اوپر لعنت کرے گا اور نجات کی امید میں ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنا چاہے گا۔ اور سخت مصیبت سے جو ان پر نازل ہوگی وہ گلو خلاصی چاہیں گے لیکن اب انتخاب اور امتحان کا وقت گزر چکا ہوگا۔ اب نہ معذرت قبول کی جائے گی اور نہ نجات کی کوئی صورت ہوگی۔ یہ آیات اور ان کی مثل آیات جو مکہ میں حضرت پر نازل ہوئیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے مگر مشرک۔ جب اللہ نے حضرت رسول خدا کو مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کی اجازت دی تو اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی۔ گو اُپی دینا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اس کے عبد اور رسول ہیں ۲۔ نماز کا اتم کرنا ۳۔ زکوٰۃ دینا ۴۔ حج کرنا اور ۵۔ ماہ صیام میں روزے رکھنا اور حضرت پر مدد کو نازل فرمایا اور فرائض کی تقسیم کو اور آگاہ کیا ان گناہوں سے جن پر اللہ نے جہنم کو واجب کیا ہے اور قتل کے متعلق بیان کیا ہے جو کوئی عدا کسی مومن کو قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اللہ کا غضب اور لعنت اس پر ہوگی اور اس کے لئے سخت عذاب ہے۔

اللہ مومن پر لعنت نہیں فرماتا ہے بے شک اللہ لعنت کرتا ہے کافروں پر اور ان کے لئے جہنم مہیا ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں ان کا کوئی سر پرست ہوگا نہ مددگار۔

اور کیوں کر مشیت الہی (معفرت) سے متعلق ہو سکتا ہے وہ شخص جو جہنمی بن کر مورد غضب و لعنت الہی ہو۔ اور ان لوگوں کے ملعون ہونے کا بیان اس نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے اور جس نے ظلم سے تپیم کے مال کو کھایا اس کے لئے فرماتا ہے جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں ڈالے جائیں گے المومنین کا کھانے والا

فَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ فِي آيَةٍ أُخْرَى فَقَالَ : « وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ » ، يَعْنِي بِالْجُلُودِ : الْفُرُوجُ وَالْأَفْخَادُ وَقَالَ : « وَلَا تَقْنُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ » إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولٌ ، فَهَذَا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْعَيْنَيْنِ مِنْ غَضِّ الْبَصَرِ عَمَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَمَلُهُمَا وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ أَنْ لَا يَبْطِشَ بِيَهْمَا إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَأَنْ يَبْطِشَ بِيَهْمَا إِلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَضَ عَلَيْهِمَا مِنَ الصَّدَقَةِ وَصَلَةِ الرَّحِمِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالطَّهْرِ لِلصَّلَاةِ ، فَقَالَ : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ » ، وَقَالَ : « فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَصَرْبَ إِلَيْهِمْ حَتَّى إِذَا اتَّخَذْتُمُوهُمْ قُشْدًا أَوْ لُوثًا فَلِمَ تَقَامُوا مَعَهُمْ بَعْدَ إِذَا مَا فِئَاءٌ حَتَّى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا » ، فَهَذَا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ لِأَنَّ الضَّرْبَ مِنْ عِلَاجِهِمَا وَفَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ أَنْ لَا يَمْشِي بِيَهْمَا إِلَى شَيْءٍ مِنْ مَعَاصِي اللَّهِ وَفَرَضَ عَلَيْهِمَا الْمَشْيَ إِلَى مَا يَرْضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ : « وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا » ، وَقَالَ : « وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ » ، وَقَالَ فِيمَا شَهِدَتْ الْأَيْدِي وَالْأَرْجُلُ عَلَى أَنْفُسِهِمَا وَعَلَى أَرْبَابِيهِمَا مِنْ تَضْيِيعِهِمَا لِمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَفَرَضَهُ عَلَيْهِمَا : « الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ » ، فَهَذَا أَيْضًا مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْيَدَيْنِ وَعَلَى الرِّجْلَيْنِ وَهُوَ عَمَلُهُمَا وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَفَرَضَ عَلَى الْوُجْهِ السُّجُودَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي مَوَاقِبِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا كَعُمُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ » ، فَهَذِهِ فَرِيضَةٌ جَامِعَةٌ عَلَى الْوُجْهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ : « وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا » ، ^(١) وَقَالَ فِيمَا فَرَضَ عَلَى الْجَوَارِحِ مِنَ الطَّهْرِ وَالصَّلَاةِ بِهَا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا صَرَفَ نَبِيَّهُ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ « وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَوُّوفٌ رَحِيمٌ » ، فَسَمِيَ الصَّلَاةُ إِيمَانًا ، فَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظًا لِحَوَارِجِهِ مُوفِيًا كُلَّ جَارِحَةٍ مِنْ جَوَارِحِهِ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَكْمِلًا لْإِيمَانِهِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ خَانَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا أَوْ تَعَدَّى مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَاقِصًا لْإِيمَانِهِ ، قُلْتُ : قَدْ قِيمَتْ نَقْصَانُ الْإِيمَانِ وَتَمَامُهُ ، فَمِنْ أَيْنَ جَاءَتْ زِيَادُهُ ؟ فَقَالَ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَإِذَا مَا أَنْزَلْنَا سُورَةً فَوَسَّوْهُمْ مِنْ يَقُولِ أَيسُكُمْ زَادَتْهُ هُنَا إِيمَانًا »

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَرَزَدَتْهُمْ إِيْمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَرَزَدَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ ۖ وَقَالَ : دَخَلَ نَقْصٌ عَلَيْكَ تَبَاهُمْ بِالْحَقِّ ۖ إِنَّمْ فَنِيَّةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۖ وَلَوْ كَانَ كُلُّهُمْ وَاحِدًا لَّازِيدَادُ فِيهِ وَلَا نُقْصَانٌ لَّهُمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ قَسْلٌ عَلَى الْآخِرِ وَلَا سَوِيَّةُ النِّعَمِ فِيهِ وَلَا سَوِيَّةُ النَّاسِ وَبَطَلَ التَّفْضِيلُ وَلَكِنْ يَتِمَامُ الْإِيْمَانِ دَخَلَ الْمُؤْمِنُونَ الْجَنَّةَ وَيَا لِرِزَادَةِ فِي الْإِيْمَانِ تَفَاضَلُ الْمُؤْمِنُونَ بِاللَّدَرَجَاتِ عِنْدَ اللَّهِ وَبِالنَّقْصَانِ دَخَلَ الْمُفَرِّ طُوبَى النَّارِ .

۱۔ راہی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتائیے کہ خدا کے نزدیک کون سا عمل افضل ہے فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا میں نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر ایمان لانا اور کہنا لا الہ الاہو۔ اعمال میں از روئے درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور منزلت میں سب سے اشراف ہے اور نصیب میں سب سے بلند ہے۔ میں نے کہا مجھے ایمان کے متعلق بتائیے آیا وہ قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا۔ فرمایا ایمان کل عمل ہے اور قول اس عمل کا ایک جز ہے جو اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اس نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے اس کا نور واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلائی ہے۔

میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کی وضاحت فرمائیے تاکہ میں سمجھ لوں فرمایا ایمان کے لئے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں ان میں سے بعض تمام ہیں بعض ناقص اور اس میں سے بعض کی طرف رجحان زیادہ ہے۔ میں نے کہا کیا ایمان تمام و ناقص و زائد بھی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا وہ کیسے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے ایمان کو بنی آدم کے تمام اعضاء پر اور اس کو ان سب پر تقسیم کر دیا ہے اور ان کے درمیان فرق پیدا کر دیا ہے۔ پس اعضاء میں کوئی عضو ایسا نہیں مگر یہ کہ ایمان سے کوئی ایسی چیز اس کے سپرد کی گئی ہے جو الگ ہے دوسرے عضو کی سپرد کی میں دی ہوئی چیز سے۔ ان اعضا میں ایک عضو دل ہے جس سے سمجھتا اور جانتا ہے اور دل بدن ان کا امیر ہے۔

اور وہ ایسا امیر ہے کہ اعضاء اس کے حکم کو زد نہیں کر سکتے اور اس کی رائے اور حکم سے ہر عمل ان سے صادر ہوتا ہے ہاں ان اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھتا ہے دونوں کانوں سے سنتا ہے دونوں ہاتھوں سے چیر دے کو کچڑتا ہے اور دونوں پیروں سے چلتا ہے اور شرمگاہ سے جماع کرتا ہے زبان سے بولتا ہے سر میں چہرہ ہے ان میں ہر ایک عضو کو وہ حصہ ایمان دیا گیا ہے جو اس کے غیر کو نہیں دیا گیا۔ یہ اللہ کی طرف سے اس کا فرض قرار دیا گیا ہے کتاب خدا اس پر ناطق ہے اور اس کی گواہی دیتی ہے دل کا فرض کان کے فرض سے الگ ہے اور کانوں کا فریضہ آنکھوں کے فرض سے جدا گانہ ہے اور آنکھوں کا فرض زبان کے فرض سے دور اور زبان کا فرض ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا فرض پیروں کے فرض سے جدا ہے اور پیروں کا شرمگاہ کے فرض سے الگ ہے۔ اور شرمگاہ کا چہرہ کے فرض سے غیر۔

قلب کا فریضہ متعلق بہ ایمان یہ ہے کہ خدا کی توحید کا اقرار کرے، خدا کی معزت حاصل کرے اور کہے کہ وہ

ایک سو چھیالیسواں باب

اجزائے ایمان تمام اجزائے بدن میں ہوتے ہیں

((باب ۱۴۶))

❦ (فی أَنَّ الْإِيمَانَ مَبْنُوتٌ إِجْوَارِحَ أَنْبَدَنِ كَلِمَتِهَا) ❦

۱ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ . عَنْ يَكْرِ بْنِ صَالِحٍ . عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بَرِيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الرُّمَيْزِيُّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَيُّهَا الْعَالِمُ أَخْبِرْنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ ؟ قَالَ : مَا لَا يَقْبَلُ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا بِهِ . قُلْتُ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ : الْإِيمَانُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَعْلَى الْأَعْمَالِ دَرَجَةً وَأَشْرَفُهَا مَنَزَلَةً وَأَسْأَاطَا حَقًّا . قَالَ : قُلْتُ : الْأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ . أَمْ قَوْلٌ هُوَ وَعَمَلٌ أَمْ قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ ؟ فَقَالَ : الْإِيمَانُ عَمَلٌ كُلُّهُ وَالْقَوْلُ بَعْضُ ذَلِكَ الْعَمَلِ ، يَقْرَضُ مِنَ اللَّهِ بَيِّنٌ فِي كِتَابِهِ . وَاضْءُ نُورُهُ ، ثَابِتَةٌ حُجَّتُهُ ، يَشْهَدُ لَهُ بِهِ الْكِتَابُ وَ يَدْعُوهُ إِلَيْهِ . قَالَ قُلْتُ : صِفْ لِي جُعِلَتْ فِدَاكَ حَتَّى أَفْهَمَهُ ، قَالَ : الْإِيمَانُ حَالَاتٌ وَ دَرَجَاتٌ وَ طَبَقَاتٌ وَمَنَازِلُ . فِيمَنْهُ النَّامُ الْمُنْتَهَى تَمَامُهُ وَفِيهِ النَّاقِصُ الْبَيِّنُ نَقْصَانُهُ وَمِنْهُ الرُّاجِحُ الرَّائِدُ رُجْحَانُهُ . قُلْتُ : إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَنْتَمِ وَيَنْقُصُ وَيَزِيدُ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قُلْتُ : كَيْفَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَضَ الْإِيمَانَ عَلَى جَوَارِحِ ابْنِ آدَمَ وَفَضَّمَهُ عَلَيْهَا وَفَرَّقَهُ فِيهَا فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِحِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَ قَدْ وَكَلَتْ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَقِيرٍ مَا وَكَلَتْ بِهِ أُخْتَهَا . فِيمَنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَقْبَلُ وَيَقْفُ وَيَقْفُ وَهُوَ أَمِيرُ بَدَنِهِ الَّذِي لَا تَرُدُّ الْجَوَارِحُ وَلَا تَسْخِرُ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ وَأَمْرِهِ . وَمِنْهَا عَيْنَاهُ اللَّتَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَأُذُنَاهُ اللَّتَانِ يَسْمَعُ بِهِمَا وَيَدَاهُ اللَّتَانِ يَبْتَطِشُ بِهِمَا وَرِجْلَاهُ اللَّتَانِ يَمْشِي بِهِمَا وَفَرْجُهُ الَّذِي الْبَاءُ مِنْ قِيَامِهِ ؛ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَرَأْسُهُ الَّذِي فِيهِ وَجْهُهُ ، فَلَيْسَ مِنْ هَذِهِ جَارِحَةٌ إِلَّا وَ قَدْ وَكَلَتْ مِنَ الْإِيمَانِ بِمَقِيرٍ مَا وَكَلَتْ بِهِ أُخْتَهَا يَقْرَضُ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ اسْمُهُ ، يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ لَهَا وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا .

فَقَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى السَّمْعِ وَقَرَضَ عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ وَقَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْبَدَنِ وَقَرَضَ عَلَى الْبَدَنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ وَقَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ غَيْرَ مَا

قَرَضَ عَلَى الْوَجْهِ، فَأَمَّا مَا فَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ فَأَلْفَاقُ الْإِقْرَارِ وَالْمَعْرِفَةُ وَالْعَقْدُ وَالْإِثْرُ صَاوِ التَّسْلِيمِ
 بِأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، إِلَهًا وَاحِدًا، لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنَ عِنْدِ اللَّهِ مِنْ نَبِيٍّ أَوْ كِتَابٍ، فَذَلِكَ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى الْقَلْبِ
 مِنَ الْإِقْرَارِ وَالْمَعْرِفَةِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الْأَمْنُ أَكْرَمُ» وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ
 وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكَفْرِ صَدْرَهُ وَقَالَ: «الْأَيْدِ كِرَالُ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ» وَقَالَ: «الَّذِينَ آمَنُوا بِأَفْوَاهِهِمْ
 وَأَمْ تَوْمِنُ قُلُوبُهُمْ» وَقَالَ: «إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تَخَفَوْهُ بِخَاسِنِكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَشَاءُ
 وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ» فَذَلِكَ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِقْرَارِ وَالْمَعْرِفَةِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ
 رَأْسُ الْإِيمَانِ وَقَرَضَ اللَّهُ عَلَى اللِّسَانِ الْقَوْلَ وَالتَّعْبِيرَ عَنِ الْقَلْبِ بِمَا عَقَدَ عَلَيْهِ وَأَقَرَّ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ
 وَتَعَالَى «وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا» وَقَالَ: «وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَ إِلَيْنَا
 وَإِلَيْكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ» فَهَذَا مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَى اللِّسَانِ وَهُوَ عَمَلُهُ وَقَرَضَ عَلَى السَّمْعِ أَنْ
 يَنْتَهَ عَنْ الْإِسْمَاعِ إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَأَنْ يُعْرِضَ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُ مِثْلَ نَهْيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ وَالْإِصْفَاءُ
 إِلَى مَا سَخَطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ: «وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ
 يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ» ثُمَّ اسْتَنْتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 مَوْضِعَ التَّسْنَانِ فَقَالَ: «وَإِنَّمَا يُنِيسُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدَ بَعْدَ الذِّكْرِى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ» وَقَالَ
 «فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْوَلَاؤُ الْأَلْبَابُ
 وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَقَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ» الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ اللَّغْوِ
 مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ» وَقَالَ: «وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا
 وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ» وَقَالَ: «وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرَّوًا كِرَامًا» فَهَذَا مَا فَرَضَ عَلَى السَّمْعِ مِنَ الْإِيمَانِ
 أَنْ لَا يُصْنِيَ إِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَهُ وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَرَضَ عَلَى الْبَصَرِ أَنْ لَا يَنْظُرَ إِلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَأَنْ يُعْرِضَ عَمَّا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَ لَا يَحِلُّ لَهُ، وَهُوَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنَ الْإِيمَانِ. فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
 «قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَنْضَوْنَ مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ» فَتَبَاهُمْ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى عَوْرَاتِهِمْ وَأَنْ يَنْظُرَ
 الْمَرْءُ إِلَى قَرَجِ أَخِيهِ وَيَحْفَظَ قَرَجَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ وَقَالَ: «وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
 وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ» مِنْ أَنْ تَنْظُرَ إِحْدَاهُنَّ إِلَى قَرَجِ أُخِيهَا وَتَحْفَظَ قَرَجَهَا مِنْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا
 وَقَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ مِنْ حِفْظِ الْقَرَجِ قَهْمٌ مِنَ النَّبِيِّ إِلَّا هَذِهِ آيَةٌ فَإِنَّهَا مِنَ النَّظَرِ ثُمَّ نَظَّمَا

روز قیامت اس طرح آئے گا کہ نار اس کے شکم میں شعلہ خیز ہوگی اور اس کے منہ سے آگ کی لپٹیں نکلی رہی ہوں گی یہاں تک کہ اہل محشر سمجھ جائیں گے کہ اس نے یتیم کا ملل کھایا ہے اور کم تو لےنے والوں کے لئے ہے ذیل (دوزخ کی ایک دادی) ان کے لئے ہے جو کم تو لے والے ہیں اور دین کا مستحق سوائے کافر کے دوسرا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ویل ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا۔ روز قیامت اور عہد کے بارے میں نازل ہوا ہے جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنے معاہدوں کو تھوڑی سی قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حقدہ نہیں۔ خدا ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو ترکیہ نصیب ہوگا اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اور خلاق کے معنی حصہ کے ہیں۔ پس جس کا آخرت میں حصہ ہی نہیں وہ جنت میں داخل کیسے ہوگا اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ زانی نکاح نہیں کرے گا مگر زانیہ یا مشرکہ سے اور زانیہ نکاح نہیں کرے گی مگر زانی یا مشرکہ سے اور یہ مومن پر حرام ہے اللہ نے زانی کو مومن نہیں کہا اور نہ زانیہ کو مومنہ اور رسول اللہ نے فرمایا ہے اور اہل علم اس میں شک نہیں رکھتے کہ زانی جب مرتکب زنا ہوتا ہے تو مومن نہیں ہوتا اور نہ چور جب چرائے تو مومن رہتا ہے زنا یا چوری کتنے ہی ایمان اس سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے فیض بدن سے اور مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی اور جو لوگ شوہر دار عورتوں پر زنا کی ہمت لگاتے ہیں اور چار گواہ پیش نہیں کرتے تو ان کو انشی کوڑے مارو اور ان کی گواہی کو ہرگز قبول نہ کرو یہ لوگ فاسق ہیں مگر وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور اصلاح پر آمادہ ہوں بے شک اللہ غفور و رحیم ہے اور اللہ نے ان لوگوں کو (مشرکین) جو مکہ میں مقیم ہیں، اس سے دور رکھ لیے کہ ان پر ایمان کا اطلاق ہو۔ فرماتے ہیں کیا مومن فاسق جیسا ہوتا ہے یہ دونوں برابر نہیں اور یہ بھی فرمایا ہے منافق لوگ فاسق ہیں اور ایسے لوگوں کو اللہ نے اولیائے ابلیس قرار دیا ہے فرماتا ابلیس قوم جن سے تمھاری امر رب کے قبول کرنے سے اس نے انکار کیا خدا نے اسے ملعون قرار دیا اور یہ بھی فرمایا ہے جو لوگ غفلت شعار مومنات پر تہمت زنا لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے قیامت کے دن ان کے خلاف ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ان کے کرتوتوں کی۔ لیکن مومن کے اعتقاد مومن کے خلاف گواہی نہ دیں گے وہ تو اسی کے خلاف بولیں گے جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔

مومن کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا خدا فرماتا ہے جن لوگوں کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ہوگا وہ اسے پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور سورہ نور سورہ ف کے بعد نازل ہوئی اور اس کی تصدیق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر سورہ ف میں یہ نازل فرمایا۔ تمھاری عورتوں میں جو بدکار ہوں۔ ان کے خلاف چار آدمیوں کی گواہی لو اگر وہ تصدیق کر دیں تو ان عورتوں کو زندگی بھر گھروں کے اندر روکے رہو (کہیں اور جلنے نہ دو) یا یہ کہ اللہ ان کے لئے کوئی اور طریقہ کار کا حکم دے اور سبیل کے متعلق فرماتا ہے یہ سورت جس کو ہم نے نازل کیا اور فرض قرار دیا۔ اور ہم نے قرآن میں روشن و واضح آیات کو نازل کیا زانیہ اور زانی دونوں کو سوسو کوڑے مارو اور یہ دینی معاملہ

میں کسی مرتکبہ نہ پاد مہربانی نہ کرو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیئے جانے کے وقت مومنین کا ایک گروہ موجود رہنا چاہیے۔

۲۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قُصَيْبٍ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَبْلَ لَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ مُؤْمِنًا؟ قَالَ: قَائِنٌ فَرَأَيْتُ اللَّهَ؟

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ عَلَيَّ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ كَلَامًا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ صَوْمٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا حَلَالٌ وَلَا حَرَامٌ. قَالَ: وَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنْ عِنْدَنَا قَوْمًا يَقُولُونَ: إِذَا شَهِدْنَا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَهُمْ مُؤْمِنٌ، قَالَ: فَلَمْ يَضْرِبُوا الْحُدُودَ وَلَمْ تُقَطَّعْ أَيْدِيهِمْ؟ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِ، لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ خَدَامُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ جَوَارِ اللَّهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ الْحُودَ الْعَيْنَ لِلْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ قَالَ: فَمَا بَالُ مَنْ جَعَلَ الْفَرَائِضَ كَانَ كَافِرًا؟

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ جو لالہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے تو وہ مومن ہے فرمایا اور فرائض کی بجا آوری کہاں گئی راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ پھر اپورا ایمان تو وہی ہے کہ جو چیزیں اس سے متعلق ہیں بجا لائے اگر ایمان صرف شہادتیں ہی کا ادا کرنا ہوتا تو پھر روزہ، نماز اور حلال و حرام سے دین کا کوئی تعلق ہی نہ ہوتا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں جس نے لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے دی تو وہ مومن ہے فرمایا کہ پھر مجسروں کو سزائیں کیوں دی جاتی ہیں لوگوں کے ہاتھ کیوں کاٹے جاتے ہیں خدا نے مومن سے زیادہ مکرم کسی کو نہیں بنایا۔ ملائکہ مومنین کے خدام ہیں اللہ کا جوار مومنین ہی کے لئے ہے پھر نہ فرمایا جس نے فرائض سے انکار کیا وہ کافر ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَلَامِ الْجُعْفِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: الْإِيمَانُ أَنْ يُطَاعَ اللَّهُ فَلَا يُضَى.

۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایمان یہ ہے کہ خدا کی اطاعت کی جائے اس کی معصیت نہ کی جائے۔

وعدہ لاشریک لہ ہے نہ اس کے جو روپے نہ دنیا اور یہ کہ محمد خدا کے عبد اور رسول ہیں اور خدا کی طرف سے جو خبر یا کتاب لائے ہیں وہ حق ہے پس جو چیز اللہ نے قلب پر فرض کی ہے وہ افراد و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے۔ خدا نے فرمایا ہے مگر وہ جو رکلم کفر کہتے پر مجبور کیا جائے لیکن اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو لیکن جس کا سینہ کفر سے کشادہ ہے (تو اس کی نجات نہیں) اور خدا نے فرمایا آگاہ ہو کہ ذکر خدا سے (بلے صیہن) دلوں کو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

اور فرماتا ہے ایسے بھی ہیں کہ منہ سے کہتے ہیں کہ ایمان لے آئے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے اور فرمایا جو کچھ تمہارا دلوں میں ہے اسے ظاہر کر دیا چھپاؤ اللہ اس کا حساب ضرور لے گا پس جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ پس خدا نے دل پر جس چیز کو فرض کیا ہے وہ افراد و معرفت ہے اور یہی اس کا عمل ہے اور یہی اصل ایمان ہے اور خدا نے قول کو زبان پر فرض کیا ہے اور قلب میں جو عقیدہ ہے اس کو بیان کرنا اور اقرار کرنا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کرو اور خدا نے فرمایا کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس پر بھی جو کتاب ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوئی اور اس پر بھی جو تمہاری ہدایت کے لئے آئی تھی تمہارا اور ہمارا محبوب و ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں یہ ہے وہ جسے خدا نے زبان کا فرض قرار دیا ہے۔

اور یہی اس کا عمل ہے اور اللہ نے کانوں کا یہ فرض قرار دیا ہے اور جن چیزوں کا سنتا اللہ نجواً قرار دیا ہے اس سے بچیں اور اعراض کریں اس امر سے جو ان کے لئے حلال نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا ہے اور نہ سین ان باتوں کو جو اللہ کو غضب میں لانے کا باعث ہوں۔ خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے جب تم سنو کہ لوگ آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور تم ان کے پاس مت بیٹھو تاکہ وہ کسی اور کے متعلق بات چیت کرنے لگیں اور استنشاء کیلئے بھولنے کے موقع کا۔ فرمایا ہے (الانعام) اگر (میرا یہ حکم) تمہیں شیطان بھلا دے تو (جب یاد آجائے) ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو۔ پھر یہ بھی فرمایا ہے میرے ان بندوں کو خوش خبری سننا جو سنی ہوئی باتوں میں سے ان پر عمل کرتے ہیں جو اچھی ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ عقل مند ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے فلاح پائی ان مومنوں نے جو خشوع و خضوع سے نماز ادا کرتے ہیں اور بیہودہ باتوں کے سننے سے گریز کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ اور جب لغو باتیں کرنے والوں کی طرف سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ شان سے گزرتے ہیں پس یہ ہے جو اللہ نے کانوں نے پر فرض کیا ہے از روئے ایمان یہ کہ جن باتوں کا سنتا جائز نہ ہو ان کو نہ سنیں یہ ہے کانوں کا عمل اور وہ ایمان سے متعلق ہے۔

اور آنکھ کا یہ فرض قرار دیا کہ خدا نے جن چیزوں کی طرف نظر کرنا حرام قرار دیا ہے ان کی طرف نہ دیکھو اور جن سے اللہ نے منع کیا ہے ان کو نہ دیکھو۔ یہی اس کا عمل ہے اور یہی تسلیت ایمان کا اس سے ہے۔ فرماتا ہے اے رسول مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں خدا نے ان کو منع کیا ہے اس سے کہ وہ ان کی

شرمگاہوں پر نظر کریں اور نہ یہ جائز ہے کہ کوئی مرد اپنے بھائی کی شرمگاہ کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو بھی دوسروں کی نظروں سے بچائے اور فرمایا ہے کہ اے رسولؐ کہہ دو مومن عورتوں سے کہ وہ اپنی آنکھوں کو جھکائے رہیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس سے کہ ان کو لوگ دیکھیں یا کوئی عورت دوسری عورت کی فرج کو دیکھے اور اپنی شرمگاہ کو دوسروں کی نظروں سے بچائے۔ امام نے فرمایا: مگر ان میں جہاں حفاظتِ مشرچ کا ذکر ہے وہ زنانے سلسلے میں ہے سوائے اس آیت کے یہ نظر سے متعلق ہے اور خدا نے مجموعی طور پر دل زبان اور کان آنکھ کے فرض کا ذکر ایک دوسری آیت میں کر دیا ہے فرمایا ہے جو تم چھپایا کرتے تھے ان کی گواہی تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں دین گی امام نے فرمایا: جلود سے مراد شرمگاہیں اور رانیں ہیں اور خدا نے فرمایا ہے جس امر کا تم کو علم نہیں اس کے متعلق قیادہ سے کام نہ لو بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا پس یہ ہیں وہ چیزیں جو اللہ نے فرض کی ہیں آنکھوں پر کہ پرہیز کریں ان چیزوں کو دیکھنے سے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے پس آنکھ کا ایمانی عمل یہی ہے۔

اور اللہ نے فرض کیا ہے ہاتھوں پر کہ نہ پکڑیں ان چیزوں کو جن کا لینا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور لیں ان چیزوں کو جن کے لینے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور خدا نے ہاتھوں پر فرض کیا ہے کہ وہ صدقہ دیں صدقہ رحم کریں راہِ خدا میں جہاد کریں اور نماز کے لئے اپنے بدن اور لباس کو طاهر کریں۔

اور فرماتا ہے اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ دھو لو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پیروں کا مسح کر دو۔ کھنکھیں ہک اور فرمایا جب تم کافروں سے بھڑھاؤ تو ان کی گردنیں مار دو یہاں تک کہ جب انہیں چوڑھو کر ڈالو تو ان کی شکلیں باندھ لو، پھر یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دو یا بدلہ (جان کا مال) لے کر ہار دتا میں کو کفار اپنے ہتھیار ڈال دیں۔ اللہ نے ہاتھوں کا یہی فرض تدار دیا ہے کیوں کہ مار پیٹ کی ہاتھوں کو مشق ہوتی ہے۔

اور پیروں کا فرض یہ تدار دیا ہے کہ معصیت الہی کی طرف نہ اٹھیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ مرضی اللہ کے مطابق راہِ جلیل فرماتے ہوئے زمین پر اکڑ کر نہ چلے تو اتنی طاقت والا نہیں کہ قدم مار کر زمین کو شگافہ کر دے اور نہ تو بفسندی میں بہاؤ جیسا بوسکتا ہے پھر فرماتا ہے اپنی چال میں میسائے روی اختیار کر اور اپنی آواز کو دھما کر، سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی ہے اور ہاتھوں اور پیروں کی گواہی اپنے ان صاحبوں کے خلاف ہونے کا جنہوں نے امر الہی کے خلاف ہاتھ پیر چلائے یوں تذکرہ فرماتا ہے روز قیامت ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا اس کا حال ان کے ہاتھ اور پاؤں بیان کریں گے پس یہ ہے وہ فرض جو اللہ نے ہاتھ اور پاؤں کے ذمہ قرار دیا ہے یہ ہے ان دونوں کا عمل از روئے ایمان۔

اور چہرہ کے لئے سجدہ فرض کیا رات اور دن میں اوقات نمازیں، خدا فرماتا ہے اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تمہاری بحال کا باعث ہو یہ مکمل فریضہ ہے۔ چہرہ ہاتھوں اور پیروں کے لئے اور ایک دوسری جگہ فرمایا ہے اللہ کی مساجد میں اللہ کے سوا کسی کو نہ بکارو۔

۸۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے فرستہ مرجسہ کے قول کو ایمان و کفر کے متعلق بیان کر کے کہا وہ کہتے ہیں کہ جو ہمارے نزدیک کافر ہے وہ خدا کے نزدیک بھی کافر ہے اسی طرح مومن جب اقرار کر لے اپنے ایمان کا تو خدا کے نزدیک مومن ہے فرمایا سبحان اللہ یہ دونوں برابر کیے ہو جائیں گے۔ کفر بندہ کا اقرار ہے اپنی نافرمانی کا جس کے بعد پھر کسی گواہ کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی (وہ بمنزلہ مقرر مدعا علیہ کے ہے) اور ایمان ایک دعویٰ ہے جس کے اثبات کے لئے گواہی ضروری اور یہ گواہی ہے اس کے عمل اور نیت کی۔ جب عمل اور نیت دونوں میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے تو وہ بندہ خدا کے نزدیک مومن ہے اور کفر کی صورت میں نہ نیت باقی رہتی ہے نہ قول اور نہ عمل اور احکام کا نفاذ ہو تا ہے۔ قبولیت اور عمل پر اور عمل کی صورت یہ ہے کہ مومنین ایمان پر گواہ بن جائیں اور احکام مومنین اس پر جاری ہوں تو وہ عند اللہ کافر نہ ہو گا اس کے ظاہر قول و عمل پر مگر مومنین جاری ہو گا۔ کیوں کہ باطن کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ایک سو ستالیسواں باب

سبقت الی الایمان

((باب ۱۴۷))

﴿السَّبْقُ إِلَى الْإِيمَانِ﴾

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بَرِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِلْإِيمَانِ دَرَجَاتٍ وَمَنَازِلَ، يَتَفَاعَلُ الْمُؤْمِنُونَ فِيهَا عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: صِفْ لِي رَجَمَكَ اللَّهُ حَتَّى أَفْهَمَهُ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ سَبَقَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ كَمَا يَسْبِقُ بَيْنَ الْخَيْلِ يَوْمَ الرَّهَانِ^(۱)، ثُمَّ فَضَّلَهُمْ عَلَى دَرَجَاتِهِمْ فِي السَّبْقِ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ كُلَّ امْرِئٍ مِنْهُمْ عَلَى دَرَجَةٍ سَبَقِهِ، لَا يَنْقُصُهُ فِيهَا مِنْ حَقِّهِ وَلَا يَتَقَدَّمُ مَسْبُوقٌ سَابِقًا وَلَا مَفْضُولٌ فَاضِلًا، تَفَاعَلُ بِذَلِكَ أَوَائِلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَوَاخِرُهَا وَلَوْ لَمْ يَكُنْ لِلسَّابِقِ إِلَى الْإِيمَانِ فَضْلٌ عَلَى الْمَسْبُوقِ إِذَا لَلْحَقُّ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلُهَا، نَعَمْ وَلَتَقْدَمُ مَوْهُمٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِمَنْ سَبَقَ إِلَى الْإِيمَانِ الْفَضْلُ عَلَى مَنْ أَبْطَأَ عَنْهُ وَلَكِنْ يَدْرَجَاتٍ الْإِيمَانِ قَدَّمَ اللَّهُ الشَّابِقِينَ وَيُأْبِطُ عَنْ الْإِيمَانِ آخِرَ اللَّهُ الْمُتَقَسِّرِينَ لَا تَنَجِدُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْآخِرِينَ مَنْ هُوَ أَكْثَرُ عَمَلًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَأَكْثَرُهُمْ صَلَاةً وَصَوْمًا وَحَجًّا وَزَكَاةً وَجِهَادًا وَإِنْفَاقًا وَلَوْ لَمْ يَكُنْ سَوَابِقُ يُفَضَّلُ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عِنْدَ اللَّهِ

لَتَكُنَ الْآخِرُونَ بِكَثْرَةِ الْعَمَلِ مُقَدَّمِينَ عَلَى الْأَوَّلِينَ وَلَكِنْ أَمَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُنْذِرَكَ آخِرَ
 دَرَجَاتِ الْإِيمَانِ أَوْ لَهَا ، وَيَقْدَمَ فِيهَا مَنْ أَحْرَأَ اللَّهُ أَوْ يُؤَخَّرَ فِيهَا مَنْ قَدَّمَ اللَّهُ . قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَمَّا
 نَدَّبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَيْهِ مِنَ الْإِسْتِيفَاتِ إِلَى الْإِيمَانِ ، فَقَالَ : قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «سَابِقُوا إِلَى
 مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ» وَقَالَ
 «الشَّاقِقُونَ الشَّاقِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ» وَقَالَ «وَالشَّاقِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ
 اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَوَرَضُوا عَنْهُمْ» فَبَدَأَ بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ عَلَى دَرَجَةِ سَبْقِهِمْ ، ثُمَّ
 تَمَشَّى بِالْأَنْصَارِ ثُمَّ تَلَّثَّ بِالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ ، فَوَضَعَ كُلَّ قَوْمٍ عَلَى قَدَرِ دَرَجَاتِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ عِنْدَهُ
 ثُمَّ ذَكَرَ مَا فَضَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَوْلِيَاءَهُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
 بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ» - إِلَى آخِرِ الْآيَةِ - وَقَالَ :
 «وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ» وَقَالَ : «أَنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَآخِرُهُ
 أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا» وَقَالَ : «هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ» وَقَالَ : «وَيُؤْتِي كُلَّ ذِي فَضْلٍ
 فَضْلَهُ» وَقَالَ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ»
 وَقَالَ : «فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا» دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً» وَقَالَ
 «لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتِلَ أُولَئِكَ أَكْثَرُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَقَاتَلُوا»
 وَقَالَ : «يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ» وَقَالَ : «ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ
 ظُلْمٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطْؤُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نِيلاً
 إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ» وَقَالَ : «وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ» رَتَّلَ : «وَمَنْ
 يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ» وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ» فَهَذَا ذِكْرُ دَرَجَاتِ الْإِيمَانِ وَمَنَازِلِهِ
 عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کیا ایمان کے درجات ہیں منازل ہیں پیش خدا جن کی وجہ سے مومنین
 سے ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہوتی ہے فرمایا ہاں میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے دراتوضیح کیجیے تاکہ میں سمجھوں۔
 فرمایا مومنین کے لئے بھی اسی طرح سبقت ہے جیسے گھوڑ دوڑ میں ہوتی ہے درجات میں سبقت ہمارے فضیلت ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو اسی درجہ پر رکھا ہوا ہے جو جہاد میں اس کی سبقت کا ہے خدا نے اس کے حق میں کمی
 نہیں کی اور سبق کو سابق پر اور مفضل کو فاضل پر مقدم نہیں کیا اور فضیلت دی ہے جہاد میں آگے رہنے والوں پر

۵/۱۱/۵۱

۵/۱۱/۵۱

۲/۲۵۲

۱۹۹/۱۰/۱۰

سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: قُلْتُ أَلَيْسَ هَذَا عَمَلٌ قَالَ: بَلَى. قُلْتُ: قَالَعَمَلٌ مِنَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: لَا يَثْبُتُ لَهُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْعَمَلُ مِنْهُ ۶۔ راوی نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا اگر ہی دنیا اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ راوی نے کہا کیا یہ عمل صورت نہیں ہے۔ فرمایا۔ ہاں ہے میں نے کہا تو کیا عمل ایمان کا جزو ہے فرمایا ایمان بدون عمل ثابت ہی نہیں ہوتا اور عمل اس کا جزو ہے۔

۱۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَبَائِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو النَّصَبِيِّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْعَالِمَ عَنِ الْإِيمَانِ أَخْبَرَنِي أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا لَا يَقْبَلُ عَمَلًا إِلَّا بِهِ، فَقَالَ: وَمَا ذَلِكَ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ، الَّذِي هُوَ أَعْلَى الْأَعْمَالِ دَرَجَةً وَأَسْنَاها حَقًّا وَأَشْرَفُهَا مَنَازِلَةً، قُلْتُ: أَخْبَرَنِي عَنِ الْإِيمَانِ أَقْوَلُ وَعَمَلٌ أَمْ قَوْلٌ بِلا عَمَلٍ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ عَمَلٌ كَلِمَةٌ، وَالْأَقْوَلُ بَعْضُ ذَلِكَ الْعَمَلِ يَقْرَضُ مِنَ اللَّهِ بَيْتَهُ فِي كِتَابِهِ، وَاضِحٌ نُورُهُ، ثَابِتَةٌ حُجَّتُهُ، يَشْهَدُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَدْعُو إِلَيْهِ، قُلْتُ: صِفْ لِي ذَلِكَ حَتَّى أَفْهَمَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ حَالَاتٌ وَدَرَجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ وَمَنَازِلُ فَمِنْهُ التَّامُّ الْمُنْتَهَى تَمَامُهُ وَمِنْهُ النَّاقِصُ الْمُنْتَهَى نُقْصَانُهُ وَمِنْهُ الزَّائِدُ الزَّاجِعُ زِيَادَتُهُ قُلْتُ: وَإِنَّ الْإِيمَانَ لَيَسَّيْمٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَرَضَ الْإِيمَانَ عَلَى جَوَارِحِ بَنِي آدَمَ وَقَسَمَهُ عَلَيْهَا وَقَرَّ فَعَلَيْهَا، فَلَيْسَ مِنْ جَوَارِحِهِمْ جَارِحَةٌ إِلَّا وَهِيَ مُوَكَّلَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ بِغَيْرِ مَا وَكَّلَتْ بِهِ أَحَدًا، فَمِنْهَا قَلْبُهُ الَّذِي بِهِ يَقْبَلُ وَيَقْفُ وَيَقْبَلُ وَيَقْفُ وَهُوَ أَمْرٌ بَدَنِي الَّذِي لَا تَرُدُّ الْجَوَارِحُ وَلَا تَصُدُّ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ وَأَمْرِهِ، وَمِنْهَا يَدَاهُ اللَّتَانِ يَبْطِشُ بِهِمَا وَرِجْلَاهُ اللَّتَانِ يَمْشِي بِهِمَا وَقَرَّجُهُ الَّذِي الْبَاءُ مِنْ قَبْلِهِ وَلِسَانُهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ الْكِتَابُ وَيَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهَا وَعَيْنَاهُ اللَّتَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَأُذُنَاهُ اللَّتَانِ يَسْمَعُ بِهِمَا وَقَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ وَقَرَضَ عَلَى اللِّسَانِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الْعَيْنَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى السَّمْعِ وَقَرَضَ عَلَى السَّمْعِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْبَدَنِ وَقَرَضَ عَلَى الْبَدَنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَقَرَضَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ وَقَرَضَ عَلَى الْفَرْجِ غَيْرَ مَا قَرَضَ عَلَى الْوَجْهِ، فَأَمَّا مَا قَرَضَ عَلَى الْقَلْبِ مِنَ الْإِيمَانِ فَالْإِقْرَارُ وَالْمَعْرِفَةُ وَالْتَصَدِّيقُ وَالتَّسْلِيمُ وَالْعَقْدُ وَالرِّضَا بِأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، أَحَدًا، صَمَدًا، آمَنٌ يَخْذُ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

۶۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے امام علیہ السلام سے کہا۔ اے عالم مجھے بتائیے کہ کون سا عمل عند اللہ افضل ہے

فرمایا وہ جس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں۔ اس نے کہا وہ کیا ہے۔ فرمایا۔ اللہ پر وہ ایمان جو اعمال میں اعلیٰ درجہ کا ہے اور ان روئے خط زیادہ روشن ہے اور ان روئے منزلت زیادہ اشرف ہے۔ میں نے کہا یہ بتائیے کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے یا قول بلا عمل کا نام۔ فرمایا ایمان پورا ہوا عمل ہے اور بعض قول بھی عمل ہے اللہ کے فرض کرنے سے جس کو اس نے اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے اور وہ وہ ہے جس کا نور زیادہ واضح ہے اس کی حجت ثابت ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کی طرف بلاتی ہے میں نے کہا ذرا توضیح کیجئے تاکہ میں سمجھ جاؤں، فرمایا۔ ایمان کے حالات و درجات و طبقات و منازل ہیں جن میں بعض کامل ہیں بعض ناقص اور بعض زائد ہیں اور ان کی زیادتی زیادہ رائج ہے بیش بہا کیا ایمان تمام بھی ہوتا ہے اور ناقص بھی فرمایا بے شک میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان کو فرض کیا ہے بنی آدم کے اعضا پر اور ان کو تقسیم کیا ہے اور فرق پیدا کر دیا ہے پس اعضا میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جس کی سپرد ایمان کا کوئی ایسا حصہ ہے جو اس کے غیر عضو کا نہیں۔ ان میں ایک دل ہے جس سے آدمی سمجھتا بوجھتا ہے اور دل تمام بدن کا امیر ہے۔ اعضا بغیر اس کی رائے اور حکم کے کوئی کام نہیں کرتے اور اعضا میں دونوں ہاتھ ہیں جن سے آدمی پکڑتا ہے اور دو پیر ہیں جن سے چلتا ہے اور جو شرمگاہ ہے جو شہوت رانی ہے اور زبان ہے جس کے لئے کتاب خدا ناطق ہے اور وہ اس کی گواہی دیتی ہے اور دو آنکھیں ہیں جن سے دیکھتا ہے اور دو کان ہیں جن سے سنتا ہے۔ قلب کا فرض زبان کے فرض سے الگ ہے اور زبان کا فرض آنکھوں کے سے الگ اور کان کا ہاتھوں کے فرض سے الگ اور ہاتھوں کا پیروں سے الگ اور پیروں کا فرج کے فرض سے الگ اور فرج کا فرض چہرہ کے فرض سے جدا ہے اور ایمان کے لحاظ سے قلب کا فرض یہ ہے کہ وہ اقرار کرے معرفت حاصل کرے۔ تصدیق کرے اور قبول کرے اور اپنا عقیدہ بنائے اس امر کو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک لہ ہے وہ یکتا ہے بے نیاز ہے نہ اس کے کوئی جو رو ہے نہ بچہ اور یہ کہ محمد اس کے عبد و رسول ہیں۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُجَدِّ بْنِ حَفْصِ بْنِ خَارِجَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : - وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ الْمُرْجِيَّةِ فِي الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ وَ قَالَ : إِنَّهُمْ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا وَ يَقُولُونَ : كَمَا أَنَّ الْكَافِرَ عِنْدَنَا هُوَ الْكَافِرُ عِنْدَ اللَّهِ فَكَذَلِكَ نَجِدُ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَقَرَّ بِالْإِيمَانِ أَنَّهُ عِنْدَ اللَّهِ مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَ كَيْفَ يَسْتَوِي هَذَانِ ؟ وَ الْكُفْرُ إِقْرَارٌ مِنَ الْعَبْدِ فَلَا يُكَلِّفُ بَعْدَ إِقْرَارِهِ بَيِّنَةً ، وَ الْإِيمَانُ دَعْوَى لَا تَجُوزُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ ، وَ بَيِّنَتُهُ عَمَلُهُ وَ بَيِّنَتُهُ ، فَإِذَا اتَّفَقَا قَالَعَبْدُ عِنْدَ اللَّهِ مُؤْمِنٌ وَ الْكُفْرُ مَوْجُودٌ بِكُلِّ جَهَةٍ مِنْ هَذِهِ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ مِنْ بَيِّنَةٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَ الْأَخْكَامُ تَجْرِي عَلَى الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ ، فَمَا أَكْثَرَ مَنْ يَشْهَدُهُ الْمُؤْمِنُونَ بِالْإِيمَانِ وَ يَجْرِي عَلَيْهِ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ وَ هُوَ عِنْدَ اللَّهِ كَافِرٌ وَ قَدْ أَصَابَ مَنْ أَجْرَى عَلَيْهِ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِينَ بِظَاهِرِ قَوْلِهِ وَعَمَلِهِ .

امام نے فرمایا اور اللہ نے اعضاء پر نماز کے لئے مہارت کو فرض قرار دیا ہے۔ یہ اس طرح کہ جب خدا نے اپنے نبی کو بیت المقدس سے کعبہ کی طرف رخ پھیرنے کا حکم دیا تو یہ آیت نازل کی۔ اللہ تمہارے ایمان کا ضائع کرنے والا نہیں ہے شک اللہ لوگوں پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے پس نماز کا نام ایمان ہے پس جو خدا سے لے گا اس حال میں کہ اپنے اعضاء کے فرائض کی خفایت کرنے والا ہو گا تو وہ کامل الایمان ہو گا اہل جنت سے ہو گا اور جو ان فرائض میں سے کسی میں کوئی کوتاہی کرے گا یا امر خدا سے تجاوز کرے گا تو وہ اللہ سے ناقص الایمان کی صورت میں لے گا۔ میں نے کہا میں سمجھ گیا ایمان کے پورا ہونے اور کم ہونے کو لیکن زیادتی کی کیا صورت ہوگی فرمایا خدا فرماتا ہے جب کوئی مسورۃ نازل ہوئی تو ان میں سے منافق کہتے ہیں اس سورہ نے تمہارے ایمان میں کیا زیادتی کر دی لیکن جو ایمان والے ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے ہاں جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو ان کے دلوں میں کثافت اور بڑھ جاتی ہے اور خدا فرماتا ہے ہم تم سے ان کی راصحاب کہف یا کسی خبر بیان کرتے ہیں وہ چند جو ان ہیں جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت کو اور بڑھا دیا۔ اگر ایمان کی ایک ہی حالت ہوتی نہ اس میں کمی ہوتی نہ زیادتی تو ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ ہوتی اور انعام الہی کی سبب میں برابری ہوتی اور لوگ سب یکساں بن جاتے فضیلت باطل ہو جاتی لیکن تکمیل ایمان کی صورت میں باگ و الہی میں درجات عالیہ پر سرفراز ہوں گے اور نقصان کی وجہ سے کوتاہی کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَتَحْمِيذِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، جَمِيعًا، عَنْ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ [الْحَسَنِ] عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ هَارُونَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولَةٌ» قَالَ: «يُسْأَلُ السَّمْعُ عَمَّا سَمِعَ وَالْبَصَرُ عَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ وَالْفُؤَادُ عَمَّا عَقَّدَ عَلَيْهِ».

۲۔ راوی کہتا ہے مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے شک کا نہ آنکھ اور دل ہر ایک سے اس کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے گی فرمایا۔ کانوں سے اس کے متعلق جو مقتضایہ ہے اور آنکھوں سے اس کے متعلق جو دیکھا ہے اور دل سے اس کے متعلق جو عقیدہ رکھا ہے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ [وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ] وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا اسْتَقَرَّ فِي الْقُلُوبِ مِنَ التَّصَدِيقِ بِذَلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: الشَّهَادَةُ الْبَسِطُ عَمَلًا؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: الْعَمَلُ مِنَ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ الْإِيمَانُ لَا يَكُونُ إِلَّا بِعَمَلٍ وَالْعَمَلُ مِنْهُ وَلَا يَبْسُطُ الْإِيمَانُ إِلَّا بِعَمَلٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ایمان نام ہے اس امر کی گواہی دینے کا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور اقرار ان سب باتوں کا جس کو آنحضرت خدا کی طرف سے لائے اور ان کی تصدیق کے بعد دل میں جگہ دینا ہے کہ گواہی دینا عمل نہیں ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا عمل ایمان میں سے ہے فرمایا۔ ہاں ایمان نہیں ہوتا۔ مگر عمل سے عمل اس کا جزو ہے بغیر عمل ایمان ثابت ہی نہیں ہوتا

۴۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا الْإِسْلَامُ ؟ فَقَالَ : دِينُ اللَّهِ اسْمُهُ الْإِسْلَامُ وَهُوَ دِينُ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ تَكُونُوا أَحْيَتْ كُنْتُمْ وَبَعْدَ أَنْ تَكُونُوا قَمَنْ أَقَرَّ يَدِينِ اللَّهِ فَهُوَ مُسْلِمٌ وَمَنْ عَمِلَ بِمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

۴۔ بعض اصحاب نے صادق آل محمد سے روایت کی ہے میں نے کہا اسلام کیا ہے فرمایا اللہ کے دین کا نام اسلام ہے اور وہ دین خدا تم سے پہلے بھی تھا اور تم سے بعد بھی رہے گا جس نے دین خدا ہوئے کا اقرار کیا۔ وہ مسلمان ہے اور جس نے احکام خدا پر عمل کیا وہ مومن ہے۔

۵۔ عَنْهُ عَمَّا بِيَدِ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَبَابِيِّ ، عَنْ أَتُوبَ بْنِ الْحَزْرَةِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ سَلَامٌ ! إِنْ خِيَمَةً ابْنِ أَبِي خَيْمَةَ يُحَدِّثُنَا عَنْكَ أَنَّهُ سَأَلَكَ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقُلْتَ لَهُ : إِنْ الْإِسْلَامُ ، مَنِ اسْتَقْبَلَ قَبْلَتَنَا وَشَهِدَ شَهَادَتَنَا وَنَسَكَ سُنَّكَ وَوَالَى وَلِيَّتَنَا وَغَادَى عَدُوَّنَا فَهُوَ مُسْلِمٌ فَقَالَ : صَدَقَ خَيْمَةُ ، قُلْتُ : وَسَأَلَكَ عَنِ الْإِيمَانِ فَقُلْتَ : الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالتَّصَدِّيقُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَنْ لَا يُعْصَى اللَّهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ خَيْمَةُ .

۵۔ ابو بصیر نے بیان کیا۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ سلام نے کہا کہ خیمہ ابن خیمہ نے آپ سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے آپ سے اسلام کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ اسلام یہ ہے کہ جو کوئی ہمارے قبلہ کا استقبال کرے اور ہماری شہادت (توحید و رسالت و امامت وغیرہ) کی گواہی دے اور ہماری طرح عبادت کرے اور ہمارے دوستوں کو دوست رکھے اور دشمنوں کو دشمن رکھے وہ مسلمان ہے۔ فرمایا خیمہ نے سچ کہا میں نے کہا پھر اس نے آپ سے ایمان کے متعلق سوال کیا اور آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور کتاب خدا کی تصدیق کرنا اور اللہ کی نافرمانی نہ کرنا ایمان ہے فرمایا خیمہ نے سچ کہا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، قَالَ

کچھ بچے والوں پر ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو سبق پر فضیلت نہ ہوتی تو اس امت کے آخر والے اول والوں سے مل جاتے۔ ہاں ان کے تقدم کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں کو کوئی فضیلت نہ ہو کچھ رہ جانے والوں پر لیکن درجاتِ ایمان کی صورت میں اللہ نے سابقین کو مقدم کیا ہے اور ایمان کی طرف تاخیر اور سستی کرنے والوں کو اللہ نے موخر قرار دیا ہے کچھ رہ جانے والے مومنین اگرچہ از روئے عمل اولین سے زیادہ بہتر ہوں اور نماز روزہ حج و جہاد و انفاق فی سبیل اللہ میں ایمان کی طرف سبقت کرنے والوں سے زیادہ ہوں لیکن عند اللہ سبقت کرنے والوں کو فضیلت ہے اگر ایسا رہے تا تو آخر والے کثرت عمل کی بنا پر اولین سے مقدم ہو جاتے۔

لیکن خدا نے پسند نہ کیا اس کو کہ اولین کے مدارج آخرین کو مل جائیں اور جن کو خدا نے موخر کیا ہے وہ مقدم ہو جائیں اور جو مقدم ہیں وہ موخر ہوں راوی کہتا ہے میں نے کہا وہ آیات بتائیے جن سے اللہ نے مومنین کو سبقت الی الایمان کی طرف دعوت دی ہے فرمایا خدا فرماتا ہے سبقت کر اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کا عرض آسمان و زمین جیسا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے بنائی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور فرمایا ہے سبقت کرنے والے سبقت کرنے والے ہیں اور وہی مقررین ایزدی ہیں اور فرمایا ہے اور سب سے پہلے سبقت کرنیوالے ہاجرین و انصار ہیں اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے شکی میں ان کا اتباع کیا ہے اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہاجرین اولین سے ان کے سبقت کے درجہ کو بیان کر کے دوسرے درجہ میں رکھا ہے انصار کو تیسرے میں، نیکوں میں ان کا اتباع کرنے والوں کو۔

خدا نے ہر قوم کو بقدر ان درجات و منازل کے رکھا ہے جو خدا کے نزدیک ہیں پھر خدا نے اپنے اولیاء کی ان فضیلتوں کو بیان کیا جو ایک کو دوسرے پر ہیں چنانچہ فرماتا ہے یہ رسول ہیں ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان میں وہ بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور باعتبار درجات ایک کو دوسرے سے بلند کیا اور فرمایا ہے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور آخرت از روئے درجات، اور فضیلت بہت بڑی چیز ہے اور فرمایا۔ عند اللہ ان کے درجات ہیں اور فرمایا ہر صاحب فضل کو اس کی فضیلت دی گئی ہے اور فرماتا ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے ہیں اپنے مالوں اور اپنے نفسوں سے پیشو خدا ان کے درجات ہیں اور فرمایا اللہ نے فضیلت دی ہے جہاد کرنے والوں کو گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر اور ان کے لئے بڑا اجر ہے اور درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے اور فرمایا تم میں سے جس نے فتح مکہ پہلے راہِ خدا میں اپنا مال صرف کیا اور قتال کی، اس کا بڑا مرتبہ ہے وہ ان لوگوں کے برابر کیے ہو سکتا ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور قتال کیا اور فرمایا اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرے جس کو علم کے درجات دیئے گئے ہیں اور فرمایا یہ مرتبہ اس لئے ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ جہاد میں نہ ان کو بیاس کا احساس ہو نہ تعب کا اور نہ بھوک کا اور نہ انہوں نے ایسی کوئی پیش قدمی کی جو کفار کو غیظ میں لاتی، اور نہ انہوں نے دشمن سے کوئی فائدہ حاصل کیا مگر یہ کہ جو کیا وہ عمل صالح تھا اور فرمایا جو نیکیاں تم نے

اپنے لئے کی ہیں وہ تم اللہ کے پاس موجود پاؤ گے جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہے وہ نیکی دیکھے گا جس نے ذرہ برابر بدی کی ہے وہ بدی دیکھے گا پس یہ ہے درجاتِ ایمان کا ذکر اور اس کے منازل کا بیان پیش خدا کے عزوجل۔

ایک سوارِ تالیسواں باب

درجاتِ ایمان

((باب ۱۴۸))

((درجاتِ الایمان))

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي الْأَخْوِسِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَّعَ الْإِيمَانَ عَلَى سَبْعَةِ أَشْهُمٍ عَلَى الْبِرِّ وَالصِّدْقِ وَالْبَقِيَّةِ وَالزُّهْدِ وَالْوَفَاءِ وَالْعِلْمِ وَالْجِلْمِ ، ثُمَّ قَسَمَ ذَلِكَ بَيْنَ الثَّالِثِ ، قَمَنْ جَعَلَ فِيهِ هَذِهِ السَّبْعَةُ الْأَشْهُمَ فَهُوَ كَامِلٌ ، مُخْتَمِلٌ : وَ قَسَمَ لِبَعْضِ الثَّالِثِ السَّهْمَ وَلِبَعْضِ السَّهْمَيْنِ وَلِبَعْضِ الثَّلَاثَةِ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى [السَّبْعَةِ] ، ثُمَّ قَالَ : لَا تَحْمِلُوا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمِ سَهْمَيْنِ وَلَا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمَيْنِ ثَلَاثَةً قَبْضَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى [السَّبْعَةِ] .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایمان کو سات حصوں میں رکھا ہے پر۔ صدق، یقین، رضا، وفاء، علم، علم، پھر ان کو لوگوں میں تقسیم کیا جس کو یہ ساتوں چیزیں مل گئیں وہ کامل ہو گیا اور بارِ شریعت اٹھانے والا ہے پھر خدا نے کسی کو ایک حصہ دیا کسی کو دو اور کسی کو تین یہاں تک کسی کو سات، پھر حضرت نے فرمایا جس کو دو حصے ملے ہیں اس پر تیسرے کا بار نہ رکھو اس طرح تم عاجز بنا دو گے ان کو یہاں تک کہ حضرت نے سات تک یوں ہی بیان کیا۔

۲ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ قُضَّالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الْبَقَّانِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الصَّخَّالِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا سَرَّاحٍ وَكَانَ خَادِمًا لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : بَعَثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي خَاجَةٍ وَهُوَ بِالْحَيْرَةِ أَنَا وَجَمَاعَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ قَالَ : فَأَنْطَلَقْنَا فِيهَا ثُمَّ رَجَعْنَا مُغْتَمِبِينَ قَالَ : وَكَانَ فِرَاشِي فِي الْخَائِرِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ نَزُولًا ، فَجِئْتُ وَأَنَا بِحَالٍ قَرَمَيْتُ يَنْقُصِي قَبِينَا أَنَا كَذَلِكَ إِذَا أَنَا بِأَبِي-

عَبْدُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَقْبَلَ قَالَ : فَقَالَ : قَدْ أَتَيْتُكَ أَوْ قَالَ : جِئْتُكَ ، فَاسْتَوَيْتُ جَالِسًا وَجَلَسَ عَلَيَّ صَدْرِي فِرَاشِي فَسَأَلَنِي عَمَّا بَعَثَنِي لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَحَمِدَ اللَّهَ . ثُمَّ جَرَى ذِكْرُ قَوْمٍ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّا نَبَرَأُ مِنْهُمْ ، إِيَّاهُمْ لَا يَقُولُونَ مَا نَقُولُ . قَالَ : فَقَالَ : يَتَوَلَّوْنَا وَلَا يَقُولُونَ مَا نَقُولُونَ تَبَرُّؤُنْ مِنْهُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ : فَهُوَ ذَا عِنْدَنَا مَا لَيْسَ عِنْدَكُمْ فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَبَرَأَ مِنْكُمْ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا حُكْمَ فِي ذَلِكَ قَالَ وَهُوَ ذَا عِنْدَ اللَّهِ مَا لَيْسَ عِنْدَنَا أَفْتَرَاهُ أَطْرَحُنَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا وَاللَّهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا نَقْعُلُ ؟ قَالَ : فَتَوَلَّوْهُمْ وَلَا تَبَرُّوْهُمْ وَأَمِنْهُمْ ، إِنَّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ لَهُ سَهْمٌ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَهْمَانٌ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ أَشْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَشْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ خَمْسَةُ أَشْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سِتَّةُ أَشْهُمٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ سَبْعَةُ أَشْهُمٍ

فَلَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ صَاحِبُ السَّهْمِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السَّهْمَيْنِ وَلَا صَاحِبُ السَّهْمَيْنِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ وَلَا صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الْأَرْبَعَةِ وَلَا صَاحِبُ الْأَرْبَعَةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ الْخَمْسَةِ وَلَا صَاحِبُ الْخَمْسَةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السِتَّةِ وَلَا صَاحِبُ السِتَّةِ عَلَى مَا عَلَيْهِ صَاحِبُ السَّبْعَةِ وَتَأْخِذُ لَكَ مَثَلًا إِنْ رَجُلًا كَانَ لَهُ جَارٌ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَدَعَاهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَرَزَقَهُ لَهُ فَجَابَهُ فَأَتَاهُ سُحْبَرًا فَقَرَعَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ لَهُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ قَالَ : وَمَا حَاجَتُكَ ؟ فَقَالَ : تَوْصَا وَالَيْسَ ثَوْبِيكَ وَمَرَّ بِنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ : فَتَوْصَا وَالَيْسَ ثَوْبِيكَ وَخَرَجَ مَعَهُ ، قَالَ : فَصَلَّيَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ صَلَّيَا الْفَجْرَ ثُمَّ مَكَّنَا حَتَّى أَصْبَحَا ، فَقَامَ الَّذِي كَانَ نَصْرَانِيًّا يُرِيدُ مَنَزِلَهُ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ جُلُ أَتَيْنَ تَذَهَبُ ؟ النَّهَارُ قَصِيرٌ وَالَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الظُّهْرِ قَلِيلٌ ؟ قَالَ : فَجَلَسَ مَعَهُ إِلَى أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ قَالَ : وَمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَلِيلٌ فَاحْتَبَسَهُ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ ، قَالَ : ثُمَّ قَامَ وَارَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَى مَنَزِلِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ هَذَا آخِرُ النَّهَارِ وَأَقَلُّ مِنْ أَوَّلِهِ فَاحْتَبَسَهُ حَتَّى صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ ارَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ إِلَى مَنَزِلِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّمَا بَقِيَتْ صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ : فَمَكَثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ تَقَرَّرَ فَأَمَّا فَلَمَّا كَانَ سُحْبَرًا غَدَا عَلَيْهِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ الْبَابَ فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَنَا فُلَانٌ ، قَالَ : وَمَا حَاجَتُكَ ؟ قَالَ : تَوْصَا وَالَيْسَ ثَوْبِيكَ وَخَرَجَ بِمَا فَصَّلَ ، قَالَ : اطْلُبْ لِهَذَا الدِّينِ مَنْ هُوَ أَفْرَعُ مِنِّي وَأَنَا إِنْسَانٌ مُسْكِينٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : أَدْخَلَهُ فِي شَيْءٍ أَخْرَجَهُ مِنْهُ أَوْ قَالَ : أَدْخَلَهُ مِنْ مِثْلِ ذِهِ وَأَخْرَجَهُ مِنْ مِثْلِ هَذَا .

۲- امام جعفر صادق علیہ السلام کے خادم نے بیان کیا کہ مجھے حضرت نے جبکہ آپ حیرہ (نام شہر) میں تھے ایک

ضرورت سے بھیجا میرے ساتھ حضرت کے اور غلام بھی تھے ہم روانہ ہوئے اور وقت شام وہاں سے لوٹے۔ میرا بستر حجرہ میں وہیں تھا جہاں چھوڑا تھا۔ میں وہیں گیا اور میں مغموم تھا۔ میں بستر پر لیٹ گیا حضرت وہیں تشریف لے آئے اور فرمایا ہم خود ہی تمہارے پاس چلے آئے ہیں میں بستر پر اٹھ بیٹھا حضرت میرے فرش کے سر پرانے بیٹھ گئے اور جس کام کے لئے بھیجا تھا اس کے متعلق پوچھنے لگے میں نے سب حال سنایا۔ حضرت نے خدا کی حمد کی پھر ایک قوم کا ذکر چل پڑا میں نے کہا میں آپ پر ندامت ہوں۔ ہم ان سے بری صہیں کیوں کر (نماز میں) وہ نہیں جتے جو ہم کہتے ہیں فرمایا وہ ہم کو دوست رکھتے ہوئے وہ نہیں کہتے جو تم کہتے ہو۔ میں نے کہا ہاں فرمایا بہت سی باتیں ایسی ہیں جنہیں ہم بھالاتے ہیں۔ تم نہیں کرتے تو کیا ہمارے لئے یہ زیبا ہے کہ ہم تمہیں چھوڑ دیں۔ میں نے کہا نہیں میں آپ پر ندامت ہوں۔ فرمایا۔ بہت سی باتیں خدا کو تا ہے ہم نہیں کرتے (جیسے نافرمانوں کو رزق دیتا ہے) تو کیا خدا ہمیں چھوڑ دے میں نے کہا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے میں آپ پر ندامت ہوں۔ ہم اپنا نہ کریں گے۔

فرمایا ان کو دوست رکھو ان سے بیزار نہ ہو مسلمانوں میں کچھ ایسے ہیں جن کو بہام ایمان میں سے ایک ہی حصہ ملا ہے بعض کو دو بعض کو تین بعض کو چار، بعض کو پانچ بعض کو چھ اور بعض کو سات۔ پس ایک والا دو کے بار کو اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے اور دو والا تین کا بار اور تین والا چار کا بار اور چار والا پانچ کا بار اور پانچ والا چھ کا بار اور چھ والا سات کا بار اٹھا نہیں سکتا۔ میں اسے ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں ایک ملا کا پڑوسی ایک نصرانی تھا۔ ملا نے اسے مسلمان کر لیا۔ صبح صادق سے پہلے ملا نے اس کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے۔ کہا۔ میں ہوں ملا۔ اس نے کہا کیسے آئے۔ ملا نے کہا۔ وضو کر کے اپنے کپڑے پہننا اور میرے ساتھ مسجد میں نماز کے لئے چلو، اس نے وضو کیا کپڑے پہنے اور ملا کے ساتھ چل کھڑا ہوا۔ جب مسجد میں پہنچے تو ملا نے کہا پہلے سنت نمازیں پڑھ لو۔ پھر صبح صادق نمودار ہوئی تو دونوں نے نماز صبح ادا کی اس کے بعد جو نصرانی تھا اس نے گھر جانے کا ارادہ کیا ملا نے کہا اب کہاں جاتے ہو۔ دن چھوٹا ہے۔ نماز ظہر کے درمیان بہت تھوڑا وقت ہے وہ رک گیا جب ظہر کا وقت آیا تو اس نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ملا نے کہا ظہر و عصر کے درمیان تھوڑا سا وقت ہے عصر کی نماز پڑھ لو۔ اس کو روک لیا۔ عصر کی نماز کے بعد اس بیمار سے نے گھر جانا چاہا۔ ملا نے کہا اب نماز مغرب کا وقت تو بہت ہی قریب ہے جب نماز مغرب پڑھ لی تو ملا نے کہا اب صرف ایک نماز باقی رہ گئی ہے اسے بھی پڑھتے جاؤ۔ وہ رک گیا عشاء کی نماز کے بعد وہ دونوں جدا ہوئے جب دوسری صبح ہوئی تو ملا نے پھر اس کا دروازہ کھٹ کھٹایا۔ پوچھا کون ہے کہا میں ہوں فلاں۔ وضو کر کے کپڑے پہننا اور میرے ساتھ چل کر نماز پڑھو۔ اس نے کہا اس دین کے لئے کسی ایسے کو ڈھونڈو جو مجھ سے زیادہ فارغ البال ہو۔ میں غریب آدمی ہوں اور بال بچوں والا۔ حضرت نے فرمایا اس شخص نے ایک شے میں داخل کیا اور دوسری سے نکال دیا۔

کہ خدا نے اپنی مخلوق میں سب کو ایمان کے اجزاء برابر نہیں دیئے تو کو تا ہی عمل پر ایک دوسرے کو طاعت نہ کرنا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ بَقِيضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْخَزَّازِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقُرَاطِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ إِنَّ الْإِيمَانَ عَشْرُ دَرَجَاتٍ بِمَنْزِلَةِ السَّلَامِ يُصْعَدُ مِنْهُ مَنْزِلَةٌ بَعْدَ مَنْزِلَةٍ فَلَا يَقُولُ صَاحِبُ الْإِثْنَيْنِ لَصَاحِبِ الْوَاحِدِ : لَسْتُ عَلَى شَيْءٍ ، حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْغَايَةِ ، فَلَا تَسْقِطُ مِنْ هَوْدُوكَ فَتَسْقِطَ مَنْ هُوَ قَوْكَ ، وَإِذَا رَأَيْتَ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكَ بِدَرَجَةٍ فَارْفَعَهُ إِلَيْكَ بِرَفَقٍ وَلَا تَحْمِلَنَّ عَلَيْهِ مَا لَا يُطْبِقُ فَتَكْثِرَهُ ، فَإِنَّ مَنْ كَثُرَ مُؤْمِنًا فَقَلِبَهُ جَبَرُهُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا صادق آل محمد نے ایمان کے دس درجے ہیں مثل سیڑھی کے ایک ڈنڈے کے بعد دوسرے پر جاتے ہیں پس جو دوسرے پر ہے اسے پہلے ڈنڈے والے سے نہ کہنا چاہیے کہ تو کچھ بھی نہیں اسی طرح دسویں والے تک جو تم سے پست ہے اسے نظر سے نہ گراؤ ورنہ جو تم سے اوپر ہے وہ تم کو نظر سے گرا دے گا۔ جب تم کسی کو اپنے درجہ سے نیچے پاؤ تو نرمی سے اس کو اپنی طرف ابھارو اور اس پر نہ لا دو جس کے اٹھانے کی اس میں طاقت نہ ہو اس صورت میں اس کا ایمان شکستہ ہو جائے گا اور جس نے کسی مومن کے ایمان کو شکستہ کیا اس پر اس کی تلافی لازم ہے۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَنَازِلَ : مِنْهُمْ عَلَى وَاحِدَةٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى اثْنَيْنِ وَ مِنْهُمْ عَلَى ثَلَاثٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى أَرْبَعٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى خَمْسٍ وَ مِنْهُمْ عَلَى سِتٍّ وَ مِنْهُمْ عَلَى سَبْعٍ فَلَوْ دَهَبَتْ تَحْمِيلُ عَلَى صَاحِبِ الْوَاحِدَةِ ثِنْتَيْنِ لَمْ يَقَوْ ، وَ عَلَى صَاحِبِ الثَّانِيَيْنِ ثَلَاثًا لَمْ يَقَوْ ، وَ عَلَى صَاحِبِ الثَّلَاثِ أَرْبَعًا لَمْ يَقَوْ ، وَ عَلَى صَاحِبِ الْأَرْبَعِ خَمْسًا لَمْ يَقَوْ ، وَ عَلَى صَاحِبِ الْخَمْسِ سِتًّا لَمْ يَقَوْ ، وَ عَلَى صَاحِبِ السِّتِّ سَبْعًا لَمْ يَقَوْ ، وَ عَلَى هَذِهِ الدَّرَجَاتِ .

۳۔ سدید سے مروی ہے کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ مومنین کے لئے منازل و مراتب ہیں کسی کے لئے ایک ہے کسی کے لئے دو، کسی کے لئے تین کسی کے لئے چار کسی کے لئے پانچ کسی کے لئے چھ اور کسی کے لئے سات، اگر تم ایک والے پر دو کا بوجھ رکھو گے تو وہ تاب نہ لائے گا اور دو والے پر تین کا بوجھ لا دو گے تو وہ گھبرا جائے گا اور اگر تین والے پر چار کا بوجھ رکھو گے تو وہ ٹھٹھا جائے گا اور اگر چار والے پر پانچ کا بوجھ بار کر دو گے تو وہ جینا اٹھے گا اور اگر پانچ والے پر چھ کا بار رکھ دو گے تو وہ بے طاقت ہو جائے گا اور اگر چھ والے پر سات کا بوجھ رکھو گے تو وہ اس کے اٹھانے سے عاجز رہے گا پس درجات ایمان کی یہی

صورت ہے۔

۴۔ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا أَنْتُمْ وَالْبَرَاءَةُ ، يَبْرَأُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ، إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ أَكْثَرُ صَلَاةٍ مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُهُمْ أَتَقَدُّ بَصَرًا مِنْ بَعْضٍ وَهِيَ الذَّرَجَاتُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ کیا بات ہے کہ تم ایک دوسرے سے برأت کا اظہار کرتے ہو۔ بے شک مؤمنین بعض بعض سے افضل ہیں بعض نماز زیادہ پڑھنے میں بعض سے زیادہ ہیں بعض کی نظر بعض سے زیادہ گہری ہے۔ یعنی عقل میں زیادہ ہیں بول ہی درجات ہیں۔

ایک سو پچاسواں باب

نسبت اسلام

(بَابُ ۱۵۰)

(نِسْبَةُ الْإِسْلَامِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : لَا نِسْبَةَ الْإِسْلَامَ نِسْبَةً لَا يَنْسِبُهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا يَنْسِبُهُ أَحَدٌ بَعْدِي إِلَّا يَمِثِلُ ذَلِكَ إِنَّ الْإِسْلَامَ هُوَ النَّسْلُ وَالنَّسْلُ هُوَ الْبَقِيَّةُ وَالْبَقِيَّةُ هُوَ التَّصَدِيقُ وَالتَّصَدِيقُ هُوَ الْإِقْرَارُ ، وَالْإِقْرَارُ هُوَ الْعَمَلُ ، وَالْعَمَلُ هُوَ الْأَدَاءُ ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَمْ يَأْخُذْ دِينَهُ عَنْ رَأْيِهِ وَلَكِنْ آتَاهُ مِنْ رَبِّهِ فَأَخَذَهُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى يَقِينَهُ فِي عَمَلِهِ وَالْكَافِرُ يَرَى انْكَارَهُ فِي عَمَلِهِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَرَفُوا أَمْرَهُمْ فَاعْتَبِرُوا انْكَارَ الْكَافِرِينَ وَالْمُتَأَفِّقِينَ بِأَعْمَالِهِمُ الْخَبِيثَةِ .

۱۔ فرمایا امیر المؤمنین نے میں نفی شریک باری تعالیٰ کی حقیقت کو اس طرح بیان کرتا ہوں کہ نہ مجھ سے پہلے کسی نے اس طرح بیان کیا ہے اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ اہل حق جو بیان کریں گے وہ میرے بیان سے ماخوذ ہوگا اسلام یعنی نفی شریک باری اسی وقت ہوگا جب قول رسول کو قبول کیا جائے اور یہ قبولیت درست نہ ہوگی جب تک یقین یعنی اطمینان خاطر نہ ہو اور اطمینان خاطر نہ ہوگا جب تک خدا و رسول کو دو عدل کی طرح و عید میں بھی راستگو نہ سمجھا جائے اور ایسا نہ ہوگا جب دل اس پر ٹھہرے گا نہیں اور یہ استمرار حاصل نہ ہوگا جب تک ادا امر و نہی پر عمل نہ ہو اور یہ عمل صحیح

نہ ہوگا جب تک اس کی سند نہ ہو کہ یہ صاحبِ شرع کے عمل سے ماخوذ ہے اور اس میں پیروی ظن و قیاس نہیں۔ مومن دین کو اپنی رائے سے نہیں لیتا۔

مومن اپنے دین کو اپنے رب سے لیتا ہے مومن اپنے یقین کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے اور کافر اپنے انکار کو اپنے عمل میں دیکھتا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے قدرت میں میرا نفس ہے لوگوں نے اپنے معاملہ کو سمجھا ہی نہیں۔ پس ان کے حال سے عبرت حاصل کرو۔ کافروں اور منافقوں کا ذاتِ باری سے انکار ان کے اعمالِ خبیثہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

۲۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِسْلَامُ عَرْيَانٌ ، قَلْبَانُهُ الْحَيَاءُ وَزِينَتُهُ الْوَفَاءُ وَمَرُوءَتُهُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَعِمَادُهُ الْوَرَعُ وَلِكُلِّ شَيْءٍ أَسَاسٌ . وَأَسَاسُ الْإِسْلَامِ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِثْلُهُ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اسلام عریاں ہے ان کا لباس حیا ہے ان کی زینت وفاء اس کی مروت عملِ صالح ہے اس کا عمامہ رستون پر ہیر گاری ہے اور ہر شے کے لئے بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت کی محبت ہے ایسی ہی حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کی ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام . عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهُ خَلَقَ الْإِسْلَامَ فَجَعَلَ لَهُ عَرَصَةً وَجَعَلَ لَهُ نُورًا وَجَعَلَ لَهُ حِصْنًا وَجَعَلَ لَهُ نَاصِرًا فَأَمَّا عَرَصَتُهُ فَالْقُرْآنُ ، وَأَمَّا نُورُهُ فَالْحِكْمَةُ ، وَأَمَّا حِصْنُهُ فَالْمَعْرُوفُ ، وَأَمَّا نَاصِرُهُ فَأَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي وَشِيعَتُنَا ، فَاجْتَبُوا أَهْلَ بَيْتِي وَشِيعَتَهُمْ وَأَنْصَرَهُمْ فَإِنَّهُ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَتَسَبَّنِي جِبْرَائِيلُ عليه السلام لِأَهْلِ السَّمَاءِ اسْتَوْدَعَ اللَّهُ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ ، فَهُوَ عِنْدَهُمْ وَدِيعةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ هَبَّ بِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَتَسَبَّنِي إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاسْتَوْدَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حُبِّي وَحُبَّ أَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِهِمْ فِي قُلُوبِ مُؤْمِنِي أُمْنِي وَمُؤْمِنَاتِ أُمْنِي يَحْفَظُونَ وَدِيعةً فِي أَهْلِ بَيْتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، أَلْفَلَوْ أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أُمْنِي عَبْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عُمَرُ أَيْامَ الدُّنْيَا ثُمَّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُبْعِضًا لِأَهْلِ بَيْتِي وَشِيعَتِي مَا فَرَّجَ اللَّهُ مَدْرَهُ إِلَّا عَنِ الْيَقَاقِ .

۳۔ حضرت ابو جعفر ثانی نے اپنے پدر بزرگوار سے انھوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ نے اسلام کو پیدا کیا، اس کے لئے وسعت پیدا کی، اس کو نور قرار دیا۔ اس کو قلعہ بنایا، اس کے نامہ بنائے۔ عرصہ (محسن خان) اس کا قرآن ہے نور اس کا حکمت ہے قلعہ اس کا نیک ہے اور ہمارے اہلیت اس کے نامہ ہیں پیر میرے اہلیت اور ان کے شیعوں اور نامہ دل کو دوست رکھو۔ جب مجھے جبریلؑ سماء دنیا کی طرف لے گئے تو میرا تعارف اہل آسمان سے کرایا۔ اللہ نے میری اور میرے اہلیت کی اور ان کے شیعوں کی محبت ملائکہ کے دلوں میں پیدا کی جو قیامت تک ان کے دلوں میں رہے گی پھر جبریلؑ نے زمین پر مجھے اتارا تو اہل ارض سے میرا تعارف کرایا اور میرے اہلیت اور ان کے شیعوں کی محبت میری امت کے مسنونوں کے دل میں قرار دی پس میری امت ایمان لائی۔ وہ میرے اہلیت کی محبت کی امانت کی قیامت تک حفاظت کریں گے آگاہ ہو اگر میری امت کا کوئی شخص بقدر عمر دنیا اللہ کی عبادت برابر کرتا رہے پھر وہ اللہ سے ایسی صورت میں ملاقات کرے کہ اس کے دل میں میرے اہلیت اور میرے شیعوں کی طرف سے عداوت ہو تو اللہ اس کے سینہ کو کٹا دے نہ کرے گا۔ مگر نفاق سے۔

ایک سو اکیاونواں باب

خصال المؤمن

(باب ۱۵)

❦ (خصال المؤمن) ❦

۱۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثَيْمٍ بْنِ عَمْسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانِي خِصَالٌ : وَقَوْرًا عِنْدَ الْهَرَاهِرِ ، صَبُورًا عِنْدَ الْبَلَاءِ ، شَكُورًا عِنْدَ الرِّخَاءِ ، قَانِعًا بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ ، لَا يَبْغِي الْأَعْدَاءَ ، وَلَا يَتَخَامَلُ لِلْأَصْدِقَاءِ ، بَذَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبِ النَّاسِ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ ، إِنْ أَعْلَمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ وَالْجَلْمُ وَزِيرُهُ . وَالْعَقْلُ أَمِيرُ جُنُودِهِ ، وَالزُّهْدُ فَقُّ أَخُوهُ ، وَالْبِرُّ وَالِدُهُ .

اے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مؤمن میں آٹھ شخصیتیں ہونی چاہئیں قنہ و فساد کے وقت صاحب قابو ہو۔ مصیبتوں میں صابر ہو، عیش میں شکر گزار ہو۔ جو رزق اللہ نے دیا ہے اس پر شائع ہو، دشمنوں پر ظلم نہ کرے اور دوستوں پر بوجھ نہ ڈالے یا بناوٹی باتیں نہ کرے۔ اس کا بدن اس سے تعب میں رہے لوگ اس سے راحت میں رہیں علم مؤمن کا دوست ہے حلم اس کا وزیر ہے عقل اس کے شکر کا امیر ہے نرمی اس کا بھائی ہے نیکی اس کا باپ ہے۔

۲۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الدِّقَاقِ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: الْإِسْلَامُ لَهُ أَرْكَانٌ أَرْبَعَةٌ: التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ، وَتَقْوِيَةُ الْأَمْرِ إِلَى اللَّهِ، وَالْإِسْلَامُ بِقَضَاءِ اللَّهِ، وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۔ حضرت ابی عبد اللہ نے اپنے باپ سے اور انھوں نے امیر المؤمنین سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ایمان کے چار رکن ہیں خدا پر توکل، ہر امر کو خدا کے سپرد کرنا، حکم خدا پر راضی ہونا اور امر خدا کو تسلیم کرنا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَكُونُونَ صَالِحِينَ حَتَّى تَعْرِفُوا وَلَا تَعْرِفُونَ حَتَّى تَصَدِّقُوا وَلَا تَصَدِّقُونَ حَتَّى تَسْلِمُوا أَبَوَابًا أَرْبَعَةً لَا يَصْلُحُ أَوْ لَهَا إِلَّا بَاقٍ هَا، صَلَّ أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تَبَيُّعًا، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْعَمَلَ الصَّالِحَ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا بِالْوَفَاءِ بِالشَّرُوطِ وَالْعَهْدِ، وَمَنْ وَفَى اللَّهَ بِشَرْطِهِ وَاسْتَكْمَلَ مَا وَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ وَعَدَهُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَخْبَرَ الْيَبَادَ بِطُرُقِ الْهُدَى، وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا الْمَسَارَ، وَأَخْبَرَهُمْ كَيْفَ يَسْلُكُونَ، فَقَالَ: «وَإِنِّي لَفَقَارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى»، وَقَالَ: «وَإِنَّمَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ، فَمَنْ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُؤْمِنًا بِمَا جَاءَهُ بِهِ نَعْدُ النَّبِيِّ هَيَّاتَ هَيَّاتَ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ آمَنُوا. وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَى وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّدَى، وَصَلَّ اللَّهُ طَاعَةَ وَلِيٍّ أَمَرَهُ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وَلَايَةِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِيعِ اللَّهَ وَلَا رَسُولَهُ وَهُوَ الْإِفْرَادُ بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالْيَسْجُوتِ الْبُيُوتِ الَّتِي آذَنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، فَإِنَّهُ قَدْ خَبَّرَكُمْ أَنَّهُمْ رِجَالٌ لَا تُلْجِبُهُمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ - عَزَّ وَجَلَّ - وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ اسْتَخْلَصَ الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ، ثُمَّ اسْتَخْلَصَهُمْ مُصَدِّقِينَ لِذَلِكَ فِي نَذَرِهِ، فَقَالَ: «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ»، ثَاةً مَنْ جَهِلَ وَاهْتَدَى مِنْ أَبْصَرِ وَعَقَلَ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبَيِّنْ؟ وَكَيْفَ يُبَيِّنُ مَنْ لَمْ يُنْذَرْ؟ فَاتَّبَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَقْرَأُوا بِمَا نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَاتَّبَعُوا مَا آثَرَ الْهُدَى، فَإِنَّهُمْ عَالِمَاتُ الْأَمَانَةِ وَالنُّقَى وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْ أَنْكَرَ رَجُلٌ عَسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَقْرَأَ يَمَنْ سِوَاهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنَ، أَفَصَوُّوا

الطریق بالینماس المنار، والنسوا من وراث الحجب الآثار، تتنکملوا انعم دینکم وتؤمنوا بالله ربکم.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے تم صالح نہیں ہو سکتے جب تک معرفت حاصل نہ کرو اور معرفت نہیں ہوگی جب تک تصدیق نہ کرو اور تصدیق نہ ہوگی جب تک تسلیم نہ ہو۔ چار دروازے ہیں اول بغیر آخر کے درست نہ ہوگا تین والے گمراہ ہو گئے اور وہ بہت حیران و سرگرداں رہے اللہ تعالیٰ صرف عمل صالح کو قبول کرتا ہے اور یہ نہیں قبول کیا جائے گا اگر وہ اسے مشر و ملامعہ و ہوس پس جس نے ان شرائط کو پورا کیا اور اپنے عہد کو کمال تک پہنچا دیا تو اس نے اپنے عمل کو پالیا اور اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اللہ نے اپنے بندوں کو بطریق ہدایت خبردار کر دیا ہے اور راہ دین میں روشنی کے منار سے قائم کر دیے ہیں اور ان کو آگاہ کر دیا ہے کہ وہ کیوں کر راہ پر چلیں اور فرما دیا ہے کہ میں بخشے والا ہوں اس شخص کو جو توبہ کرے ایمان لائے اور عمل صالح کرے پھر ہدایت پائے اور یہ بھی فرمایا ہے اللہ متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے۔ پس جو اللہ سے ڈرا اور اس کے حکم کو بجالایا تو وہ اللہ سے ملے گا ایسی حالت میں کہ اس شخص کو خدا کی طرف سے لائے ہیں اس پر ایمان لانے والا ہوگا افسوس صد افسوس قوم ہلاک ہوئی اور ہدایت یافتہ ہونے سے پہلے مر گئی اور غلطی سے لوگوں نے یہ گمان کیا کہ وہ ایمان لائے ہیں حالانکہ انھوں نے غیر معلوم طریقہ سے شرک کیا جس شخص نے حکم کو اس کے دروازوں سے لیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غلط دروازوں سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ اختیار کیا خدا نے دلی امر کی اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت سے متصل کیا ہے اور اطاعت رسول کو اپنی اطاعت سے۔ پس جس نے دایمان امر کی اطاعت کو ترک کیا تو اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسول کی اور رسول کی اطاعت اقرار ہے ان چیزوں کا جن کو وہ اللہ کی طرف سے لائے۔ اور خدا نے فرمایا ہے ہر نماز کے وقت زینت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو اللہ نے بلند کیا ہے اور جن میں ذکر خدا ہو تا ہے اس نے بتایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ تجارت یا خرید و فروخت ان کو یا خدا سے غافل نہیں بتاتی۔ انھوں نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ کو دیا ہے اور وہ اس روز سے ڈرتے ہیں جس میں دل ادا آنکھ کی حالت بدل جائے گی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو اپنے حکم کی تعمیل کے لئے مخصوص کر لیا ہے اور وہ خلوص سے تصدیق کرنے والے ہیں اس کی اپنے انداز میں خدا نے فرمایا ہے کوئی امت ایسی نہیں کہ اس میں عذاب خدا سے ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

جس نے جہالت سے کام لیا وہ حیران و سرگرداں رہا اور جس نے عقل سے کام لیا وہ ہدایت یافتہ ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے انھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ سینوں میں دل اندھے ہوتے ہیں۔ جو عقل سے کام نہ لے گا وہ ہدایت پائے گا کیسے اور کیوں کہ عقل سے کام لے گا وہ جو عذاب خدا سے ڈرتا نہیں۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور خدا کی طرف سے جو نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرو اور جو اس کے ہدایت کے آثار ہیں ان کی پیروی کرو کیوں کہ وہ لوگ امانت الہیہ کے نشان ہیں اور تقویٰ کی علامتیں ہیں جان لو جس نے حبسین مریم کا انکار کیا اور ان کے ماسوا رسولوں کا اقرار کیا وہ ایمان نہیں لایا۔ راستہ چلو ہدایت کے مناروں کی تلاش کے بعد اور ان کو پردوں کے پیچھے تلاش کرو۔ اپنے امروین کو کامل کر دو اور اپنے رب اللہ پر ایمان لاؤ۔

٤ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: رَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمٌ فِي بَعْضِ عَزَائِدِهِ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالُوا: مُؤْمِنُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ، قَالَ: وَمَا بَلَغَ مِنْ إِيْمَانِكُمْ؟ قَالُوا: الصَّبْرُ عِنْدَ الْبَلَاءِ، وَالشُّكْرُ عِنْدَ الرِّخَاءِ، وَالرِّضَا بِالْقَضَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حُلُمًا، عُلُمًا، كَادُوا مِنَ الْيَقَةِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، إِنْ كُنْتُمْ كَمَا تَصِفُونَ فَلَاتَبْشَرُوا مَا لَاتَسْكُنُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَا لَاتَأْكُلُونَ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ.

۴۔ امام رضا علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ ایک غزوہ میں کچھ لوگ رسول اللہ کے پاس آئے آپؐ نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں انھوں نے کہا اے رسول اللہ ہم مومن ہیں فرمایا تمہارا ایمان کس چیز سے کامل ہوا انھوں نے کہا ہم مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور عیش میں شکر کرتے ہیں اور قضا الہی پر راضی ہیں۔ فرمایا یہ لوگ حلیم اور عالم ہیں قریب ہے کہ یہ اپنے علم دین کی بدولت نبی ہو جائیں گے اگر ایسے ہی ہیں جیسا بیان کرتے ہیں اپنی ضرورت سے زیادہ مکان نہ بناؤ اور ضرورت سے زیادہ کھانے کا سامان جیسا نہ کرو اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہو۔

ایک سو باونواں باب

تمتہ دو باب سابق

((بَابُ ۱۵۲))

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ . وَثَعْلَبِ بْنِ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ . عَنْ يَحْيَى . وَوَعْدَةَ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ . عَنْ خَالِدِ بْنِ جَمْعٍ . عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ . عَنْ يَعْقُوبَ الشَّرَاحِ . عَنْ جَابِرٍ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ وَابْنِ أَبِي نَدْبَةَ مَخْلُوقَةٍ . عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : حَطَبْنَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَزَّ وَجَلَّ فِي دَارِهِ - أَوْ قَالَ فِي الْقَصْرِ - وَتَحْنُ مُجْتَمِعُونَ . ثُمَّ أَمَرُوا أَنْ يُعَلَّقَ عَلَيْهِ فِي كِتَابٍ وَفِي رَأْسِهِ عَلَى النَّاسِ . وَرَوَى غَيْرُهُ أَنَّ ابْنَ الْكَوَاكِبِ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ صِفَةِ الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ وَالْكَفْرِ وَالنِّفَاقِ . فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَرَعَ الْإِسْلَامَ وَسَبَّلَ شِرَاطَهُ لِمَنْ وَدَّهْ . وَأَعَزَّ أَرْكَانَهُ لِمَنْ حَارَبَهُ وَجَمَعَهُ عِزَّ أَلِمَنْ تَوَلَّاهُ وَسَلِمَا لِمَنْ دَخَلَهُ وَهُدًى لِمَنْ اتَّخَذَهُ وَرَبَّةً لِمَنْ تَجَلَّلَهُ وَعِزًّا لِمَنْ انْتَحَلَهُ وَغُرُورًا لِمَنْ اعْتَصَمَ بِهِ وَحَبْلًا لِمَنْ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَبُرْهَانًا لِمَنْ تَكَلَّمَ بِهِ وَنُورًا لِمَنْ اسْتَنَآهُ بِهِ وَعَوْنًا لِمَنْ اسْتَفَاتَ بِهِ وَشَاهِدًا لِمَنْ خَاصَمَ بِهِ وَفُلْجًا لِمَنْ خَافَ بِهِ وَعِلْمًا لِمَنْ وَغَاهُ وَحَدِيثًا لِمَنْ رَوَى وَحُكْمًا لِمَنْ قَضَا وَحِلْمًا لِمَنْ جَرَّبَ وَلِيَاسًا لِمَنْ تَدَبَّرَ وَفَهْمًا لِمَنْ تَفَقَّنَ وَبَقِيَّةً لِمَنْ عَقَلَ وَ

بَصِيرَةً لِّمَنْ عَزَمَ وَآيَةً لِّمَنْ تَوَسَّعَ وَعِزَّةً لِّمَنْ انْشَغَطَ وَنَجَاةً لِّمَنْ مَدَّقَ وَتَوَدَّةً لِّمَنْ أَصْلَحَ وَزُلْفَى لِّمَنْ اقْتَرَبَ وَثِقَةً لِّمَنْ تَوَكَّلَ وَرَحْمَةً لِّمَنْ قَوَّضَ وَسُبْقَةً لِّمَنْ أَحْسَنَ وَخَيْرًا لِّمَنْ سَارَعَ وَجُتَةً لِّمَنْ صَبَرَ وَلِبَاسًا لِّمَنْ اتَّقَى وَظَهْرًا لِّمَنْ رَشَدَ وَكَهْفًا لِّمَنْ آمَنَ وَآمَةً لِّمَنْ أَسْلَمَ وَرَجَاءً لِّمَنْ صَدَّقَ وَغَنًى لِّمَنْ قَتَعَ . فَذَلِكَ الْحَقُّ . سَبِيلُهُ الْهُدَى وَمَا تَرْتُهُ الْمَجْدُ وَصِفَتُهُ الْعُسَى فَهُوَ أَبْلَجُ الْمُنْهَاجِ مُشْرِقُ الْمَنَارِ . ذَاكِي الْمِضْبَاجِ . رَفِيعُ الْغَايَةِ . يَسِيرُ الْمِضْمَارِ . جَامِعُ الْحَلِيقَةِ . سَرِيعُ الشُّبْقَةِ . أَلِيمُ الْيَقْمَةِ . كَامِلُ الْمُدَّةِ . كَرِيمُ الْفُرْسَانِ . قَالِإِيمَانُ مِنْهَاجُهُ . وَالصَّالِحَاتُ مَنَارُهُ وَالْفَقَهُ مَصَابِيحُهُ وَالذُّنُوبُ مِضْمَارُهُ وَالْمَوْتُ غَايَتُهُ وَالْقِيَامَةُ حَلِيقَتُهُ وَالْجَنَّةُ سُبْقَتُهُ وَالنَّارُ يَقْمَتُهُ وَالْتَّقْوَى عِدَّتُهُ وَالْمُحْسِنُونَ فُرْسَانُهُ . فَيَا إِيْمَانُ يُسْتَدَلُّ عَلَى الصَّالِحَاتِ وَالصَّالِحَاتُ يُعَمِّرُ الْفَقْهَ وَيَالْفَقْهَ يَرْهَبُ الْمَوْتَ وَيَالْمَوْتَ نَحْنُ الدُّنْيَا وَيَالدُّنْيَا تَجَاوِزُ الْقِيَامَةَ وَيَالْقِيَامَةَ تُزَاوِلُ الْجَنَّةَ وَالْجَنَّةُ حَسْرَةُ أَهْلِ النَّارِ وَالنَّارُ مَوْعِظَةٌ الْمُتَّقِينَ وَالْتَّقْوَى يَنْخُصُ الْإِيْمَانُ .

۱۔ اصبح بن نباتا سے مروی ہے کہ امیر المومنین نے گھریں یا قہر میں جب کہ ہم سب جمع تھے۔ خطبہ بیان فرمایا۔ پھر خط لکھ کر پڑھا گیا لوگوں کے سامنے اور ابن کو اسے مروی ہے کہ اس نے امیر المومنین سے ایمان و کفر و نفاق کی تعریف معلوم کی۔ فرمایا۔ بعد حمد و صلوة اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ایک شریعت بنایا اور آسان کیا اس کے احکام عمل کرنے والوں پر اور جو لوگ ان احکام کے بیان کرنے والوں سے برسرِ جنگ ہوئے ان کی نظر میں وہ احکام دشوار معلوم ہوئے اس نے معزز قرار دیا اس کو جس نے ان سے محبت کی اور سلامتی قرار دی ان کے لئے جو دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور ہدایت یافتہ بنایا ان کو جنہوں نے اس سے رہنمائی حاصل کی اور مضبوطی قرار دیا اس کے لئے جس نے اس سے تسک کیا اور دلیل قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے کلام کیا اور جس نے اس سے روشنی چاہی اس کے لئے اور قرار دیا اور جس نے اس سے مدد چاہی اس کے لئے اس کو مددگار بنایا اور شاہد قرار دیا اس کے لئے جس نے اس کے ذریعہ سے محاکمہ کیا اور فتح دی اس کو جس نے اس کے ذریعہ سے دلیل بیان کی اور شہرت دی اس کو جس نے اس کو محفوظ رکھا اور قابلِ وثوق بات قرار دیا جس نے اس کی ہدایت کی اور جس نے اس سے فیصلہ کیا۔ صحیح حکم بنایا اور جس نے تجربہ کیا، وہ صاحبِ حکم بنا اور جس نے احکام اسلام میں تدبیر کیا اس کے لئے وہ لباس کی طرح زینت بنا اور جس نے اس سے دانائی حاصل کی وہ صاحبِ فہم ہوا اور جس نے اسے سمجھا وہ صاحبِ یقین ہوا اور جس نے اس کے معمول کار ادا کیا وہ صاحبِ بصیرت ہوا اور جس نے اس سے فراست حاصل کی وہ خدا کی ایک نثا بنی اور جس نے اس سے نصیحت حاصل کی اس کے لئے ذریعہ عبرت بنا اور جس نے اس کی تعمیق کی اس کے لئے ذریعہ نجات ہوا اور جس نے اس کے ذریعہ اصلاح چاہی اس کے لئے باعثِ حفاظت ہوا اور جس نے اس کے ذریعے کو تقرب بنایا اس کے لئے نزدیکی فدا کا سبب بنا اور جس نے اس پر توکل کیا وہ لائقِ وثوق ہوا اور جس نے اپنے افعال کو اس کے سپرد کیا اس کو فراخی حاصل ہوئی اور جس نے اس کو اچھا

جاننا اس نے سبقت حاصل کی اور جو اس کی طرت تیزی سے بڑھا اس نے نیکی حاصل کی اور جس نے صبر کیا اس کو جنت ملی دیا وہ اس کے لئے سپر ہوا اور جس نے تقویٰ اختیار کیا وہ اس کا لباس ہوا اور جس نے اس سے ہدایت حاصل کی وہ اس کا پشت پناہ ہوا اور جس نے اس پر ایمان ظاہر کیا۔ وہ اس کے لئے جائے پناہ بنا اور جس نے اس کی فرمانبرداری کی وہ امن میں رہا اور جس نے اس کی تصدیق کی اس کے لئے باعثِ امید ہوا اور جس نے تناعت کی وہ غنی ہو گیا یہ حق ہے اس کی راہ راہ ہدایت ہے اور اس کی علامات بزرگی ہیں اور اس کے صفات اچھے ہیں وہ سب سے زیادہ روشن راستہ ہے اور اس کے سینا پر ہدایت تاباں ہیں اس کا چراغ روشن ہے اس کی غایت بلند ہے اس کی دوزخ میدان میں دوڑ آسان ہے وہ تیزی سے سبقت کرنے والوں کا جامع اس کا انتقام سخت دردناک ہے اس کا سامان مکمل ہے اس کا شہسو اگر کرم الطبع ہے ایمان اس کا راستہ ہے اعمال صالح اس کے روشن مینار ہیں۔ علم دین اس کے چراغ ہیں دنیا اس کی دوزخ کا میدان ہے موت اس کی غایت ہے قیامت اس کے جمع ہونے کی جگہ ہے جنت سبقت کا میدان ہے دوزخ عذاب کا مقام ہے تقویٰ اس کا سامان ہے نیکی کرنے والے اس کے شہسوار ہیں ایمان پر استدلال اعمال صالح سے کیا جاتا ہے اور اعمال نیک فقرے بنتے ہیں اور فقر موت سے ڈراتی ہے اور موت پر دنیا کا فائدہ ہے اور دنیا سے گزرنے کے بعد قیامت ہے اور قیامت میں جنت سے نزدیک ہے اور جنت دوزخیوں کے لئے باعثِ حسرت ہوگی اور دوزخ متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور تقویٰ اس کا سامان ہے۔

ایک سو ترنواں باب

صفتِ ایمان

(باب ۱۵۳)

﴿صِفَةُ الْإِيمَانِ﴾

۱۔ بِإِسْنَادِ الْأَوَّلِ، عَنِ ابْنِ مَجْثُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ الشَّرَّاحِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْإِيمَانَ عَلَى أَرْبَعِ
دَعَائِمٍ: عَلَى الصَّبْرِ وَالْيَقِينِ وَالْعَمَلِ وَالْجِهَادِ، فَالْقَبْرُ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: عَلَى الشَّوْقِ وَالْإِشْطَاقِ
وَالزُّهْدِ وَالتَّرَقُّبِ، وَمَنْ أَشْطَقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلَا عَنْ الشَّهَوَاتِ وَمَنْ أَشْفَقَ مِنَ الشَّيْءِ رَجَعَ عَنْ
الْمَحْرَمَاتِ وَمَنْ زَهَّدَ فِي الدُّنْيَا هَانَتْ عَلَيْهِ الْمُصِيبَاتُ وَمَنْ رَاقَبَ الْمَوْتَ سَادَعَ إِلَى الْخَيْرَاتِ،
وَالْيَقِينُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ: تَبَيُّرَةِ الْفِطْنَةِ وَتَأْوِيلِ الْحِكْمَةِ وَمَعْرِفَةِ الْعِبَرَةِ وَسُنَّةِ الْأَوَّلِينَ، فَمَنْ أَبْصَرَ
الْفِطْنَةَ عَرَفَ الْحِكْمَةَ وَمَنْ تَأَوَّلَ الْحِكْمَةَ عَرَفَ الْعِبَرَةَ وَمَنْ عَرَفَ الْعِبَرَةَ عَرَفَ السُّنَّةَ وَمَنْ عَرَفَ السُّنَّةَ

فَكَأَنَّمَا كَانَ مَعَ الْآدَمِيِّ وَاهْتَدَى إِلَى النَّبِيِّ هِيَ أَقْوَمُ وَنَظَرَ إِلَى مَنْ نَجَا بِإِيمَانِهِ وَمَنْ هَلَكَ بِمَا هَلَكَ وَإِنَّمَا أَهْلَكَ اللَّهُ مَنْ أَهْلَكَ بِمَعْصِيَتِهِ وَأَنْجَى مَنْ أَنْجَى بِطَاعَتِهِ : وَالْعَدْلُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : غَايِضِ الْقَهْمِ وَغَمْرِ الْعِلْمِ وَزَهْرَةِ الْحُكْمِ وَرَوْضَةِ الْجِلْمِ فَمَنْ فِيهِمْ فَسَدَ جَمِيعُ الْعِلْمِ وَمَنْ عِلْمَ عَرَفَ شَرَائِعَ الْحُكْمِ وَمَنْ حَكَمَ لَمْ يَفْرِطْ فِي أَمْرِهِ وَغَاشَ فِي النَّاسِ حَمِيداً ، وَالْجِهَادُ عَلَى أَرْبَعِ شُعَبٍ : عَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْيَقِظِ فِي الْمَوَاطِنِ وَشَتَائِنِ الْفَاسِقِينَ فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظَهْرَ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ أَرْغَمَ أَنْفَ الْمُنَافِقِ وَأَمِنَ كَيْدَهُ وَمَنْ صَدَقَ فِي الْمَوَاطِنِ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِ وَمَنْ شَتَا الْفَاسِقِينَ غَضَبَ اللَّهِ وَمَنْ غَضَبَ اللَّهَ غَضَبَ اللَّهُ ، فَذَلِكَ الْإِيمَانُ وَغَايِمُهُ وَشُعْبُهُ .

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ نے ایمان کے چار ستون قرار دیے ہیں صبر، یقین، عدل اور جہاد اور صبر کی چار شاخیں ہیں شوق، اشتیاق و زہد اور رقبہ جس نے جنت کا اشتیاق رکھا۔ اس نے خواہشات سے تسلی حاصل کی اور جو دوزخ سے ڈرا اور محرمات سے بچا اور جس نے دنیا سے ترک تعلق کیا مصیبتوں کو اس کی حقیر سمجھا اور جس نے موت پر نظر رکھی۔ اس نے نیکیوں کی طرف سبقت کی اور یقین کی چار شاخیں ہیں اپنی زیر کی کو جگلتے رکھنا (حکمت قرآنی کے معانی سے) حکمت الہیہ میں غور و فکر (نقل احوال انبیاء امم سابقہ) مقامات عبرت کی شناخت اور سنت امم سابقہ کو مد نظر رکھنا جس نے زیر کی پر نظر رکھی اس نے حکمت کو پہچان لیا۔ اور جس نے حکمت کے صحیح معنی سمجھ لئے اس نے عبرت کو پہچان لیا اور جس نے عبرت کو پہچان لیا اس نے سنت انبیاء کو پہچان لیا اور جس نے سنت کو پہچان لیا وہ گویا اولین کے ساتھ ہو گیا اور اس راہ کی طرف ہدایت پائی جو سب سے زیادہ مضبوط ہے اور نجات پلنے والے کے متعلق اس امر پر نظر رکھی کہ کس وجہ سے اس کو نجات ہوئی اور ہلاک ہونے والا کس وجہ سے ہلاک ہوا۔ خدا نے جس کو ہلاک کیا اس کی معصیت کی وجہ کیا اور جس کو نجات دی اس کی اطاعت کی وجہ سے دی اور عدل کی بھی چار شاخیں ہیں گہری سمجھ، علم میں رسوخ اور دانائی یا حکم میں شگفتہ سچوں ہو۔ علم میں تروتازہ باغ ہو جو ایسی سمجھ رکھتا ہو گا کہ وہ علم کی تفسیر بیان کر پائے گا اور صاحب علم ہے اس نے حکم کی راہوں کو پہچان لیا اور جس نے حکم سے کام لیا۔ اس نے کسی امر میں تفریط نہ کی وہ لوگوں میں محمود و پسندیدہ ہو کر رہا اور جہاد نفس کی بھی چار صورتیں ہیں اول امر بالمعروف و دوسرے کو برائیوں سے روکنا اور تمام مقامات پر سچ بولنا بہت فرق ہے مومن اور فاسق میں جس نے لوگوں کو امر نیک کی ہدایت کی۔ اس نے مومن کی مکر کو مضبوط کیا اور جس نے نہیں عن المنکر کی اس نے منافق کی ناک رگڑ دی اور اس کے مکر سے امان میں رہا اور جس نے ہر جگہ سچ بولا اس نے وہ حق ادا کیا جو اس پر تھا جس نے فاسق کو دشمن رکھا اور خوشنودی خدا کے لئے اس پر غضبناک ہوا اور خدا اس کے دشمن پر غضبناک ہو گا یہ ہے ایمان اور یہ ہیں اس کے ستون اور شاخیں۔

ایک سو چو نواں باب

فضیلت ایمان اسلام پر اور فضیلت ایمان پر یقین

(باب ۱۵۴)

۱- (فَضْلُ الْإِيمَانِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْيَقِينِ عَلَى الْإِيمَانِ) ❦

— أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا أَخَا جَعْفَرٍ إِنَّ الْإِيمَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَإِنَّ الْيَقِينَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَعَزُّ مِنَ الْيَقِينِ .

۱- جابر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بھائی ایمان افضل ہے اسلام سے اور یقین افضل ہے ایمان سے اور دنیا کی کوئی چیز یقین سے افضل نہیں۔

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُعْتَمِدٍ جَمِيعًا ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْإِيمَانُ فَوْقَ الْإِسْلَامِ بِدَجَّةٍ ، وَالْتَقَوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَجَّةٍ ، وَالْيَقِينُ فَوْقَ الْتَقَوَى بِدَجَّةٍ ، وَمَا قِيسَمٌ فِي النَّاسِ شَيْءٌ أَقْلُ مِنَ الْيَقِينِ .

۲- روشا سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ ایمان پر فوقیت رکھتا ہے ایک درجہ اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور لوگوں میں کوئی شے یقین سے کم نہیں تقسیم ہوئی۔

۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَتَعِينَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَ الْإِيمَانَ عَلَى الْإِسْلَامِ بِدَجَّةٍ كَمَا فَضَّلَ الْكَعْبَةَ عَلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

۳- حمران نے بیان کیا۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اللہ نے فضیلت دی ہے ایمان کو اسلام پر جیسے فضیلت دی ہے کعبہ کو مسجد الحرام پر۔

۴- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ أَوْ غَيْرِهِ :

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي النَّكَلِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا أَبَا عَمْرٍو الْإِسْلَامُ دَرَجَةٌ؟ قَالَ : قُلْتُ نَعَمْ قَالَ : وَالْإِيمَانُ عَلَى الْإِسْلَامِ دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَالتَّقْوَى عَلَى الْإِيمَانِ دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَالْبَقِيَّةُ عَلَى التَّقْوَى دَرَجَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ نَعَمْ قَالَ : فَمَا أُوتِيَ النَّاسُ أَقَلُّ مِنَ الْبَقِيَّةِ ، وَإِنَّمَا تَمَسَّكْتُمْ بِأَدْنَى الْإِسْلَامِ فَإِنَّمَا كُنْتُمْ أَنْ يَنْفَلِتَ مِنْ أَيْدِيكُمْ .

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ مجھ سے ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ اے ابو عمر اسلام کا ایک درجہ ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا۔ ہاں فرمایا تقویٰ سے یقین ایک درجہ بلند ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا لوگوں کو یقین میں حصہ سب سے کم ملے گا تم نے اسلام کا ادنیٰ درجہ لیا ہے لہذا اپنے کو اس سے بچاؤ کہ وہ تمہارے ہاتھ سے اپنے کو بچائے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ فَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّمَا هُوَ الْإِسْلَامُ ؛ وَالْإِيمَانُ فَوْقَهُ بِدَرَجَةٍ وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ وَالْبَقِيَّةُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ وَلَمْ يُقَسِّمْ بَيْنَ الثَّانِي شَيْءٍ أَقَلُّ مِنَ الْبَقِيَّةِ ، قَالَ قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ الْبَقِيَّةُ ؟ قَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ وَالتَّسْلِيمُ لِلَّهِ وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ وَالتَّقْوَى بِأَمْرِ اللَّهِ قُلْتُ : فَمَا تَقْسِرُ ذَلِكَ ؟ قَالَ : هَكَذَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام .

۵۔ یونس سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایمان و اسلام و ایمان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ دین کا نام اسلام ہے ایمان اس میں ایک درجہ زیادہ ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین تقویٰ سے ایک درجہ زیادہ ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئی۔ میں نے کہا یقین کی تعریف کیا ہے فرمایا خدا پر توکل کرنا اس کے احکام کو قبول کرنا اور حکم خدا پر راضی ہونا اور اپنے معاملات کو خدا کے سپرد کر دینا۔ میں نے کہا اس کی تفسیر بیان فرمائیے۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اتنا ہی بیان فرمایا ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصِيرٍ ، عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : الْإِيمَانُ فَوْقَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ ، وَالتَّقْوَى فَوْقَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ؛ وَالْبَقِيَّةُ فَوْقَ التَّقْوَى بِدَرَجَةٍ وَلَمْ يُقَسِّمْ بَيْنَ الْإِيمَانِ شَيْءٍ أَقَلُّ مِنَ الْبَقِيَّةِ .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے ایمان اسلام سے ایک درجہ بلند ہے اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ بلند ہے اور

یقین تقویٰ سے ایک درجہ بلند ہے اور یقین سے کم کوئی چیز لوگوں میں تقسیم نہیں ہوتی۔

ایک سو پچپن وال باب

حقیقت ایمان و یقین

(باب ۱۵۵)

﴿حَقِيقَةُ الْإِيمَانِ وَالْيَقِينِ﴾

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَدَّانٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَشْفَارِهِ إِذْ لَقِيَهُ رَكْبٌ فَقَالُوا : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، فَقَالَ : مَا أَنْتُمْ ؟ فَقَالُوا : نَحْنُ مُؤْمِنُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : فَمَا حَقِيقَةُ إِيْمَانِكُمْ ؟ قَالُوا : الْإِزْضَاءُ بِقَضَاءِ اللَّهِ وَالْتَقَوُّصُ إِلَى اللَّهِ وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عُلَمَاءُ حُكَمَاءُ كَادُوا أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْحِكْمَةِ أَنْبَاءُ ، فَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَلَا تَبْنُوا مَالًا تَسْكُونُونَ وَلَا تَجْمَعُوا مَالًا تَأْكُلُونَهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے تو چند سوار حضرت کے پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ السلام علیکم فرمایا تم کون ہو انھوں نے کہا ہم مومن ہیں فرمایا تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے کہا قصارت درالہی پر راضی ہونا اپنے امور خدا کے سپرد کر دینا حکم خدا کو قبول کر لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ علماء و حکماء ہیں اور فریب ہے کہ اپنی حکمت کی وجہ سے انبیاء کے مرتبہ پر پہنچ جائیں پس اگر تم سچے ہو تو ایسے مکان نہ بناؤ جن میں تمہاری سکونت نہ ہو اور اور کھانے کا وہ سامان جمع نہ کرو۔ جن کو تم نہ کھاؤ اللہ سے ڈرو تم کو اسی کی طرف جانے ہے۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْوَائِلِيِّ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَرْزُومٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ ، فَتَنَظَّرَ إِلَى شَاةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَخْفِقُ وَيَهْوِي بِرَأْيِهِ ، مُصَفَّرَ الْوَنَدُ ، فَذَنُفِ جِسْمُهُ وَغَارَتْ عَيْنَاهُ فِي رَأْيِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا فُلَانُ ؟ قَالَ : أَصْبَحْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُوقِنًا ، فَعَجِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ وَقَالَ : إِنَّ لِكُلِّ يَقِينٍ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ يَقِينِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ يَقِينِي يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ الَّذِي أَحْزَنَنِي

وَأَسْرَرْتُ لِبَلِي وَأَظْلَمْتُ هَوَاجِرِي فَقَزَقْتُ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا حَتَّى كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي وَقَدْ نُسِبَ لِلْحِسَابِ وَخَيْرَ الْخَلَائِقِ لِذَلِكَ وَأَنَا فِيهِمْ وَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَنَعَّمُونَ فِي الْجَنَّةِ وَيَتَنَارَفُونَ وَعَلَى الْأَرَائِكِ مُتَسَكِمُونَ وَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الشَّارِ وَهُمْ فِيهَا مُعَذَّبُونَ مُضْطَرِخُونَ وَكَانَتِي الْآنَ أَسْمَعُ زَفِيرَ الشَّارِ يَدُورُ فِي مَسَامِعِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: هَذَا عَبْدُ نَوَّالٍ قُلْتَهُ بِالْأَيْمَانِ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَلَزِمْنَا نَفْسَكَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ الشَّابُّ : ادْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ أُرْزَقَ الشَّهَادَةَ مَعَكَ ، فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَشْهِدَ بَعْدَ تِسْعَةِ أَقْرَبٍ وَكَانَ هُوَ الْعَاصِرُ

۲۔ سہماق بن عمار سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ رسول اللہ نے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی آپ نے مسجد میں ایک جوان کو دیکھا وہ اپنا سر اوپر اُٹھ رہا رہا رہا ہے اس کا رنگ زرد ہے اور جسم نحیف و نزار ہے آنکھیں سر میں گڑ گئی ہیں حضرت نے فرمایا۔ اُسے شخص تیرا کیا حال ہے اس نے کہا میں یقین پر ہوں رسول اللہ نے اس کے کہنے پر تعجب کیا اور فرمایا یہ یقین کی ایک حقیقت بھی ہوتی ہے تمہارے یقین کی حقیقت کیا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ وہ امر جس نے مجھے محزون کیا ہے اور راتوں کو جگایا ہے اور سخت گرم دنوں میں پیاسا رکھ ہے وہ غم آخرت ہے گویا عرش الہی میری نظر کے سامنے ہے اور میں موقف حساب ہوں لوگ محسوس ہو رہے ہیں میں بھی ان میں ہوں اور گویا میں اہل جنت کو دیکھ رہا ہوں اور نعمات جنت سے فیضیاب ہیں اور تختوں میں تکیہ لگائے ہوئے ایک دوسرے سے تعارف کر رہے ہیں اور گویا میں دوزخیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ عذاب الہی میں مبتلا ہیں و پیکار کر رہے ہیں گویا میں اب بھی اہل نار کی پیچ و پیکار سن رہا ہوں اور وہ آوازیں میرے کانوں میں گونج رہی ہیں حضرت رسول خدا نے اپنے اصحاب سے فرمایا یہ ہے وہ بندہ جس کے دل کو اللہ نے نور ایمان سے منور کر دیا ہے حضرت نے اس سے فرمایا تم اپنے حال پر قائم ہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دعا کریں کہ خدا مجھے شہادت کا درجہ دے حضرت نے دعا فرمائی چنانچہ ایک غزوہ میں وہ نو شہیدوں کے بعد دسویں نمبر پر شہید ہوا۔

۳۔ عَمْدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَدُوٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَالِئَةَ بَنِي مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ يَا خَالِئَةُ بَنِي مَالِكٍ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مُؤْمِنٌ حَقًّا ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةٌ فَمَا حَقِيقَةُ قَوْلِكَ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَزَقْتُ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا فَاسْتَرْتُ لِبَلِي وَأَظْلَمْتُ هَوَاجِرِي وَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي [وَأَقْدَوْضِعَ لِلْحِسَابِ وَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَنَارَفُونَ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَتِي أَسْمَعُ غَوَاءَ أَهْلِ الشَّارِ فِي الشَّارِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَبْدُ

نَوَّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ ، أَبْصَرَتْ قَائِمَتُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهُ لِي أَنْ يَرُدُّ قَسِي الشَّهَادَةِ مَعَكَ ، فَقَالَ :
اللَّهُمَّ ارْزُقْ خَارِجَةَ الشَّهَادَةِ ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا أَيَّامًا حَتَّى بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَبَعَثَهُ فِيهَا ، فَقَاتَلَ
فَقَتَلَ يَسْعَةَ - أَوْ ثَمَانِيَةَ - ثُمَّ قُتِلَ .
وَفِي رَوَايَةِ الْغَالِمِينَ بْنِ بُرَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : اسْتَشْهِدَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ يَسْعَةَ
تَقَرُّوْكَانَ هُوَ وَالْمَاشِرُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ حارث بن مالک بن نعمان انصاری رسول اللہ کے پاس آئے۔ حضرت نے
ان سے پوچھا اے حارث تمہارا کیا حال ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ حق پر ایمان لانے والا ہوں پورا پورا ایمان فرمایا ہر شے کی
ایک حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے اس قول کی حقیقت کیا ہے انھوں نے کہا میرا نفس دنیا سے بیزار ہو گیا ہے میں راتوں کو جاگا
ہوں گرم دونوں میں پیاسا رہا ہوں (بحالت صوم) گویا میں دیکھتا ہوں اپنے رب کے عرش کی طرف اور یہ کہ میری طرف
موقوف حساب ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں اہل جنت کو کہ وہ جنت میں آ جا رہے ہیں اور گویا میں سنتا ہوں اہل نار کی چیخ و پکار
حضرت نے فرمایا یہ وہ بندہ ہے جس کے قلب کو اللہ نے منور کر دیا ہے اس نے آثار قدرت کو دیکھا اور ثابت رہا انھوں نے کہا
یا رسول اللہ دعا فرمائیے کہ خدا مجھے درجہ شہادت نصیب کرے حضرت نے دعا کی خداوند احارثہ کو شرف شہادت عطا فرما۔ کچھ
دن بعد رسول اللہ ایک شکر بھیجا جس میں وہ بھی شامل تھے انھوں نے آٹھ یا نو کافروں کو قتل کیا اور پھر شہید ہوئے۔
ایک اور روایت میں ہے کہ انھوں نے جعفر بن ابوطالب کے ساتھ دسویں نمبر پر شہادت پائی۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ :
قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ ، إِنَّ عَلَى كُلِّ حَقٍّ حَقِيقَةً وَعَلَى كُلِّ صَوَابٍ نُورًا .

۴۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ ہر امر حق کی ایک حقیقت ہے اور ہر امر ثواب کے لئے نور ہے۔

ایک سو چھپن وال باب

التفکر

((بَابُ التَّفَكُّرِ) ۱۵۶)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ :
كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع يَقُولُ : نَبَتْهُ بِالتَّفَكُّرِ قَلْبُكَ ؛ وَخَافِي (۱) عَنِ اللَّيْلِ جَنَبُكَ ، وَاتَّقِ اللَّهَ رَبَّكَ .

۱۔ فرمایا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ بیدار کرو اپنے دل کو یاد خدا سے اور حالی کرو رات کو اپنا پہلو بستر سے (نماز شب پڑھو) اور اپنے رب اللہ سے ڈرو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِيَانِ ، عَنْ الْحَسَنِ الصَّبَّاحِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَمَّا يَرَوِي النَّاسُ أَنَّ تَفَكُّرًا سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ قِيَامٍ لَيْلَةٍ ، قُلْتُ : كَيْفَ يَتَفَكَّرُ ؟ قَالَ : يَتَمَرُّ بِالْخَيْرَةِ أَوْ بِالذَّارِ فَيَقُولُ : أَيْنَ مَا كُنْتُ ، أَيْنَ بَانْتُ ، أَيْنَ بَانْتُ ، مَا [بِالْ] لِكَ لَا تَتَكَلَّمِينَ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا لوگ بیان کرتے ہیں کہ ایک گھڑی کا تفکر بہتر ہے تمام رات کھڑے ہو کر عبادت کرنے سے۔ میں نے کہا تفکر کی صورت کیسے فرمایا جب کسی غرابے یا گھر کی طرف سے گزرے تو کچھ تیرے ساکن کہاں گئے تیرے ہنلے ولے کیا ہوئے۔ تو بولتا کیوں نہیں۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ إِذْمَانُ التَّفَكُّرِ فِي اللَّهِ فِي قُلُوبِهِ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا افضل عبادت اللہ اور اس کی قدرت کے بارے میں ہمیشہ غور و فکر کرنا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ الْعِبَادَةُ كَثْرَةُ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ ، إِنَّمَا الْعِبَادَةُ التَّفَكُّرُ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے روزے اور نماز کی زیادتی کا نام عبادت نہیں بلکہ اصل عبادت امر الہی میں تفکر کرنا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ حَمَّادٍ : عَنْ رِيعِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : [إِنَّ] التَّفَكُّرَ يَدْعُو إِلَى الْبِرِّ وَالْعَمَلِ بِهِ .

۵۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تفکر کرنا دعوت و تبلیغ ہے نیکی اور اس پر عمل کی طرف۔

ایک سو ستاونواں باب

المکارم

۵۔ (بَابُ الْمَكَارِمِ) ۱۵۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْسَى ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

إِسْحَاقَ شَعْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَظِيمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمَكَارِمُ عَشْرٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ فَلَتَكُنْ فَإِنَّهَا تَكُونُ فِي الرَّجُلِ وَلَا تَكُونُ فِي وَلَدِهِ وَتَكُونُ فِي الْوَلَدِ وَلَا تَكُونُ فِي أَبِيهِ وَتَكُونُ فِي الْعَبْدِ وَلَا تَكُونُ فِي الْحَبْرِ ، قَبْلَ : وَمَا هُنَّ ، قَالَ : صِدْقُ الْبَاسِ وَصِدْقُ الْإِسْلَامِ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَصَلَةُ الرَّحِمِ وَإِقْرَاءُ الصَّنِيفِ وَإِطْعَامُ السَّائِلِ وَالْمُكَافَأَةُ عَلَى الشَّيْبِ وَالْتِمَتُّ لِلْجَارِ وَالْتِمَتُّ لِلصَّاحِبِ وَرَأْسُهُنَّ الْحَيَاءُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مکارم اخلاق دس ہیں اگر تم میں استطاعت ہے تو ان کو ضرور لئے رہو وہ ایسی ہیں کہ باپ میں ہوتی ہیں بیٹے میں نہیں ہوتیں ، بیٹے میں ہوتی ہیں باپ میں نہیں ہوتیں غلام میں ہوتی ہیں آزاد میں نہیں ہوتیں فرمایا وہ کیا ہیں فرمایا دیری میں راستی (تا کہ تھور نہ ہو) زبان کی صداقت ، ادائے امانت ، صلہ رحم ، مہمان نوازی ، سائل کو کھانا دینا ، نیکیوں کا بدلہ دینا ، اپنے ہم سفر کو پناہ دینا اور ان سب کی سرور حیا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَصَّ رُسُلَهُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ ، فَاْمْتَحِنُوا أَنْفُسَكُمْ ، فَإِنْ كَانَتْ فِيكُمْ فَأَحْمَدُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ ذَلِكَ مِنْ خَيْرٍ وَإِنْ لَا تَكُنْ فِيكُمْ فَاسْأَلُوا اللَّهَ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ فِيهَا ، قَالَ : قَدْ كَرِهْتُ [هَذَا] عَشْرَةَ : الْيَقِينُ وَالْقَنَاعَةُ وَالصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالْجَلَمُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءُ وَالْعِفَّةُ وَالشُّجَاعَةُ وَالْمُرُوءَةُ قَالَ : وَرَوَى بَعْضُهُمْ بَعْدَ هَذِهِ الْخِصَالِ الْعَشْرَةِ وَزَادَ فِيهَا الصِّدْقَ وَأَدَاءَ الْأَمَانَةِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے مخصوص کیا ہے اپنے رسولوں کو بہترین اخلاق سے پس تم اپنے نفسوں کا امتحان لو اگر وہ تمہارے اندر ہوں تو خدا کی حمد کرو اور سمجھ لو کہ یہ نیکی میں ہے۔

اور اگر نہ ہوں تو خدا سے مانگو اور ان کی طرف راغب ہو رادی نے کہا حضرت نے فرمایا وہ دس ہیں یقین ، قناعت ، صبر ، شکر ، حلم ، حسن خلق ، سخا ، غیرت ، شجاعت ، مروت ، رادی نے کہا بعض لوگوں نے صدق اور ادائے امانت کو اور زیادہ کیا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَيْبَةَ الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَكَرٌ وَ أَظَنَنْتَنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا لَنْجِبُ مَنْ كَانَ عَاقِلًا ، قِيَمًا ، فَقِيهًا ، حَلِيمًا ، مُدَارِيًا ، صَبُورًا ، صَدُوقًا ، وَفِيًّا . إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَصَّ الْأَنْبِيَاءَ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ ، فَدَنْ كَانَتْ فِيهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ فَلْيَنْتَهِزْ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلْيَسْأَلْهُ إِثْمًا ، قَالَ : قُلْتُ : جُمِلْتُ فِذَاكَ وَمَا هُنَّ ؟ قَالَ : هُنَّ الْوَرَعُ وَالْقَنَاعَةُ وَالصَّبْرُ

وَالشُّكْرُ وَالْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ وَالسَّخَاءُ وَالشَّجَاعَةُ وَالْيَمِينَةُ وَالْبِرُّ وَصِدْقُ الْحَدِيثِ وَأَذَاءُ الْأَمَانَةِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہم پسند کرتے ہیں ان لوگوں کو جو عقلمند، دانشمند، فقیہ، بردبار، نرمی سے سلوک کرنے والا، سب سے زیادہ صابر سب سے زیادہ سچا، سب سے زیادہ باوقار ہو۔ بے شک خداوند عالم نے مخصوص کیا ہے اپنے انبیاء کو اچھے اخلاق کے ساتھ جس کے اندر یہ اوصاف بالا ہوں تو اسے اللہ کی حمد و ثناء کو ناچھاپے اور جس کے اندر یہ صفات نہ ہوں تو اسے بارگاہِ الہی میں گریہ و زاری کرنی چاہیے راوی کہتا ہے میں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں وہ اوصاف کیا ہیں آپ نے ارشاد فرمایا وہ اوصاف پرہیزگاری، کفایت، شجاعت، بردباری، حیا، سخاوت، بہادری، غیرت، حمیت، نیکی، صداقت اور ادائیگی امانت ہیں۔

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن محبوب، عن بعض أصحابہ عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارْتَضَى لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا، فَأَحْسِنُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ.

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے اللہ تعالیٰ نے پسند کیا ہے تمہارے لئے دین اسلام کو پس تم سخاوت اور حسن خلق کو اس کے ساتھ

رکھو۔

۵۔ عَمِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ: الْإِيمَانُ أَرْبَعَةٌ أَرْكَانٌ: الْإِثْرُ صَانِقُ الْقَضَاءِ وَالْتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ وَتَقْوِيَةُ الْأَمْرِ إِلَى اللَّهِ وَالسَّلَامُ لِأَمْرِ اللَّهِ.

۵۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارکانِ ایمان چار ہیں قضا کے الٹی پر راضی ہونا خدا پر توکل کرنا اپنے معاملہ کو امر الہی کے سپرد کرنا اور حکمِ خدا کو تسلیم کرنا۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمُلَ إِسْلَامُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمَيْهِ خَطَايَا لَمْ تَنْقُصْهُ: الصِّدْقُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالشُّكْرُ.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں جن اسلام کامل ہو تا ہے اگر اس کے گناہ سر سے پر تک ہوں

تو کوئی نقصان پہنچائیں گے وہ راستی، حیا، حسن خلق اور شکر ہیں۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، جَمِيعًا عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ رَجَالِكُمْ؟ قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: إِنْ مِنْ خَيْرِ رَجَالِكُمُ التَّقِيُّ النَّقِيُّ.

السَّامِعِ الْكَافِرِينَ ، النَّبِيِّ الطَّافِينَ (۱) الْبَرِّ يُوَالِدُنِي وَلَا يُلْجِي عِيَالَهُ إِلَى حَبِيرِهِ ۔

۱۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہتر کون ہے راوی کہتا ہے ہم نے کہا یزید یا رسول اللہ فرمایا بہتر وہ ہے جو پرہیزگار اور پاک دل ہو کہ شادہ دست ہو اور اس کا دھن اور شرمگاہ حرام سے محفوظ ہو، والدین سے نیکی کرے اور اس کے عیال غیر کی طرف محتاج نہ ہوں۔

ایک سو اٹھاونواں باب

فضیلت یقین

(بَابُ فَضْلِ الْيَقِينِ) ۱۵۸

۱۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ ، عَنِ الْمُتَنَسِّيِّ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ شَيْءٌ إِلَّا وَلَهُ حَدٌّ : قَالَ قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَمَا حَدُّ التَّوَكُّلِ ؟ قَالَ : الْيَقِينُ : قُلْتُ فَمَا حَدُّ الْيَقِينِ ؟ قَالَ : الْإِتِّخَافُ مَعَ اللَّهِ شَيْئًا ۔

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک حد ہے میں نے کہا میں آپ پروردگاروں توکل کی حد کیا ہے فرمایا یقین، میں نے کہا یقین کی حد کیا ہے یہ کہ اطاعت خدا کے بعد تو کسی چیز سے نہ ڈرے۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنْ مُعَلَّى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، وَعَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَلَادٍ الْحَسَّاطِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ صَحَّهَ يَقِينُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يُرْضِيَ النَّاسَ بِسَخَطِ اللَّهِ وَلَا يُلَوِّمُهُمْ عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ : فَإِنَّ الرِّزْقَ لَا يَسُوْقُهُ حَرِيصٌ وَلَا يَرُدُّهُ كَرَاهِيَةٌ كَلَامٍ : وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ فَرَّ مِنْ رِزْقِهِ كَمَا يَفِرُّ مِنَ الْمَوْتِ لَا ذَرْكَ لَهُ يَرْفُقهُ كَمَا يُنْذِرُهُ الْمَوْتُ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَمْدِدُّهُ وَيُسْطِيعُهُ حَتَّى الرِّزْقَ وَالرَّاحَةَ فِي الْيَقِينِ وَالْإِيْثَارَ وَحَمَلَ الْهَمِّ وَالْحُزْنَ فِي الشَّاكِّ وَالسَّخَطِ ۔

۲۔ صحت یقین کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمان لوگوں کو راضی نہیں کرتا۔ خدا کو ناراض کرنے اور ان کو ملالت نہیں کرتا اس چیز پر جو اللہ نے ان کو نہیں دی۔ کسی چیز کی حرص رزق کو نہیں کھینچتی اور نہ کسی کراہت کرنے والے کی کراہت اس کو روکتی ہے اگر کوئی شخص اپنے رزق سے اس طرح بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تو رزق اس کو اسی

طرح پائے گا جس طرح موس کو پالیتی ہے اور یہ بھی فرمایا۔ اللہ نے انصاف اور عدل کے ساتھ روح اور راحت کو یقین اور رضامین پیدا کیا ہے۔ اور حزن و غم کو شک اور ناخوشی میں۔

۳۔ ابنُ محبوبٍ : عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَمَلَ الدَّائِمَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوَقُّلِ ، عَنِ الشُّكُونِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ :

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عمل جو یقین کے ساتھ ہو بہتر ہے اس زیادہ عمل سے جو بغیر یقین ہو۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نَجْمٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْمٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبِيانَ ، عَنْ ذُرَّازَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَلَى الْمُنِيرِ : لَا يَجِدُ أَحَدٌ [كُمْ] طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَمَا أَخْطَاهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین نے فرمایا منبر پر کوئی شخص ایمان کی لذت کو نہ پائے گا جب تک کہ یہ نہ جان لے کہ جو خدا کی طرف سے اس کو پہنچا ہے اس میں خطا نہ ہوگی اور جو نہیں پہنچا ہے وہ اسے ملے گا نہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ : عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ : عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ جَلَسَ إِلَى حَائِطٍ مَائِلٍ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ : فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا تَقْعُدْ تَحْتَ هَذَا الْحَائِطِ ؛ فَإِنَّهُ مَعْمُورٌ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : حَرَسَ أَمْرًا أَجَلُهُ فَلَمَّا قَامَ سَقَطَ الْحَائِطُ : قَالَ : وَكَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِمَّا يَقَعُ ، هَذَا وَاشْبَاهُهُ ، وَهَذَا الْيَقِينُ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام ایک ایسی دیوار کے نیچے قضا فیصل فرما رہے تھے جو جھکی ہوئی تھی لوگوں نے کہا اس کے نیچے نہ بیٹھو یہ گرنے والی ہے امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا موت ان کے مسلطے کی حفاظت کرنے والی ہے۔ جب آٹھے تو دیوار گر گئی راوی نے کہا ایسے بہت سے امور امیر المؤمنین سے مشابہہ میں آئے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا» فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ مَا كَانَ دَهَبًا وَلَا فِضَّةً وَإِنَّمَا كَانَ أَرْبَعُ كَلِمَاتٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ، مَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ لَمْ يَضْحَكْ سِوَهُ ، وَمَنْ أَيْقَنَ بِالْحِسَابِ لَمْ يَفْرَحْ قَلْبُهُ ، وَمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدَرِ لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ .

۶۔ صفوان جمال سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورہ کہف کی اس آیت کے متعلق پوچھا وہ دیوار و بیتیم لوگوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ تھا لیکن وہ خزانہ از قسم چاندی سونانہ تھا بلکہ وہ چار کلمات تھے میرے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے موت کا یقین رکھا اس کے وانت ہنسنے میں نہ کھلے، جس نے حساب روز قیامت کا یقین کیا اس کے دل میں خوشی نہ آئی اور جس نے قضا و قدر الہی کا یقین رکھا وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔

توضیح:۔ اس بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ دیوار کے نیچے کیا خزانہ تھا صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ قیمتی اوراق تھیں جن پر چار باتیں تحریر تھیں اور ان کو ان لوگوں سے بچانا مقصود تھا جو اللہ پر ایمان نہ رکھتے تھے واللہ اعلم بالصواب۔

۷۔ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَا يَجِدُ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَطَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئْهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبْهُ وَأَنَّ النَّصْرَ النَّافِعَ هُوَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ بندہ کو نیت ایمان نہیں مل سکتی جب تک یہ نہ جان لے کہ جو پہنچنے والا ہے وہ رکے گا نہیں اور جو رکنے والا ہے وہ ملے گا نہیں جو نقصان دنیا نافع آخرت ہے وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَيْسِ الْمَدَائِنِيِّ، قَالَ: نَظَرْتُ يَوْمًا فِي الْحَرْبِ إِلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ فَحَرَّ كَتَفُ قَرَسِي فَإِذَا هُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْضِعِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَا سَعِيدُ ابْنُ قَيْسٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدِ الْأَوَّلِ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَوَأَقِبُهُ مَعَهُ مَلَكَانِ يَحْفَظَانِهِ مِنْ أَنْ يَسْقُطَ مِنْ رَأْسِ جَبَلٍ أَوْ يَقَعَ فِي بُخْرٍ، فَإِذَا نَزَلَ الْقَضَاءُ خَلَّيَا بَيْتَهُ وَبَيْنَ كُلِّ شَيْءٍ.

۸۔ سعید بن قیس ہمدانی سے مروی ہے کہ میں نے روز جنگ ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر صرف دو کپڑے تھے میں نے گھوڑا بڑھایا تاکہ دیکھوں یہ کون ہے میں نے دیکھا کہ وہ امیر المومنین ہیں۔ میں نے کہا ایسے مقام پر آپ یہ لباس پہنے ہوئے ہیں زہرہ وغیرہ کچھ نہیں۔ فرمایا ہاں اے بن نہیں ہر بندہ کے لئے خدا کی طرف سے ایک حافظ ہے اور اس کے ساتھ دو فرشتے حفاظت کے لئے رہتے ہیں خواہ وہ گرے پہاڑ کی چوٹی سے یا گرے کنویں میں، جب حکم خدا ہوتا ہے یعنی موت آتی ہے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الزَّوْجَا يَقُولُ : كَانَ فِي الْكَتْرِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزُ لَهُمَا» كَانَ فِيهِ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَقْرَحُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدْرِ كَيْفَ يَحْزَنُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْيَا وَتَقَلَّبَهَا بِأَهْلِهَا كَيْفَ يَرُكُنُ إِلَيْهَا وَيَتَّبِعِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ لَا يَتَّخِذَهُ اللَّهُ فِي قَضَائِهِ وَلَا يَسْتَبِطُهُ فِي رِزْقِهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أُرِيدُ أَنْ أَكْتُبَهُ قَالَ : فَضْرَبَ وَاللَّهِ يَدَهُ إِلَى الدَّوَاوِ لِيَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيَّ ، فَتَنَاوَلْتُ يَدَهُ ، فَقَبَّلْتُهَا وَأَخَذْتُ الدَّوَاةَ فَكَتَبْتُهُ .

۹۔ علی بن اسباط سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ تیرا آن میں جس خزانہ کا ذکر ہے۔ اس دیوار کے نیچے ان دوسو تیسوں کا خزانہ تھا۔ اس میں یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم، تعجب ہے مجھے اس پر جو موت کا یقین رکھتے ہوئے بھی خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر کا یقین رکھتے ہوئے بھی رنجیدہ ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جس نے دنیا کو اور اس کے بندگانوں کے اڑتے بدلتے حالات کو دیکھا اور پھر اس پر بھروسہ بھی کیا اور سزاوار ہے اس کے لئے جسے اللہ نے عقل دی ہے کہ خدا کو تسنن نہ لگائے۔ قضا و قدر میں اور نہ اس کو اپنے رزق کا حل جانے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں اس کو لکھنا چاہتا ہوں ان حضرات نے اپنے ہاتھ سے دوات اٹھا کر میرے سامنے رکھی۔ میں نے حضرت کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور روات لے کر لکھنا شروع کر دیا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَحْمَنِ الْعَرَزِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَ قَتْرٌ غُلَامٌ عَلِيٌّ يُحِبُّ عَلِيًّا حُبًّا شَدِيدًا فَأَذَاخَرَجَ عَلِيٌّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَزَجَّ عَلَيْهِ أَثَرُهُ بِالسَّيْفِ ، فَرَأَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ : يَا قَتْرُ مَا لَكَ ؟ فَقَالَ : جِئْتُ لِأُمِّسِي حَلْفَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ : وَمَنْكَ أَمِنْ أَعْلَى السَّمَاءِ يَخْرُسُ أَمِنْ أَعْلَى الْأَرْضِ ؟ فَقَالَ لَا ، بَلْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْأَرْضِ لَا يَسْتَطِيعُونَ لِي شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ مِنَ السَّمَاءِ فَارْجِعْ ، فَارْجِعْ .

۱۰۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت امیر ملام قنبر آپ سے بڑی محبت رکھتے تھے جہاں حضرت جاتے وہ تلوار لے کر آپ کے ساتھ ہوتے ایک رات کو وہ آئے تو حضرت نے پوچھا کیسے آئے۔ انہوں نے کہا تاکہ امیر المؤمنین آپ کے پیچھے چلوں۔ فرمایا ولے ہو تجھ پر آیا تو اہل آسمان سے مجھے بچانے لگا یا اہل زمین سے۔ فرمایا۔ زمین والوں میں یہ طاقت نہیں کہ وہ بغیر اذن خدا میرا بال بیکا کر سکیں، لہذا لوٹ جاوہ لوٹ گئے

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ : قَبِلَ لِلزَّوْجَا : إِنَّكَ تَتَكَلَّمُ بِهَذَا الْكَلَامِ وَالسَّيْفُ يَقَطُرُ دَمًا ؟ فَقَالَ : إِنَّ لِلَّهِ وَادِيًا مِنْ دَهَبٍ ، حَمَامًا بِأَصْغَفِ

خَلَقَهُ النَّمْلُ ، فَلَكَوْا مَهُ الْبُخَارِيَّ لَمْ تَصِلْ إِلَيْهِ .

۱۱۔ امام رضا علیہ السلام سے کسی نے کہا۔ آپ دعوتِ امامت کرتے ہیں درآنحالیکہ ہارون کی تلوار سے خون ٹپک رہا ہے فرمایا خدا نے ایک وادی سونے کی بنائی ہے جس کی حفاظت کا کام اس نے اپنی کمزور مخلوق چوہوں کے سپرد کر دیا ہے اگر شیران دو کو ہاں وہاں جانا چاہیں تو نہیں جاسکتے۔

ایک سو انسٹھ وال باب

رضاء بالقضاء

۱۵۹ (بَابُ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْبَاحِ بَنِي الْجَارِثِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : رَأَيْتُ طَاعَةَ اللَّهِ الصَّبْرَ وَالرِّضَا عَنِ اللَّهِ فِيمَا أَحَبَّ الْعَبْدُ أَوْ كَرِهَ وَلَا يَرْضَى عَبْدٌ عَنِ اللَّهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا كَانَ خَيْرَ آلِهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اطاعتِ خدا میں سب کا سرور و شیر ہے اور خدا سے راضی رہنا ہر اس امر میں جسے بندہ پسند کرے یا ناپسند کرے اور جو عجبِ خدا ہے وہ نہیں پسند کرتا اللہ سے اس چیز میں جو محبوب یا مکروہ ہو مگر وہی جس میں اس کے لئے بہتری ہو خواہ اسے پسند کرے یا ناپسند۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ لَيْثِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ أَعْلَمَ النَّاسُ بِاللَّهِ أَرْضَاهُمْ بِقَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے متعلق دانا تر انسان وہ ہے کہ تقاضے الہی پر سب سے زیادہ

راضی ہو۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْيَلَادِ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الصَّبْرُ وَالرِّضَا عَنِ اللَّهِ رَأْسُ طَاعَةِ اللَّهِ وَمَنْ صَبَرَ وَرَضِيَ عَنِ اللَّهِ فِيمَا قَضَى عَلَيْهِ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ لَمْ يَقْضِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيمَا أَحَبَّ أَوْ كَرِهَ إِلَّا مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ .

۳۔ علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا خدا کی اطاعت میں سب سے بہتر میرا رُفْل ہے جس نے صبر کیا اور راضی رہا اللہ سے اس کے حکم پر خواہ وہ محبوب رہا ہو یا مکروہ تو خدا اس کے لئے وہی کتاب ہے جو اس کے لئے بہتر ہو۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيشِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ عِبَادًا لَا يَصْلَحُ لَهُمْ أَمْرٌ دِينِيهِمْ إِلَّا بِالْغِنَى وَالسَّعَةِ وَالصَّحَّةِ فِي الْبَدَنِ فَأَبْلَوْهُمْ بِالْغِنَى وَالسَّعَةِ وَالصَّحَّةِ الْبَدَنِ فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرٌ دِينِيهِمْ ، وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ لِعِبَادٍ لَا يَصْلَحُ لَهُمْ أَمْرٌ دِينِيهِمْ إِلَّا بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكِنَةِ وَالسَّقَمِ فِي أَيْدِيهِمْ فَأَبْلَوْهُمْ بِالْفَاقَةِ وَالْمَسْكِنَةِ وَالسَّقَمِ ، فَيُصْلِحُ عَلَيْهِمْ أَمْرٌ دِينِيهِمْ ، وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلَحُ عَلَيْهِمْ أَمْرٌ دِينِيهِمْ ، وَإِنْ مِنْ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ لَمَنْ يَجْتَهِدُ فِي عِبَادَتِي فَيَقُومُ مِنْ قَارِيهِ وَلَدَيْهِ وَنَادِيهِ فَيَنْتَحِدِلِي اللَّيَالِيَ فَتَنْتَعِبُ نَفْسُهُ فِي عِبَادَتِي فَأَضْرِبُهُ بِالنَّاسِ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ نَظَرَ امْتِنِي لَهُ وَإِبْقَاءَ عَلَيْهِ ، فَيَنَامُ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَقُومُ وَهُوَ مَأْتٍ لِنَفْسِهِ رَأَى عَلَيْهَا وَلَوْ أَخْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا يُرِيدُ مِنْ عِبَادَتِي لَدَخَلَهُ الْعُجْبُ مِنْ ذَلِكَ فَيَصِيرُهُ الْعُجْبُ إِلَى الْفِتْنَةِ بِأَعْمَالِهِ فَيَأْتِيهِ مِنْ ذَلِكَ مَا فَعِيَ هَلَاكُهُ لِيُجْبِيَ بِأَعْمَالِهِ وَرِضَاهُ عَنْ نَفْسِهِ حَتَّى يَظُنَّ أَنَّهُ قَدْ فَاقَ الْعَالِيَيْنَ وَجَارَ فِي عِبَادَتِهِ حَدَّ التَّقْصِيرِ ، فَيَتَبَاعَدُ مِنِّي عِنْدَ ذَلِكَ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ يَقْرُبُ إِلَيَّ ، فَلَا يَتَكَلَّمُ الْعَامِلُونَ عَلَى أَعْمَالِهِمْ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِتَوَابِي فَأَنَّهُمْ لَوْ اجْتَهِدُوا وَاتَّبَعُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَقْنَوْا أَعْمَارَهُمْ فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقْصِرِينَ غَيْرَ بِالْغِنَى فِي عِبَادَتِهِمْ كُنْهَ عِبَادَتِي فَمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّعِيمِ فِي جَنَاتِي وَزَفِيعِ دَرَجَاتِي الْعُلَى فِي جَوَارِي وَلَكِنْ قِيرَ حَمَتِي فَلْيَتَّقُوا وَيُفْضِلِي فَلْيَفْرَحُوا وَإِلَى حُسْنِ الظَّنِّ بِي فَلْيَطْمَئِنُّوا ، فَإِنْ رَحِمْتِي عِنْدَ ذَلِكَ تُدَارِكُهُمْ ، وَمَنِّي يُبْلِغُهُمْ رِضْوَانِي ، وَمَغْفِرَتِي تُلِيسُهُمْ عَفْوِي ، فَإِنِّي أَنَا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَبِذَلِكَ تَسْمِعْتُ .

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے ہیں کہ ان کے دین معاملات کی اصلاح بالمداری، کشادگی اور صحبت بدن سے ہوتی ہے لہذا میں ان کو غنی کر کے، خوش حال بنانے، بدن کی صحت عطا کر کے ان کے دین کی اصلاح کرتا ہوں اور بعض میرے مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کی اصلاح فقر و فاقہ اور بدن کی بیماری سے ہوتی ہے پس میں ان کو فقر و فاقہ اور بیماری میں مبتلا کرتا ہوں پس اس طرح ان کے دین کی اصلاح ہوتی ہے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے مومن بندوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے میرے ایمان لانے والے بندے ایسے بھی ہیں جو اپنی سیٹی نیند کھو کر اور اپنا نرم و گرم بستر چھوڑ کر راتوں کو میری عبارت کرتے ہیں اور میری عبادت میں اپنے نفسوں کو

تعبیں ڈالتے ہیں۔

لہذا ایک رات یا دو رات کے لئے میں اس پر نیند کو مسلط کر دیتا ہوں اپنے رحم و کرم کی وجہ سے جو اس پر ہے اور اس کی زندگی باقی رکھنے کے لئے پس وہ صبح تک سوتا رہتا ہے پھر بیدار ہوتا ہے در آنحالیکہ اپنے نفس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو ملامت کرتا ہے اور اگر میں اس کو عبادت جاری رکھنے پر چھوڑ دوں تو اس سے خود پسندی آجائے گی جو اس کو فریفتہ کر دے گی اس کے اعمال پر، پس اس کا اپنے اعمال پر فریفتہ ہونا اور اپنے نفس سے راضی ہو جانا اس کے لئے باعثِ ہلاکت ہوگا اور گمان کرنے لگے گا کہ وہ اپنی عبادت میں عابدوں پر فوقیت لے گیا ہے اور اپنی عبادت میں حد تقصیر سے آگے بڑھ گیا ہے ایسی صورت میں وہ مجھ سے دور ہو جائے گا اور خیال کرنے لگے گا کہ وہ مجھ سے قریب ہو گیا ہے پس ایسی صورت میں مجھ سے ثواب حاصل کرنے کے لئے جو عمل وہ لوگ کرید گئے عالمین کو ان پر اعتماد نہ رہے گا ایسے لوگ اگر جدوجہد کریں اور اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالیں اور اپنی عمریں صرف کوئی میری عبادت میں تو بھی وہ قاصر رہیں گے اور میری عبادت کی کمزوری پہنچ سکیں گے جس سے ان کو میری بخشش کی طلب ہوتی اور میری جنتوں کی نعمتیں حاصل کرتے اور میرے جو ارحمت میں بلند درجے پاتے لیکن میری رحمت و فضل کی وجہ سے ان کو خوش ہونا چاہیے اور میری طرف حسن ظن رکھنے کی وجہ سے ان کو اطمینان سے رہنا چاہیے ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری مرضی ان تک پہنچ جائے گی، میری مغفرت حاصل ہوگی میرا عفوان کو ڈھانپ لے گا بے شک میں رحمت و رحیم خدا ہوں اور یہی میں نے اپنا نام رکھا ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : يَتَّبِعِي لِمَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ لَا يَسْتَبِطَهُ فِي رِزْقِهِ وَلَا يَنْسَهُمْ فِي قَضَائِهِ .

۵۔ امام علیہ السلام نے فرمایا جس نے خدا سے عقل لی ہے وہ خدا کو رزق دینے میں کابل نہیں جانتا اور نہ اس کو قضا و قدر کے معاملے میں تہمت لگاتا ہے۔

۶۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ السَّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ نُهَيْكٍ بَشَّاعِ الْهَرَوِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : عَبْدِي الْمُؤْمِنَ لَا أَصْرِفُهُ فِي شَيْءٍ إِلَّا جَعَلْتُهُ خَيْرَ آلِهِ ، فَلَا يَمُوتُ بِقَضَائِي وَلَيْسَ بِي أَعْلَى عَلَى بِلَاقِي وَلَيْسَ بِي أَعْلَى عَلَى بِلَاقِي وَلَيْسَ بِي أَعْلَى عَلَى بِلَاقِي .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے فرمایا (حدیث قدسیہ میں) اپنے بندہ مؤمن کو جس کام میں لگاتا ہوں وہ اس کے لئے بہتری کا باعث ہوتا ہے پس اس کو چاہیے کہ وہ میری مشیت پر راضی ہو، میرے امتحان میں مبرک کرے اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرے ایسے بندہ کو اسے محمد میں مدد یقوں میں لکھوں۔

۷۔ عُمَرُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عِیْسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ؛ عَنْ مَالِکِ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ ذَاوُدَ بْنِ قَرْقَدٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام أَنْ فِیْمَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ علیہ السلام : يَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عِبْدِي الْمُؤْمِنِ فَإِنِّي إِنَّمَا أَتْلِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَعَافِيهِ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَزْوِي عَنْهُ مَا هُوَ شَرٌّ لَهُ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا يَصْلَحُ عَلَيْهِ عَبْدِي فَلْيَصْبِرْ عَلَى بِلَائِي وَلْيَشْكُرْ نِعْمَائِي وَلْيَرْضَ بِقَضَائِي؛ أَكْتُبُهُ فِي الصِّدْقِ بِقَبْلِ عَيْنِي إِذَا عَمِلَ بِرِضَائِي وَأَطَاعَ أَمْرِي .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ میں نے اپنے بندہ موسیٰ سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہیں کی میں اس کی بہتری کے لئے اسے کسی مصیبت میں ڈالتا ہوں اور اس بہتری کے لئے کسی چیز کو اس سے روکتا ہوں میں جانتا ہوں کہ میرے بندہ کے لئے کیا چیز بہتری کا باعث ہوگی پس اس کو چاہیے کہ بلا پر صبر کرے اور میری نعمت کا شکر بجالائے اور میرے حکم پر راضی ہو میں اس کو اپنے صدیقین میں لکھوں گا اگر وہ میری مرضی کے مطابق عمل کرے اور میرے امر کی اطاعت کرے۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى؛ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : عَجِبْتُ لِلْعَمْرِ الْمُسْلِمِ لَا يَقْضِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قَضَاءَ إِلَّا كَانَ خَيْرَ آلِهِ وَإِنْ قُرِئَ بِالْمَقَارِئِضِ كَانَ خَيْرَ آلِهِ وَإِنْ مَلَكَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا كَانَ خَيْرَ آلِهِ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے تعجب ہوتا ہے حالت سے اس مرد مسلمان مخلص کی قضا و قدر الہی میں جو کچھ پڑتا ہے اس کی بہتری کے لئے اور اگر اس کا بدن ٹیپٹیوں سے کاٹا جائے تو بھی اس کی بہتری کے لئے ہو اور اگر دنیا کے مشرق و مغرب کا مالک ہو تو یہ بھی اس کی بہتری کے لئے ہو۔

۹۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عِیْسَى؛ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ؛ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ : أَحَقُّ خَلْقِ اللَّهِ أَنْ يَسْلَمَ لِمَا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ رَضِيَ بِالْقَضَاءِ أَتَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَعَظَّمَ اللَّهُ أَجْرَهُ؛ وَمَنْ سَخِطَ الْقَضَاءُ مَضَى عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَأَخْطَطَ اللَّهُ أَجْرَهُ .

۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ لوگوں کے لئے لائق ہے کہ وہ قضا و قدر الہی کو تسلیم کریں جس نے معرفتِ خدا حاصل کی اور جو نقصانے الہی پر راضی ہوا اور حکم قضا و قدر اس پر جاری ہو گا اور اللہ اس کے اجر کو زیادہ کرے گا اور جو قضا کے الہی سے ناخوش ہوا اس پر بھی حکم قضا جاری ہو گا لیکن وہ اجر سے محروم رہے گا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ الْمُنْقَرِيِّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ؛ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ [لِي] عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : الرَّثْمَةُ عَشْرَةُ أَجْزَاءَ ؛ أَعْلَى دَرَجَةٍ الرَّثْمُ أَذْنَى دَرَجَةِ الْوَرَجِ ، وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْوَرَجِ أَذْنَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ ؛ وَأَعْلَى دَرَجَةِ الْيَقِينِ أَذْنَى دَرَجَةِ الْإِثْمَانِ ضَا .

۱۰۔ فرمایا امام زین العابدین علیہ السلام نے زہد کے دس جز ہیں اعلیٰ درجہ زہد کا ادنیٰ درجہ تقویٰ کا اور ورع کا اعلیٰ درجہ ادنیٰ درجہ ہے یقین کا اور اعلیٰ درجہ یقین کا ادنیٰ درجہ ہے رضا کا۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَقِيَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا وَهُوَ سَخَطٌ قَسَمُهُ وَيُحْقِرُ مَنَزَلَهُ وَالْحَاكِمُ عَلَيْهِ اللَّهُ وَآذَا السَّامِ لِمَنْ لَمْ يَهْجَسْ^(۱) فِي قَلْبِهِ إِلَّا الرِّضَا أَنْ يَدْعُو اللَّهَ فَيَسْتَجَابَ لَهُ .

۱۱۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام حسین علیہ السلام عبد اللہ بن جعفر سے ملے اور فرمایا۔ اے عبد اللہ وہ شخص کیسے مومن ہو سکتا ہے جو تقسیم الہی سے ناراض ہو اور اپنی منزلت کو حقیر سمجھتا ہو دراصل ایک اللہ اس پر حکم ہو اور جس کے دل میں اللہ کی رضا کے سوا دوسرا خیال نہ گزرتا ہو۔ میں اس کا ضامن ہوں کہ اگر وہ خدا سے دعا کرے گا اور اللہ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔

۱۲۔ عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ؛ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ يَا بَيْتِي شَيْءٌ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِأَنَّهُ مُؤْمِنٌ ؟ قَالَ : بِالتَّسْلِيمِ لِلَّهِ وَالرِّضَا بِمَا وَرَدَ عَلَيْهِ مِنْ سُرُورٍ أَوْ سَخَطٍ .
۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ مومن کیسے جانا جائے کہ وہ مومن ہے فرمایا امر خدا کے تسلیم کرنے اور راضی ہونے سے اس امر پر جو اس پر وارد ہو خوش یا رنج سے۔

۱۳۔ عَنْهُ ؛ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُثَنَّا ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَشَيْءٍ قَدْ مَضَى : لَوْ كَانَ غَيْرُهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے رسول اللہ جو چیز ہو جاتی تھی اس کے متعلق کبھی یہ نہ فرماتے تھے کہ اس کا غیر ہوتا۔

ایک سو ساٹھواں باب تفویض الی اللہ وتوکل علی اللہ

(باب ۱۶۰)

﴿التَّفْوِضُ إِلَى اللَّهِ وَالتَّوَكُّلُ عَلَيْهِ﴾

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ مُفَضَّلٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ علیہ السلام مَا اغْتَنَمَ بِهِ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي دُونَ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذَلِكَ مِنْ نَبِيِّهِ ، ثُمَّ تَكَبَّدَهُ السَّمَاءَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ الْمَخْرَجَ مِنْ بَيْنَهُنَّ ، وَمَا اغْتَنَمَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِي ، عَرَفْتُ ذَلِكَ مِنْ نَبِيِّهِ إِلَّا قَطَعْتُ أَسْبَابَ السَّمَاءَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْ يَدَيْهِ وَأَسَخْتُ الْأَرْضَ مِنْ تَحْتِهِ وَلَمْ أَبَالِ بِأَيِّ وَادٍ هَلَكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ جس میرے بندے نے میری پناہ لی اور میری مخلوق میں سے کسی کی پناہ میں نہ لیا اور میں نے اس کی خالص نیت کو پہچان لیا تو آسمان و زمین اور جو چیز ان کے درمیان ہے میں اس سے نکلنے کی جگہ اس کے لئے قرار دوں گا اور جس میرے بندے نے مجھے چھوڑ کر کسی مخلوق کی پناہ لی اور میں نے اس کی نیت کو جان لیا تو آسمان و زمین کے اسباب کو جو اس کے سامنے ہیں قطع کر دوں گا اور زمین کو اس کے نیچے مضطرب کر دوں گا اور میں پرداہ نہ کروں گا چاہے وہ کسی دلدی میں ہلاک ہو۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ ابْنِ مَجْذُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الْأَعَشِيِّ عَنْ عُمَرَ [و] ابْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَّوَا اللَّهُ عَلَيْهِمَا قَالَ : خَرَجْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى هَذَا الْخَائِطِ فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ ، يَنْظُرُ فِي نَجَاهٍ وَخَبْهٍ ^(۱) ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ مَا لِي أَرَاكَ كَثِيبًا حَزِينًا ؟ أَعَلَى الدُّنْيَا ؟ قَرِزْتُكَ اللَّهُ حَاضِرُ اللَّيْلِ وَالْفَاجِرِ ، قُلْتُ : مَا عَلَيَّ هَذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكَمَا تَقُولُ قَالَ : فَعَلَى الْآخِرَةِ ؟ فَوَعْدُ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهِ مَلِكٌ قَاهِرٌ - أَوْ قَالَ : فَأِدْر - قُلْتُ : مَا عَلَيَّ هَذَا أَحْزَنُ وَإِنَّهُ لَكَمَا تَقُولُ ، فَقَالَ : وَمِمَّ حَزَنُكَ ؟ قُلْتُ : [مِمَّا] تَتَخَوَّفُ مِنْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَمَا فِيهِ الشَّاؤُ قَالَ : فَضَحِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا دَعَا اللَّهَ فَلَمْ يُجِبْهُ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَهَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا تَوَكَّلَ

عَلَى اللَّهِ فَلَمْ يَكْفِهِ، قُلْتُ: لَا، قَالَ: قَهْلَ رَأَيْتَ أَحَدًا سَأَلَ اللَّهَ فَلَمْ يُعْطِهِ؟ قُلْتُ: لَا، ثُمَّ غَابَ عَنِّي
عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ وَمِثْلُهُ.

۲۔ ابو حمزہ شمالی نے بیان کیا کہ فرمایا علی بن الحسین نے کہ میں گھر سے نکلا اور ایک دیوار پر نکیہ لگا کر کھڑا ہوا کہ ایک شخص دو کپڑے پہنے ہوئے آیا اور میرے چہرے کو دیکھ کر کہنے لگا۔ اے علی بن الحسین یہ کیا بات ہے کہ میں آپ کو محزون و غموم پا رہا ہوں۔ کیا یہ رنج دنیا کے متعلق ہے؟ نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ رزق الہی تو ہر نیک و بد کے لئے ہے میں نے کہا اس پر کیا رنجیدہ ہوتا وہ تو ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو اس نے کہا تو پھر آخرت کے متعلق ہے؟ اس پر نہ ہونا چاہیے اللہ کا وعدہ سچا ہے اس روز وہ مالکِ تابہر حکمران ہو گا جو ہر شے پر قادر ہے۔ میں نے کہا اس پر کیوں رنجیدہ ہوتا۔ جبکہ ایسا ہی جیسا تم نے بیان کیا اس نے کہا پھر بتاؤ کیا غم ہے۔ میں نے کہا خوف ہے ابنِ زبیر کے قتل کا اس سے ہمارے شیعوں پر مصیبت نازل ہے یسن کر وہ ہنسا اور کہنے لگا اے علی بن الحسین کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے خدا سے دعا کی ہو اور اس نے قبول نہ کی ہو میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے کہ اس نے خدا پر توکل کیا ہو اور خدا نے اس کا کام پورا نہ کیا ہو میں نے کہا نہیں، اس نے کہا کوئی ایسا شخص پایا ہے جس نے اللہ سے سوال کیا ہو اور خدا نے اسے نہ دیا ہو۔ میں نے کہا اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔
توضیح:۔ یہ شخص یا تو کوئی فرشتہ تھا یا خضر تھے جنہوں نے یہ کلام امام علیہ السلام کی تسکینِ قلب کے لئے کیا۔
یہی روایت علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اس نے ابنِ محبوب سے کی ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَّانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ خُمَيْنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنْ الْغَنَى وَالْمِرَّ يَجُولَانِ، فَإِذَا ظَفَرًا بِمَوْضِعِ التَّوَكُّلِ أَوْطَنَا. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَّانٍ وَمِثْلُهُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے مالدارمی اور عورت گردش کرتی رہتی ہیں جب توکل کا مقام پانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو دہریں ڈیرے ڈال دیتی ہیں۔

علی بن حسان نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْسَى، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَيْنَمَا عَبْدٌ أَقْبَلَ قَبْلَ مَا يُحِبُّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَقْبَلَ اللَّهُ قَبْلَ مَا يُحِبُّ وَمِنْ اغْتَصَمَ بِاللَّهِ عَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ أَقْبَلَ اللَّهَ قَبْلَهُ وَعَصَمَهُ لَمْ يُسَالِ لَوْ سَقَطَتِ السَّمَاءُ عَلَى الْأَرْضِ أَوْ كَانَتْ نَازِلَةً نَزَلَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَشَمِلَتْهُمْ بَلِيَّةٌ، كَانَ فِي حِزْبِ اللَّهِ بِاللَّهْ وَفِي مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ، أَلْبَسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «إِنْ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ آمِنٍ».

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قطعاً پرواہ نہیں ہوئی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہل زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیر لے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدائی گروہ میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگ امن کی جگہ میں ہیں سورہ دخان۔

۵۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍاءَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوَيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ ؑ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» فَقَالَ : التَّوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا ، فَمَا فَعَلَ بِكَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِيًا ، تَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَأْلُوكَ خَيْرًا وَفَضْلًا وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذَلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ بِتَقْوِيصِ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَثِقْ بِهِ فِيهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم یہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

۶۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلَاثًا لَمْ يُمْتَعْ ثَلَاثًا : مَنْ أُعْطِيَ الدُّعَاءَ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكَّلَ أُعْطِيَ الْكَفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ» ، وَقَالَ : «لَيْسَ شَيْءٌ لَكُمْ لَا زِيَادَتَكُمْ» ^(۵) ، وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» ^(۶) .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ ؑ جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں دور نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا پھر فرمایا۔ کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا۔ جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَجَبٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كُتِّبَ فِي مَجْلِسٍ تَطْلُبُ فِيهِ الْعِلْمَ وَقَدْ نَقِذْتُ نَفْسِي فِي بَعْضِ الْأَسْأَارِ فَقَالَ لِي
بَعْضُ أَصْحَابِنَا : مَنْ يُؤْمِلُ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ : فَلَانَا ، فَقَالَ : إِذَا وَاللَّهِ لَا شَعْنُ حَاجَتِكَ وَلَا يَبْلُغُكَ
أَمْلُكَ وَلَا تُنَجِّحُ طَلَبُكَ ، قُلْتُ : وَمَا عَلِمَكَ رَحِمَكَ اللَّهُ ؟ قَالَ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ
قَرَأَ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَمَجْدِي وَارْتِمَاعِي عَلَى عَرْشِي
لَا قَطِيعَ أَمَلٍ كُلِّ مُؤْمِلٍ مِنَ النَّاسِ غَيْرِي بِالنَّيَاسِ وَلَا كَسْوَنَهُ نَوْبَ الْمَدَلَّةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَا نَجِيئَهُ
مِنْ قُرْبِي وَلَا بَعِيدَتَهُ مِنْ فَضْلِي ، أَيُّؤْمِلُ غَيْرِي فِي الشَّدَائِدِ ؟ وَالشَّدَائِدُ يَدِي وَ يَرْجُو غَيْرِي
وَيَقْرَعُ بِالْفِكْرِ بَابَ غَيْرِي ؟ وَبِيَدِي مَفَاتِيحُ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي قَمَنَ
ذَا الَّذِي أَمَلَنِي لِوَأَتِيهِ فَقَطَعَتْهُ دُونَهَا ؟ وَمَنْ ذَا الَّذِي رَجَانِي لِعَظِيمَةٍ فَقَطَعْتُ رَجَاءَهُ مِنِّي ؟ جَعَلْتُ
أَمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرْضَوْا بِحِفْظِي وَمَلَأْتُ سَمَاوَاتِي مِنَّمَنْ لَا يَمَلُّ مِنْ تَسْبِيحِي
وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِي ، فَلَمْ يَتَّقُوا يَقُولِي أَلَمْ يَعْلَمْ [أَنْ] مَنْ طَرَقَهُ نَابَةٌ
مِنْ نَوَائِبِي أَنَّهُ لَا يَمْلِكُ كَشْفَهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِي ، فَمَالِي أَرَاهُ لَاهِيًا عَنِّي ، أَعْطَيْتُهُ
يَجُودِي مَا لَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَزَعَتْهُ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدَّهُ وَسَالَ غَيْرِي : أَفَبِرَانِي أَبْدَأُ بِالْعَطَاءِ قَبْلَ
الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أَسْأَلُ فَلَا أُجِيبُ سَأَلِي ؟ أَتَجْهَلُ أَنَا فَيَجْهَلُنِي عِبْدِي أَوَلَيْسَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ لِي ؟
أَوَلَيْسَ الْعَفْوُ وَالرَّحْمَةُ بِيَدِي ؟ أَوَلَيْسَ أَنَا مُحَلَّلُ الْأَمَالِ ؟ فَمَنْ يَقْطَعُهَا دُونِي ؟ أَفَلَا يَحْشَى
الْمُؤْمِلُونَ أَنْ يُؤْمِلُوا غَيْرِي ، فَلَوْ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِي وَأَهْلَ أَرْضِي أَتَمَّلُوا جَمِيعًا ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْلِ مَا أَمْتَلُ الْجَمِيعَ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي مِنْلِ عُضُودَةٍ وَكَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكُ أَنَا قِيسَتُهُ
قَبَابُوسًا لِلْقَانِطِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَيَابُوسًا لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يُرَاقِبْنِي .

حسین بن علی (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس حشرچ
کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تمہیں حاجت براری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری
نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جتو میں کامیابی نہ ہوگی میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔

اس نے کہا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھ اپنے
عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کر لے۔ میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا
اور لوگوں کے سامنے اسے ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیا وہ
شد اند میں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شد اند کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور فکر
کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں میرا دروازہ ہر اس

۴۔ فرمایا صادق آل محمد نے جو بندہ متوجہ ہوتا ہے اس امر کی طرف جس کو خدا دوست رکھتا ہے تو خدا متوجہ کرتا ہے اس طرف جسے بندہ چاہتا ہے اور جس نے اللہ کی پناہ ڈھونڈی خدا نے اس کو پناہ دی اور جو اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کی پناہ میں آگیا اس کی قطعاً پرواہ نہیں ہوئی کہ آسمان زمین پر گر پڑے یا کوئی بلا اہل زمین پر نازل ہو جائے اور یہ بلا ان کو گھیرے وہ اپنے تقویٰ کی وجہ سے خدا کی گردن میں شامل ہوتا ہے۔ کیا خدا نے نہیں فرمایا متقی لوگوں کی جگہ میں ہیں سورہ دھان۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُؤَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ فَقَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ تَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ فِي أُمُورِكَ كُلِّهَا ، فَمَا فَعَلْتَ كُنْتَ عَنْهُ رَاضِيًا ، تَعْلَمُ أَنَّه لَا يَأْتِيكَ خَيْرٌ أَوْضَلًا وَتَعْلَمُ أَنَّ الْحُكْمَ فِي ذَلِكَ لَهُ ، فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ يَنْفَوْبِضَ ذَلِكَ إِلَيْهِ وَتُثِقَ بِهِ فَبِهَا وَفِي غَيْرِهَا .

۵۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اس کے لئے کافی ہے۔ فرمایا توکل علی اللہ کے درجات ہیں ان میں سے یہ ہے کہ تم اللہ پر اپنے تمام معاملات میں توکل کرو اور جو صورت تمہارے لئے پیش آئے اس پر راضی رہو اور یہ جان لو کہ وہ تمہارے خیر اور فضل کو روکے گا نہیں، اور یہ سمجھ لو کہ اس بارے میں اللہ کا حکم ہی ہے اللہ پر توکل کرو اور اپنے معاملات اس کے سپرد کرو اور ہر معاملہ میں اس پر بھروسہ کرو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، جَمْعًا عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ ثَلَاثًا لَمْ يَمْسُقْ ثَلَاثًا : مَنْ أُعْطِيَ الذِّعَاءَ أُعْطِيَ الْإِجَابَةَ وَمَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزِّيَادَةَ ، وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوَكُّلَ أُعْطِيَ الْكَفَايَةَ ثُمَّ قَالَ : أَتَلَوْتُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ، وَقَالَ : وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَا أُزِيدَنَّكُمْ^(۵) ؟ وَقَالَ : «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ»^(۶) ؟

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے جس کو تین چیزیں ملیں اس سے تین چیزیں و در نہ رہیں جس نے دعا کی قبولیت اسے عطا ہوئی جس کو شکر ملا۔ اس کو اس چیز میں زیادتی ملی۔ جسے توکل ملا۔ خدا نے اس کے اغراض کو پورا کیا پھر فرمایا کیا تو نے قرآن میں یہ نہیں پایا۔ جس نے خدا پر توکل کیا تو وہ اس کے لئے کافی ہوا اور فرمایا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا اور فرمایا تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عَجَّاجٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ،

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: كُنَّا فِي مَجْلِسٍ نَطْلُبُ فِيهِ الْعِلْمَ وَقَدْ تَقَدَّتْ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ فَقَالَ لِي
بَعْضُ أَصْحَابِنَا: مَنْ تَوَمَّلَ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ فَقُلْتُ: فَلَانَا، فَقَالَ: إِذَا وَاللَّهِ لَا سَمْعَتْ حَاجَتَكَ وَلَا يَنْفَعُكَ
أَمْلَكَ وَلَا تُنَجِّمَ طَلْسُكَ، قُلْتُ: وَمَا عَلَّمَكَ رَحِمَكَ اللَّهُ؟ قَالَ: إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ
قَرَأَنِي بَعْضَ الْكِتَابِ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَمَجْدِي وَارْتِفَاعِي عَلَى عَرْشِي
لَا قَطِيعٌ أَمَلٌ كُلِّ مُؤْمِدٍ [مِنَ النَّاسِ] غَيْرِي بِالنَّاسِ وَلَا كُفُونُهُ ثَوْبَ الْمَدْلَةِ عِنْدَ النَّاسِ وَلَا نَجِينُهُ
مِنْ فُرْبِي وَلَا بَعْدَتُهُ مِنْ فَضْلِي، أَيُّوْمَتِلْ غَيْرِي فِي الشَّدَائِدِ؟ وَالشَّدَائِدُ يَبْدِي وَيَرْجُو غَيْرِي
وَيَقْرَعُ بِالْفِكَرِ بَابَ غَيْرِي؟ وَيَبْدِي مَفَاتِيحَ الْأَبْوَابِ وَهِيَ مُغْلَقَةٌ وَبَابِي مَفْتُوحٌ لِمَنْ دَعَانِي فَمَنْ
ذَا الَّذِي أَمَلَنِي لِنَوَائِيهِ فَقَطَعْتُهُ دُونَهَا؟ وَمَنْ ذَا الَّذِي رَجَانِي لِعَظِيمَةٍ فَقَطَعْتُ رَجَاءَهُ مِنِّي؟ جَعَلْتُ
أَمَالَ عِبَادِي عِنْدِي مَحْفُوظَةً فَلَمْ يَرْضَوْا بِحِفْظِي وَمَلَأَتْ سَمَاوَاتِي مِمَّنْ لَا يَمَلُّ مِنْ تَسْبِيحِي
وَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبَادِي، فَلَمْ يَفْعَلُوا يَقُولِي أَلَمْ يَعْلَمْ [أَنْ] مَنْ طَرَفَتْ نَائِبُهُ
مِنْ نَوَائِبِي أَنَّهُ لَا يَمَلُّكَ كَشْفُهَا أَحَدٌ غَيْرِي إِلَّا مِنْ أَمْرِ إِيَّايَ، فَمَا لِي أَرَاهُ لَا هِيََا عِنْدِي، أَعْطَيْتُهُ
بِجُودِي مَا لَمْ يَسْأَلْنِي ثُمَّ انْتَرَعَتْ عَنْهُ فَلَمْ يَسْأَلْنِي رَدًّا وَسَأَلَ غَيْرِي: أَفَيَرَانِي أَبْدَأُ بِالْعَطَاءِ قَبْلَ
الْمَسْأَلَةِ ثُمَّ أَسْأَلُ فَلَا أُجِيبُ سَائِلِي؟ أَيْحِبُّلُ أَنَا فَيَخْنَانِي عِنْدِي أَوْلَيْسَ الْجُودُ وَالْكَرَمُ لِي؟
أَوْلَيْسَ الْمَغْفُورُ وَالرَّحْمَةُ يَسْدِي؟ أَوْلَيْسَ أَنَا مَحَلُّ الْأَمَالِ؟ فَمَنْ يَقْطَعُهَا دُونِي؟ أَفَلَا يَحْشَى
الْمُؤْمِتُونَ أَنْ يُؤْمِتُوا غَيْرِي، فَلَوْ أَنَّ أَهْلَ سَمَاوَاتِي وَأَهْلَ أَرْضِي أَصْلَوْا جَمِيعًا ثُمَّ أَعْطَيْتُ كُلَّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْلِ مَا أَمَلَّ الْجَمِيعُ مَا انْتَقَصَ مِنْ مُلْكِي مِثْلَ عُصْوَدَةٍ وَكَيْفَ يَنْقُصُ مُلْكُ أَنَا قِسْمُهُ
قَبَابُوسًا لِلْقَانِطِينَ مِنْ رَحْمَتِي وَيَا بُونَسًا لِمَنْ عَصَانِي وَلَمْ يَرِ الْقَبْنِي.

حسین بن علی (جو مخالفوں میں سے ہے) راوی ہے کہ میں طلب علم کے لئے ایک جگہ گیا سفر میں میرے پاس حشرچ
کے لئے کچھ نہ رہا۔ ایک دوست نے پوچھا تھیں حاجت برادری کی کس سے امید ہے میں نے کہا فلاں سے اس نے کہا تمہاری حاجت پوری
نہ ہوگی اور تم اپنی امید کو نہ پاؤ گے اور اس جتو میں کامیابی نہ ہوگی میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے۔ تم نے یہ کیسے جانا۔
اس نے کہا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مجھ اپنے
عزت و جلال اور بزرگی اور عرش پر برتری کی قسم جو مجھے چھوڑ کر میرے غیر سے امید کو وابستہ کر لے۔ میں اس کی امید کو قطع کر دوں گا
اور لوگوں کے سامنے اسے ذلت کا لباس پہنائوں گا۔ میں اسے اپنے قریب سے ہٹا دوں گا اور اپنے فضل سے دور کر دوں گا کیا وہ
شدائد میں میرے غیر سے دفع کی امید رکھتا ہے حالانکہ شدائد کو دور کرنا میرے ہاتھ میں ہے وہ میرے غیر سے امید رکھتا ہے اور لوگوں
کے وقت غیر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے حالانکہ ابواب کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں لوگوں کے دروازے بند ہیں میرا دروازہ ہر اس

شخص کے لئے کھلا ہوا ہے جو مجھے پکارے وہ کون ہے ایسا جن نے مصیبتوں میں مجھ سے امید و ابستد کی ہو اور میں نے اس کی امید کو قطع کر دیا ہو۔ کون ہے ایسا جن نے مجھ سے کچھ مانگا ہو اور میں نے اس کی خواہش پوری نہ کی ہو۔ میں نے اپنے بندوں کی امیدوں کو اپنے پاس محفوظ رکھ لیا ہے لیکن وہ میری حفاظت پر راضی نہیں۔ میرے آسمان ایسی مخلوق سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح سے ملول نہیں ہوتے میں نے ان کو یہ حکم دے دیا ہے کہ میرے اور میری مخلوق کے درمیان دروازوں کو بند نہ کریں اس پر بھی میرے بندوں نے مجھ پر اعتماد نہ کیا۔ کیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جتنی مصیبتیں نازل ہوتی ہیں انھیں میرے سوا کوئی نہیں کھول کر دور کر سکتا مگر میرے اذن کے بعد یہ کیا معاملہ ہے کہ بندہ مجھے بھولا ہو ہے۔ میں نے اپنے جو دو کرم سے اُسے کیا کیا نہیں دیا۔ پھر جب میں نے کوئی نیک سلب کر لیا تو اس نے لوٹانے کا سوال نہ کیا اور میرے غیر سے مانگا۔ کیا اس نے مجھے کبھی ایسا پایا ہے کہ میں نے قبل سوال نہ دیا ہو یا مانگنے والے کی دعا قبول نہ کی ہو کیا میں بخیر ہوں کہ میرا بندہ مجھے ایسا سمجھتا ہے کیا جو دو کرم میرے لئے نہیں مکیا عفو و رحمت میرے ہاتھ میں نہیں۔

کیا میں امید کا محل نہیں، پس کون ہے جو مجھ سے قطع تعلقی کرے تو کیا لوگ غیروں سے امید لگاتے ڈرتے نہیں، اگر تمام اہل آسمان و زمین ایک وقت مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے مرنے والے ایک اتنا دوں گا جس کی امید ان سب کو ہو اور میرے خزانے میں بقدر جیونٹی کے ایک عضو کے کی نہ ہوگی۔ اور کیسے کی ہو سکتی ہے جب اس تمام کارخانہ کا بنانے والا میں ہوں ہلاکت ہو اس کے لئے جو میری رحمت سے مایوس ہوا اور تباہ ہو اس کے لئے جس نے میری نافرمانی کی اور مجھ سے امید نہ رکھی۔

۸ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَبْدِ بْنِ يَعْقُوبَ الرَّاجِزِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَنْبُغَ وَ قَدْ نَقَدْتُ نَفَقَتِي فِي بَعْضِ الْأَسْفَارِ ، فَقَالَ لِي بَعْضُ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ تَوَكَّلَ لِمَا قَدْ نَزَلَ بِكَ ؟ فَقُلْتُ : مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، فَقَالَ إِذَا لَمْ تَقْضِ حَاجَتَكَ ثُمَّ لَا تَنْجَحْ طَلِبَتَكَ ! قُلْتُ : وَلِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ : لِأَنِّي قَدْ وَجَدْتُ فِي بَعْضِ كُتُبِ آبَائِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ - ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ - فَقُلْتُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَفَلِ عَلَيٍّ ، فَأَمْلَأَهُ عَلَيٍّ ، فَقُلْتُ : لَا وَاللَّهِ مَا أَسْأَلُهُ حَاجَةً بَعْدَهَا .

۸۔ رادی کہتا ہے میں مقام ینبغ میں موسیٰ بن عبد اللہ ابن الحسن کے ساتھ تھا میرے پاس خرچ کو کچھ نہ رہا۔ مجھ سے امام حسین کی نسل سے ایک صاحب نے کہا یہ کس سے ملنے کی امید ہے میں نے کہا موسیٰ بن عبد اللہ سے انھوں نے کہا تمھاری حاجت براری نہ ہوگی میں نے کہا کیوں۔ انھوں نے کہا۔ میں نے اپنے آبا کی ایک کتاب میں یہ لکھا دیکھا ہے پھر اوپر والی روایت بیان کی۔ میں نے یابن رسول اللہ۔ مجھے لکھوا دیجئے۔ انھوں نے لکھوا دی۔ میں نے کہا اب اس کے بعد میں ان سے نہ مانگوں گا۔

ایک سو اکٹھواں باب

خوف ورجاء

۱۶۱ (بَابُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا كَانَ فِي وَصِيَّةِ لُقْمَانَ ؟ قَالَ : كَانَ فِيهَا أَلَّا عَاجِبُ وَكَانَ أَعْجَبُ مَا كَانَ فِيهَا أَنْ قَالَ لَا يَبُوءُ : خَفِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَبْفَةً لَوْ جِئْتُهُ بِبِرِّ الثَّقَلَيْنِ لَمَذَّبَكَ وَارْجُ اللَّهُ رَجَاءً لَوْ جِئْتُهُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَجَمَكَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَانَ أَبِي يَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَافِيَ قَلْبِهِ نَوَازِينُ : نَوَازِيفَةٌ وَ نَوَازِيفَةٌ ، لَوْ دُرِينَ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا وَلَوْ دُرِينَ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا لقمان کی وصیت کیا تھی۔ فرمایا وہ عجیب باتیں ہیں ان میں سب سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا اللہ سے پوری طرح ڈرتے رہو اگر دو جہاں کی نیکی تمہارے پاس ہو تو بھی وہ عذاب دے سکتا ہے اور اس سے پوری امید رکھو اگر دو جہاں کے گناہ ہوں تو بھی وہ رحم کر سکتا ہے پھر حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ ہر سادہ مومن کے دل میں دو نور ہیں نور خوف اور نور رجاء اور نور رجاء اگر اسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا اور اگر اسے وزن کیا جائے تو اس سے زیادہ نہ ہوگا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا إِسْحَاقُ خَفِ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ، فَإِنْ كُنْتَ تَرَاهُ إِنَّهُ لَا يَرَاكَ فَقَدْ كَفَرْتَ ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنََّّهُ يَرَاكَ ثُمَّ بَرَزْتَ لَهُ بِالْمَعْصِيَةِ فَقَدْ جَعَلْتَهُ مِنْ أَهْوَنِ النَّاسِ عَلَيْكَ .

۲۔ اسحاق بن عمار نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا۔ اے اسحاق اللہ سے ڈر گویا کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے اگرچہ تو اسے نہیں دیکھتا ایسا کہ وہ تو تجھے دیکھتا ہے اور اگر تو نے یہ سمجھا کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تو نے کفر کیا اور اگر یہ جانتے ہوئے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے تو نے گناہ کیا تو تو نے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ حقیر سے سمجھا۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَیْسٰی ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنِ الْهَبْتَمِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیه السلام یَقُولُ : مَنْ خَافَ اللَّهَ أَخَافَ اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ شَیْءٍ ، وَمَنْ لَمْ یَخَفِ اللَّهَ أَخَافَهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو اللہ سے ڈرے گا اللہ ہر شے کو اس سے ڈرائے گا اور جو اللہ سے نہیں ڈرے گا اللہ اس کو ہر شے سے ڈرائے گا۔

۴ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : مَنْ عَرَفَ اللَّهَ خَافَ اللَّهَ وَخَافَ اللَّهُ سَخَتْ نَفْسُهُ عَنِ الدُّنْيَا .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کو پہچانا وہ اللہ سے ڈرا اور جو اللہ سے ڈرا اس کا نفس دنیا سے بیزا ہوا

۵ - عَنْهُ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : قَوْمٌ یَعْمَلُونَ بِالْمَعَاصِي وَیَقُولُونَ نَرْجُو ، فَلَا یَزَالُونَ کَذَلِکَ حَتَّى یَأْتِیَهُمُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ قَوْمٌ یَتَرَجَّحُونَ فِی الْأَمَانِیِّ ، کَذَبُوا ، لَیْسُوا بِرَاجِحِیْنَ ، إِنْ مِنْ رَجَا شَیْئًا طَلَبَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَیْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا کہ بعض لوگ گناہ کرتے ہوئے بخشش کی امید رکھتے ہیں اور اسی خیال میں مرتے ہیں فرمایا یہ لوگ غلط آرزوئیں کرتے ہیں جھوٹے ہیں یہ رجا دے نہیں ہیں جو کوئی کسی شے کا آرزو مند ہوتا ہے وہ اس کی طلب میں رہتا ہے اور جو کسی شے سے ڈرتا ہے وہ اس سے بھاگتا ہے۔

۶ - وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : إِنْ قَوْمًا مِنْ مَوَالِکَ یُلْمَوْنَ بِالْمَعَاصِي وَیَقُولُونَ نَرْجُو ، فَقَالَ : کَذَبُوا لَیْسُوا بِمَوَالٍ ، أُولَئِکَ قَوْمٌ تَرَجَّحَتْ بِهِمُ الْأَمَانِیُّ ، مَنْ رَجَا شَیْئًا عَمِلَ لَهُ وَمَنْ خَافَ مِنْ شَیْءٍ هَرَبَ مِنْهُ .

۶۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا آپ کے دوستوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو معاصی پر ملامت کی جاتی ہے لیکن وہ کہتے ہیں ہمیں امید بخشش ہے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ ہمارے دوست نہیں وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں آرزوؤں نے پیر لیا ہے جو کسی شے کی امید کرتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کے لئے کام بھی کرتا ہے اور جو کسی چیز سے خوف کرتا ہے تو اس سے بھاگتا ہے

۷ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمُوزٍ

رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ مِنَ الْعِبَادَةِ شِدَّةَ الْخَوْفِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اللَّهُ : وَإِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ، وَقَالَ جَلَّ تَنَاقُؤُهُ : «فَلَا تَخْشَوْا النَّاسَ وَآخِشُوا» وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا» قَالَ : وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ حُبَّ الشَّرَفِ وَالذِّكْرِ لَا يَكُونَانِ فِي قَلْبِ الْخَائِفِ الرَّاهِبِ .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عبارت کی صورت یہ ہے کہ اللہ سے شدید خوف رکھے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اللہ کے بندوں میں علماء اس سے ڈرتے ہیں اور خدا نے فرمایا ہے لوگوں سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو اور یہ بھی فرمایا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے خدا اس کو بدری سے نکال دیتا ہے امام علیہ السلام نے فرمایا جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور پرہیزگار ہیں انہیں شرف و شہرت کی پروا نہیں ہوتی۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَابٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَلَّبِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ النَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا [قَالَ] : إِنَّ رَجُلًا ، رَكِبَ الْبَحْرَ بِأَهْلِهِ فَكَبَّرَ بِهِمْ ، فَلَمْ يَنْجُ وَمَنْ كَانَ فِي السَّفِينَةِ الْآمِرَةُ الرَّجُلِ ، فَأَنَّتْهَا نَجَتْ عَلَى لَوْحٍ مِنَ الْأَوَاجِ السَّفِينَةِ حَتَّى الْجَاءَتْ عَلَى حَبْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ وَكَانَ فِي تِلْكَ الْجَزِيرَةِ رَجُلٌ يَقْطَعُ الطَّرِيقَ وَلَمْ يَدْعُ اللَّهَ حُرْمَةً إِلَّا انْتَهَكَهَا فَلَمْ يَعْلَمْ إِلَّا وَالْمَرَأَةُ فَاتَمَّتْ عَلَى رَأْسِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ : إِنِّي سَيِّئَةٌ أَمْ حَسْبِيئَةٌ ؟ فَقَالَتْ : إِنِّي سَيِّئَةٌ ، فَلَمْ يُكَلِّمْهَا كَلِمَةً حَتَّى جَلَسَ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِهِ ، فَلَمَّا أَنْ هُمُ بِهَا اصْطَرَبَتْ ، فَقَالَ لَهَا : مَا لَكَ تَضْطَرِبِينَ ؟ فَقَالَتْ : أَفَرَّقَ مِنْ هَذَا - وَأَوْفَمَاتٍ يَبِيدُهَا إِلَى السَّمَاءِ - قَالَ : فَصَنَعْتَ مِنْ هَذَا شَيْئًا ؟ قَالَتْ : لَا وَغَيْرَ تَبَدُّدٍ ، قَالَ : فَأَنْتِ تَفَرِّقِينَ مِنْهُ هَذَا الْفَرَقَ وَلَمْ تَصْنَعِي مِنْ هَذَا شَيْئًا وَإِنَّمَا اسْتَكَرَّ هُكَّ اسْتِكْرَاهَا فَأَنَا وَاللَّهِ أَوْلَى بِهَذَا الْفَرَقِ وَالْخَوْفِ وَأَحَقُّ مِنْكَ ، قَالَ : فَقَامَ وَلَمْ يُحَدِّثْ شَيْئًا وَرَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَابْنَتْ لَهُ مِمَّةٌ إِلَّا التَّوْبَةَ وَالْمُرَاجَعَةَ ، فَبَيْنَا هُوَ يَمْشِي إِذْ صَادَقَهُ رَاهِبٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ فَحَمِيَتْ عَلَيْهِمَا الشَّمْسُ فَقَالَ الرَّاهِبُ لِلشَّابِّ : ادْعُ اللَّهَ يُظِلَّنَا بِعَمَامَةٍ ، فَقَدْ حَمِيَتْ عَلَيْنَا الشَّمْسُ فَقَالَ الشَّابُّ : مَا أَعْلَمُ أَنْ لِي عِنْدَ رَبِّي حَسَنَةٌ فَأَتَجَسَّأُ عَلَى أَنْ أَسْأَلَهُ شَيْئًا ، قَالَ : فَأَدْعُو أَنَا وَتُؤَمِّنُ أَنْتَ ؟ قَالَ نَعَمْ فَأَقْبَلَ الرَّاهِبُ يَدْعُو وَالشَّابُّ يُؤَمِّنُ ، فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ أَظْلَمَتْهُمَا عَمَامَةٌ ، فَمَشَى تَحْتَهَا مِلْتًا مِنَ الشَّهَارِ ثُمَّ تَفَرَّقَا فَجَادَتَيْنِ فَأَخَذَ الشَّابُّ فِي وَاحِدَةٍ وَأَخَذَ الرَّاهِبُ فِي وَاحِدَةٍ فَأَذَا السَّحَابَةَ مَعَ الشَّابِّ ، فَقَالَ الرَّاهِبُ : أَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي ، لَكَ اسْتَحْجَبَ وَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي فَأَخِيزَنِي مَا قِصَّتُكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ بِخَبَرِ الْمَرَأَةِ فَقَالَ : غُفِرَ لَكَ مَا مَضَى حَيْثُ دَخَلْتَ الْخَوْفَ

۳۴/۵۴
۳۸/۳۰
۴۵/۳
الطلاق

فَانْظُرْ كَيْفَ تَكُونُ فِیْهَا تَسْتَقْبِلُ .

۸۔ راوی کہتا ہے حضرت علی بن الحسین نے فرمایا کہ ایک شخص موعاہل و عیال کشی میں سوار ہوا کشتی ٹوٹ جانے سے سوائے اس شخص کی بی بی کے اور سب ڈوب گئے وہ عورت ایک تختہ کے سہارے ایک جزیرہ کے کنارے جا لگی اس جزیرہ میں ایک ڈاکو تھا جس نے حرمۃ الہیہ کی چٹک کرنے میں کوئی دقیقہ نہ روکنا اشتہار کیا تھا یہ عورت جب اس کے سامنے آئی تو اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا اور اس سے کہنے لگا تو از قسم انسان ہے یا از قسم جن۔ اس نے کہا میں انسان ہوں اس نے بغیر اس سے کچھ کہے اسے پکڑ کر لٹا دیا اور زنا کرنا چاہا عورت کے بدن میں کپکپی پڑ گئی اس نے پوچھا تو اتنی بے چین کیوں ہے اس نے کہا میں اس سے ڈرتی ہوں اور اشارہ کیا آسمان کی طرف، مرد نے کہا کیا تو نے اس سے پہلے بھی ایسا کام کر لیا ہے اس نے کہا نہیں، قسم ہے عورت و جلال خدا کی اس نے کہا تو صرف اسی کام کی وجہ سے اتنا خوف کھا رہی ہے حالانکہ میں زبردستی تیرے ساتھ یہ کار بد کرنا چاہ رہا ہوں ہذا میں تجھ سے خدا سے ڈرنے کا زیادہ مستحق ہوں یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور بغیر اس سے کلام کئے اپنے گھر کی طرف چلا گیا اور اب اس کا کام سوائے توبہ اور اللہ کی طرف رجوع کرنے کے کچھ اور نہ رہا۔

وہ راہ میں چلا جا رہا تھا کہ ایک راہب ہم سفر ملا۔ کڑی دھوپ تھی راہب نے اس جوان سے کہا۔ اللہ سے دعا کر کہ وہ ہمارے سایہ کے نیچے بادل بھیج دے۔ دھوپ بہت سخت ہے اس نے کہا میں نے کون سی نیکی کی ہے کہ اللہ سے دعا کرنے کی جرات کروں اس نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں تم آئیں کہو۔ چنانچہ راہب نے دعا کی اور جوان نے آمین کہی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ بادل آگیا اور اس کے سایہ میں دونوں چلنے لگے اور وہیں دیر تک چلتے رہے پھر انھوں نے الگ الگ راستہ اختیار کیا ایک راستہ پر وہ جوان چلا دوسرے پر راہب، بادل اس جوان کے ساتھ ہو گیا۔ راہب نے کہا تو مجھ سے بہتر ہے تیری دعا قبول ہوئی میری نہیں۔ پیر مجھے بتا تیرا تقہ کیل ہے اس نے عورت کا واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا تیرے اس خوف کی وجہ سے خدا نے تیرے گناہ بخش دیئے۔ پس آگے کے لئے خبردار رہنا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التَّغْمَانِ ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حَمْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام یَقُولُ : إِنْ مِمَّا حُفِظَ مِنْ خُطْبِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ لَكُمْ مَعَالِمٌ فَانْتَهَوْا إِلَى مَعَالِمِكُمْ وَإِنْ لَكُمْ نَهْيَةٌ فَانْتَهَوْا إِلَى نَهْيَاتِكُمْ أَلَا إِنَّ الْمُؤْمِنَ یَعْمَلُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ : بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَى لَا یَنْدِي مَا لِلَّهِ صَانِعٌ فِيهِ وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا یَنْدِي مَا لِلَّهِ قَاضٍ فِيهِ فَلْيَأْخُذْ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ وَفِي الشَّيْءِ قَبْلَ الْكِبَرِ وَفِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم بِيَدِهِ مَا بَعْدَ الدُّنْيَا مِنْ مُسْتَمْتَبٍ وَمَا بَعْدَ هَاطِمٍ ذَا إِلَّا النِّجَّةُ أَوَالِ النَّارِ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے خطبوں میں سے جو میں نے یاد کیا یہ ہے کہ حضرت

نے فرمایا۔ لوگو! تمہارے لئے دلائل برابر ہیں اور تمہارے لئے ایک نہایت ہے پس اپنی نہایت پر نظر رکھو آگاہ ہو کہ بندہ مومن دو قوتوں کے درمیان کام کرتا ہے ایک عمر کا وہ حصہ ہے جو گزر چکا وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا کرے گا اور عمر کا ایک وہ حصہ ہے جو باقی ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اللہ اس کے متعلق کیا فیصلہ کرے گا پس چاہیے کہ بندہ مومن جو کام کرے جو اس کے نفس کے لئے مفید ہو اور دنیا سے آخرت کے لئے حاصل کرے اور جو ان میں بڑھاپے سے پہلے اور زندگی میں موت سے پہلے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ دنیا کے بعد کوئی عذر قبول نہ ہوگا اس دنیا کے علاوہ سوائے جنت و نار کوئی اور گھر نہیں۔

۱۰۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ وَجَلَّ : وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ ، قَالَ : مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ يَرَاهُ وَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَيَعْلَمُ مَا يَعْمَلُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فَيَحْجِزُهُ ذَلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمَالِ فَذَلِكَ الَّذِي خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى .

۱۰۔ آریہ جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو جنتیں ہیں کے متعلق فرمایا، جس نے یہ جان لیا کہ اللہ ہر اس کام کو دیکھتا ہے جو وہ کرتا ہے اور ہر اس بات کو سنتا ہے جو وہ کہتا ہے اور اس کے ہر عمل کو اچھا ہو یا بُرا جاننے والا ہے تو وہ شخص اعمالِ قبیح سے رک جاتا ہے یہ مطلب ہے اس آیت کا کہ جس نے خوف کیا مقامِ رب سے اور بُری خواہشوں سے نفس کو روکا۔
دو جنتوں سے مراد ایک تو بہشتِ دنیا ہے وہ حاصل ہوتی ہے قتلئے الہی پر راضی ہونے سے
توضیح:- اور دوسری بہشتِ آخرت ہے جو جزا ہے مرضی الہی پر راضی ہونے کی۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ يَسَّانٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي سَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ خَائِفًا رَاجِيًا ، وَلَا يَكُونُ خَائِفًا رَاجِيًا حَتَّى يَكُونَ غَافِلًا لِمَا يَخَافُ وَيَرْجُو .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کوئی مومن، مومن نہیں ہو سکتا جب تک خوف کرنے والا اور امید کرنے والا نہ ہو اور ایسا نہیں ہو سکتا جب تک خوف اور رجاء کے معاملات پر عمل کرتے والا نہ ہو۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ قُسَيْبِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْحَدَّاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُؤْمِنُ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ : ذَنْبٌ قَدْ مَضَى لَا يَتَذَرُ مَا صَنَعَ اللَّهُ فِيهِ وَعَمْرٌ قَدْ بَقِيَ لَا يَتَذَرُ مَا يَكْتَسِبُ فِيهِ مِنَ الْهَالِكِ ، فَهُوَ لَا يَصْبِحُ إِلَّا خَائِفًا وَلَا يُمْضِيهِ إِلَّا الْخَوْفُ .

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے مومن دو خوفوں کے درمیان ہے ایک وہ گناہ جو گزر گیا۔ نہیں جانتا کہ خدا نے اس کے متعلق کیا کیا دوسرے باقی عمر کے متعلق نہیں جانتا کہ کیسی مہلک غلطیوں کا مرتکب ہو گا۔ وہ صبح کرتا ہے خوف کی حالت میں اور اس کی اصلاح نہیں کر سکتا مگر خوف۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا [وَأَفِي قَلْبِهِ نُورَانِ: نُورُ خَيْفَةٍ وَنُورُ رَجَاءٍ] لَوْ زَيْنَ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا وَلَوْ زَيْنَ هَذَا لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا.

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے باپ نے فرمایا ہے کوئی بندہ مومن ایسا نہیں جس کے قلب میں دو نور نہ ہوں نور خوف اور نور رجاء اگر ان دونوں کو وزن کیا جائے تو ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ ہوگی۔

ایک سو باسٹھ واں باب اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن

(باب ۱۶۲)

﴿حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ﴾

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْهُوبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَا يَتَكَلَّمُ الْعَامِلُونَ لِي عَلَى أَعْمَالِهِمْ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا لِنَوَائِي، فَإِنَّهُمْ لَوَاجِدُونَ وَأَتَمُّوا أَنْفُسَهُمْ - أَعْمَارَهُمْ - فِي عِبَادَتِي كَانُوا مُقَصِّرِينَ غَيْرَ بِالْغَيْنِ فِي عِبَادَتِهِمْ كُنْتُ عِبَادَتِي فِيْمَا يَطْلُبُونَ عِنْدِي مِنْ كَرَامَتِي وَالنَّعِيمِ فِي جَنَّتِي وَرَفِيعِ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى فِي جَوَادِي وَلَكِنْ يَرْحَمَنِي فَلْيَبْتَغُوا وَقْصَلِي فَلْيَرْجُوا وَإِنِّي حُسْنِ الظَّنِّ بِبِي فَلْيَطْمَئِنُّوا، فَإِنْ رَحِمَنِي بِعَدْلِكَ تَذَرِكُهُمْ، وَمَنْ سَيَّيْلُهُمْ رِضْوَانِي، وَمَغْفِرَتِي تَلِيْسُهُمْ عَفْوِي فَإِنِّي أَنَا اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَبِذَلِكَ تَسَمَّيْتُ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے اپنے عمل میں میرے ثواب پر بھروسہ نہیں کرتے یہ لوگ اگر کوشش کریں اور عمر بھر اپنے نفسوں کو میری عبادت کے تعب میں ڈالیں تو مجھے ناصر رہیں

گئے اور میری عبادت کی تہہ تک نہ پہنچ سکیں گے جس سے جستجو کر لیں میرے انعام و اکرام کی اور ان نعمتوں کی جو میری جنت میں ہیں اور وہ بلند درجات جو میرے جوار میں ہیں لیکن یہ سب کچھ میری رحمت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ مجھ سے ڈریں اور میرے فضل کے امیدوار میں میری طرف اچھا لگائیں رکھیں تو مطمئن ہو جائیں گے۔

ایسی صورت میں میری رحمت ان کو پالے گی اور میری رضا اور مغفرت ان تک پہنچ جائے گی اور میرا عقوان کو ڈھانپ لے گا میں رحمن و رحیم اللہ ہوں اور اسی لئے میرا یہ نام ہے۔

۲ - ابنِ محبوب ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيِّ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ - وَهُوَ عَلَى مَنبَرِهِ - وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أُعْطِيَ مُؤْمِنٌ قَطُّ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا بِحَسَنِ ظَنِّهِ بِاللَّهِ وَرَجَائِهِ لَهُ وَحُسْنِ خُلُقِهِ وَالْكَفِّ عَنِ اغْتِيَابِ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعَذِّبُ اللَّهَ مُؤْمِنًا بَعْدَ التَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ إِلَّا بِسُوءِ ظَنِّهِ بِاللَّهِ وَتَقْصِيرِهِ مِنْ رَجَائِهِ وَسُوءِ خُلُقِهِ وَاغْتِيَابِهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا يُخْشِئُ ظَنُّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ بِاللَّهِ إِلَّا كَانَ اللَّهُ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ لِأَنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ ، يَبْدِيهِ الْخَيْرَاتُ ، يَسْتَحْبِبِي أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ الْمُؤْمِنُ قَدْ أَحْسَنَ بِهِ الظَّنَّ ثُمَّ يُخْلِفُ ظَنَّهُ وَرَجَاءَهُ ، فَأَحْسِنُوا بِاللَّهِ الظَّنَّ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم نے کتاب علی میں یہ پایا کہ رسول اللہ نے منبر پر فرمایا۔ قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کسی مومن کو دنیا و آخرت کی نیکی اس وقت تک کبھی نہیں دی گئی جب تک اللہ کے ساتھ اس کا حسن ظن نہ ہو اور اپنی امیدوں کو اس سے وابستہ نہ رکھتا ہو اور حسن ظن خلق کا مالک نہ ہو، مومنین کی غیبت سے باز نہ رہے اور قسم ہے معبود یکتا کی، خدا کسی مومن کو بعد توبہ استغفار معذیب نہیں کرتا۔ لیکن جب خدا سے اس کو سونے ظن ہو اور امید میں کوتاہی ہو یا بدظنی ہو یا مومنین کی غیبت کرے۔ خدا کی قسم بندہ مومن کا حسن ظن خدا کے ساتھ اسی صورت میں ہو گا کہ وہ مومن اپنے ظن کے مطابق خدا کو سمجھے بھی یعنی یہ نہ جانے کہ خدا کا راستہ مطلق ہے کیونکہ سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے وہ جیسا کہ تلمیذ اس بات سے کہ بندہ مومن حسن ظن کے بعد اپنے ظن کے خلاف عمل کرے اور اپنی امید اس سے قطع کرے۔ پس اللہ کی طرف اچھا لگائیں رکھو اور اسی طرف رغبت کرو۔

۳ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْنَجٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : أَحْسِنِ الظَّنَّ بِاللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ بِي (۱) إِنْ خَيْرًا فَخَيْرًا وَإِنْ شَرًّا أَفْشَرًا .

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھو خدا حدیث قدسی میں فرماتا ہے۔ میں بندہ مومن کے نزدیک ہوں

اگر وہ میرے متعلق اچھا گمان رکھتا ہے تو اس کے لئے بہتری ہے اور اگر بُرا گمان رکھتا ہے تو بُرائی ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْمُنْقَرِي ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : حُسْنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ أَنْ لَا تَرْجُو إِلَّا اللَّهَ وَلَا تَخَافُ إِلَّا ذَنْبَكَ .
۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے ساتھ حسن ظن یہ ہے کہ اسی سے امید رکھی جائے اور اسی کا گناہ کرنے سے خوف کیا جائے۔

ایک سو ترسٹھ وال باب اعترافِ تقصیر

((باب)) ۱۶۳

((الْإِعْتِرَافُ بِالتَّقْصِيرِ))

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلْفٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِبَعْضِ وَلَدَيْهِ : يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِالْجِدِّ لِأَخْرَجَ جَنِّ نَفْسِكَ مِنْ حِدِّ التَّقْصِيرِ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَطَاعَتِهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْْبُدُ حَقَّ عِبَادَتِهِ .

۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے ایک نوزند سے بیٹا کوشش کو اپنے لئے لازم قرار دو اور عبادت و طاعتِ خدا میں اپنی تقصیر کے معترف رہو کیونکہ خدا کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

۲۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَعْضِ الْعِرَاقِيِّينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَسِي الْحَضَرَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا جَابِرُ لَا أَخْرَجَكَ اللَّهُ مِنَ النَّقِصِ وَلَا [التَّقْصِيرِ] .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر جعفی سے فرمایا۔ خدا تم کو نقص اور تقصیر سے خارج کرے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنْ رَجُلًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ عَبْدَ اللَّهِ أَذْبَعَنَ سَنَةً ثُمَّ قَرَّبَ قُرْبَانًا فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ ، فَقَالَ لِنَفْسِهِ : مَا أَثْبَتُ إِلَّا مِنْكَ وَمَا الذَّنْبُ إِلَّا لَكَ ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ : ذَمُّكَ لِنَفْسِكَ أَفْضَلُ مِنْ

عِبَادَتِكَ أَرْبَعِينَ سَنَةً .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام کاظم علیہ السلام سے سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص چالیس سال سے عبادت کر رہا تھا پھر اس نے قربانی کی جو قبول نہ ہوئی۔ اس نے اپنے نفس سے کہا جو کچھ ہوا تیری وجہ سے ہوا لگتا ہے تیرا ہی ہے۔ خدا نے اسے وحی کی۔ تیرا اپنے نفس کی خدمت کرنا افضل ہے تیری چالیس سالہ عبادت سے۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي ثَوْبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تَقُولَ : اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْمُعَارِبِينَ وَلَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَمَّا الْمُعَارِبُونَ فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ الرَّجُلَ يُعَارِضُ الدِّينَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَمَا مَعْنَى لَا تُخْرِجْنِي مِنَ التَّقْصِيرِ ؟ فَقَالَ : كُلُّ عَمَلٍ تُرِيدُ بِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَكُنْ فِيهِ مُقَصِّرًا عِنْدَ تَقْصِيرِكَ فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِي أَعْمَالِهِمْ فِي مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ مُقَصِّرُونَ إِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۴۔ فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے اکثر یہ دعا کیا کرو۔ خداوند مجھے رعایتی ایمان والا قرار نہ دے اور مجھے تقصیر سے خارج نہ کر، میں نے عاریتاً ایمان دیئے ہوئے کو تو پہچان لیا اور جان لیا کہ ایک شخص عاریتاً دین میں آتا ہے پھر اس سے بھل جاتا ہے لیکن تقصیر سے خارج ہونے کے کیا معنی، فرمایا جو عمل تم کرو تو اسے اپنے دل میں کم ہی سمجھو کیوں کہ جو عمل بندوں کا خدا اور اس کے نفس کے درمیان ہے وہ ان میں ضرور کوتاہی کرنے والے ہیں سوائے ان کے جن کو خدا نے معصوم بنالیا ہے۔

ایک سو چونسٹھ وال باب

اطاعت و تقویٰ

(باب) ۱۶۴

(الطَّاعَةِ وَالتَّقْوَى)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا تَذْهَبْ بِكُمْ الْمَذَاهِبُ ، قَوْلَ اللَّهِ مَا شِيعْنَا إِلَّا مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے مذاہب باطلہ تم کو مذہب حق سے نہ ہٹا دیں۔ خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہی ہے جو خدا کی

اطاعت کرے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ قَسْبَالٍ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَفْصَةَ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ وَاللَّهِ مَا مِنْ شَيْءٍ يُقَرَّبُ بِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إِلَّا وَقَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يُقَرَّبُ بِكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، أَلَا وَإِنَّ الرُّوحَ الْأَمِينَ نَفَثَ فِي رُؤُوعِي أَنَّهُ لَنْ تَمُوتَ نَفْسٌ حَتَّى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلُ أَحَدُكُمْ أَسِنَّةً، شَيْءٌ مِنَ الرِّزْقِ أَنْ يَطْلُبَهُ بِغَيْرِ حِيلَةٍ، فَإِنَّهُ لَا يُدْرِكُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِطَاعَتِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خطبہ بیان فرمایا حضرت رسولِ خدا نے حجۃ الوداع میں اور فرمایا، لوگو! واللہ! تم کو جنت سے قریب کرنے والی اور دوزخ سے دور رکھنے والی نہیں ہے مگر وہ جس کام میں تم کو حکم دے گا وہ اسے تم کو جنت سے قریب کرنے والی اور جنت سے دور کرنے والی نہیں، مگر وہی جس کام میں تم نے کپاہ ہو کر جبریل نے میرے دل میں یہ وحی ڈالی کہ کوئی شخص نہیں مرتاجب تک اس کا رزق پورا نہ ہو۔ اللہ سے ڈرو اور اس کا طلب میں پوری کوشش کرو اور تم میں سے کوئی ایسی روزی تلاش نہ کرے جو حلال نہ ہو۔ کوئی اللہ سے نہیں پاسکتا سوائے اس کی اطاعت کے۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، وَأَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، جَمْعًا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا جَابِرُ أَيَكْفِيكَ مِنْ اتِّحَالِ النَّشِيعِ أَنْ يَقُولَ بِحُجَّتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، قَوْلًا مَا شِيعْنَا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللَّهَ وَأَطَاعَهُ وَمَا كَانُوا يَمُرُّونَ بِأَبِي جَابِرٍ إِلَّا بِالتَّوَامُصِ وَالتَّخَشُّعِ وَالْأَمَانَةِ وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللَّهِ وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَالْبِرِّ بِأُولِي الدِّينِ وَالتَّعَاهُدِ لِلْجَبْرِائِيلِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْمَارِئِينَ وَالْأَيَّامِ وَمِثْقَلِ الْحَدِيثِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَكَفِّ الْأَلْسُنِ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مِنَ خَيْرٍ، وَكَانُوا أُمَّتًا عَشَائِرَهُمْ فِي الْأَشْيَاءِ قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ مَا نَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَدًا بِهَذِهِ الصِّفَةِ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ لَا تَذْهَبَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ حَسْبُ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ: أَحِبُّ عَلِيًّا وَأَتَوَلَّاهُ ثُمَّ لَا يَكُونُ مَعَ ذَلِكَ فِعَالًا، فَلَمَّا قَالَ: إِنِّي أُحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - ثُمَّ لَا يَشِيعُ سِوَهُ نَفْعًا وَلَا يَمُوتُ بِسُنَّتِهِ مَا نَفَعَهُ حُبُّهُ إِيَّاهُ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا لِمَا عِنْدَ اللَّهِ، لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ، أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَأَكْرَمُهُمْ عَلَيْهِ) اتَّقَاهُمْ وَأَعْمَلُهُمْ بِطَاعَتِهِ، يَا جَابِرُ وَاللَّهِ مَا يَنْقَرُّ بِي إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَّا بِطَاعَتِهِ

وَمَاعَمَلًا بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَلَا عَلَى اللَّهِ إِلَّا حُجَّةٌ، مَنْ كَانَ لِلَّهِ مُطِيعًا وَقَبُولًا وَلِيًّا وَمَنْ كَانَ لِلَّهِ غَاصِبًا فَهُوَ لَنَا عَدُوٌّ؛ مَا نَسْأَلُ وَلَا يَنْتَهِا إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالْوَرَعِ.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا۔ اے جابر صرف یہ کہنا کہ ہم اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں شیعیت کے لئے کافی ہے خدا کی قسم ہمارا شیعہ نہیں ہو سکتا مگر جب کہ اللہ سے ڈرے۔ اس کی اطاعت کرے اور اے جابر یہ نہیں ہو سکتا بغیر تواضع خضوع و خشوع، ادائے امانت، کثرت ذکر خدا، روزہ نماز، والدین سے نیکی، حسن سلوک، ہمسایہ فقیروں اور مسکینوں، مقرر و قبول اور یتیموں سے اور قول میں صداقت ہو، قرآن کی تلاوت ہو اور لوگوں کے بارے میں نیکی کے سوا کچھ نہ کہنا اور اپنے قبائل کی اشیاء میں امین ہونا۔ جابر نے کہا یا بن رسول اللہ اس زمانہ میں ایسا آدمی تو کوئی نظر نہیں آتا فرمایا۔ اے جابر، مذاہب باطلہ تم کو مذہب سے ہٹا نہ دیں کیا یہ کافی ہے ایک شخص کے لئے کہنا کہ میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں اور اس کے سوا وہ کرنے والا کچھ نہ ہو ایسے ہی اگر وہ کہے کہ میں رسول اللہ کو دوست رکھتا ہوں۔ رسول علیؑ سے بہتر ہیں اس کے بعد وہ رسولؐ کی سیرت کی پیروی نہ کرے اور ان کی سنت پر اس کا عمل نہ ہو تو حضرت کی محبت اس کے کچھ فائدہ نہ دے گی، اللہ سے ڈرو اور صیغہ عمل کرو جو پیش خدا مقبول ہو کسی شخص اور خدا کے ریمیان قرابت نہیں ہے۔ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و مکرم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے اور اس کی اطاعت عملاً زیادہ کرنے والا ہے اے جابر کوئی خدا کا مقرب نہیں بن سکتا مگر اطاعت سے اس کے بغیر ہمارے ساتھ ہونا برأت نہیں اور نہ خدا پر کوئی محبت ہے جو اللہ کا مطیع ہے وہ ہمارا دوست ہے جو اللہ کا گنہگار ہے وہ ہمارا دشمن ہے ہماری ولایت کو کوئی نہیں پاسکتا مگر عمل اور پرہیزگاری سے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَثَعْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الْقُضَيْلِ بْنِ شَاذَانَ، جَمْعًا، عَنِ

ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُومُ عُنُقُ مِنَ النَّاسِ قِيَامَتَهُمْ بَابَ الْجَنَّةِ يَقْضَرُ بُونُهُ، فَيَقَالُ لَهُمْ: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ أَهْلُ الْقَبْرِ فَيَقَالُ لَهُمْ: عَلَى مَا صَبَرْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: كُنَّا نَسْبِرُ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَنَصْبِرُ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ؛ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقُوا؛ ادْخُلُوهُمْ الْجَنَّةَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّمَا يُوقِى السَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ».

۳۹/۱۰ زمر

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے روز قیامت لوگ قبروں سے اٹھ کر دروازہ جنت پر آئیں گے اُسے کہنا کہ تمہاری ان پوچھا جائے گا تم کون ہو، وہ کہیں گے ہم اہل قبر ہیں ان سے کہا جائے گا۔ تم نے کس چیز پر صبر کیا وہ کہیں گے ہم نے اطاعت خدا میں ہر مصیبت پر صبر کیا اور معاصی سے رکھنے پر ہر مصیبت پر صبر کیا۔ اللہ کہے گا انھوں نے سچ کہا۔ انھیں جنت میں داخل کرو۔ خدا فرماتا ہے صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ؛ عَنْ فَصِيلِ بْنِ عُثْمَانَ؛ عَنْ أَبِي

عَبْدَةُ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : لَا يَقِلُّ عَمَلٌ مَعَ تَقْوَى وَ كَيْفَ يَقِلُّ مَا لَا يَتَقَبَّلُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا اور کیسے سمجھا جائے وہ عمل جس کو خدا قبول کرے۔

۶۔ حَمِيدُ بْنُ زَيْلَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : يَامَعْشَرَ الْقَبِيحَةِ - شَيْعَةَ آلِ مُجَدٍّ - كُونُوا السَّمَرَةَ الْوَسْطَى يَرْجِعُ إِلَيْكُمْ الْعَالِي وَيُلْحَقُ بِكُمْ الثَّالِي ؛ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ لَهُ سَعْدٌ : جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا الْعَالِي ؟ قَالَ : قَوْمٌ يَقُولُونَ فِينَا مَا لَا نَقُولُهُ فِي أَنْفُسِنَا ؛ فَلَيْسَ أُولَئِكَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُمْ ؛ قَالَ قَمَا الثَّالِي ؟ قَالَ : الْمُرَادُ يُرِيدُ الْخَيْرَ ؛ يُبَلِّغُهُ الْخَيْرَ يُوجِرُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا مَعَنَا مِنَ اللَّهِ بَرَاءَةٌ وَلَا بَيْنُنَا وَبَيْنَ اللَّهِ قَرَابَةٌ وَلَا لَنَا عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ وَلَا نَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا بِالطَّاعَةِ ؛ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُطِيعًا لِلَّهِ تَنَفَّعَهُ وَلَا يَنْتُهَا وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ غَاصِيًا لِلَّهِ لَمْ تَنَفَّعْ وَلَا يَنْتُهَا ؛ وَيَحْكُمُ لَا تَنْفَرُوا ؛ وَيَحْكُمُ لَا تَنْفَرُوا .

۶۔ ابو جعفر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اے گروہ شیعہ، اے شیعیان آلِ محمد تم تکیہ کی طرح بنو جس پر اعتماد کیا جاتا ہے تاکہ غالی تمہاری طرف لوٹے اور پسماندہ تم سے مل جائے۔ سعد انصاری نے کہا میں آپ پر فدا ہوں غالی کون ہے۔ فرمایا وہ لوگ ہیں جو ہمارے میں وہ باتیں کہتے ہیں جو اپنے لئے نہیں کہتے۔ یہ لوگ ہم میں سے نہیں اور نہ ہم ان میں سے ہیں اس نے کہا تالی کون ہے فرمایا وہ ہے جو عمل خیر کا استنباط عملِ امام سے کرتا ہے وہ نیکی کو بالیقین اور اس پر اس کو اجر ملتا ہے پھر ہم سے متوجہ ہو کر فرمایا۔ ہمارے ساتھ رہنے میں برأت نہیں، کیوں کہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی قربت نہیں اور نہ ہمارے لئے اللہ پر کوئی حجت ہے خدا سے تقرب حاصل نہیں کیا جا سکتا مگر اطاعت سے جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کو ہماری ولایت نفع دے گی اور جو عامی ہوگا ہماری ولایت اس کو نفع نہ دے گی وائے ہر تم پر شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ، شیطان سے دھوکا نہ کھاؤ۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ مُقْسِلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَدْ كَرَّ نَالُ أَعْمَالٍ فَقُلْتُ أَنَا : مَا أَصَفَ عَمَلِي ، فَقَالَ : مَهْ ، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ لِي : إِنَّ قَلْبَكَ الْعَمَلُ مَعَ التَّقْوَى خَيْرٌ مِنْ كَثِيرِ الْعَمَلِ بِلا تَقْوَى . قُلْتُ : كَيْفَ يَكُونُ كَثِيرٌ بِلا تَقْوَى ؟ قَالَ : تَتَمُّ وَمِثْلُ الرَّجُلِ يُطْعَمُ طَعَامَهُ وَيَرْفُقُ جِبرَانَهُ وَيَوْطِئُ رَحْلَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ دَخَلَ فِيهِ ، فَهَذَا الْعَمَلُ بِلا تَقْوَى وَيَكُونُ إِلَّا خَرُّ لَيْسَ عِنْدَهُ فَإِذَا ارْتَفَعَ لَهُ الْبَابُ مِنَ الْحَرَامِ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا ہم نے اپنے اعمال کا ذکر چھیڑا میں نے کہا میرا عمل کس قدر کمزور ہے۔ فرمایا استغفر اللہ اسے چھوڑو کم عمل اگر تقویٰ کے ساتھ ہو تو وہ بلا تقویٰ کے زیادہ عمل سے بہتر ہے میں نے کہا بلا تقویٰ کے عمل کثیر کیسے ہو گا فرمایا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھاتا ہے اور اپنے پڑوسیوں سے ہر حق و مدار اپنیس آتا ہے اور بھان نوازی کرتا ہے لیکن جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے پس یہ عمل بلا تقویٰ ہے اور دوسرا وہ ہے جس کے پاس کچھ نہیں جب اس کے لئے حرام کا دروازہ کھلتا ہے تو وہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔

۸۔ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي ذَاوُدَ الْمُسْتَرِقِ ، عَنْ مُحْسِنِ الْمُبْتَمَعِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَا تَقَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا مِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِي إِلَّا عَزَّ التَّقْوَى إِلَّا أَغْنَاهُ مِنْ غَيْرِ مَالٍ وَأَعَزَّهُ مِنْ غَيْرِ عَشِيرَةٍ وَأَنَّهُ مِنْ غَيْرِ بَشَرٍ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ خدا نے کسی بندہ کو معاصی کی ذلت سے نکال کر اگر تقویٰ کی عزت دی ہے اور اس کو بغیر مال کے غنی بنا دیا ہے اور بغیر قبیلہ کی مدد کے عزت دی ہے اور بغیر انسان سے تنہائی سے مانوس بنا دیا ہے۔

ایک سو پینسٹھ واں باب

ورع

۱۶۵ (بَابُ الْوَرَعِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَا ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ هِلَالٍ التَّمَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنِّي لَا أَلْقَاكَ إِلَّا فِي السِّنَنِ فَأَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ آخِذٍ بِهِ ، فَقَالَ : أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِحْتِنَادِ وَأَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ اجْتِنَادًا لَوَرَعٍ فِيهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ چند سال میں ایک بار حاضر خدمت ہوتا ہوں پس مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں اس پر عمل کروں۔ فرمایا۔ خدا سے ڈرنا، گناہوں سے پرہیز کرنا اور حصول نیکی کی کوشش کرنا اور جب گناہ سے نہ بچا جائے تو یہ کوشش فائدہ نہ دے گی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ حَدِیدِ بْنِ حَکِیمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیه السلام یَقُولُ : اتَّقُوا اللَّهَ وَصُوتُوا بِسُكْمٍ بِالْوَرَعِ .

۷۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم کو نصیحت کی اطاعتِ خدا کا حکم دیا اور دنیا سے رغبت نہ رکھنے کے لئے فرمایا۔ پھر فرمایا پرہیزگاری کو اپنے لئے لازم قرار دو، خدا کی رحمت بغیر پرہیزگاری کے نہیں ملتی۔

۳۔ أَبُو عَلِیِّ الْأَشْعَرِیُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَحْیٰی ، عَنْ یَزِيدِ بْنِ خَلِیفَةَ قَالَ : وَاعْظُنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَامَرًا وَزَهْدًا ، ثُمَّ قَالَ : عَلَیْكُمْ بِالْوَرَعِ فَإِنَّهُ لَا یُنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِالْوَرَعِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ سے سنا اللہ سے ڈرو اور اپنے دین کی حفاظت پرہیزگاری سے کرو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِیْلَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي یَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیه السلام قَالَ : لَا یَنْتَمِعُ اجْتِهَادٌ لَوْلَا وَرَعٌ فِیهِ .

۴۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے بغیر پرہیزگاری اجتہاد نافع نہیں۔

۵۔ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَبَادٍ الصَّبِیْلِ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ علیہ السلام : إِنَّ أَشَدَّ الْعِبَادَةِ الْوَرَعُ .

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے پرہیزگاری سخت ترین عبادت ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عِسَی ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْبِیعٍ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِیْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الصَّبَّاحِ الْکِنَانِیُّ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : مَا تَلَقَّى مِنَ النَّاسِ فَبَكَ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : وَمَا الَّذِي تَلَقَّى مِنَ النَّاسِ فَبَكَ ؟ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا يَكُونُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الرَّجُلِ الْكَلَامُ فَيَقُولُ جَعْفَرُی حَبِیْبُ ، فَقَالَ : يُعَيِّرُ كُفَّ النَّاسِ بِي ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو الصَّبَّاحِ : نَعَمْ قَالَ : فَقَالَ : مَا أَقَلَّ وَاللَّهِ مِنْ يَنْبَغٍ جَعْفَرُ أَمِينُكُمْ ، إِنَّمَا أَصْحَابِي مِنْ أَشَدِّ وَرَعُهُ ، وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ ، وَرَجَا ثَوَابَهُ ، فَهَؤُلَاءِ أَصْحَابِي .

۶۔ ابو الصباح کنانی نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کس قدر تکلیف ہوتی ہے آپ کے بارے میں ہم کو لوگوں سے فرمایا میرے بارے میں تم کو لوگوں سے کیا آزار پہنچتا ہے ابو صباح نے کہا مجھ سے ہمیشہ ایک شخص سے گفتگو ہوا کرتی ہے

وہ کہتے ہیں جعفری عیث ہوتے ہیں فرمایا لوگ میری وجہ سے تم کو عیب لگاتے ہیں ابوالصلح نے کہا۔ فرمایا یہ اس وجہ سے ہے کہ تم میں میرے بچے پیرو بہت کم ہیں میرے اصحاب تو وہ ہیں جو پرہیزگاری میں زیادہ سخت ہوں اپنے خالق کے لئے عمل کریں اور اس کے ثواب کی امید رکھیں ایسے ہیں میرے اصحاب۔

۷۔ حَنَانُ بْنُ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَارَةَ الْقَزَّالِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ابْنُ آدَمَ اجْتَنِبْ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ ، تَكُنْ مِنَ الْوَارِثِينَ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے۔ اے ابن آدم جو میں نے تیرے اوپر حرام کر دیا ہے اس سے بچ تو پرہیزگاری میں سے ہر جائز گاہ۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْثُومٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْوَرَعِ مِنَ النَّاسِ ؛ فَقَالَ : الَّذِي يَتَوَرَّعُ عَنْ مَخَارِمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۸۔ راوی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ پرہیزگار آدمی سے کون مراد ہے فرمایا جو محرمات سے پرہیز کرتا ہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي اسْمَاعِيلَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِجْتِنَاءِ وَصِدْقِ الْحَدِيثِ وَفَوَاءِ الْأَمَانَةِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ وَكُونُوا دُعَاةً إِلَى أَنْفُسِكُمْ بِغَيْرِ أَلْسِنَتِكُمْ وَكُونُوا زَيْنًا وَلَا تَكُونُوا شَيْنًا ، وَعَلَيْكُمْ بِطَوَّلِ الزُّكُوعِ وَالْخُسُودِ ؛ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا طَالَ الزُّكُوعُ وَالسُّجُودُ هَتَفَ ابْلِيسُ مِنْ خَلْفِهِ وَقَالَ : يَا دَيْلَهُ أَطَاعَ وَعَصَيْتُ وَسَجَدَ وَأَبَيْتُ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے اوپر لازم کرد تقویٰ، پرہیزگاری، گوشش امر دین میں پس بات کہنا، امانت ادا کرنا، بڑی سعی میں اپنی اور اپنے عمل سے اپنے دین کی طرف لوگوں کو بلانا نہ صرف اپنی زبانوں سے بلکہ اپنے اعمال سے اپنے آئمہ کے لئے زینت بنو۔ اور بد اعمالی سے ان کے لئے باعث تنگ نہ بنو اور اپنے رکوع و سجود کو طول دو کہ جب تم طول دیتے ہو تو شیطان تمہارے پیچھے سے کہتا ہے ہائے اس نے اطاعت کی اور میں نے سجدہ کیا اور میں نے سجدہ سے انکار کیا۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَدَخَلَ عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِيُّ فَرَحَّبَ بِهِ وَقَرَّبَ مِنْ مَجْلِسِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا

عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ مِنَّا - وَلَا كِرَامَةً - مَنْ كَانَ فِي مِصْرَ فِيهِ مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْمِصْرِ أَحَدُ أَوْرَعَ مِنْهُ (۱۱)

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ عیسیٰ بن عبد اللہ انقی ماضیہوا حضرت نے مرعباہا اور اپنے قریب بٹھا کر فرمایا۔ اے عیسیٰ وہ لوگ ہم سے نہیں اور نہ ان کے لئے کوئی کرامت و بزرگی ہے کہ اگر کسی شہر میں ہمارے شیعہ ایک لاکھ اور اس سے بھی زائد ہوں اور ہمارے مخالفوں میں ایک شخص بھی ان سے زیادہ پرہیزگاری ہو دیکھو کہ اس سے ہماری دوستی بدنام ہوگی۔

۱۱۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي كَهْمَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ هِزَالٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَوْصِنِي، قَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْوَرَعِ وَالْإِحْتِنَاءِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُ احْتِنَاءٌ لَا وَرَعَ فِيهِ .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے عرض کی۔ مجھے نصیحت فرمائیے۔ فرمایا میری نصیحت یہ ہے کہ اللہ سے ڈرو، پرہیزگاری، عبادت میں مشقت کو برداشت کرو اور یہ جان لو کہ یہ مشقت فائدہ مند دے گی جب تک پرہیزگاری نہ ہو۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : أَعْبُدُونَا بِالْوَرَعِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكُمْ بِالْوَرَعِ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ قَرَابًا، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا، فَمِثَالُ الشَّيْءِ وَمِثَالُ الصِّدِّيقِ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحُونَ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہماری مدد پرہیزگاری سے کرو جو شخص کہ پرہیزگاری کے ساتھ خدا کے سامنے جائے گا اس کو خدا کی نصیب ہوگی، خدا فرماتا ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو یہ لوگ اس گروہ کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے اپنی نعمتیں نازل کیں ہیں اور وہ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہوں گے پس ہم میں نبی بھی ہیں صدیق بھی ہیں شہداء و صالحین بھی ہیں۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِنَّا لَا نَعُدُّ الرَّجُلَ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ لِجَمِيعِ أَمْرِ نَامَتِ بِأَمْرٍ بِدَأْ : أَلَا وَإِنْ مِنْ اتِّبَاعِ أَمْرِنَا وَإِذَا تَبِيعَهُ الْوَرَعَ، فَتَزَيَّسُوا

یہ ؛ یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ وَ کَبَدُواْ اَعْدَانَنَا [نہ] یَنْعَشْکُمُ اللّٰهُ

۱۳- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہم کسی شخص کو مومن نہیں سمجھتے جب تک کہ وہ تمام امور میں ہمارا اتباع کرنے والا نہ ہو اور ارادہ نہ کرے ان امور بد کی بجا آوری کا، آگاہ ہو جس نے ہمارا اتباع کیا اور پرہیزگاری کا ارادہ کیا تو ہمارا مقصد وہی پرہیزگاری ہے اپنے کو اس سے آراستہ کرو اللہ تم پر رحم کرے اس پرہیزگاری کے ذریعے سے ہمارے دشمنوں کو ذلیل کرو۔ اللہ تم کو بلند مرتبہ عطا کرے گا۔

۱۴ - مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي یَعْفُوْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ : کُونُواْ دُعَاةَ لِلنَّاسِ بِغَيْرِ السِّبْکِمْ ؛ لَیْرَوْاْ مِنْکُمْ الْوَرَعَ دَالِیْ خِیَافَہِ وَالْعَلَاءَ وَالْحَیْرَ ؛ فَإِنَّ ذَٰلِکَ دَاعِیَةٌ .

۱۴- ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تم لوگوں کو دین کی طرف اپنے عمل سے بلاؤ نہ کہ اپنی زبانوں سے تاکہ وہ تمہاری پرہیزگاری عبادت میں مشقت نماز اور امر خیر کو دیکھیں بڑی دعوت دین ہی ہے۔

۱۵ - الْحُسَیْنُ بْنُ مُخْمَرٍ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمْعٍ ؛ عَنْ اَیُّوبَ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَزَةَ الْعَلَوِیِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ ؛ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ ﷺ : قَالَ : کَثِیْرًا مَا کُنْتُ أَسْمَعُ أَبِي یَقُوْلُ : لَیْسَ مِنْ شَیْئِنَا مَنْ لَا تَتَّحَدُّ الْمُتَّحِدَاتُ بِوَرَعِهِ فِی خُدُوْرِهِمْ وَ لَیْسَ مِنْ أَوْلِیَانَا مَنْ هُوَ فِی قَرِیْبَةٍ فِیْهَا عَشْرَةُ آلَافٍ رَّجُلٍ فِیْهِمْ [مِنْ] خَلْقِ [اللّٰهِ] أَوْ رَعٍ مِنْهُ .

۱۵- امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے بار بار یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ ہمارا شیعہ نہیں جس کی پرہیزگاری اتنی شہرت پذیر نہ ہو کہ مستورات پس پردہ اس کی پرہیزگاری کا ذکر کریں اور ہمارے اولیاء میں سے نہیں ہے وہ جو کسی ایسی بستی میں ہمارے مخالفوں کی ہو جس میں کوئی ایک بھی اس سے زیادہ پرہیزگار نہ ہو۔

ایک سو چھیاسٹھواں باب

عفت

(بَابُ الْعِفَّةِ) ۱۶۶

۱ - عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ ؛ عَنْ اَبِیْہِ ؛ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیْسٰی ؛ عَنْ حَرْبِ بْنِ اَعْنَنْ رِزَاوَدَہِ ؛ عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ

ﷺ قَالَ : مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ قَرْجٍ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ کی عبادت میں سب سے افضل شکم اور شرماگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ : عَنْ عُثْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ : عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : إِنَّ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ عِفَّةُ الْبَطْنِ وَالْقَرْجِ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بہترین عبادت شکم و شرماگاہ کو حرام سے بچانا ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ : أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْعَفَافُ .

۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا افضل عبادت پاک دامنی ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ ﷺ : إِنِّي صَعِيفُ الْعَمَلِ قَلِيلُ الصِّيَامِ وَلَكِنِّي أَزْجُو أَنْ لَا أَكُلَ إِلَّا جَلَا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : أَيُّ الْإِخْتِيَارِ أَفْضَلُ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ قَرْجٍ .

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں ضعیف العمل اور قلیل الصوم ہوں لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ حلال روزی کھاؤں فرمایا عفت بطن و قرج سے بہتر کوئی اطاعت و عبادت نہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَكْثَرُ مَا تُلْجِ بِهِ أُمَّتِي النَّارَ الْآخِرُونَ : الْبَطْنُ وَالْقَرْجُ .

۵۔ فرمایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری امت کے زیادہ لوگ دو عالمی جگہوں کی وجہ سے داخل جہنم ہوں گے ایک شکم دوسرے شرماگاہ۔

۶۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ أَخَافُنَّ عَلَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي : الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَمَصَلَاتُ الْفِتَنِ وَشَهْوَةُ الْبَطْنِ وَالْقَرْجِ .

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن سے میں اپنے بعد اپنی امت سے ڈرتا ہوں اول معرفت

کے بعد گرا سی، دوسرے نتنوں والی گرا یہاں تیسرے بطن اور سرخ کی شہوت۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ مِمْوْنِ الْقَدَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا مِنْ عِبَادَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَفَرْجٍ.

۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا بطن اور فرج کو حرام سے بچانے سے بہتر کوئی عبادت نہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ حَارِثٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: تَحَامُنْ عِبَادَةَ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَفَرْجٍ.

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک کوئی عبادت شکم و شرمگاہ کے حرام سے بچانے سے افضل نہیں۔

ایک سو ستر سٹھواں باب

محارم سے اجتناب

(باب ۱۶۷)

❖ (اجتنابِ المحارم) ❖

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِشِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ» قَالَ: مَنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرَاهُ وَيَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَيَفْعَلُهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ فَيَحْجِزُهُ ذَلِكَ عَنِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَعْمَالِ فَذَلِكَ الَّذِي خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو پہری جنت ہے فرمایا جس نے یہ جان لیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر عمل کو دیکھتا اور ہر قول کو سنتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا تو یہ اس کو اعمالِ نیک کی بجا آوری سے روکے گا اسی کے متعلق خدا نے فرمایا ہے جس نے مقامِ رب سے خوف کیا اور نفس کو بُری خواہشوں سے روکا وہ بہت یافتہ ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْبَيْهَقِيِّ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كُلُّ عَيْنٍ بَارَكِيَّةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَيْرَ ثَلَاثٍ : عَيْنٌ سَهَرَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَعَيْنٌ فَاحَصَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ، وَعَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ .

۲- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روز قیامت ہر آنکھ روئے گی سوائے تین آنکھوں کے جو عبادتِ خدا میں جہاں جو خوفِ خدا سے روئی جو محارمِ الہیہ سے کُترائی۔

۳- عَلِيٌّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى مَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْمُتَقَرَّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرْدِ عَنْ مَحَارِمِي فَإِنِّي أُبْعِثُهُمْ جَنَّاتٍ عَذْنٍ لَا أَشْرَكَ مَعَهُمْ أَحَدًا .

۳- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے موسیٰ سے مناجات کی۔ اے موسیٰ جو کوئی حرام چیزوں سے پرہیز کر لے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ مقرب ہے میں جناتِ عدن کو بلا شریک وغیرہ اس کے لئے مباح کر دوں گا۔

۴- عَلِيٌّ [بْنُ ابِرَاهِيمَ] ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مِنْ أَشَدِّ مَا فَرَّضَ اللَّهُ عَلَى خَلْقِهِ ذِكْرُ اللَّهِ كَثِيرًا ثُمَّ قَالَ : لَا أَعْنِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَإِنْ كَانَ مِنْهُ وَلَكِنْ ذِكْرُ اللَّهِ عِنْدَ مَا أَحَلَّ وَحَرَّمَ ، فَإِنْ كَانَ طَاعَةً عَمِلَ بِهَا وَإِنْ كَانَ مَعْصِيَةً تَرَكَهَا .

۴- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا نے اپنی مخلوق پر جو ذکرِ کثیر فرض کیا ہے ان میں ایک ذکرِ سب سے زیادہ ہے اس ذکر سے میری مراد تسبیحات اور تہنیتیں ہیں اگرچہ وہ بھی ذکر ہے بلکہ میری مراد وہ ذکر ہے جو اس وقت ہو کہ حلال چیز کو شوقِ ثواب میں بجالائے اور حرام کو خوفِ عذاب میں ترک کرے اگر وہ اطاعت سے متعلق ہو تو بجالائے اور اگر معصیت سے متعلق ہو تو ترک کرے۔

۵- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَقَرَّبْنَا إِلَى مَا غَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ نَبْأَةً مَنُورًا» قَالَ : أَمَّا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ أَعْمَالُهُمْ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ الْقَبَاطِيهِ وَلَكِنْ كَانُوا إِذَا عَرَضَ لَهُمُ الْحَرَامُ لَمْ يَدْعُوهُ .

۵- راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا انھوں نے جو عمل کیا ہے اس کو غبار پر آئندہ بنادیا۔ فرمایا اگرچہ ان کے اعمالِ معر کے سفید پرشے سے زیادہ سفید تھے مگر جب حرام چیز ان پر پیش کی جاتی تھی تو اس

کو چھوڑتے نہ تھے۔

۶۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَرَكَ مَعْصِيَةَ اللَّهِ مَخَافَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْضَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حقیرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے خوفِ خدا سے معصیت کو ترک کیا۔ روز قیامت اللہ اس سے راضی ہو گا۔

ایک سوارِ سمٹھواں باب

ادائے فرائض

۱۶۸ (بَابُ آدَاءِ الْفَرَائِضِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَمْعًا، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَهْوِمِينَ خَيْرَ النَّاسِ۔

۱۔ فرمایا حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام نے بہترین آدمی وہ ہے جو خدا نے اس پر فرض کیا ہے اسے بجالائے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى : عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَمْفُورٍ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَاضُوا» قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ۔

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے اس قولِ خدا کے متعلق صبر کرو (ادائے فرائض میں) اور نہایت صبر کرو (رضائے اہلِ مال کرنے میں جن مصائب کا سامنا ہو) اور رو کو اپنے کو (پیروی آئندہ فلاحت سے) یہاں صبر سے مراد فرائض پر صبر کرنا ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي السَّفَاتِيجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَاضُوا» قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى الْفَرَائِضِ وَصَابِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ وَرَاضُوا عَلَى الْأَمَّةِ عليہ السلام (۲) وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِيجِ [وَرَأَدَفِهِ] : فَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ فَمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ۔

۳۔ آیہ امبرو اور صابر اور ابواء کے متعلق صادق آل محمد نے فرمایا ممبر کرو اے فرانس پر اور زیادہ ممبر کرو مصائب پر اور رابطہ پیدا کرو آئمہ علیہم السلام سے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ سے ڈرو ان فرانس کی ادائگی میں جو تم پر واجب کئے گئے ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ التَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اَعْمَلْ بِفَرَائِضِ اللَّهِ تَكُنْ أَتَقَى النَّاسَ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے فرانس پر عمل کرو لوگوں میں سب سے زیادہ متقی ہو جاؤ گے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : مَا تَجَبَّ إِلَيَّ عَبْدِي بِأَحَبِّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حدیث قدسی میں خدا نے فرمایا ہے کہ میرے بندے نے میرا محبوب بننے کے لئے جو وسیلہ اختیار کیا ہے اس میں سب سے بہتر میرے نزدیک اس فرض کا ادا کرنا ہے جو اس پر واجب کیا گیا ہے۔

ایک سو اہتر واں باب استوار عمل اور اس پر باقی رہنا

(باب ۱۶۹)

۱۔ (استُواوْا الْعَمَلَ وَالْمُذَاوِمَةَ عَلَيْهِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ سَنَةً ثُمَّ يَتَحَوَّلْ عَنْهُ إِنْ شَاءَ إِلَى غَيْرِهِ وَذَلِكَ أَوْ لَيْلَةً الْقَنَدِ يَكُونُ فِيهَا فِي غَايَةِ ذَلِكَ مَا شَاءَ ثُمَّ أَنْ يَكُونَ (۲)

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ ﷺ : ملامت جب کوئی عمل کرے (مثلاً نماز شب) تو اس کو چاہیے کہ ایک سال تک وہ عمل کئے جائے اس کے بعد اگر چاہے ۔ ۔ ۔ بدل دے۔ کوئی دوسری عبادت کرے اور یہ اس لئے ہے کہ ہر سال شبہ

آل ہے جو ایک مزار سے بہتر ہے لہذا یہ عمل اس میں ہو جائے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: قَالَ: أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ قَلَّ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندہ عمل خیر کو متواتر بحسن و کمال کرتا رہے چاہے وہ عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔

۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشَّعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّارٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ نَجْبَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَمَلٍ يُدَاوِمُ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کوئی شے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ وہ اپنے عمل پر قائم رہے اگرچہ وہ کم ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَّوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَا حُبَّ أَنْ أَدَامَ عَلَى الْعَمَلِ وَإِنْ قَلَّ.

۴۔ فرمایا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے میں سب سے زیادہ محبوب مداومت عمل کو رکھتا ہوں اگرچہ کم ہو۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنِ الْمَلَاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَّوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا يَقُولُ: إِنِّي لَا حُبَّ أَنْ أَدَامَ عَلَى رَبِّي وَعَمَلِي مُسْتَوٍ.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ اپنے رب کے سامنے اس طرح جاؤں کہ میرا عمل مستوی ہو۔ یعنی کم نہ زیادہ بلحاظ زمانہ، افراط و تفریط نہ ہو۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ تَجْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ إِشَاكَ أَنْ تَغْرَضَ عَلَى نَفْسِكَ فَرِيضَةً فَتَمَارِقَهَا اِنْتِي عَشْرَ هَلَالٍ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے کو اس سے بچاؤ کر جو فریقا اپنے لئے قرار دیا ہے اس پر بارہ مہینے عمل نہ ہو۔

ایک سو سترواں باب

عبادت

(بَابُ الْعِبَادَةِ) ۱۷۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: فِي التَّوَرَاةِ مَكْتُوبٌ: يَا ابْنَ آدَمَ تَقَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا قَلْبَكَ غِيًى وَلَا أَكَلِكَ إِلَى طَلَبِكَ وَ عَلَيَّ أَنْ أَسُدَّ قَلْبَكَ، وَأَمَلًا قَلْبَكَ خَوْفًا مِنِّي، وَإِنْ لَا تَقَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا قَلْبَكَ شُغْلًا بِالدُّنْيَا ثُمَّ لَا أَسُدَّ قَلْبَكَ وَأَكَلِكَ إِلَى طَلَبِكَ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے توریت میں لکھا ہے اسے ابن آدم اپنے دل کو میری عبادت کے وقت دوسروں کی محبت سے خالی کر تا کہ میں تیرے دل کو بلے نیازی سے بڑ کر دوں اور طلب رزق کے مغلطے میں تجھے بے پروا نہ بنا دوں اور تیری احتیاج کا سد باب کر دوں اور میرے خوف سے اپنے دل کو بڑ کر اور اگر تو نے اپنا نہ کیا تو میں تیرے دل کو شغل دنیا سے بڑ کر دوں گا اور تیری محتاجی کا سد باب نہ کر دوں گا اور تیری طلب میں تجھے بے پروا نہ بنا دوں گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عِبَادِيَ الصِّدِّيقِينَ تَتَمَتُّوْا بِعِبَادَتِي فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكُمْ تَتَمَتُّوْنَ بِهَا فِي الْآخِرَةِ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے میرے محبوب صدیق بند و میری عبادت سے دنیا میں طلب راحت کر دو میں اس کی وجہ سے تم کو آخرت میں اپنی نعمتوں سے لذت اندوز بنا دوں گا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَمِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ النَّاسِ مَنْ عَشِقَ الْعِبَادَةَ، فَمَا تَقَهَا وَأَحَبَّهَا بِقَلْبِهِ وَبَاشَرَهَا بِجَسَدِهِ وَتَقَرَّغَ لَهَا، قَبُولًا لِيَا لِي عَلَى مَا أَصْبَحَ مِنَ الدُّنْيَا، عَلَى عُثْرَامَ عَلَى يُسْرِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے عبادت سے عشق کیا اور اس سے معاف نہ کیا اور دل سے اسے دوست

رکھا اور جسم سے افعال عبادت بجالانے میں لگا رہا اور اپنے دل کو اس کے لئے خالی کیا وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس دنیا میں وہ تنگی سے گزارے یا راحت سے۔

۴۔ محمد بن یحییٰ : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ شاذَانَ بْنِ الْخَلِيلِ قَالَ وَ كَتَبْتُ مِنْ كِتَابِهِ بِإِسْنَادٍ لَهُ ، يَرْفَعُهُ إِلَى عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : - قَالَ عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا الْعِبَادَةُ ؟ قَالَ : حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطَّاعَةِ مِنَ الْوُجُوهِ النَّسِي يُطَاعُ اللَّهُ مِنْهَا ، أَمَّا إِنَّكَ يَا عِيسَى لَا تَكُونُ مُؤْمِنًا حَتَّى تَعْرِفَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوحِ ، قَالَ : قُلْتُ جُعِلَتْ فِدَاكَ وَمَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوحِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : أَلَيْسَ تَكُونُ مَعَ الْإِمَامِ مُوَطِّئًا تَقْسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ، فَيَمْتَنِي ذَلِكَ الْإِمَامُ وَيَأْتِيهِ إِمَامٌ آخَرُ فَتَوَطِّئُ تَقْسَكَ عَلَى حُسْنِ النِّيَّةِ فِي طَاعَتِهِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : هَذَا مَعْرِفَةُ النَّاسِخِ مِنَ الْمَنْسُوحِ .

۴۔ عیسیٰ بن عبد اللہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ عبادت کیلئے فرمایا اطاعت خدا کے لئے حسن نیت ان طریقوں سے جن سے اطاعت خدا کی جاتی ہے لیکن اسے عیسیٰ تم اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک ناسخ کو منسوخ سے نہ پہچانو، میں نے کہا کیا طریقہ ہے۔ ناسخ سے منسوخ کو پہچاننے کا۔ فرمایا وہ یہ ہے کہ تم حسن نیت کے ساتھ اطاعت امام کو اپنے نفس میں قرار دو اور جب یہ امام مرجائے اور اس کی جگہ دوسرا آئے تو فالص نیت کے ساتھ اس کی اطاعت کو اپنے نفس میں قرار دو، میں نے کہا۔ ہاں فرمایا بس یہی تو معرفت ناسخ منسوخ سے ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْلُوبٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : [إِنَّ] الْعِبَادَةَ ثَلَاثَةٌ : قَوْمٌ عِبَدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَوْفًا فَنِلَتْ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ وَ قَوْمٌ عِبَدُوا اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى طَلَبَ الثَّوَابِ ، فَنِلَتْ عِبَادَةُ الْأَجْرَاءِ ، وَ قَوْمٌ عِبَدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حُبًّا لَهُ فَنِلَتْ عِبَادَةُ الْأَحْرَارِ ، وَ هِيَ أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبادت تین طرح کی ہے کچھ لوگ خوفِ نار سے عبادت کرتے ہیں یہ غلاموں کی عبادت ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو طلبِ ثواب میں عبادت کرتے ہیں یہ عبادت تاجروں کی ہے اور ایک وہ قوم ہے جو محض حبِ اللہ عبادت کرتی ہے یہ عبادت احرار ہے اور یہ افضل عبادت سے ہے۔

۶۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا أَقْبَحُ الْفَقْرِ بَعْدَ الْغِنَى وَأَقْبَحُ الْخَطِيئَةِ بَعْدَ الْمَسْكِنَةِ وَأَقْبَحُ مِنْ ذَلِكَ النَّاسِ بِدُخْلِ عِبَادَتِهِ .

۴۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کس قدر بُرا ہے فقر و دولت مندی کے بعد اور کس قدر قبیح ہے بے نیازی بعد افلاس اس طرح کہ اللہ کی عبادت کرنے والا اس کی عبادت کو چھوڑ دے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُقْدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَنْ عَمِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ مِنْ أَغْبَدِ النَّاسِ .

۸۔ فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے، جس نے عمل کیا اس چیز پر جو اللہ نے ان پر فرض کی ہے تو وہ سب سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے۔

ایک سو اکتھرواں باب

نیت

(بَابُ النِّيَّةِ) ۱۷۱

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْذُوبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : لِأَعْمَلِ الْإِيْتَةِ .

۱۔ فرمایا علی بن الحسین نے عمل درست نہیں مگر نیت سے یعنی اگر کوئی عمل قربت الی اللہ کی نیت سے نہ کیا جائے

۲۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْوَقْلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ وَنِيَّةُ الْكَافِرِ شَرٌّ مِنْ عَمَلِهِ : وَكُلُّ عَامِلٍ يَعْمَلُ عَلَى نِيَّتِهِ (۱)

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا نیت مومن اس کے عمل سے بہتر ہے اور نیت کافر اس کے عمل سے بد ہے ہر عمل کرنے والا اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اگر عمل کرنے والا صحیح نیت رکھتا ہے اور عمل میسر نہ بھی ہو تو اس نیت کا ثواب اسے مل جائے گا اور اگر نیت نہیں تو عمل کرنے پر بھی ثواب نہ ملے گا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُقْدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْذُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ الْفَقِيرُ لَقَوْلٍ : يَا رَبِّ ارْزُقْنِي حَتَّى أَفْعَلَ كَذَا

وَكُذَّامُونَ الْبَيْرَ وَوَجُوءُ الْعَجِيرِ، فَإِذَا عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ مِنْهُ بِصُنْعِي نَيْتَةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنَ الْآخِرَةِ مِثْلَ مَا يَكْتُبُ لَهُ لَوْ عَمِلَهُ، إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ كَرِيمٌ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی بندہ مومن محتاج اگر خدا سے کہتا ہے۔ اے میرے رب مجھے رزق عطا فرماتا کہ میں فلاں فلاں نیکی اور امور خیر انجام دوں تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی سہماں کو معلوم کر کے اس کو وہ اجر عطا فرماتا ہے جو اس کے کام کرنے پر دیتا ہے بے شک اللہ وسعت والا اور کریم ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حَدِّ الْعِبَادَةِ الَّتِي إِذَا فَعَلَهَا فَأَعْلَمَهَا كَانَ مُؤَدِّيًا؟ فَقَالَ: حُسْنُ النِّيَّةِ بِالطَّاعَةِ.

۴۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ حد کو اس عبادت کی کہ جب اس کا ناسا عمل بجالائے تو وہ صحیح ہو فرمایا اطاعت میں اچھی نیت ہو۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُنْقَرِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا خُلِدَ أَهْلُ الشَّرِّ فِي النَّارِ لِأَنَّهُمْ نِيَّاتِهِمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَوْ خُلِدُوا فِيهَا أَنْ يَعْصُوا اللَّهَ أَبَدًا؛ وَإِنَّمَا خُلِدَ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ لِأَنَّهُمْ نِيَّاتِهِمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَوْ بَقُوا فِيهَا أَنْ يُطِيعُوا اللَّهَ أَبَدًا؛ فَيَا نِيَّاتِ خُلِدَ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ؛ ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى: وَقُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلِهِ، قَالَ: عَلَى نَيْتِهِ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دوزخی دوزخ میں ہمیشہ اس لئے رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں تو ہمیشہ خدا کی نافرمانی کرتے رہیں گے اور اہل جنت ہمیشہ اس لئے جنت میں رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت یہ تھی کہ اگر وہ ہمیشہ دنیا میں رہیں تو وہ ہمیشہ خدا کی عبادت کریں گے۔ پھر آیت پڑھیں ہر شخص اپنی نیت پر عمل کرتا ہے۔

ایک سو پینتیسواں باب

((بَابُ ۱۷۲))

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْأَخْوَلِ، عَنْ سَلَامِ ابْنِ الْمُسْتَنَبِرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا إِنَّ لِكُلِّ عِبَادَةٍ شَرًّا ثُمَّ تَصْبِرُ

إِلَى فِتْرَةٍ فَمَنْ صَارَتْ شِرَّةٌ عِبَادَتِهِ إِلَى سُتْنِي فَقَدْ اهْتَدَى وَمَنْ خَالَفَ سُتْنِي فَقَدْ ضَلَّ وَكَانَ عَمَلُهُ فِي تَبَابٍ ۚ أَمَّا إِنِّي أَصْلِي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأَفْطُرُ وَأَضْحِكُ وَأَبْكِي فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي مِنْهَا جِي وَسُتْنِي فَلَيْسَ مِنِّي . وَقَالَ : كَفَى بِالْمَوْتِ مَوْعِظَةً وَكَفَى بِالْبَقِيَةِ غِنًى وَكَفَى بِالْعِبَادَةِ شُغْلًا .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر عبادت کے لئے پہلے شوق ہوتا ہے پھر اس میں سستی پیدا ہو جاتی ہے پس جس کا شوق عبادت میری سنت کے مطابق ہو اس نے ہدایت پائی اور جس نے میری سنت کے خلاف کیا وہ گمراہ ہو گیا اور اس کا عمل برباد کیا۔ میں نماز پڑھتا ہوں میں سوتا ہوں میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار کرتا ہوں میں ہنستا ہوں میں روتا ہوں پس جس نے میرے طریقہ کار سے نفرت کی وہ مجھ سے نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ لوگوں کو موت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے اور یقین کی بے نیازی تمہارے لئے اور عبادت کا شغل کافی ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنْ الْحَجَّالِ ، عَنْ ثَمَلَةَ ؛ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِكُلِّ أَحَدٍ شِرَّةٌ وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فِتْرَةٌ ، فَطُوبَى لِمَنْ كَانَتْ فِتْرَتُهُ إِلَى خَيْرٍ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر شخص کے لئے ایک شوق ہوتا ہے اور ہر شوق کے بعد سستی پیدا ہو جاتی ہے پس خوشحال اس کا جس کی سستی خیر کی طرف ہو۔

ایک سو تہتر وال باب

عبادت میں میاں روی

۱۷۳ (باب)

❦ (الْإِقْتِصَادُ فِي الْعِبَادَةِ) ❦

۱۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ هَذَا الدِّينَ مَتْنٌ فَأَوْعِلُوا فِيهِ بِرَفْقٍ وَلَا تُكْرِهُوا عِبَادَةَ اللَّهِ إِلَى عِبَادِ اللَّهِ ، فَتَكُونُوا كَالزَّائِكِ الْمُنْبِتِ الَّذِي لَا سَقَرًا قَطَعَ وَلَا ظَهْرًا أَبْقَى .
مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنْ مُقَرَّبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دین میں دل تنگی نہیں پس لوگوں کو اس میں

نرمی کے ساتھ داخل کر د اور عبادتِ خدا کو اس کے بندوں کے لئے باعثِ نفرت نہ بناؤ ورنہ تم اس سوار کی مانند ہو جاؤ گے جو اپنی سرعتِ سیر کی بنا پر سفر سے بھی باز رہتا ہے اور رکب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَثُمَّ بَيْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ جَمِيعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تُكْبِرْهُوَ إِلَى أَنْفُسِكُمُ الْعِبَادَةُ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عبادت کو اپنے نفوس پر بار نہ بناؤ۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا فَعَمِلَ [عَمَلًا] قَلِيلًا جَزَاءَهُ بِأَثْقَلِ الْكَثِيرِ وَلَمْ يَتَغَاظَمْ أَنْ يَجْزِيَ بِالْقَلِيلِ الْكَثِيرَ لَهُ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کے تھوڑے عمل پر بھی بڑی جزا دیتا ہے اور یہ اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَرَّ بِي أَبِي وَأَنَا بِالطَّلَوَائِ وَأَنَا حَدَّثْتُ وَقَدْ اجْتَهَدْتُ فِي الْعِلَاقَةِ قَرَأَنِي وَأَنَا أَتَصَابُ عَرَقًا ، فَقَالَ لِي : يَا جَعْفَرُ يَا بُنَيَّ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَرَضِيَ عَنْهُ بِالْيَسِيرِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میں نوجوانی میں مشغول طواف تھا اور پسینہ بدن سے ٹپک رہا تھا کہ میرے والد نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جعفر میرے فرزند خدا جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو داخل جنت کرتا ہے اگرچہ اس کا عمل کم ہی ہو تو بھی اس سے راضی ہوتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : اجْتَهَدْتُ فِي الْعِبَادَةِ وَأَنَا شَابٌّ ، فَقَالَ لِي أَبِي عليه السلام : يَا بُنَيَّ دُونَ مَا أَرَاكَ تَصْنَعُ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا رَضِيَ عَنْهُ بِالْيَسِيرِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں بچپن میں سخت عبادت کرتا تھا میرے والد نے مجھ سے فرمایا اے فرزند عبادت

کم کرو اللہ تعالیٰ اپنے جس بندہ کو دوست رکھتا ہے اس کے تھوڑے عمل پر بھی راضی ہوتا ہے۔

۱۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْخَشَابِ، عَنْ ابْنِ بَقَّاجٍ، عَنْ مُلَاذِمِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُبَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ إِنَّ هَذَا الذِّهْنُ مَنِينٌ، فَأَوْغِلْ فِيهِ بِرَفْقٍ وَلَا تُبْقِضْ إِلَى تَفْسِيكَ عِبَادَةَ رَبِّكَ، [وَإِنَّ الْمُنْبَسَةَ - يَعْنِي الْمَغْرِبَ - لَا ظَهَرَ أَبْقَى وَلَا أَرْضًا قَطَعَ فَأَعْمَلَ عَمَلٌ مَنْ يَرْجُو أَنْ يَمُوتَ هَرَمًا وَاحِدًا حَذَمَ مَنْ يَخْشَوْفُ أَنْ يَمُوتَ غَدًا.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے علی یہ دین بلا حرج و ملگی کا دین ہے پس اس میں نرمی سے عمل کرو اور اپنے رب کی عبادت کو اپنے نفس کے لئے دشوار نہ بناؤ، تیز رو سوار نہ سفر کرنے کے قابل رہتا ہے اور نہ اپنی سواری کو قابل سفر رکھتا ہے۔ عمل اس نیت سے کرو کہ تم بوڑھے ہو کر مرو گے اور خوش کرو جہنم کا اس شخص کی طرح جو امید رکھتا ہے کہ کل مر جائے گا۔

ایک سو چوہتر واں باب اس کے بار میں جو اپنے عمل کا ثواب پاتا ہے

(باب ۱۷۴)

(مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللَّهِ عَلَى عَمَلٍ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ سَمِعَ شَيْئًا مِنَ الثَّوَابِ عَلَى شَيْءٍ فَصَنَعَهُ، كَانَ لَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى مَا بَلَغَهُ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس نے کسی ایسے عمل نیک کے متعلق سنا جو باعث ثواب ہو پھر وہ اس کو عمل میں لایا تو اس کو ثواب ملے گا اگرچہ وہ پورے طریقہ سے اس تک نہ پہنچا ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمْرِوَانَ الزَّعْفَرَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ بَلَغَهُ ثَوَابٌ مِنَ اللَّهِ عَلَى عَمَلٍ فَعَمِلَ ذَلِكَ الْعَمَلُ انْتَمَسَ ذَلِكَ الثَّوَابُ، وَأُوْتِيَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ الْحَدِيثُ كَمَا بَلَغَهُ.

۲۔ وہی معنوں ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

ایک سو پچھتر وال باب

صبر (باب الصبر) ۱۷۵

۱۔ عددہ من اصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن علي بن رطل ، عن ابن أبي يعفور ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الصبر رأس الأيمان .
۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صبر ایمان کا سر ہے ۔

۲۔ أبو علي الأشعري ، عن أحمد بن محمد بن عيسى ، عن محمد بن سنان ، عن العلاء بن فضال ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الصبر من الأيمان بمنزلة الرأس من الجسد ، فإذا ذهب الرأس ذهب الجسد كذلك إذا ذهب الصبر ذهب الأيمان .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صبر کا ایمان سے وہی تعلق ہے جو سر کا جسد سے جب سر نہ ہو تو جسد بیکار ہے اس طرح جب صبر نہ ہو تو ایمان بیکار ہے ۔

۳۔ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ؛ وعلي بن محمد الفاساني ، جميعاً ، عن القاسم بن محمد الإصبهاني ، عن سليمان بن داود المصري ، عن حفص بن غياث قال : قال أبو عبد الله عليه السلام : يا حُفصُ إنَّ من صبر قلباً وإنَّ من جزع قلباً ، ثمَّ قال : عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَمَثَلِ عَمَلِكَ فَأَمَرُهُ بِالصَّبْرِ وَالرِّقِّ ، فَقَالَ : « وَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا » وَذَرْنِي وَالْمَكَّةَ بَيْنَ الْأُكَّةِ ، وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : « إِذْ قَعَّ بِالنَّبِيِّ هِيَ أَحْسَنُ (السَّبِيحَةِ) » فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا ذُحْحَ الْعَظِيمِ ، فَصَبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى نَالُوهُ بِالْعِظَامِ وَرَمَوْهُ بِهَا ، فَصَاقَ صَدْرُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مَوْلَقَهُ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَصْبِقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاجِدِينَ ، ثُمَّ كَذَّبُوهُ وَرَمَوْهُ ، فَحَزَنَ لِذَلِكَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ « وَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُ لِيَحْزُنَكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يَكَدُونَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ » وَلَقَدْ كَذَّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَى مَا كُذِّبُوا وَ أُوذُوا حَتَّى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ، فَأَلْزَمَ اللَّهُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَفْسَهُ الصَّبْرَ ، فَمَعَدَ وَأَقْدَكَرُوا اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَ

كَذَّبُوهُ، فَقَالَ: قَدْ صَبَرْتُ فِي نَفْسِي وَ أَهْلِي وَ عِرْضِي وَ لَا صَبْرَ لِي عَلَى ذِكْرِ إِلَهِي: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَ مَا سَأَلْنَا مِنْ لُغُوبٍ هَ فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ، فَصَبَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ ثُمَّ بَشَّرَ فِي عَثَرَتِهِ بِالْأَيْمَةِ وَ وَصَفُوا بِالصَّبْرِ، فَقَالَ جَلَّ ثَنَاهُ: وَ جَعَلْنَا مِنْكُمْ أَيْمَةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لِمَا صَبَرُوا وَ كَانُوا بِآيَاتِنَا يُوْقِنُونَ هَ فَمِنْدَ ذَلِكَ قَالَ ﷺ: الصَّبْرُ مِنَ الْإِيمَانِ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، فَشَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَمَتَتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَنِي إِسْرَآئِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهُ وَ مَا كَانُوا يَعْرِشُونَ هَ فَقَالَ ﷺ: إِنَّهُ بُشِّرْنِي وَ أَنْتَقَامَ، فَأَبَاحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ [اللَّهُ]: وَ قَتَلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَ حَذَّوْهُمْ وَ أَحْصَرُوهُمْ وَ اقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ هَ وَ اقْتُلُوهُمْ حَيْثُ تَقْبِضُوهُمْ هَ فَقَتَلَهُمُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ أَجْبَائِهِ وَ جَعَلَ لَهُ ثَوَابَ صَبْرِهِ مَعَ مَا دَخَرَهُ فِي الْآخِرَةِ: فَمَنْ صَبَرَ وَ اخْتَسَبَ لَمْ يَخْرُجْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَقِرَّ [اللَّهُ] لَهُ عَيْنُهُ فِي أَعْدَائِهِ، مَعَ مَا يَدَّخِرُهُ فِي الْآخِرَةِ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اے حفص (راوی) جس نے صبر کیا لیکن اس کا اجر باقی رہنے والا ہے اور میں نے بتایاں کا اظہار کیا تو اس کی بیٹائی تھوڑی ہی دیر رہی لیکن اس کی شرمندگی دیر پار ہی، پھر فرمایا صبر کو اپنے لئے لازم قرار دے اپنے تمام امور میں خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ کو رسول بنا کر بھیجا اور صبر اور مدارا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا لوگوں کے کہنے پر صبر کرو اور پوری طرح ان سے قطع تعلق کرو اور جھٹلانے والوں اور دولت مندوں کو چھوڑ دو اور فرماتا ہے لوگوں کے اعتراض کا اچھے طریقہ سے دفعیہ کرو آج جس سے دشمنی ہے ممکن ہے کل وہ خالص و درست بن جائے اور اس کی توفیق نہیں ہوتی مگر صبر کرنے والوں یا جن کو بارگاہ الہی سے برا حصہ ملا ہے۔

پس رسول اللہ نے صبر کیا پھر انھوں نے بڑے سخت الفاظ میں دشنام طرازی کی اور حضرت کو عیب لگائے جس سے آپ دل تنگ ہوئے خدا نے یہ آیت نازل کی ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو دل تنگ بناتا ہے پس تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو سجدہ کرنے والوں میں سے جو ان لوگوں نے پھر بھی جھٹلایا اور تہمت تراشی کی، حضرت غلگین ہوئے تو خدا نے یہ آیت نازل کی، ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کا کہنا تم کو رنجیدہ کرتا ہے وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیات خدا سے انکار کرتے ہیں تم سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا تھا لیکن اس تکذیب پر انھوں نے صبر کیا اور وہ اذیت دیئے گئے یہاں تک کہ ہماری نصرت ان کے پاس آئی، پس رسول اللہ نے صبر کو اپنے اوپر لازم قرار دیا۔ پھر مشرکوں نے حد سے تجاوز کیا اور اللہ کو برا کہنے لگے اور اس کو جھٹلایا۔ حضرت نے فرمایا۔ میں نے صبر کیا اپنے معاملہ میں اپنے اہلیت اور اپنی آبرو کے معاملہ میں لیکن صبر نہیں ہو سکتا خدا کو برا کہنے میں، خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی، ہم نے آسمان زمین کو پیدا کیا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو بھی

۳۳/۳۰

۳۳/۳۰

۳۳/۳۰

الاعوان

چھ دن میں بنایا اور ہم کو کوئی تنگن نہ ہوئی، پس جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اس بنا پر آنحضرت نے ہر حالت میں صبر کیا پھر حضرت کو بشارت دی گئی عترت کے آئندہ ہونے کی اور صبر سے ان کی تعریف کی اور فرمایا۔ ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں اور انھوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین کرنے والے ہیں اس لئے رسول نے فرمایا ہے۔ صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو بدن کو سر سے ہے حضرت نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا اور خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی۔ اور تیسرے رب کا کلمہ حسنی تمام ہوا بنی اسرائیل پر اس لئے کہ انھوں نے صبر کیا اور جو فرعون نے ادا اس کی قوم نے کیا تھا اور جو مکانات بنائے تھے اور بارگ لگائے تھے۔ ان سب کو ہلاک و تباہ کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا یہ بشارت ہے میرے لئے اور صبر انتقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرکوں سے قتال کرو جہاں ان کو پاؤ اور ان کو پکڑ لو، محصور کرو اور ہر گھات کی جگہ ان کے لئے بیٹھو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو پس اللہ نے ان کو رسول اللہ کے ہاتھوں اور ان کے احباب کے ہاتھوں قتل کرایا اور ان کے صبر پر ثواب عطا کیا اور آخرت میں ان کے لئے ثواب کا ذخیرہ کیا۔

پس جس نے صبر کیا وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک اللہ اس کی آنکھوں کو تباہی دشمن کے بعد ٹھنڈا نہ کر دے اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔

۴۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن علی بن الحکم، عن أبي محمد عبد الله الشرايح رفته إلى علي بن الحسين عليه السلام قال: الصبر من الإيمان يميز له الرأس من الجسد؛ ولا إيمان لمن لا صبر له.

۴۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے اور جس کے لئے صبر نہیں اس کے لئے ایمان نہیں۔

۵۔ علی بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عیسیٰ، عن ربيع بن عبد الله، عن فضيل ابن يسار، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: الصبر من الإيمان يميز له الرأس من الجسد، فإذا ذهب الرأس ذهب الجسد كذلك إذا ذهب الصبر ذهب الإيمان.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو جسد سے ہے اگر سر گیا تو جسم بھی گیا

۶۔ عده من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن أبيه، عن علي بن النعمان، عن عبد الله بن مسكان، عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إن الحر حر على جميع

أَحْوَالِهِ، إِنْ نَابَتْهُ نَائِبَةُ صَبْرٍ لَهَا، إِنْ تَدَاكَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ لَمْ تَكْسِرْهُ، وَإِنْ أَسِيرَ وَقْهَرُوا سُنْدِيلَ بِالنِّسْرِ عُسْرًا، كَمَا كَانَ يُؤَسِّفُ الصِّدِّيقُ الْأَمِينُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَمْ يَضْرَرْ خَيْرَ رَيْتِهِ أَنْ اسْتَعِيدَ وَقْهَرُوا أَسِيرَ وَلَمْ تَضْرَرْهُ ظِلْمَةُ الْجَبِّ وَوَحْشَةُ وَمَا نَالَهُ، أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ الْجَبَّارَ الْعَاقِبِيَّ لَهُ عَبْدًا بَعْدَ إِذْ كَانَ [لَهُ] مَالِكًا، فَأَرْسَلَهُ وَرَجَمَ بِهِ أُمَّةً وَكَذَلِكَ الصَّبْرُ يُعْقِبُ خَيْرًا، فَاصْبِرُوا وَوَلِّطُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الصَّبْرِ تَوَجَّرُوا.

۶۔ البرصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آزاد مرد تمام حالتوں میں آزاد رہتا ہے اگر اس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے اور اگر مصائب ہجوم کرتے ہیں تو اس کا دل نہیں ٹوٹتا اور اگر قید کیا جائے یا مغلوب ہو یا تو نگری حسرت سے بدل جائے تو یہی صبر و ایمان یوسف علیہ السلام کو غلام بننے نے حریت پسندی سے نہیں روکا وہ مغلوب ہوئے قید کئے گئے لیکن وہ اپنے موقف سے نہ ہٹے۔ کنوئیں کی تاریکی اور وحشت نے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچایا یہاں تک کہ خدا نے ان پر احسان کیا اور نافرمان سرکش کو ان کا غلام بنایا جو پہلے ان کا مالک تھا ان کو خدا نے اپنا رسول بنایا اور اس زمانہ کے لوگوں پر ان کی وجہ سے رحم کیا۔ پس اسی طرح صبر کے بعد بہتری ہوتی ہے لہذا صبر کیا کرو۔ تم اپنے نفس کے لئے صبر کو لازم قرار دو خدا سے اجر پاؤ گے۔

۷۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ حَمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: الْجَنَّةُ مَحْفُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَالصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَكَارِهِ فِي الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَجَهَنَّمَ مَحْفُوفَةٌ بِاللَّذَاتِ وَالشَّهَوَاتِ فَمَنْ أَعْطَى نَفْسَهُ لَذَّتَهَا وَشَهَوَاتَهَا دَخَلَ النَّارَ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جنت تکالیف سے گھری ہوئی اور صبر سے جس نے تکالیف دنیا پر صبر کیا وہ داخل جنت ہوا اور جہنم گھرا ہوا ہے لذات و شہوات سے جس نے اپنے نفس کو لذت و شہوت میں رکھا وہ داخل جہنم ہوا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْحُومٍ، عَنْ أَبِي سَيْثَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ، كَلَّتِ الصَّلَاةُ عَنْ يَمِينِهِ وَالشَّرْكَاءُ عَنْ يَسَارِهِ وَالْبِرُّ مُطِيلٌ عَلَيْهِ وَيَسْجَى الصَّبْرُ نَاجِيَةً، فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ اللَّذَّانِ يَلْيَانِ مَسْأَلَةً قَالَتَا: قَالَ الصَّبْرُ لِلصَّلَاةِ وَالرَّكَاءِ وَالْبِرِّ: دُونَكُمْ صَاحِبَكُمْ، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْهُ فَأَنَا دُونُهُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مومن قبر میں داخل ہوتا ہے تو نماز اس کے داہنی طرف ہوتی ہے

اور زکات یا ایسے طرف اور نیکی اس پر سایہ کئے ہوتی ہے اور صبر گروہ گیر ہوتا ہے جب منکر و نکیر آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں تو صبر نماز و زکات دیکھ کر کہتا ہے اگر تم اس کو نجات نہیں دلا سکتے تو بٹ جاؤ میں اس کے لئے کافی ہوں۔

۹۔ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : دَخَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَسْجِدَ ؛ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، كَتَبُ حَرْبٍ . فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : مَا لَكَ ؟ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُصِيبْتُ بِأَخِي وَأُخْتُ وَأَخِي أَنْ أَكُونَ قَدْ وَجَلْتُ . فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : عَلَيْكَ يَتَّقُوا اللَّهَ وَالصَّبْرَ تَقْدَمُ عَلَيْهِ عَذَابُ الصَّبْرِ فِي الْأُمُورِ يَمُتُّ لِرَأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا فَارَقَ الرَّأْسَ الْجَسَدُ فَسَدَ الْجَسَدُ وَإِذَا فَارَقَ الصَّبْرَ الْأُمُورُ فَسَدَتِ الْأُمُورُ .

۹۔ فرمایا جعفر صادق علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین ایک روز مسجد میں داخل ہوئے۔ دیکھا دروازہ مسجد پر ایک شخص نہایت محزون و غموں کھڑا ہے فرمایا تیرا کیا حال ہے اس نے کہا باپ، بھائی اور بہن کے مرنے سے ہر درجہ دل شکستہ ہوں فرمایا تقویٰ اور صبر سے کام لے کل صبر تیرے کام آئے گا (تو مرنے والوں سے عنقریب ملے گا) معاملات میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے سر کا بدن پر ہونا جب بدن پر سر نہیں رہتا تو بدن فاسد ہو جاتا ہے اور جب صبر نہیں رہتا تو تمام معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : مَا حَسْبُكَ عَنْ الْحَجِّ ؟ قُلْتُ جُعِلْتُ وَذَاكَ وَقَعَ عَلَيَّ دِينٌ كَثِيرٌ وَدَهَبَ مَالِي . وَدَيْنِي الَّذِي قَدْ لَزِمَنِي هُوَ أَعْظَمُ مِنْ دَهَابِ مَالِي ، فَلَوْلَا أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا أَخْرَجَنِي مَا قَدَدْتُ أَنْ أَخْرَجَ ، فَقَالَ لِي : إِنْ تَصَبَّرْتَ تَغْتَبِطَ وَإِلَّا تَصَبَّرْ يَنْفِذَ اللَّهُ مُقَادِيرَهُ ، رَاضِيًا كُنْتَ أَمْ كَارِهًا .

۱۰۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے کہ سال گزشتہ تمہیں حج سے کس چیز نے روکا۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں میرے اوپر قرض بہت ہے میرا مال گیا اور جو قرض میرے اوپر ہے وہ میرے مال کے جمانے سے زیادہ ہے اگر میرا ایک دوست مجھے اس سال حج کے لئے لے کر نہ آتا تو میں انہیں سکتا تھا حضرت نے مجھ سے فرمایا اگر صبر کر دے تو خوش حال ہو جاؤ گے اور اگر صبر نہ کر دے تو پہلے راضی ہو یا ناراض مقادیر الہیہ تو ناند ہو کر رہیں گی۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ الْأَسْبَغِ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ : الصَّبْرُ صَبْرَانِ : صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ وَآخَسَنٌ مِنْ ذَلِكَ

الْعَبْرُ عِنْدَمَا حَرَّمَ اللَّهُ مَرْءًا بِلَا عَائِلَةٍ وَالَّذِي كُنَّ ذَكَرَانِ : ذَكَرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَأَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ ذَكَرُ اللَّهِ عِنْدَ حَرَمِ عَائِلَةٍ ، فَيَكُونُ حَاجِزًا .

۱۱۔ اصبح بن نباتہ سے روایت کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا صبر دو طرح کا ہے ایک مصیبت پر صبر اور اس سے بہتر صبر وہ ہے جو اس چیز پر کیا جائے جو اللہ نے تجھ پر حرام کر دی ہے اور ذکر دو ذکر ہیں ایک وقت مصیبت اللہ کا یاد کرنا اور اس سے زیادہ افضل حرام چیزوں سے بچنے کے لئے اللہ کا ذکر ہے کہ یہ ذکر تجھے حرام سے بچائے گا۔

۱۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ غَالِمٍ ، عَنِ الْعَرَزَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالُ الْمُلْكُ فِيهِ إِلَّا بِالْقَتْلِ وَالْتَجْبِيرِ ، وَلَا الْغِنَى إِلَّا بِالْفَصْبِ وَالْبُخْلِ ، وَلَا الْمَحَبَّةُ إِلَّا بِاسْتِخْرَاجِ الدِّينِ وَاتِّبَاعِ الْهَوَى : فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَصَبَرَ عَلَى الْفَقْرِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْغِنَى وَصَبَرَ عَلَى الْبَغْضَةِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْمَحَبَّةِ وَصَبَرَ عَلَى الذُّلِّ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْعِزِّ آتَاهُ اللَّهُ ثَوَابَ حَمْسِينَ يَدًّا يَفْقَهُ مِثْلَ صَدَقَ بِي .

۱۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ بادشاہت نہ ملے گی مگر قتل اور ظلم کرنے سے اور مالداری حاصل نہ ہوگی مگر غصب اور بخل سے اور محبت نہ ہوگی مگر دین سے خارج ہونے اور خواہشوں کی پیروی کرنے کے بعد جو شخص اس زمانہ کو پائے اس کو فقیہی پر مبرک کرنا چاہیے۔ اور انھیں ایک اسے تو نگری پر قدرت ہو اور مبرک کرنا چاہیے بعض پر در انھیں ایک اس کو محبت ہو اور مبرک کرنا چاہیے دولت پر در انھیں ایک اسے عزت پر قدرت ہو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس ایسے صدیقیوں کا ثواب عطا فرمائے گا جنہوں نے میری تصدیق کی ہو۔

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ دُرُسْتِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تَشْبِيرٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عَلِيٍّ بَنَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام الْوَفَاةُ ضَمَّنِي إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ : يَا بَنِيَّ أَوْصِيكَ بِمَا أَوْصَانِي بِهِ أَبِي حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَيَمَا ذَكَرْنَا آبَاءَ أَوْصَاهُ بِهِ : يَا بَنِيَّ اصْبِرْ عَلَى الْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین کے مرنے کا وقت آیا تو مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا۔ بیٹا میں تم کو وصیت کرتا ہوں۔ جو مجھے وصیت کی ہے میرے پدر بزرگوار نے وقت وفات اور فرمایا ان کو وصیت کی ان کے والد نے کہ بیٹا امر حق میں مبرک کرنا اگرچہ وہ کتنا ہی تلخ ہو۔

۱۴۔ عَنْ أَبِيهِ [عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ] رَفَعَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : الْعَبْرُ صَبْرَانِ :

صَبْرٌ عَلَى الْبَلَاءِ ، حَسَنٌ جَمِيلٌ ، وَأَفْضَلُ الصَّبْرَيْنِ الْوَرَعُ عَنِ الْمَخَارِمِ .

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے صبر دو طرح کا ہے صبر کرنا بلا پر حن و جمیل ہے اور دونوں صبروں میں محارم سے پرہیز کرنا افضل ہے۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى . قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شَمِيرٍ الْيَمَانِيُّ ، رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الصَّبْرُ ثَلَاثَةٌ : صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ عَنِ الْمَعْصِيَةِ ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيبَةِ حَتَّى يَرُدَّهَا وَحُسْنِ عَزَائِهَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثَلَاثِمِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ سِتِّمِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ نُحُومِ الْأَرْضِ إِلَى الْعَرَشِ وَمَنْ صَبَرَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ سِتِّمِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ كَمَا بَيْنَ الْأَرْضِ إِلَى مُنْتَهَى الْعَرَشِ .

۱۵۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبر کو تین صورتیں ہیں مصیبت پر صبر طاعت پر صبر اور معصیت پر صبر جس نے مصیبت پر پورا پورا صبر کیا۔ اللہ اس کے لئے تین سو درجے معین کرتا ہے جس کے ایک درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے اور جس نے طاعت پر صبر کیا۔ خدا اس کے لئے چھ سو درجے ایسے لکھتا ہے جس کے درجے کو دوسرے سے اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین کے آخری حصہ کو عرش سے ہے اور جس نے معصیت پر صبر کیا اس کے لئے نو سو درجے ایسے لکھتا ہے جن میں ایک کا فاصلہ دوسرے سے اتنا ہے جتنا آفریقہ زمین سے انتہائے عرش تک ہے۔

۱۶۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : أَمَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتِيَ الْمُفَضَّلَ وَأَعِزَّيْهِ بِإِسْمَاعِيلَ وَ قَالَ : أَقْرِئِ الْمُفَضَّلَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنَّا قَدْ أَجَبْنَا بِإِسْمَاعِيلَ فَصَبْرًا ، فَأَصْبِرْ كَمَا صَبَرْنَا ، إِنَّا أَدْنَا أَمْرًا وَأَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرًا ، فَسَلَّمْنَا لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں مفضل بن عمر کے پاس جا کر ان کے فرزند اسماعیل کے مرنے پر تعزیت کروں اور فرمایا مفضل کو سلام کہنا۔ اور اس سے کہو کہ اسماعیل کی موت سے ہم پر بھی مصیبت آئی تھی ہم نے صبر کیا لہذا تم بھی اسی طرح صبر کرو جیسے ہم نے صبر کیا تھا ایک امر کا ارادہ ہم نے کیا اور ایک امر کا اللہ نے ہم نے اللہ کے ارادہ کو تسلیم کر لیا۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَنَنِ بْنِ عُبَيْرَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ

النَّمَالِي قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ ابْتَلِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِبَلَاءٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِ ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أُخِيرِ أَلْفِ شَهِيدٍ .

۱۷۔ ابو عمر سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا جو مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرے تو اس کو ہزار شہید کا ثواب ملے۔

۱۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْعَمَ عَلَى قَوْمٍ ، فَلَمْ يَشْكُرُوا ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ وَبَالًا ، وَابْتُلِيَ قَوْمًا بِالصَّائِبِ فَصَبَرُوا ، فَصَارَتْ عَلَيْهِمْ نِعْمَةً .

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو نعمتیں دیں انھوں نے شکر نہ کیا ان پر وبال نازل ہوا اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا انھوں نے صبر کیا ان پر خدا نے نعمتیں نازل کیں۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحَدَّثَنِ إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمْعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي بَانٍ أَبِي مُسَافِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَابْتَأِ الْفَرَسَ الْوَحِيدَ الَّذِي آمَنُوا أَصْبَرُوا وَصَابِرُوا» قَالَ : أَصْبَرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ . وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ أَبِي يَنْغُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : صَابِرُوا عَلَى الْمَصَائِبِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اے ایمان والو صبر کرو اور انتہائی صبر کرو۔ فرمایا اس سے مراد مصائب پر صبر ہے۔

۲۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ : لَوْلَا أَنَّ الصَّبْرَ خُلِقَ قَبْلَ الْبَلَاءِ لَتَفَطَّرَ الْمُؤْمِنُ كَمَا تَتَفَطَّرُ الْبَيْضَةُ عَلَى الصَّفَا .

۲۰۔ بیان کیا حضرت کے بعض اصحاب نے اگر مصیبت سے پہلے صبر نہ پیدا کیا جاتا تو مومن کا دل اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا جس طرح انڈا سخت پتھر پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

۲۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنِّي جَعَلْتُ

الذَّيْنِ بَيْنَ عِبَادِي قَرْضًا ، فَمَنْ أَعْرَضَنِي مِنْهَا قَرْضًا أَعْطَيْتُهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ وَمَا شِئْتُ مِنْ ذَلِكَ ؛ وَمَنْ لَمْ يُعْرِضْنِي مِنْهَا قَرْضًا فَأَخَذْتُ مِنْهُ شَيْئًا قَسْرًا [فَصَبْرًا] أَعْطَيْتُهُ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَوْ أَعْطَيْتُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ مَلَأْتُكَ لِرِضْوَانِهَا مِنِّي ، قَالَ : ثُمَّ تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابْتَهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ هـ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ فَهَؤُلَاءِ وَاحِدَةٌ مِنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ وَرَحْمَةٌ - اثْنَتَانِ - وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ - ثَلَاثَةٌ - ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : هَذَا لِمَنْ أَخَذَ اللَّهُ مِنْهُ شَيْئًا قَسْرًا .

۲۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا۔ میں نے دنیا میں اپنے بندوں کے درمیان قرض حسد کو جاری کیا ہے پس جس نے مجھے قرض حسد دیا یعنی مستحق بندوں کو دیا تو میں اس کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو تک دوں گا بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اور جس نے مجھے قرض نہ دیا تو میں اپنے انعام کو اس سے کچھ کم کر لوں گا اگر اس نے اس پر صبر کیا تو میں اس کو تین ایسی خصلتیں دوں گا کہ اگر ان میں سے ایک اپنے ملائکہ کو دے دے تو وہ میرے اس علیہ کو پسند کریں۔ پھر حضرت نے اس آیت کی تلاوت کی، ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت نازل ہوئی تو انھوں نے کہا ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا درد و دوا، اور رحمت (۲) ہے اور یہی ہدایت یافتہ (۳) ہیں حضرت نے فرمایا یہ تو اس کے لئے ہے جو تھوڑی سی کمی پر صبر کرے اور جو بڑے بڑے مصائب پر صبر کرنے والے ہیں ان کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہے

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : مُرَّةٌ الصَّبْرِ فِي حَالِ الْحَاجَةِ وَالْفَاقَةِ وَالْتَعَفُّفِ وَالْفِتْنَةِ أَكْثَرُ مِنْ مُرَّةٍ الْإِعْطَاءِ .

۲۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو ان مردی سے صبر دکھانا وقت حاجت و فاقہ پاکدامنی اور بے نیازی کہیں بہتر ہے لوگوں کو عطا کرنے سے۔

۲۳۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ﷺ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ مَا الصَّبْرُ الْجَمِيلُ ؟ قَالَ : ذَلِكَ صَبْرٌ لَيْسَ فِيهِ شَكْوَى إِلَى النَّاسِ .

۲۳۔ جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا صبر جمیل کیا ہے فرمایا وہ صبر جس میں لوگوں کی طرف شکایت نہ ہو۔

۲۴ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ ، عَنْ أَبِي الثَّمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، أَوْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ لَا يَصْبِرُ الصَّبْرَ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ يَعْجِزُ .

۲۴- فرمایا حضرت ابو عبد اللہ یا امام محمد باقر علیہما السلام نے کہ جس نے مصائبِ زمانہ پر صبر نہ کیا زمانہ سے عاجز کر دے گا۔

۲۵ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُبَادَةَ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ صَبَرْتُ وَشَبِعْتُ أَصْرِي ، قُلْتُ : جِئْتُ فِذَاكَ كَيْفَ صَارَ شَيْئُكُمْ أَصْبَرْتُ مِنْكُمْ ؟ قَالَ : لَا نَأْتِي نَصْبِرُ عَلَى مَا نَعْلَمُ وَشَبِعْنَا يَصْبِرُونَ عَلَى مَا لَا يَعْلَمُونَ .

۲۵- فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہم صبر کرنے والے ہیں اور ہمارے شیعی ہم سے زیادہ صبر کرنے والے ہیں میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں شیعی آپ سے زیادہ صابر کیسے ہو گئے۔ فرمایا ہم صبر کرتے ہیں اس صورت میں کہ حقیقت امر کو جانتے ہیں اور شیعی صبر کرتے ہیں باوجود لاعلمی کے۔

ایک سو چھ ہتر والی باب شکر

۱۷۶ (بابُ الشُّكْرِ)

۱ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ الشَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : الطَّائِمُ الشَّاكِرُ ، لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمُنْتَمِطِ ، وَالْمُفَانِي الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمُتَبَلِّغِ الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ الْمُخْرُومِ الْفَانِي .

۱- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے والے شکر گزار کے لئے وہ اجر ہے جو روز حساب کے ثواب کے لئے روزہ رکھنے والے کا ہے اور نذر دست شکر گزار کا وہ جو بیمار سے صبر کرنے والے کا ہے اور بخشش کرنے والے کا اجر اس محروم کے اجر کے برابر ہے جو فنا ہے۔

۲ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ بَابَ شُكْرِ فَخَزَنَ عَنْهُ

بَابُ الزِّيَادَةِ .

۲۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اللہ نے جس پر شکر کا دروازہ کھولا اس پر نعمت کی زیادتی کا دروازہ بھی کھول دیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْبَغْدَادِيِّ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَعْفَرِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَكْنُوبٌ فِي التَّوَزَاةِ : اشْكُرْ مَنْ أَنْعَمَ عَلَيْكَ وَأَنْعِمْ عَلَى مَنْ شَكَرَكَ : فَإِنَّهُ لَأَرْوَالٌ لِلْمَاءِ إِذَا شَكَرَتْ وَلَأَبْقَاءُ لَهَا إِذَا كَفَرَتْ : الشُّكْرُ زِيَادَةٌ فِي الْبَيْعِ وَأَمَانٌ مِنَ الْغَيْرِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہما السلام نے کہ تو ریت میں ہے جو تم کو نعمت دے اس کا شکر ادا کرو اور جو تمہارا شکر ادا کرے اس کو نعمت دو، جب تم شکر ادا کرو گے تو نعمت کا زوال نہ ہوگا اور اگر کفر کرو گے تو نعمت کو بقاء نہ ہوگی شکر میں نعمت کی زیادتی ہے اور غیر سے امان ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ : عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ : عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ (أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ) أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْمُعَافَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مَا لِلْمُتَبَلِّ الصَّابِرِ ، وَالْمُعْطَى الشَّاكِرُ لَهُ مِنَ الْآخِرِ كَالْمَحْرُومِ الْفَانِعِ .

۴۔ ابو جعفر یا ابو عبد اللہ علیہما السلام سے مروی ہے کہ تندست شکر کا اجر وہی ہے جو بیمار صابر کا ہے اور عطا کرنے والے شکر کا اجر وہی ہے جو محروم قانع کا ہے۔

۵۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ فَضْلِ الْبَقْلَاقِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ » قَالَ : الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْكَ بِمَا فَضَّلَكَ وَأَعْطَاكَ وَأَحْسَنَ إِلَيْكَ ، ثُمَّ قَالَ : فَحَدِّثْ بِدِينِهِ وَمَا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَمَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْهِ .

۵۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنے رب کی نعمت کا ذکر فرمایا اس ذات پاک کا ذکر کرو جس نے تم پر فضل کیا اور تم پر احسان کیا اور عطا کیا۔ پھر فرمایا بیان کرو اس کے دین کے متعلق اور اس کے متعلق جو اس نے عطا کیا ہے اور انعام فرمایا ہے۔

۶۔ حَمِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَمَاعَةَ ، عَنْ وَهَبِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ غَائِشَةَ لَبَنَتِهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تُنْعِبُ نَفْسَكَ وَقَدْ عَفَّرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا تَأْخِرُ؟ فَقَالَ : يَا غَائِشَةُ أَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ؟

قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ عَلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِ رَجُلَيْنِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى :
وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْفَى ۝

۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے رسول اللہ عائشہ کی رات میں ان کے پاس تھے انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ اپنے نفس کو تعب میں کیوں ڈالتے ہیں دراصل اس لیے کہ اللہ نے آپ کے اگلے کچھلے گناہ سب معاف کر دیئے ہیں فرمایا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ ہوں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ پیر کی انگلیوں کے سروں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے خدا نے وحی نازل فرمایا اے میرے طاہر بندے میں نے قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم اپنے کو مشقت میں ڈالو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنْ أَبِي الْبَقَّانِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ثَلَاثٌ لَا يَضُرُّ مَعَهُنَّ شَيْءٌ : الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ وَالِاسْتِغْفَارُ عِنْدَ الذَّنْبِ وَالشُّكْرُ عِنْدَ الْيَعْمَةِ .

۷۔ میں نے سنا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ تین چیز کے ہوتے ہوئے کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی، کرب و جہنم کے وقت دعا، گناہ کے بعد استغفار، اور نعمت کے وقت الشکر اللہ تعالیٰ کا شکر۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ مُنَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : مَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ أُعْطِيَ الزَّيَادَةَ ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ .

۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کو شکر دیا گیا اس کو نعمت میں زیادتی عطا کی گئی۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں نعمت کو زیادہ کروں گا۔

۹۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا ، سَمِعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ وَحَمِيدُ اللَّهِ ظَاهِرًا بِلِسَانِهِ فَتَمَّ كَلَامُهُ حَتَّى يُؤْمَرَهُ بِالْمَزِيدِ .

۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ جس بندہ پر خدا نے اپنی رحمت نازل کی اور اس نے اپنے دل سے اس کی معرفت حاصل کی اور خدا کی حمد کی اپنی زبان سے تو اس کا کلام تمام ہوتا ہے ہی خدا زیادتی نعمت کا حکم دیتا ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ

عَنْ مُبَشَّرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : شُكْرُ النِّعْمَةِ اخْتِنَابُ الْمَخَارِمِ وَتَنَاوُلُ الشُّكْرِ قَوْلُ الرَّجُلِ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نعمت کا شکر یہ ہے کہ محرمات سے بچا جائے اور پورا شکر یہ ہے کہ سب سے بڑا حمد اللہ رب العالمین۔

۱۱۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عِيْنَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَرْبُودَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : شُكْرُ كُلِّ نِعْمَةٍ - وَإِنْ عَظُمَتْ - أَنْ تَحْمَدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا .

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا ہر نعمت کا شکر خواہ کتنی بڑی سعادت ہو خدا نے عزم و جد کی حمد کرنا ہے۔

۱۲۔ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَنِيٍّ ابْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ : قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَلْ لِلشُّكْرِ حَدٌّ إِذَا فَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ شَاكِرًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : يُحْمَدُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ نِعْمَةٍ عَلَيْهِ فِي أَهْلِ وَمَالٍ ، وَإِنْ كَانَ فِيمَا أَنْعَمَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ حَقٌّ أَذَاهُ وَمِنْهُ قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ : دُسْبَحَانَ الَّذِي سَحَرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى : رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ، وَقَوْلُهُ : رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا .

۱۲۔ ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ شکر کی کوئی حد ہے کہ جب بندہ اسے بجالائے تو شکر گزار کہلائے۔ فرمایا۔ ہاں ہے۔ میں نے پوچھا وہ کیلئے فرمایا اللہ کی حمد کہے ہر اس نعمت پر جو اس کے اہل اور مال کے متعلق ہو اگرچہ اس نے ہر اس مال میں جو خدا نے اس کو دیا ہے اس کا حق ادا کر دیا ہو یعنی زکوٰۃ وغیرہ دے دی ہو اور خدا اسی شکر کے متعلق فرماتا ہے پاک ہے وہ اللہ جس نے جو پایوں کو ہمارے لئے مسخر کر دیا حالانکہ ہم ان کو قابو کرنے والے نہ تھے یعنی جب سواری پر بیٹھے یا بار برداری کا کام لے تو اس کا شکر ادا کرے اور خدا نے فرمایا ہے کہ یہ کہو اے میرے رب مجھے مبارک جگہ میں اتار اور تو اتارنے والوں میں سب سے بہتر ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میں اے میرے پروردگار مجھے سچائی میں داخل ہونے کی جگہ داخل کر اور صدق کے نکلنے کی جگہ سے نکال اور ایک غالب آنے والے مددگار کو میرا مددگار بنا۔ یعنی ہر ہر موقع پر خدا سے دعا کرتا رہے اور اس کی حمد بجالائے۔

۱۳۔ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: مَنْ حَمِدَ اللَّهَ عَلَى النِّعْمَةِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَكَانَ الْحَمْدُ أَفْضَلَ [مِنْ] تِلْكَ النِّعْمَةِ .
۱۳۔ عمر سے مروی ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جس نے حمد خدا کی اس نے خدا کا شکر ادا کیا اور حمد افضل ہے اس نعمت سے ۔

۱۴۔ عُمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجُمَالِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَبِي: مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ بِنِعْمَةٍ صَغُرَتْ أَوْ كَبُرَتْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، إِلَّا أَذْنَى شُكْرُهَا .
۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب خدا اپنے کسی بندہ کو نعمت دے چھوٹی ہو یا بڑی اور وہ کہے الحمد للہ تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا ۔

۱۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هِزَارَ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِنِعْمَةٍ فَعَرَفَهَا بِقَلْبِهِ، فَقَدْ أَذَى شُكْرُهَا .

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کو خدا نے کوئی نعمت دی اور اس نے دل سے اس کی معرفت حاصل کی تو اس نعمت کا شکر ادا کیا ۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ الرِّجْلَ مِنْكُمْ لَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ مِنَ الْمَاءِ فَيُوجِبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا الْجَنَّةَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيَأْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ فَيَسْمِي ثُمَّ يَشْرَبُ فَيَنْحَبِي وَهُوَ يَشْتَبِي فَيَحْمَدُ اللَّهَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يَنْحَبِي فَيَحْمَدُ اللَّهَ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَشْرَبُ، ثُمَّ يَنْحَبِي فَيَحْمَدُ اللَّهَ؛ فَيُوجِبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا لَهُ الْجَنَّةَ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص تم میں سے پانی کا ظرف لے کر اٹھائے تو حمد خدا کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا اور جب منہ کے قریب لائے اور ہم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تھوڑا سا پیے پھر ظرف کو علیحدہ رکھ کر خدا کی حمد کرے پھر دوبارہ اٹھائے اور تھوڑا سا پیے اور خدا کی حمد کرے تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرے گا ۔

۱۷۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْزُقَنِي مَا لَا فَرْدَقَنِي وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَرْزُقَنِي وَلَدًا فَرَزَقَنِي وَلَدًا وَسَأَلْتُهُ أَنْ يَرْزُقَنِي ذَارًا فَرَزَقَنِي وَ قَدْ خِفْتُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ اسْتِزْجَا، فَقَالَ: أَمَّا - وَاللَّهِ -

مَعَ الْحَمْدِ قَلَا .

۱۷۔ عمر بن یزید نے کہا۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا۔ میں نے خدا سے دعا کی کہ مجھے فرزند عطا کرے اس نے مجھے بیٹا دیا۔ میں نے دعا کی کہ مجھے گھر سے اس نے مجھے گھر دیا۔ میں اس سے ڈرا کہ کہیں یہ میری شقاوت کی بنا پر تو نہیں دیا جا رہا ہے فرمایا اگر محمد خدا کے ساتھ ہے تو ایسا نہیں ہے۔

۱۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ خَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمَسْجِدِ ، وَقَدْ ضَاعَتْ دَابَّتُهُ ، فَقَالَ : لَيْتَ رَدَّ هَا لِلَّهِ عَلَيَّ لَا شُكْرَ لِلَّهِ حَقُّ شُكْرِهِ قَالَ : فَمَا لَيْتَ أَنْ أَتِيَهَا ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ قُلْتَ : لَا شُكْرَ لِلَّهِ حَقُّ شُكْرِهِ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَلَمْ تَسْمَعْني قُلْتُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ؟

۱۸۔ حماد نے کہا کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام مسجد سے براہمد ہوئے تو حضرت کا گھوڑا اگم ہو گیا۔ فرمایا اگر خدا نے اسے لوٹا دیا تو میں اس کا پورا پورا شکر ادا کروں گا تھوڑی دیر بعد وہ مل گیا۔ حضرت نے فرمایا الحمد للہ۔ میں نے کہا میں آپ پر نرا ہوں۔ آپ نے تو فرمایا تھا کہ میں پورا پورا شکر ادا کروں گا فرمایا تم نے سنا نہیں۔ میں نے کہا الحمد للہ۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمْسَى ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الْمُثَنَّى الْحَنَاطِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَدَّ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَسْرُهُ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى هَذِهِ التَّيْمَةِ ، وَإِذَا وَدَّ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَفْتَمُّ بِهِ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ خَالٍ

۱۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی امر سے مسرت مائل ہوتی تھی تو فرماتے تھے اس نعمت پر خدا کی حمد اور جب کسی امر سے رنج پہنچتا تھا تو فرماتے تھے ہر حال میں خدا کی حمد۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَثْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : تَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا نَظَرْتَ إِلَى الْمُبْتَلَى مِنْ غَيْرِ أَنْ تُسْمِعَهُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي غَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ ، وَلَوْ شَاءَ قَعَلْتُ ؛ قَالَ : مَنْ قَالَ ذَلِكَ لَمْ يُصِبهْ ذَلِكَ الْبَلَاءُ أَبَدًا .

۲۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب تم کسی بیمار کو دیکھو تو بغیر اس کے کان تک آواز پہنچائے کہو۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے بچا لیا۔ جس میں تم مبتلا ہو اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی مبتلا کر دیتا جو ایسا کہے گا تو وہ اس بیماری میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۱ - حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ : عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ حَقِصِ الْكُتَّاسِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَرَى مُبْتَلًى يَقُولُ : «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَدَلَ عَنِّي مَا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِي عَلَيْكَ بِالْعَافِيَةِ، اَللَّهُمَّ عَافِنِي مِمَّا ابْتَلَيْتَهُ بِهِ، اِلَّا لَمْ يَبْدَلْ بِذَلِكَ الْبَلَاءَ.

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ جو کوئی کسی بیمار کو دیکھ کر کہے حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تم مبتلا ہو اور بلماظ محبت مجھے تم پر فضیلت دی، خداوند اے تو مجھے محفوظ رکھنا اس سے جس میں اس کو مبتلا کیا ہے تو اس مرض میں کبھی مبتلا نہ ہوگا۔

۲۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ خَالِدِ بْنِ تَجْنِجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ وَقَدْ ابْتَلِيَ وَانْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكَ فَقُلْ : اَللَّهُمَّ إِنِّي لَا أَسْخَرُ وَلَا أَفْخَرُ وَلَكِنْ أَحْمَدُكَ عَلَى عَظِيمِ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ.

۲۲۔ فرمایا اصحاب آل محمد نے جب تم کسی بیمار کو دیکھو در آخری ایک تم پر خدا نے صحت کا انعام کیا ہو تو کہو خداوند امین نہ اس بیمار کا مذاق اڑاتا ہو اور نہ اپنی صحت پر فخر کرتا ہوں بلکہ میں خدا کی حمد کرتا ہوں ان نعمتوں پر جو اس نے مجھے دی ہیں۔

۲۳ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَنَّةِ، عَنْ حَقِصِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا رَأَيْتُمْ أَهْلَ الْبَلَاءِ فَأَحْمَدُوا اللَّهَ وَلَا تُسَمِّمُوهُمْ فَإِنَّ ذَلِكَ يَحْرُثُهُمْ.

۲۳۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مصیبت زدوں کو دیکھو تو بغیر ان کو سنائے کہو، میں اللہ کی حمد کرتا ہوں سنائے سے اسے رنج پہنچے گا۔

۲۴ - عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ يَسِيرُ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ : إِذَا نَزَلَ فَسَجَدَ خَمْسَ سَجَدَاتٍ فَلَمَّا ثَانِ رَكَعًا قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا رَأَيْنَاكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَصْنَعْهُ ؟ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَقْبَلَنِي جِبْرِئِيلُ عليه السلام فَبَشَّرَنِي بِشَادَاتٍ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : فَسَجَدْتُ لِلَّهِ شُكْرَ الْكِلِّ بَشْرَى سَجْدَةً.

۲۴۔ فرمایا حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے آپ اپنے اونٹ سے اترے اور پانچ سجدے کئے۔ جب سوار ہونے لگے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے وہ کیا جو اس سے پہلے نہ کیا تھا۔ فرمایا ہاں اس وقت جبریل نے نازل ہو کر خدا کی طرف سے کچھ بشارتیں دیں میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ہر شرت پر خدا کا شکر ادا کیا۔

۲۵ - عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِذَا ذَكَرْتَ أَحَدَكُمْ نِعْمَةً اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَبْضَعْ خَدَّهُ عَلَى الثَّرَابِ شُكْرًا لِلَّهِ ؛ فَإِنْ كَانَ ذَاكِبًا فَلْيَبْزِلْ فَلْيَبْضَعْ خَدَّهُ عَلَى الثَّرَابِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَقْدِرُ عَلَى النَّزُولِ لِلشَّهْرِوْ فَلْيَبْضَعْ خَدَّهُ عَلَى قَرْبُوسِهِ وَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَلْيَبْضَعْ خَدَّهُ عَلَى كَفِّهِ ثُمَّ لِيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَى مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

۲۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق نے جب تم میں سے کوئی کسی سے ذکر کرے خدا کی نعمت کا تو اس کو چاہیے کہ شکر خدا کے لئے اپنا رخسارہ ہٹ کر رکھے اور اگر سوار ہو تو سواری سے اتر کر اپنا رخسارہ خاک پر رکھے اور اگر اس شہرت کی وجہ سے کرافضی ایسا کرتے ہیں نہ اترے تو چاہیے کہ قرپوس زین پر رخسارہ رکھے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنی سہیلی پر رکھ کر جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر بجالائے۔

۲۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَرَ قَالَ : كُنْتُ أَصْبِرُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي بَعْضِ أَطْرَافِ الْمَدِينَةِ إِذْ نَسِيَ رَجُلُهُ عَنْ دَابَّتِهِ ، فَحَرَّ سَاجِدًا ، فَأَطَالَ وَأَطَالَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَذَكَرَ دَابَّتَهُ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ أَطَلْتَ السُّجُودَ ؟ فَقَالَ : إِنِّي ذَكَرْتُ نِعْمَةَ أَنْعَمَ اللَّهُ بِهَا عَلَيَّ فَأَخْبَيْتُ أَنْ أَشْكُرَ رَبِّي .

۲۶۔ ہشام ابن احمد نے کہا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ جا رہا تھا کہ مدینہ کے ایک راستے میں آپ نے اپنی سواری سے اپنے پیر اتارے اور سجدے میں گئے اور بڑی دیر تک اسی حالت میں رہے پھر سر اٹھایا اور سوار ہوئے۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں آپ نے سجدہ کو بڑا طویل دیا۔ فرمایا مجھے خدا کی اپنے اوپر ایک نعمت یاد آگئی میں نے چاہا کہ اپنے رب کا شکر ادا کروں

۲۷ - عَلِيُّ بْنُ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبِ الشَّارِيعِ فِيمَا أَعْلَمَ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيَّ مُوسَى عليه السلام : يَا مُوسَى اشْكُرْنِي حَقَّ شُكْرِي فَقَالَ : يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَشْكُرُكَ حَقَّ شُكْرِكَ وَلَيْسَ مِنْ شُكْرٍ أَشْكُرُكَ بِهِ إِلَّا وَأَنْتَ أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ ؟ قَالَ : يَا مُوسَى الْآنَ شَكَرْتَنِي حِينَ عَلِمْتَ أَنَّ ذَلِكَ مِنِّي .

۲۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی خدا نے موسیٰ کو اسے موسیٰ میرا شکر کرو جو حق شکر ادا کرنے کا ہے فرمایا اے میرے پروردگار میں کیوں کرتا ہوں اور پورا پورا شکر ادا کروں کیونکہ تیرا شکر لازم ہر اس نعمت پر ہے جو تو نے مجھے دی ہے اور تیری نعمتیں ہیں لگاتار خدا نے فرمایا جب تو نے یہ جان لیا کہ ہر نعمت میری طرف سے ہے تو تو نے حق شکر ادا کر دیا۔

۲۸۔ ابنُ اَبی عُمَرَ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : قَالَ أَبُو هُبَيْرَةَ رضی اللہ عنہ إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ فَقُلْ عَشْرَ مَرَّاتٍ : **وَاللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحْتُ بِی مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ عَافِيَةٍ مِنْ دَہْنٍ أَوْ دُنْيَا فَمَنْكَ وَخَدَّكَ لِاشْرَبِكَ لَكَ، لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ بِهَا عَلَيَّ يَارَبِّ حَتَّى تَرْضَى وَ بَعْدَ إِلَٰهٍ مَا فَانَكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ قَدْ أَذَيْتَ شُكْرَ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْكَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَفِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ.**

۲۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب صبح کرو یا شام کرو تو درس بارگاہِ یار اللہ میں نے جو دین یا دنیا کی نعمت یا عافیت اس صبح کو پائی ہے وہ اسے وحدہ لا شریک ذات تیری طرف سے پائی ہے تو سزا دارِ حمد ہے تو جو نعمت تو نے دی ہے اس پر تیرا شکر تاکہ اے رب تو مجھ سے راضی ہو بعد رضا جیسا تو نے فرمایا ہے میں نے ہر اس چیز کا شکر ادا کیا جو تو نے صبح یا شام مجھے دی۔

۲۹۔ ابنُ اَبی عُمَرَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ نُوحٌ رضی اللہ عنہ يَقُولُ ذَلِكَ إِذَا أَصْبَحَ ، فَسَمِّيَ بِذَلِكَ عَبْدًا شَكُورًا. وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ صَنَعَ اللَّهُ تَجَارًا.

۲۹۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نوح صبح کو ایسا ہی کہا کرتے تھے اسی لئے خدا نے ان کا نام بندہ شکر گزار رکھا اور رسول اللہ نے فرمایا ہے جس نے اللہ کی تعریف کی نجات پائی۔

۳۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْيُنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزَنٍ وَ يُحِبُّ كُلَّ عَبْدٍ شَكُورٍ، يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِعَبْدٍ مِنْ عِبْدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : أَشْكُرْتَ فَلَنَا؟ فَيَقُولُ : بَلْ شَكَرْتُكَ يَارَبِّ ، فَيَقُولُ : أَلَمْ تَشْكُرْنِي إِذْ لَمْ تَشْكُرْهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَشْكُرْكُمْ اللَّهُ أَشْكُرْكُمْ لِلثَّانِسِ .

۳۰۔ فرمایا علی بن حسین نے کہ اللہ تعالیٰ ہر دل والے کو دوست رکھتا ہے اور ہر شکر گزار بندہ کو بھی روز قیامت خدا اپنے بندہ سے کچھ کا تو نے فلاں کا شکر ادا کیا وہ کچھ کا اے پروردگار میں نے تیرا شکر ادا کیا۔ خدا کچھ گاجب تو نے اس کا شکر نہ کیا تو میرا کیا کیا۔ پھر امام نے فرمایا۔ تم میں خدا کا سب سے زیادہ شکر گزار وہ ہے جو بندہ دل کا سب سے زیادہ شکر گزار ہے۔

ایک سو ستہتر وال باب حسن خلق

(بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ) ۱۷۷

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ : إِنَّ أَكْمَلَ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا .

۱۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ از روئے ایمان سب سے زیادہ کامل وہ ہے جو از روئے خلق سب سے زیادہ اچھا ہو

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوُثَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَائِنَهُمَا السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَا يَوْضَعُ فِي مِيزَانِ امْرِئٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَفْضَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روز قیامت میزان میں کسی کا کوئی عمل حسن خلق سے زیادہ افضل نہ ہوگا

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ الْحَسَّاطِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمُلَ إِيمَانُهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ قُرْبِهِ إِلَى قَتْمِهِ دُنُوبًا لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ ، [قَالَ] وَهُوَ الصِّدْقُ وَأَدَاءُ الْأَمَانَةِ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے چار چیزیں جس کے پاس ہوں اس کا ایمان کامل ہے اگرچہ سر سے پیر تک اس کے گناہ ہوں یہ اس کے مرتبہ میں نقصان نہ دیں گے اور وہ چار صدق ادا امانت ، حیا اور حسن خلق ہیں ۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ! عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ الْعَايِدِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام : مَا يَقْدُمُ الْمُؤْمِنُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَعْمَلُ بَعْدَ الْفَرَائِضِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَنْ يَسَعَ النَّاسُ بِخُلُقِهِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرائض کے بعد خدا کے نزدیک کسی مومن کا کوئی عمل اس عمل سے زیادہ محبوب

نہیں کہ وہ اپنے حسن خلق سے لوگوں کو خوش کرے۔

۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ذَرِيجٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ صَاحِبَ الْخُلُقِ الْحَسَنِ لَهُ مِنْ أَمْرِ الْخَيْرِ ضَائِمٌ الْقَائِمُ .

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق والے کا اجر پیش خدا وہی ہے جو ایک قائم امیل روزہ دار کا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَكْثَرُ مَا تَلِجُ بِهِ أُمَّتِي الْجَنَّةَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا میری امت میں جنت میں داخل ہونے والے اکثر صاحب تقویٰ اور صاحب حسن خلق ہوں گے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حُسَيْنِ الْأَحْمَسِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْخُلُقُ الْحَسَنُ مِثْلُ الْخَطِيبَةِ كَمَا تَمِثُّ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ ^(۱) .

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حسن خلق گناہوں کو اس طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

۸۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : الْبِرُّ وَحُسْنُ الْخُلُقِ يَقْمُرَانِ الْيَوْمَ يَرَوِيذَانِ فِي الْأَعْمَارِ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نیکی اور حسن خلق شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمروں کو بڑھاتے ہیں۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى بَعْضِ أَنْبِيَائِهِ ﷺ : الْخُلُقُ الْحَسَنُ مِثْلُ الْخَطِيبَةِ ، كَمَا تَمِثُّ الشَّمْسُ الْجَلِيدَ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ خدا نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو وحی کی کہ حسن خلق گناہوں کو اسی طرح گھلا دیتا ہے جیسے سورج پالے کو۔

۱۰۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : هَلَكَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَأَتَى الْحَفَّارِينَ فَأَذَا [هُم] لَمْ يَخْفِرُوا شَيْئاً وَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَعْمَلُ حَدِيدُنَا فِي الْأَرْضِ ، فَكَانَتْ نَمَّا نَضْرِبُ بِهِ فِي الصَّفَا ، فَقَالَ : وَلِمَ؟ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ لِحَسَنِ الْخُلُقِ ، اسْتَوْنِي بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ ؛ فَأَتَوْهُ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ ؛ ثُمَّ رَشَّهَ عَلَى الْأَرْضِ رَشّاً ، ثُمَّ قَالَ : اخْفِرُوا ، قَالَ : فَحَفَرَ الْحَفَّارُونَ ؛ فَكَانَتْ نَمَّا كَانَ رَمَلاً يَتَهَابِلُ عَلَيْهِمْ .

۱۰۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عہد نبی میں ایک شخص مر گیا گو کہ آئے مگر قبر نہ کھود سکے انھوں نے رسول اللہ سے کہا کہ زمین اتنی سخت ہے کہ ہمارے اوزار کام نہیں کرتے یہ معلوم ہوتا ہے جیسے ہم پتھر پر بار رہے ہیں فرمایا اگر یہ شخص صاحب حسن خلق ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ اچھا ایک پیالہ میں پانی لاؤ آپ نے اس میں ہاتھ ڈالا اور زمین پر چھڑکا، مٹی ریت کی طرح بھر پھری ہو گئی اور گور کنوں نے قبر کھودی۔

۱۱۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ الْخُلُقُ مَنِحَةٌ يَمْنَحُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَلَقَهُ ؛ فَمِنْهُ سَجِيَّةٌ وَمِنْهُ نَبِيَّةٌ ؛ فَقُلْتُ : فَأَيُّهُمَا أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : صَاحِبُ السَّجِيَّةِ هُوَ مَجْبُورٌ لَا يَسْتَطِيعُ غَيْرُهُ وَصَاحِبُ النَّبِيَّةِ يَخْتَارُ عَلَى الطَّاعَةِ تَبَرُّراً ؛ فَهُوَ أَفْضَلُهُمَا .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خوشخوئی ایک عطیہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بخشتا ہے ان میں بعض طبعی ہیں اور بعض بالقصد، میں نے پوچھا ان میں افضل کون ہے فرمایا طبعی، خوشخوئی جس پر آدمی پیدا کیا گیا ہے اس کے غیر پر طاعت نہیں رکھتا اور صاحب نیت جو پورا پورا صبر کرے اطاعت پر ان دونوں سے افضل ہے۔

۱۲۔ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْإِسْهَاقِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِيُعْطِيَ الْعَبْدَ مِنَ الثَّوَابِ عَلَى حُسْنِ الْخُلُقِ كَمَا يُعْطِي الْمُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، يَغْدُو عَابِدٌ وَيَرُوحُ .

۱۲۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے بندہ کو ثواب اس کے حسن خلق پر وہی جو عطا کرتا ہے مجاہد فی سبیل اللہ کو خواہ صبح کو جہاد کرے یا شام کو۔

۱۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ أَبِي عُمَانَ الْقَابُوسِيِّ ، عَنْ زَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعَارَ أَعْدَاءَهُ أَخْلَاقاً مِنْ أَخْلَاقِ أَوْلِيَائِهِ لِيَعِيشَ أَوْلِيَائُهُ مَعَ أَعْدَائِهِ فِي دَوْلَاتِهِمْ .

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى : وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمَاتَرَ كُورًا وَلَيَأْتِيَهُ الْإِقْلَوُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کو عاریتاً اچھے اخلاق اس لئے دیئے ہیں تاکہ وہ دشمنوں کی حکومت میں راحت سے بسر کر سکیں۔ اور ایک روایت میں ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اولیائے خدا قتل کر دیئے جاتے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى : عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُعْتَنَاءِ ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِذَا خَالَطَتِ النَّاسَ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تُخَالِطَ أَحَدًا مِنْ أَتَابِيسِ إِلَّا كَانَتْ يَدُكَ الْعُلْيَا عَلَيْهِ فَاقْلَنْ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ يَكُونُ فِيهِ بَعْضُ التَّقْصِيرِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَيَكُونُ لَهُ حُسْنُ خُلُقٍ فَيُبَيِّنَهُ اللَّهُ تعالى [حَسَنٍ] خُلُقِهِ دَرَجَةً الصَّائِمِ الْغَائِمِ .

۱۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے لوگوں سے زیادہ میل جول نہ کرو اگر استطاعت رکھتے ہو تو تمہارا ہاتھ اونچا ہونا چاہیئے یعنی ان سے اچھا سلوک کرو۔ اگر کوئی شخص بلحاظ عبادت کم ہو اور خلق اچھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو قائم الیل روزہ دار کا درجہ عطا کرتا ہے۔

۱۵۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ بَخْرِ السَّقَالِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا بَخْرُ حُسْنُ الْخُلُقِ يُسْرُ ، ثُمَّ قَالَ : أَلَا جَبْرُكَ بِحَدِيثٍ مَا هُوَ فِي يَدَيَّ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ : بَلَى ؛ قَالَ : بَيَّنَّا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَتْ جَارِيَةٌ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ وَهُوَ قَائِمٌ ، فَاخْتَفَتْ بِطَرْفِ ثَوْبِهِ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ تَقُلْ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ لَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا حَتَّى قَعَلَتْ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الرَّابِعَةِ وَهِيَ خَلْفُهُ ، فَاخْتَفَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهِ ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَ لَهَا النَّاسُ : فَعَلَّ اللَّهُ بِكَ وَفَعَلَ ، حَسْبَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، لَا تَقُولِينَ لَهُ شَيْئًا وَلَا هُوَ يَقُولُ لَكَ شَيْئًا ، مَا كَانَتْ حَاجَتُكَ إِلَيْهِ ؛ قَالَتْ : إِنَّ لَنَا مَرِضًا فَأَرْسَلَنِي أَهْلِي لِأَخْذِ هُدْبَةٍ مِنْ ثَوْبِهِ ، [لَا يَسْتَشْفِي بِهَا] ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَخْذَهَا رَأَيْتُ قَامَ فَاسْتَحْبَبْتُ مِنْهُ أَنْ أَخْذَهَا وَهُوَ رَافِي وَأَكْرَهُهُ أَنْ أَسْتَأْذِنَهُ فِي أَخْذِهَا فَاخْتَفْتُهَا .

۱۵۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اے بحر خوش خوی! اپنے صاحب کو خوش حال رکھتی ہے پھر فرمایا کیا میں تم کو ایک ایسی بات سناؤں جس کو اہل مدینہ نے نہیں سنا۔ میں نے کہا ضرور، فرمایا ایک دن رسول اللہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ انصاریں سے کسی کی کینز آئی اور اس کا آٹا کھڑا ہوا تھا اس کینز نے حضرت کے لباس کا ایک کنارہ پکڑ لیا۔ حضرت اٹھ کھڑے ہوئے اس کینز نے نہ تو حضرت سے کچھ کہا اور نہ حضرت نے اس سے۔ اس کینز نے تین بار ایسا ہی عمل کیا۔ چوتھی بار حضرت کھڑے ہوئے تو اس

نے لباس سے ایک ٹکڑا۔ حضرت کے پیچھے جا کر کاٹ لیا۔ لوگوں نے اس سے کہا تیرا بڑا بہو تو نے تین بار رسول کو پریشان کیا تو نے کچھ کہا نہ حضرت نے آفراس سے تیرا مقصد کیا تھا اس نے کہا ہمارے گھر ایک مریض ہے گھر والوں نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں حصولِ شفاء کے لئے حضرت کے لباس سے ایک ٹکڑا کاٹ لوں، جب میں نے ارادہ کیا حضرت نے مجھے دیکھ لیا۔ مجھے حیا آئی کہ حضرت کے دیکھنے کی حالت میں کانٹوں اور یہ بھی اچھا نہ جانا کہ اس کے لئے حضرت سے اجازت لوں، پس میں نے پس پشت جا کر اس طرح مال کیا

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَبِيبِ الْخُثَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَفَاضِلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَافًا الْمُوْطَّؤُونَ أَكْثَافًا الَّذِينَ يَأْتُونَ وَيُؤْتُونَ وَتَوَطَّأَ رِجَالُهُمْ.

۱۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ فرمایا رسول اللہ نے تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو از روئے اخلاق سب سے بہتر ہیں انھوں نے اپنے اطراف کو سوار کیا ہے یعنی اپنے ہمسایوں سے نیک برتاؤ کرتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں اور وہ اس کو اور ان کے گھروں میں مہمانوں کے لئے جگہ ہے۔

۱۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ زَيْلٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقُدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : الْمُؤْمِنُ مَا لَوْفٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا مومن وہ ہے جس کو لوگ دوست رکھیں نہیں ہے بہتری اس کے لئے جو نہ دوسروں سے الفت رکھے اور نہ دوسرے اس سے۔

۱۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ يَبْلُغُ بِصَاحِبِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ.

۱۸۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حسن خلق انسان کو قائم ایل روزہ دار کے درجہ کو پہنچا دیتا ہے۔

ایک سواٹھتر وال باب

گشادہ رومی

((بَابُ حُسْنِ الْبَشْرِ)) ۱۷۸

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّكُمْ لَنْ تَسْعَوْا النَّاسَ

يَا مُؤَايِكُمْ فَالْقَوْمُ بِطَلَاةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبَشِيرِ.
وَرَوَاهُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: يَا بَنِي هَاشِمٍ.

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اولاد عبد المطلب تم اموال سے لوگوں کو خوش نہ کر پاؤ گے لہذا تم ان سے خندہ پیشانی اور کشادہ روی سے ملو۔

اور ایک روایت ہے کہ بجائے بنی عبد المطلب بنی ہاشم فرمایا۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفْسَى، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ آمَنَ اللَّهُ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ: الْإِنْفَاقُ مِنْ إِقْتَارٍ، وَالْبِشْرُ لِجَمِيعِ الْعَالَمِ، وَالْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِهِ.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تین خصلتیں ایسی ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی ہو تو اللہ اس پر جنت کو واجب کرتا ہے۔ محتاج کو دینا، سب سے خندہ پیشانی سے ملنا اور دوسرے کا حق جو اپنے اوپر ہو اُسے دینا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ؛ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي، فَكَانَ فِيهَا أَوْصَاءُ أَنْ قَالَ: أَلْقِ أَحَاكَ بِوَجْهِ مُنْبَسِطٍ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا کچھ نصیحت فرمائیے بمحمد اور باتوں کے حضرت نے فرمایا اپنے بھائی سے بخندہ پیشانی ملو۔

۴۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا حَدَّثَ حُسَيْنُ الْخَلْقِ؟ قَالَ: ثَلَاثٌ جَنَاحَكَ، وَتَطْلِيْبُ كَلَامِكَ، وَتَلْفِيْ أَحَاكَ بِبَشِيرِ حَسَنِ.

۴۔ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا جس خلق کی حد کیا ہے فرمایا ملاطفت دینے والوں سے ان سے خوش کلامی اور خندہ پیشانی سے ملنا۔

۵۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ فَضِيلٍ قَالَ: «صَانِعُ الْمَعْرُوفِ وَحُسْنُ الْبَشِيرِ يَكْسِبَانِ الْمَحَبَّةَ وَيُدْخِلَانِ الْجَنَّةَ وَالْبُخْلُ وَغَبُوسُ الْوَجْهِ يَبْعِدَانِ مِنَ اللَّهِ وَيُدْخِلَانِ النَّارَ».

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ احسان کرنا اور خندہ پیشانی سے لمنا محبت کو کھینچتے ہیں اور جنت میں داخل کرتے ہیں اور نخل اور ترش روئی خدا سے دور کرتے ہیں اور جہنم میں داخل کرتے ہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حُسْنُ الْبَشِيرِ يَهْدِي إِلَى السَّخِيمَةِ.

۶۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے شگفتہ روئی میند کو دل سے دور کرتی ہے۔

ایک سو اناسی وال باب

صدق اور ادائے امانت

۱۷۹ (بَابُ الصَّدَقِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَبِي الْمَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر بات کی سچائی اور ہر نیک و بد کی امانت کو ادا کرنے کے ساتھ۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا تَغْتَرُّوا بِصَلَاتِهِمْ وَلَا بِصِيَامِهِمْ، فَإِنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا لَهَجَ بِالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ حَتَّى لَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ وَلَكِنْ اخْتَبِرُوهُمْ عِنْدَ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ.

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے دھوکہ نہ کھاؤ لوگوں کی نماز و روزہ سے کیوں کہ انسان نماز و روزہ کا بعض اوقات ایسا کر لیں ہو جائے کہ اس کے ترک سے اسے وحشت ہوتی ہے بلکہ اسے آزماؤ گفتگو کی صداقت اور ادائے امانت سے

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُنْثَرِ الْحَنَاطِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ صَدَقَ لِسَانَهُ زَكِيَ عَمَلُهُ.

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْقَدَامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي أَوَّلِ دَخْلِهِ دَخَلْتُ عَلَيْهِ : تَعْلَمُوا الصِّدْقَ قَبْلَ الْحَدِيثِ .

۴۔ راوی نے کہا۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب میں پہلی ہی بار حضرت کے پاس آدابِ گفتار حاصل کرنے آیا فرمایا پہلے صدق بیانی حاصل کرو۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي كَثَمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ ، قَالَ : عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ فَاقْرَأْهُ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ : إِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ لَكَ : أَنْظِرْ مَا بَلَغَ بِهِ عَلِيٌّ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَالزَّمَهُ ، فَإِنْ عَلِيًّا عليه السلام إِنَّمَا بَلَغَ مَا بَلَغَ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ عبد اللہ بن یعفور نے آپ کو سلام کہا ہے فرمایا اس پر اور تم پر سلام ہو جب تم عبد اللہ کے پاس جانا تو اس پر میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ تم اس چیز کی طرف نظر کرو جس کی وجہ سے علی علیہ السلام نے رسول اللہ سے تقرب حاصل کیا اور اس کے لئے لازم قرار دیا اور وہ گفتگو میں صداقت اور امانت کا ادا کرنا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا فَضِيلُ إِنَّ الصَّادِقَ أَوْلَى مَنْ يُصَدِّقُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ وَتُصَدِّقُهُ نَفْسُهُ تَعْلَمُ أَنَّهُ صَادِقٌ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے فضیل! سچ کی تصدیق سب سے پہلے خدا کرتا ہے اور صادق کے مدق کو جانتا ہے اس لئے اس کی تصدیق کرتا ہے۔

۷۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا سَيِّئِي إِسْمَاعِيلُ صَادِقُ الْوَعْدِ لِأَنَّهُ وَعَدَ رَجُلًا فِي مَكَانٍ فَانْظَرُهُ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ سَنَةً فَسَمَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَادِقُ الْوَعْدِ ، ثُمَّ [قَالَ] إِنَّ الرَّجُلَ أَنَاءُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ : مَا زِلْتُ مُنْتَظِرُكَ .

۷۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کا نام اس لئے صادق الودعہ ہوا کہ انھوں نے ایک جگہ ایک شخص سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اس کے انتظار میں وہاں ایک سال تک ٹھہرے رہے اس لئے خدا نے ان کو صادق الودعہ فرمایا۔ جب وہ شخص آیا تو حضرت اسماعیل نے کہا کہ میں اب تک تیرا انتظار کرتا رہا۔

۸۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّصْرِ الْخَزَائِنِ ، عَنْ جَدِّهِ الرَّبِيعِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا رَبِيعُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَهُ اللَّهُ صَدِيقًا ^(۱)

۸۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ربیع انسان راست گوئی کرے تا ایشک اللہ اس کو سب سے زیادہ راست گو لکھے بغایت راست گوئی زبان دلیل ہے۔ دعوئے ایمان کی صداقت پر۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الصَّادِقِينَ وَيَكُذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْكَاذِبِينَ فَإِذَا صَدَقَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : صَدَقَ وَبَرٌّ ؛ وَإِذَا كَذَبَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : كَذَبَ وَفَجَرٌ .

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو بندہ سچ بولتا ہے تو اللہ اس کو راست گویوں میں لکھتا ہے اور جھوٹوں کو جھوٹ گویوں میں لکھتا ہے، سچ بولنے والے کے متعلق ملائکہ سے کہتا ہے اس نے سچ بولا اور نیکی کی اور جھوٹے کے متعلق کہتا ہے اس نے جھوٹ بولا اور فاسق ہوا۔

۱۰۔ عَنْهُ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُونُوا دُعَاءَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ بِغَيْرِ السَّتِيكُمُ ، لِيَرْوَاكُمْ الْإِخْيَارُ وَالصِّدْقُ وَالْوَرَعُ .

۱۰۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف صرف زبان سے نہ بلاؤ بلکہ اپنے عمل سے تاکہ وہ تمہاری کوشش سچائی اور پرہیزگاری کو دیکھیں۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ حَسَنُ ابْنُ زِيَادٍ الصَّقَلِيُّ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَنْ صَدَقَ لِسَانَهُ زَكَّى عَمَلُهُ فَمَنْ حَسَنَتْ نِيَّتُهُ زِيدَ فِي رِزْقِهِ وَمَنْ حَسَنَ بَرُّهُ بِأَهْلِ بَيْتِهِ مُدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کی زبان سچی ہے اس کا عمل پاک صاف ہے اور جس کی نیت اچھی ہے اس کا رزق زیادہ ہوگا اور جس کی نیکی صحیح ہوگی اپنے خاندان والوں کے ساتھ اس کی عزت زیادہ ہو جائے گی۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : لَا تَنْتَظِرُوا إِلَى طَوْلِ رُكُوعِ الرَّجُلِ وَسُجُودِهِ ، فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ اعْتَادَهُ ؛ فَلَوْ تَرَكَهُ اسْتَوْحَشَ لِذَلِكَ وَلَكِنْ انْظُرُوا إِلَى صِنْفِي حَدِيثِهِ وَأَدَاءِ أَمَانَتِهِ .

۱۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کسی شخص کے طویل رکوع و سجدہ کو نہ دیکھو کیونکہ یہ تو اس کی عادت ہو گئی ہے اگر اس کو ترک کر دے تو اسے دشت ہوگی بلکہ اس کی بات کی سچائی اور ادائے امانت کو دیکھو۔

ایک سو اسی والی باب میا

(بَابُ الْحَيَاءِ) ۱۸۰

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ؛ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَدَّاءِ ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے شہرم ایسان کی ایک شرط ہے اور ایمان کی جگہ جنت میں ہے لہذا ایمان والا جنتی ہے کیوں کہ صفت بدوں موصوف نہ ہوگی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ؛ عَنِ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الصَّبَّاحِ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : الْحَيَاءُ وَالْعَفَافُ وَالْعِيْ - أَعْنِي عِيَّ اللِّسَانِ لِأَعْيَ الْقَلْبِ - مِنَ الْإِيمَانِ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حیا پاکہ ایسی اور زبان کو فضول گوئی سے روکنا اور دل کو کند نہ بنانا، یہ تینوں علامات ایمان سے ہیں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمَّادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ التَّهْدِي ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ رَقَّ وَجْهَهُ رَقَّ عِلْمُهُ .

۳۔ فرمایا جو ننگدل اور حیا کرتا ہے معلوم کرنے میں اس کا علم کم ہوتا ہے یعنی طلبِ علم اور انہارِ حق میں حیا نہ کرنی چاہیے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ يَحْيَى أَخِي زَارِمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْحَيَاءُ وَالْإِيمَانُ مَقْرُونَانِ فِي قَرْنٍ فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُهُمَا تَبِعَهُ صَاحِبُهُ.

۴۔ فرمایا امام محمد باقر با جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی نے حیا اور ایمان دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں اگر ایک جائے گا تو دوسرا اس کے پیچھے چلے گا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرِو دَاكِرٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا حَيَاءَ لَهُ.

۵۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے پاس حیا نہیں اس کے پاس ایمان نہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا؛ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَيَاءُ حَيَاءَانِ: حَيَاءُ عَقْلٍ وَحَيَاءُ حَقِّقٍ؛ فَحَيَاءُ الْعَقْلِ هُوَ الْغِلْمُ وَحَيَاءُ الْحَقِّقِ هُوَ الْجَهْلُ.

۶۔ فرمایا رسول اللہ نے حیا دو طرح کی ہوتی ہے حیا عقل و حیا حق، حیا عقل ہے اور حیا حق جہالت

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ؛ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَلِيٍّ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَكَانَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمَيْهِ ذُنُوبًا بَدَأَ اللَّهُ حَسَنَاتٍ: الصِّدْقُ وَالْحَيَاءُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالشُّكْرُ.

۷۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی اگرچہ اس کے گناہ سر سے پر تک ہوں اللہ تعالیٰ ان کو حسنات سے بدل دیتا ہے اور وہ چار یہ ہیں۔ صدق، حیا، حسن خلق اور شکر۔

ایک سواکسی والی باب

عفو

(بَابُ الْعَفْوِ) ۱۸۱

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي خُطْبَتِهِ : أَلَا خَيْرٌ كُمْ بِخَيْرِ خَلَائِقِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ : الْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَالْإِحْسَانُ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ .

۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ایک خطبہ میں کیا میں تم کو بتاؤں کہ دنیا و آخرت کے لحاظ سے بہترین آدمی کون ہے۔ وہ ہے جو اپنے ظالم کو معاف کرے، صلہ رحم کرے اس سے جو قطع رحم کرے، احسان کرے اس کے ساتھ جو برائی کرے اور بخشش کرے اس کے ساتھ جس نے اسے بخشش سے محروم کر دیا ہو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الحميد ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَزَّةَ بْنِ دِينَارٍ الرِّقِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَلَا أَدْلَكُمُ عَلَى خَيْرِ أَخْلَاقِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؟ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ .

۲۔ فرمایا رسول اللہ نے کیا میں بتاؤں کہ دنیا و آخرت میں بہترین اخلاق والا کون ہے صلہ رحم کر اس سے جو قطع رحم کرے عطا کر اس کو جو تجھے محروم کرے اور معاف کر اس کو جو تجھ پر ظلم کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام نَشِيبَ اللَّفَائِقِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغْيَنَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ثَلَاثٌ مِنْ مَكَارِمِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ : تَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ ، وَتَحْلُمُ إِذَا جَهِلَ عَلَيْكَ .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے مکارم دنیا و آخرت میں تین چیزیں ہیں جو ظلم کرے اسے معاف کر دو، جو تم سے قطع رحم کرے اس سے صلہ رحم کر دو جو جہالت سے کام لے اس کے ساتھ حلم سے کام لو۔

۴۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ وَعُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، جَمْعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَمَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْآوَابِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ : أَيُّنَ أَهْلِ الْفَضْلِ ؟ قَالَ : فَيَقُومُ عُنُقُ مِنَ النَّاسِ فَتَلْقَاهُمْ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُونَ : وَ لِمَا كَانَ فَضْلُكُمْ ، فَيَقُولُونَ : كُنَّا نَصِلُ مَنْ قَطَعْنَا وَنُعْطِي مَنْ حَرَمْنَا وَنَعْفُو عَنْ مَنْ ظَلَمْنَا ، قَالَ : فَيُقَالُ لَهُمْ : صَدَقْتُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت علی بن الحسین سے سنا کہ روز قیامت خدا اولین و آخرین کو جمع کرے گا ایک زمین پر اور ایک منادی ندا کرے گا۔ کہاں ہیں صاحبان فضل! یہ سن کر لوگوں کی گردنیں بلند ہوں گی۔ ملائکہ ان سے مل کر کہیں گے تمہاری فضیلت کیا ہے وہ کہیں گے کہ ہم نے قطع رحم کرنے والوں سے صلہ رحم کیا، محروم کرنے والوں پر بخشش کی، اور اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کیا۔ وہ کہیں گے تم نے سچ کہا جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ جَبْرِ بْنِ الْحَكِيمِ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَلَيْكُمْ بِالْعَفْوِ ، فَإِنَّ الْعَفْوَ لَا يَرْبِدُ الْعَبْدَ إِلَّا عَزًّا ، فَتَعَاوُوا بِعَفْوِ اللَّهِ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عفو کو لازم قرار دو وہ بندے کی عزت کو زیادہ کرنا ہے اگر عفو کر دے تو اللہ عزت دے گا

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : النَّدَامَةُ عَلَى الْعَفْوِ أَفْضَلُ وَأَيْسَرُ مِنَ النَّدَامَةِ عَلَى الْعُقُوبَةِ .

۶۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے عفو پر ندامت افضل اور آسان ہے اس ندامت سے جو سزا دینے کے بعد ہو۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ سَعْدَانَ ، عَنْ مُعَيْبٍ قَالَ : كَانَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي خَائِطٍ لَهُ يَصْرُمُ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى غُلَامٍ لَهُ قَدْ أَخَذَ كَارَةً مِنْ تَمَرٍ قَرُمِي بِهَا وَرَأَى الْخَائِطَ فَاتَيْتُهُ وَأَخَذْتُهُ وَدَعَيْتُ بِهِ إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي وَجَدْتُ هَذَا وَهَذِهِ الْكَارَةَ ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ : يَا قُلَانُ ، قَالَ : لَيْسَ بِكَ ، قَالَ : أَتَجُوعُ ؟ قَالَ : لَا يَا سَيِّدِي ، قَالَ : فَتَعْرِى ؟ قَالَ : لَا يَا سَيِّدِي ، قَالَ : فَلَا تَنِي شَيْءٌ أَخَذْتُ هَذِهِ ، قَالَ : اسْتَهَيْتُ ذَلِكَ ، قَالَ : اذْهَبْ فِيهِ لَكَ وَقَالَ : خَلَّوْا عَنْهُ .

۷۔ معتقبت سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ایک باغ خرید کا تھا آپ اس میں خود جمع کر رہے تھے۔ میں نے حضرت کے ایک غلام کو دیکھا کہ اس نے ایک خرمن کا خوشلے کر دیوار کے باہر پھینک دیا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو حضرت کے پاس لے گیا اور کہا اس نے یہ حرکت کی ہے آپ نے اس سے فرمایا اے فلاں! کیا تو بھوکا ہے۔ پھر فرمایا کیا تو برہنہ ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا۔ پھر تو نے ایسا کیوں کیا۔ اس نے کہا محض اپنی خواہش کی بنا پر۔ فرمایا اچھا تو یہ تو ہی لے لے اور مجھ سے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو۔

۸۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ يَقُولُ : مَا التَّقَتَ فِتْنَانِ قَطُّ إِلَّا نَصِرَ أَكْظَمُهُمَا عَفْوًا .

۸۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جب دو لشکر مقابل ہوں تو ان میں فتح اسی کی ہوگی جو دشمن کو معاف کرے یعنی جو دشمن پر بخشش کرے پس اوز تخلص و مدار اپیش آتا ہے وہ دشمن پر غالب آتا ہے۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ رِزَاةٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِالْيَهُودِيَّةِ الَّتِي سَمَّيْتُ الشَّاةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَكِ عَلَى مَا صَنَعْتِ ؟ فَقَالَتْ : قُلْتُ : إِنْ كَانَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرُّهُ وَإِنْ كَانَ مَلِكًا أَرَحَّتْ النَّاسَ مِنْهُ قَالَ : فَقَارَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا .

۹۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ جس یہودی نے بکری کے گوشت میں زہر پیوست کر کے حضرت رسول خدا کو کھلانا چاہا تھا۔ آپ نے اس سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے کہا اس لئے کہ اگر آپ نبی ہیں تو یہ زہر نقصان نرسدے گا اور اگر بادشاہ ہیں تو لوگوں کو آپ سے نجات مل جائے گی۔ فرمایا جاس نے معاف کیا۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : ثَلَاثٌ لَا يَزِيدُ اللَّهُ بَيْنَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ إِلَّا عِزًّا : الصَّفْحُ عَمَّنْ ظَلَمَهُ ، وَإِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَهُ وَالصَّلَاةُ لِمَنْ قَطَعَهُ .

۱۰۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ مرد مسلمان ان سے عزت حاصل کرتا ہے اقلی درگزر کرنا اس سے جو اس پر ظلم کرے، دوسرے عطا کرنا اس کو جو اسے محروم رکھے، تیسرے صلہ رحم کرنا اس سے جو قطع رحم کرے۔

ایک سو بیاسی واں باب

غصہ کا پینا

۱۸۲ (باب کَظِيمُ الْغَيْظِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ: مَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِذِلِّ نَفْسِي حُمْرَ النَّعِيمِ وَمَا تَجَرُّ عَنْ جُرْعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ لَا كَافِيَ بِهَا صَاحِبَهَا .

۱۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے میں یہ دوست نہیں رکھتا کہ نفس کی ذلت کے ساتھ نعمتیں حاصل کروں اور کوئی چیز پینا میرے نزدیک غصہ کے پینے سے زیادہ محبوب نہیں جس پر غصہ آئے تو بدلہ میں اس سے نیکی کروں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَعَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ زَيْنِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: نِعَمَ الْجُرْعَةُ الْغَيْظُ لِمَنْ صَبَرَ عَلَيْهَا ، فَإِنَّ عَظِيمَ الْأَجْرِ لِمَنْ عَظِيمَ الْبَلَاءِ وَمَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا إِلَّا ابْتَلَاهُمْ .

۲۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غصہ کا پینا سب سے بہتر ہے اس شخص کے لئے جو اس پر صبر کرے۔ جتنی مصیبت سخت ہوتی ہے اتنا ہی اس کا اجر زیادہ ہوتا ہے خدا جس قوم کو زیادہ دوست رکھتا ہے اسے مبتلائے بلا کرتا ہے۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، وَحُمَازِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام قَالَ: : اصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النَّيِّمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللَّهَ فَبِكَ بِأَفْضَلِ مَنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهَ فِيهِ .

۳۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ دشمنوں کے ظلم پر صبر کرو کیوں کہ جس نے تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کی ہے تم اس سے بدلہ اس سے بہتر صورت میں نہیں لے سکتے کہ اللہ کی اطاعت کرو، اللہ خود اسے عذاب جہنم میں گرفتار کر دے گا۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتِ مَوْلَى آلِ حَرْبِ بْنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ كَظِيمُ الْغَيْظِ عَنِ الْمَدْوِ فِي دَوْلَانِهِمْ نَيْفَةً حَزْمٌ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ وَتَحَرُّ زَمَنِ الشَّرِّ مِنَ الْبَلَاءِ فِي الدُّنْيَا وَمِمَّا نَدَى الْأَعْدَاءُ فِي دَوْلَانِهِمْ وَمِمَّا نَلَّغَتْهُمْ فِي غَيْرِ نَيْفَةٍ تَرَكَ أَمْرَ اللَّهِ فَجَاوِلُوا النَّاسَ بِسَمِّ دَلَاكٍ لَكُمْ مِنْهُمْ وَلَا تَعَادَوْهُمْ

فَتَحْمِلُوهُمْ عَلَى رِقَابِكُمْ فَتَقْتُلُوا .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جن دشمنوں کی سلطنت میں تم ہو ان کے مقام پر غصہ کا پینا احتیاطی تفریح ہے خصوصاً اس کے لئے جو گرفتار رہا ہو۔ اور بلائے دنیا کے پیش آنے سے اور صاحبان حکومت دشمن کی دشمنی سے بچنے کے لئے اور ان کی دشمنی کا اظہار بغیر تفریح کے امر خدا کا ترک کرنا ہے ایسے لوگوں سے میاں دروی کے ساتھ سلوک کرو تاکہ تمہاری یہ روش ان کے نزدیک وزن دار بنے تم ان سے کھلم کھلا دشمنی نہ کرو ورنہ تم ان کو اپنی گردنوں پر سوار کر کے ذلیل ہو جاؤ گے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مُصْنِيٍّ السَّكُونِيِّ قَالَ : قَالَ :

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا مِنْ عَبْدٍ كَظَمَ غَيْظًا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِزًّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ؛ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : « وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْمَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ » وَأَمَّا بَعْدُ اللَّهُ مَكَانَ غَيْظِهِ ذَلِكَ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص غصہ کو ضبط کرتا ہے خدا اس کی عزت دنیا و آخرت میں زیادہ کرتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے وہ (صاحبان ایمان) غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ اس کو اس غیظ کے بدلے ایک مکان (جنت میں) دیتا ہے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمَضِّيه أَمْضَاءُ ، أَمَلًا اللَّهُ قَلْبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِضًا .

۶۔ راوی کہتا ہے مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جس نے غصہ کو ضبط کیا دراصل اسے وہ اس کو جاری کر سکتا تھا تو روز قیامت خدا اپنی مرضی سے اس کے دل کو پُر کر دے گا۔

۷۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُنْذِرٍ ، عَنِ الْوَضَائِفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى امْتِصَائِهِ حَشَا اللَّهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس نے غصہ کو ضبط کیا دراصل اسے وہ اس کو ظاہر کر سکتا تھا تو خدا اس کے دل کو روز قیامت امن و ایمان سے پُر کر دے گا۔

۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنْذِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ

عَمْرُو ، عَنْ أَبِي أَسَامَةَ زَيْدِ الشَّحَامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا زَيْدُ اصْبِرْ عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللَّهَ فَبِكَ بِأَفْضَلٍ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهَ فَبِهِ : يَا زَيْدُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى الْإِسْلَامَ وَاخْتَارَهُ ؛ فَأَخْسِرُوا صُحْبَتَهُ بِالسَّخَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ .

۸۔ زید شحام سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے زید نعمت کے دشمنوں پر صبر کر خدا کے دشمن سے بہتر بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ اسے زید اللہ نے دین اسلام کو برگزیدہ کیا ہے پس تم کو چاہیے کہ سخی اور حسن خلق کے ساتھ اس میں شامل رہو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ شَاعٍ الشَّابَرِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليہ السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مِنْ أَحَبِّ السَّبِيلِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جُرْعَتَانِ : جُرْعَةُ غَيْظٍ تَرُدُّ هَاجِلِيهِمْ وَجُرْعَةُ مُصِيبَةٍ تَرُدُّ هَاجِلِيهِمْ .

۹۔ فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو راہ خدا کو دوست رکھتا ہے اس کو دو گھونٹ پینے ہیں ایک غصے کا ہے جس میں علم سے کام لے اور ایک مصیبت کا ہے جس میں صبر سے کام لے۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَادٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليہ السلام قَالَ : قَالَ لِي أَبِي : يَا بُنْتِي مَا مِنْ شَيْءٍ أَقْرَبَ لِعَيْنِ أَبِيكَ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ عَاقِبَتُهَا صَبْرٌ وَمَا مِنْ شَيْءٍ يَسْرُئُنِي أَنْ لِي بِذِلَّةٍ نَفْسِي حَمْرَ النِّعَمِ .

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا بیٹا کوئی شے میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کا باعث نہیں ہوتی کہ وقت غیظ صبر سے کام لوں اور اس سے زیادہ مجھے خوشی نہیں ہوتی کہ اچھی نعمتوں سے اپنے نفس کو بچا لوں۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ : اصْبِرُوا عَلَى أَعْدَاءِ النِّعَمِ فَإِنَّكَ لَنْ تُكَافِيَ مَنْ عَصَى اللَّهَ فَبِكَ بِأَفْضَلٍ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللَّهَ فَبِهِ .

۱۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نعمتوں کے دشمن کے ظلم پر صبر کرو جو تمہارے معاملہ میں اللہ کی نافرمانی کرے اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ تم اس معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرو یعنی اس ظلم کے انتقام کو خدا پر چھوڑ دو وہ اس سے اچھی طرح بدلہ لے گا۔

۱۲۔ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ خَلَادٍ ، عَنِ النَّمَالِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا قَالَ : قَالَ : مَا أُجِبُ أَنْ لِي بِذَلِكَ نَفْسِي حُمَرَ النَّعَمِ وَمَا تَجَرَّعْتُ مِنْ جُرْعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَبِطُ لَا كَافِيَ بِهَا صَاحِبَهَا .

۱۲۔ حاصل حدیث وہی ہے جو پہلے گزرا۔

۱۳۔ يَعْدُو مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ مُنْتَشَى الْحِطَّاطِ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مِنْ جُرْعَةٍ يَتَجَرَّعُهَا الْعَبْدُ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةٍ غَبِطُ يَتَجَرَّعُهَا عِنْدَ تَرَدُّدِهَا فِي قَلْبِهِ ، إِمَّا يَصْبِرُ وَإِمَّا يَحِلِمُ^(۱) .

۱۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں کہ آدمی اپنے غصہ کو فرو کرے چاہے صبر سے ہو یا حلم سے۔

ایک سو تراسی وال باب

حلم

(بَابُ الْحِلْمِ) ۱۸۳

(۱)۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي نَصِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَا يَكُونُ الرَّجُلُ جُلُ غَايِدًا حَتَّى يَكُونَ حَاسِمًا ؛ وَإِنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا تَعَبَدَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يَمُدَّ غَايِدًا حَتَّى يَضُمَّ قَبْلَ ذَلِكَ عَشْرِينَ .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ کوئی عابد نہیں بن سکے گا بغیر حلم کے ، بنی اسرائیل میں جب تک کوئی عابد دس برس تک خاموش نہ رہتا تھا لوگ اسے عابد نہیں کہتے تھے (شریعت موسیٰ میں صوم صمت بہترین سمجھا جاتا تھا)۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَلَةَ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ : الْمُؤْمِنُ خَلَطَ عَمَلَهُ بِالْحِلْمِ ، يَجْلِسُ لِيَعْلَمَ ، وَ لَا يَنْطِقُ لِيَقْتَمَ ، لَا يُحَدِّثُ أَمَانَتَهُ الْأَصْدِقَاءَ ، وَلَا يَنْكُثُ شَهَادَتَهُ الْأَعْدَاءَ ، وَلَا يَفْعَلُ شَيْئًا مِنَ الْحَقِّ رِيَاءً وَلَا يَتْرُكُهُ حَيَاءً ، إِنْ رُكِبَتْ خَافَ وَمِثَاقُهُ لَوْ

وَأَسْتَغْفِرَ اللَّهَ مِثْلًا لَا يَعْلَمُونَ ، لَا يَغْنَرُهُ قَوْلُ مَنْ جَهْلُهُ وَيَخْشَى إِخْصًا مَا قَدْ عَمِلَهُ .

۲۔ فرمایا ابو حمزہ شمالی نے جو اصحاب حضرت علی بن الحسین و امام محمد باقر علیہ السلام سے ہیں جو مومن صاحب علم ہوتا ہے وہ کسی مجلس میں تحصیل علم کے لئے بیٹھتا ہے اور بولتا ہے تو اس لئے کہ دوسروں سے کچھ سمجھے اور اپنے دوستوں کے اسرار کو ظاہر نہیں کرتا اور دشمنوں کے مقابل کو چھپاتا نہیں اور امر حق میں رہا کو دخل نہیں دیتا اور کسی سے شرم کے باعث امر حق کو ترک نہیں کرتا، لوگوں کی تعریف سے اس لئے ڈرتا ہے کہ اس میں خود پسندی نہ آجائے اور اللہ سے استغفار کرتا ہے ان فرد گزشتوں پر جن کو لوگ نہیں جانتے اور جو اس کے حالات سے جاہل ہیں ان کی بات سے فریب نہیں کھاتا اور جو عمل اس نے کیا ہے اس کو شمار کرنے سے ڈرتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ؛ عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ؛ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : إِنَّهُ لَيُغْجِبُنِي الرَّجُلُ أَنْ يَنْدَكُهُ جِلْمُهُ عِنْدَ غَضَبِهِ .

۳۔ فرمایا حضرت علی بن الحسین نے مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص کی حالت پر یعنی میں اس کو پسند کرتا ہوں جو وقت غضب علم سے کام لے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ جَابِرٍ ؛ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنْ أَلْفَعَتْ وَجَلَّ يُغِثُ الْحَيَّيْنِ الْحَلِيمِ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ دوست رکھتا ہے صاحب حیا و علم کو۔

۵۔ عَنْهُ ؛ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَمَّصِ الْعَوْسِيِّ الْكُوفِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَا عَزَّ اللَّهُ بِجَهْلٍ قَطُّ وَلَا أَذَلَّ بِجِلْمٍ قَطُّ .

۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا خدا نے جاہل کو کبھی عزت نہیں دی اور علیم کو کبھی ذلیل نہیں کیا۔

۶۔ عَنْهُ ؛ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَفَى بِالْجِلْمِ نَاصِرًا ؛ وَ قَالَ : إِذَا لَمْ تَكُنْ جَلِيمًا فَتَحَلَّمْ .

۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے علم جیسا ناہر تیرے لئے کافی ہے اور اگر تو علیم نہیں ہے تو علیم بن۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَیْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْحَجَّالِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي عَایِشَةَ قَالَ : بَعَثَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَلَامَةً فِي حَاجَةِ قَاطِبًا ، فَخَرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَثَرِهِ لَتَأْ بَاطًا ، فَوَجَدَهُ نَائِمًا ، فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ يَرْوِيهِ حَتَّى انْتَبَهَ ، فَلَمَّا انْتَبَهَ قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : يَا فُلَانُ وَاللَّهِ مَا ذَاكَ لَكَ ، تَنَامُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ، لَكَ اللَّيْلُ وَلَتَأْمَنُكَ النَّهَارُ .

۴۔ حفص سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو ایک ضرورت سے بھیجا جب وہ دیر تک نہ آیا تو حضرت اس کی تلاش میں نکلے۔ دیکھا کہ وہ سو رہا ہے آپ نے اس کے سر پر بیٹھ کر ہنکھا جھنکا شروع کیا جب وہ بیدار ہوا تو فرمایا اے شخص تجھے یہ زبیا نہیں رات تیرے سونے کے لئے ہے اور دن ہمارے کام کے لئے ہے۔

۸- مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَلِيمَ الْعَقِيفَ الْمُنْعِيفَ .

۸۔ فرمایا حضرت رسولِ فدائے کمال اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے صاحبِ حیا حلیم کو جو عقیف ہو اور اپنے کو برا مانتا ہو۔

۹- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَخْبُوطٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُجَاهِدٍ الْمُسَلِّي ، عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَمْرَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : إِذَا وَقَعَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مُنَازَعَةٌ نَزَلَ مَلَكَانِ يَقُولَانِ لِالسَّعْفِ مِنْهُمَا : قُلْتَ وَقُلْتَ وَأَنْتَ أَهْلٌ لِمَا قُلْتَ ، سَنُجْزِي بِمَا قُلْتَ وَيَقُولَانِ لِلْحَلِيمِ مِنْهُمَا : صَبَرْتَ وَحَلَمْتَ سَيَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ إِنْ أَنْتَمْتَ ذَلِكَ ؛ قَالَ فَإِنْ رَدَّ الْحَلِيمُ عَلَيْهِمَا رَفَعَ الْمَلَكَانِ .

۹۔ فرمایا صادق آل محمد نے جب دو شخصوں کے درمیان نزاع ہوتا ہے تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان دونوں میں جو بیوقوف ہوتا ہے اس سے کہتے ہیں تو نے دشنام دہی کی اور تو اسی کا اہل ہے اس کا بدلہ تجھے ملے گا اور ان میں جو حلیم ہے اس سے کہتے ہیں تو نے صبر کیا اور حلم سے کام لیا۔ تجھے اس کا بدلہ ملے گا اگر تو اس پر قائم رہا۔ اگر حلیم اپنے علم پر باقی نہیں رہتا تو فرشتے اس سے ناراض ہو کر چلے جاتے ہیں۔

ایک سو چوراسی واں باب

حفظ لسان و خموشی

(باب) ۱۸۴

❦ الصَّمْتُ وَحِفْظُ اللِّسَانِ ❦

۱۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِیْسٰی ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا علیہ السلام : مِنْ عَلَامَاتِ الْفَقْهِ الْجَلْمُ وَالْیَلْمُ وَالصَّمْتُ ؛ إِنْ الصَّمْتُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْحِكْمَةِ إِنْ الصَّمْتُ یَنْسِبُ الْمَحَبَّةَ إِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ .

۱۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے علم دین کی ایک علامت جلم، علم و خموشی ہے خموشی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے، خموشی محبت کو حاصل کرتی ہے اور وہ دلیل ہے ہر نیکی کی۔

۲۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَارٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ علیہ السلام یَقُولُ : إِنَّمَا شِبَعْنَا الْخُرْسَ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہمارے شیعہ لغو اور باطل کلام سے خاموش رہتے ہیں۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَوَّائِیِّ ، قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام وَهُوَ یَقُولُ لِمَوْلٰی لَهُ یُقَالُ لَهُ سَالِمٌ - وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ : - يَا سَالِمُ احْفَظْ لِسَانَكَ تَسْلَمَ وَلَا تَحْمِلِ النَّاسَ عَلَى رِقَابِنَا .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے غلام سالم سے فرمایا درآئیں ایک آپ کا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا تھا کہ سالم اپنی زبان کو روک صیغہ سالم رہے گا لوگوں کو ہماری گردنوں پر سوار نہ کر۔

۴۔ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِیْسٰی قَالَ : حَضَرْتُ أَبَا الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَوْصِنِي فَقَالَ لَهُ : احْفَظْ لِسَانَكَ تَعْرِ وَلَا تَمْكِنِ النَّاسَ مِنْ فِتَائِكَ فَتَذِلَّ رَقَبَتُكَ .

۴۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دراصل ایک شخص آپ سے نصیحت خواہ ہوا۔ اپنی زبان کو روک عزت پائے گا اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسی نہ دے کہ وہ دولت کے ساتھ تجھے کھینچے پھر س کے یعنی تیری بات کی گرفت کر کے تجھے ذلیل کریں گے

۵۔ عَنْهُ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ أَنَّهُ : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَمْرٍ يُدْخِلُكَ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : أَنْزِلْ مِمَّا أَنَا لَكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَإِنْ كُنْتُ أَخْوَجَ يَمَنًا أَيْبَلُهُ ؟ قَالَ : فَانْصُرِ الْمَظْلُومَ ، قَالَ : وَإِنْ كُنْتُ أضعفَ يَمَنًا أَنْصُرُهُ ؟ قَالَ : فَاصْنَعْ لِلْآخَرِ - يَعْنِي آخِرَ عَمَلِكَ - قَالَ : فَإِنْ كُنْتُ أَخْرَقَ يَمَنًا أَصْنَعْ لَهُ ؟ قَالَ : فَاصْنَعْ لِسَانَكَ الْإِمِينَ حَيْرًا ، أَمَا يَسُرُّكَ أَنْ تَكُونَ فِيكَ حَصْلَةٌ مِنْ هَذِهِ الْخِصَالِ تَجُزُّكَ إِلَى الْجَنَّةِ .

۵۔ فرمایا رسول اللہ نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس آیا تھا کیا میں تجھے ایسی بات بتاؤں کہ اللہ تجھے جنت میں داخل کرے اس نے کہا ضرور یا رسول اللہ ، فرمایا جو خدا نے تجھے دیلے تو اسے دوسروں کو دے اس نے کہا اگر میں خود ہی محتاج ہوں تو فرمایا تو پھر مظلوم کی مدد کر، اس نے کہا کہ اگر میں کمزوری کے باعث امداد نہ کر سکوں ، فرمایا تو جو کم فہم ہو اس کی فہم درست کر اس نے کہا اگر میں خود ہی کم فہم ہوں فرمایا تو امر خیر کے سوا اور ہر بات میں خاموش رہ ، اگر ان میں سے ایک خصلت بھی تیرے اندر پائی جائے گی تو وہ تجھے جنت میں لے جائے گی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْلِدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَقَمَانٌ لِابْنِهِ : يَا بُنَيَّ إِنْ كُنْتَ زَعَمْتَ أَنَّ الْكَلَامَ مِنْ فِضَّةٍ ، فَإِنَّ الشُّكُوتَ مِنْ ذَهَبٍ .

۶۔ فرمایا ابو جعفر صادق علیہ السلام نے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ اے فرزند اگر تیرے گمان میں کلام چاندی ہے تو خوشی سونا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَلْبِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَمْسِكْ لِسَانَكَ . فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ ، ثُمَّ قَالَ : وَلَا يَعْرِفُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَخْزُونَ مِنْ لِسَانِهِ .

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا اپنی زبان کو روک کہ یہ تمہارے لئے صدقہ ہوگا یعنی باعثِ رُوبلا ، پھر فرمایا۔ بندہ بغیر اپنی زبان کو روکے حقیقت ایمان کو نہیں جان سکتا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَحَمْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، جَمْعًا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ أَجْرٌ كَبِيرٌ» قَالَ : يَعْنِي كَفُّوا أَلْسِنَتَكُمْ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس کلام خدا کے متعلق ، کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جن سے کہا گیا تم اپنے ہاتھ روک لو یعنی اپنی زبانوں کو روک لو۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَلَبِيِّ ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نَجَاءُ الْمُؤْمِنِ [فِي] حِفْظِ لِسَانِهِ .

۹۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ مومن کی نجات زبان کے رکھنے میں ہے۔

۱۰۔ يُونُسَ ، عَنْ مُتْسَى ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : كَانَ أَبُو دَرْدٍ - رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ : يَا مُبْتَنِي الْعِلْمِ إِنَّ هَذَا اللِّسَانَ مِفْتَاحُ خَيْرٍ وَمِفْتَاحُ شَرٍّ فَأَخِمْ عَلَى لِسَانِكَ كَمَا تَخِمْ عَلَى ذَهَبِكَ وَوَرَقِكَ (۱) .

۱۰۔ ابو ذر نے فرمایا۔ اے علم کے جو یا یہ زبان نیکی کی کلید ہے اور بدی کو بھی تو اپنی زبان پر اسی طرح مہر لگا۔ جیسے سونے اور کاغذ پر لگاتا ہے۔

۱۱۔ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْخَشَابِ ، عَنِ ابْنِ بَقَّاجٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ الْمَسِيحُ عليه السلام يَقُولُ : لَا تَكْثِرُوا الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ ، فَإِنَّ الذِّهْنَ يَكْثُرُونَ الْكَلَامَ فِي غَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَابْسِئْ قُلُوبُهُمْ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ .

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مسیح نے فرمایا ہے سوائے ذکر خدا زیادہ کلام نہ کرو جو ذکر خدا کے علاوہ زیادہ کلام کرتے ہیں ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں لیکن وہ جانتے نہیں۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَكُلُّ عَضْوٍ مِنْ أَعْضَاءِ الْجَسَدِ يُكْفِّرُ اللِّسَانَ يَقُولُ : نَشَدْتُكَ اللَّهُ أَنْ تُعَذِّبَ فِيكَ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ ہم کا ہر ایک عضو زبان کو کافر بنا تا ہوا دے نہ کہتا ہو خدا کی قسم ہم تیری وجہ سے عذاب دیئے جائیں گے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكِيمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوَرِّمٍ الْأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ لِسَانَ ابْنِ آدَمَ يُشْرِفُ عَلَى جَمِيعِ جَوَارِحِهِ كُلِّ صَبَاحٍ فَيَقُولُ : كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : بِخَيْرٍ إِنْ تَرَكَتْنَا ، وَيَقُولُونَ : اللَّهُ اللَّهُ فِينَا وَ يُنَاشِدُونَهُ وَيَقُولُونَ : إِنَّمَا ثَنَابٌ وَ نَعَاقِبُ يَكُ .

۱۳۔ فرمایا علی بن حسین علیہ السلام نے کہ زبان بنی آدم کے تمام اعضاء سے ہر صبح کو پوچھتی ہے تم نے کس حالت میں بسر کیا، وہ کہتے ہیں کہ اگر تو ہم کو چھوڑ دے تو نیکی میں گزرتی ہے۔ اللہ اللہ ہم میں ہے اور اس کو قسم دے کر کہتے ہیں ہمیں ثواب بھی تیری وجہ سے ملے گا اور عذاب بھی تیری وجہ سے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْقَاضِي بْنِ شَاذَانَ ، جَمِيعاً ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ - وَ ذَكَرَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا - رَفَعَهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي فَقَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي ، قَالَ : اخْفِظْ لِسَانَكَ . وَيَعْحَكَ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسُ عَلَى مَا خَيْرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ .

۱۴۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا اپنی زبان کو روکے رہو۔ لوگ اسی زبان کے نتیجہ میں اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

۱۵۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَمَّنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ لَمْ يَحْسِبْ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ كَثُرَتْ خَطَايَاهُ وَ حَضَرَ عَذَابُهُ .

۱۵۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے کلام کا اپنے عمل سے حساب نہیں لگاتا یعنی اس کو کم کرتا ہے اور بکواس زیادہ کرتا ہے تو اس سے خطائیں زیادہ سرزد ہوتی ہیں اور اس کے لئے عذاب موجود رہتا ہے۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يُعَذِّبُ اللَّهُ اللِّسَانَ بِعَذَابٍ لَا يُعَذِّبُ بِهِ شَيْئاً مِنْ الْجَوَارِحِ فَيَقُولُ : أَيُّ رَبِّ

عَذَّبْتَنِي بِعَذَابٍ لَمْ تَعَذِّبْ بِهِ شَيْئًا ، فَيَقَالُ لَهُ : خَرَجْتَ مِنْكَ كَلِمَةً قَبْلَتْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَصَبَّكَ بِهَا الدَّمُ الْحَرَامُ وَانْتَهَبَ بِهَا الْمَالُ الْحَرَامُ وَانْتَهَكَ بِهَا الْمَرْجُوحَ الْحَرَامَ ، وَغَرَّ نَفِي [وَجَلَالِي] لَا عَذَابَ بِكَ بِعَذَابٍ لَا عَذَابُ بِهِ شَيْئًا مِنْ جَوَارِحِكَ .

۱۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے خدا ازبان کو وہ عذاب دے گا جو عذاب اعضا میں سے کسی کو نہ دے گا زبان کہے گی اے میرے پروردگار تو نے مجھے ایسا عذاب دیا جو اور کسی عضو کو نہ دیا کہہ جائے گا تو نے ایسے کلمات نکلے جو مشرق سے مغرب تک پہنچے ان کی وجہ سے بیگناہوں کے خون بہائے گئے لوگوں کا جائز مال لوٹا گیا اور ناجائز شرمگاہوں سے زنا کیا گیا اور اپنے عزت و جلال کی قسم میں تجھ کو وہ عذاب دلاں گا جو بدن کے کسی اور عضو کو نہ دلاں گا۔

۱۷۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ شَوْمٌ فَنَفِي اللِّسَانِ

۱۷۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر کسی شے میں بدنامی ہے تو وہ انسان کی زبان ہے۔

۱۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَالْحُسَيْنِ بْنِ مُعْتَمِدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُعْتَمِدٍ ، جَمِيعًا : عَنِ الْوُضَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أبا عبد الله عليه السلام يَقُولُ : كَانَ الرَّجُلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا أَرَادَ الْعِبَادَةَ صَمَتَ قَبْلَ ذَلِكَ عَشْرِينَ يَوْمًا .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ بنی اسرائیل میں جب کوئی عابد ارادہ عبادت کرتا تھا تو دس برس تک پہلے خاموش رہتا تھا۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْفَيْفَارِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ رَأَى مَوْضِعَ كَلَامِهِ مِنْ عَمَلِهِ قَرَأَ كَلَامَهُ إِلَّا فِيمَا يَعْتَبِيهِ .

۱۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو عمل کے لحاظ سے اپنے کلام پر نظر کرتا ہے وہ کم بولت ہے سوائے اس کے جس کا ارادہ کرے یعنی ذکر خدا۔

۲۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مَنْشُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِي حِكْمَةِ آلِ دَاوُدَ : عَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَكُونُوا غَارِقًا بِزَمَانِهِ ، مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ . خَافِظًا لِللِّسَانِ .

۲۰۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اولاد و اولاد کی حکمتوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ مرد عاقل پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کا عابد ہو یعنی اپنی عمر کے لحاظ سے کام کرے اور اپنی شان کا خیال رکھتے ہوئے اور اپنی زبان کی روک تھام کرتے ہوئے۔

۲۱۔ مُجَدَّبُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُجَدَّبِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِبَاطٍ ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا يَزَالُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَكْتُبُ مُحْسِنًا مَا ذَامَ سَاكِتًا ، فَإِذَا تَكَلَّمَ كَتَبَ مُحْسِنًا أَوْ مُسِيئًا .

۲۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب تک بندہ مومن ساکت رہتا ہے وہ نیکی کرنے والا ہمیشہ لکھا جاتا ہے اور جب بولتا ہے تو پھر جب بولتا ہے تو پھر نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے یا بدی کرنے والا۔

ایک سو پچاسی واں باب

مدارات

۱۸۵ (بَابُ الْمَدَارَاتِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ ، عَنِ السَّكُونِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لَمْ يَنْتَمِ لَهُ عَمَلٌ : وَدَخَّ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ وَخُلُقِ يُدَارِي بِهِ النَّاسَ وَجَلَمَ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ الْجَاهِلِ .

۱۔ رسول اللہ نے فرمایا تین چیزیں ہیں جن کے بغیر عمل تمام نہیں ہوتا۔ پرہیزگاری جس کی وجہ سے خدا کی نافرمانی سے رکے خلق جس کی وجہ سے وہ لوگوں سے ہمدارات پیش آئے اور حلم جس کی وجہ سے جاہل کی جہالت کو روک دیا جائے۔

۲۔ مُجَدَّبُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُجَدَّبِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرًا عليه السلام يَقُولُ : جَاءَ جَبْرِئِيلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا عَبْدَ رَبِّكَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ : ذَا خَلَقِي .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا رب سلام کہتا ہے کہ تم میری مخلوق سے ہمدارات پیش آؤ۔

۳۔ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُجَدَّبِ بْنِ عَيْسَى ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوطٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ

السَّحْسَانِيَّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : فِي التَّوَّازِ مَكْتُوبٌ - فِيمَا نَاجَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عليه السلام : يَا مُوسَى أَكُنْ مَكْتُومَ سِرِّي فِي سِرِّ بَرِّكَ وَأَظْهَرْ فِي عَلَانِيَتِكَ الْمُدَاوَةَ عَنِ الْعُدُوِّ وَعَدُوِّكَ مِنْ خَلْقِي وَلَا تَسْتَسِيبْ لِي عِنْدَهُمْ بِأَظْهَارِ مَكْتُومِ سِرِّي فَتَشْرَكَ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّي فِي سَبْتِي .

۳۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ توریت میں ہے کہ مناجات کی موسیٰ سے اللہ نے اور فرمایا۔ اے موسیٰ کہ میرے راز کو اپنے دل میں چھپائے رہو اور ظاہر کر دیری طرف سے ملائمت کو اپنے دشمن اور میرے دشمن پر اور میرے لئے ان کی گالیاں حاصل نہ کرو، میرے راز ہائے سرستہ کو ظاہر کر کے ورنہ مجھے دشنام دلوانے میں میرے دشمن کے ساتھ تم بھی شریک ہو جاؤ گے یعنی اگر سرخون اور اس کے شکر والے تم سے پوچھیں مابال القدر دن اولیٰ رہمارے باپ دادا جو مر گئے ان کا کیا حال ہے، تو ان کے جواب میں کہو اس کا علم اللہ کو ہے یہ نہ کہو کہ وہ عذاب الہی میں گرفتار ہیں کیونکہ یہ ان کو برا لگے گا اور وہ تمہارے خدا کو اور تم کو گالیاں دیں گے۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنِي رَبِّي بِمُدَاوَةِ النَّاسِ كَمَا أَمَرَنِي بِإِدَاءِ الْفَرَائِضِ .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ نے کہ رسول اللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میرے رب نے مجھے لوگوں کے ساتھ مخلصی و مدارا پیش آنے کا حکم دیا ہے اسی طرح جیسے ادائے فرائض کا۔

۵۔ عَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مُدَاوَةُ النَّاسِ نِصْفُ الْإِيمَانِ وَالزَّيْلُ فَقُبْهُمْ نِصْفُ الْعَيْشِ . ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : خَالِطُوا الْأَيَّادِ سِرًّا وَخَالِطُوا الْفُجَّارَ جَهَارًا وَلَا تَمِيلُوا عَلَيْهِمْ قَبْظِلْمُوهُمْ، فَإِنَّهُ سَبَاتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ مِنْ دَوِي الدِّينِ إِلَّا مَنْ ظَنَّنَا أَنَّهُ أَبْلَهُ وَصَبَّرَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يُقَالَ [لَهُ] إِنَّهُ أَبْلَهُ لَأَعْقَلَ لَهُ .

۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں سے بمدار اہ پیش آنا نصف ایمان ہے اور ان سے نرمی کرنا نصف عیش، پھر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا نیکیوں سے اظہار دوستی پوشیدہ طور سے کرو، یعنی دل سے اور فاجروں سے ظاہری طور پر تاکہ وہ تمہیں ستائیں اور ان کی خطاؤں کو ان پر ظاہر نہ کرو ورنہ وہ تم پر ظلم کریں گے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ دینداروں میں صرف وہی لوگ نجات پائیں گے جن کو بے وقوف اور کوتاہ سمجھا جائے گا پس

صبر کرو اس پر کہ لوگ یہ کہیں کہ بیوقوف ہے اسے عقل نہیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ قَوْمًا مِنَ النَّاسِ قَلَّتْ مُدَارَاتُهُمْ لِلنَّاسِ فَأَنْفَعُوا مِنْ قُرَيْشٍ وَأَيَّمُ اللَّهِ مَا كَانَ بِأَخْسَائِهِمْ بَأْسٌ وَإِنَّ قَوْمًا مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ حَسَنَتْ مُدَارَاتُهُمْ فَأَلْحَقُوا بِالْبَيْتِ الرَّافِعِ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : مَنْ كَفَّ يَدَهُ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهُمَا يَكْفُ عَنْهُمْ يَدًا وَاحِدَةً وَيَكْفُونَ عَنْهُ أَيْدِي كَثِيرَةٍ .

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک قوم لوگوں میں ایسی ہے کہ وہ لوگوں میں مدارات کا برتاؤ کم کرتے ہیں اور لوگ قریش سے الگ ہو گئے واللہ ان کے حسب میں کوئی عیب نہ تھا مگر چونکہ انھوں نے برائتاؤ کیا لہذا وہ آئمہ ضلالت کے پیچ میں پھنس گئے اور چونکہ غیر قریش تھے لہذا وہ خانوادہ گرامی (ہی ہاشم) سے ملحق رہے پھر نہر بلایا جو شخص لوگوں سے اپنا ہاتھ روکے رہتا ہے تو اس کا ایک ہاتھ روکنے سے بہت سے ہاتھ روک جاتے ہیں۔

ایک سو چھیاسی وال باب رفق

(بَابُ الرَّفْقِ) ۱۸۶

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قُفْلًا وَقُفْلُ الْإِيمَانِ الرَّفْقُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر شے کے لئے ایک قفل ہوتا ہے اور ایمان کا قفل ہرمانی اور نرم دلی ہے (جو شیطان کے دغے کو روکنے والا ہے)۔

۲۔ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ قَسَمَ لَهُ الرَّفْقُ قَسِمَ لَهُ الْإِيمَانُ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جس کو نرم دلی مل گئی اس کو ایمان مل گیا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يَحْيَى الْأَزْدِيِّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ ، فَمِنْ رَفْقِهِ يُمْنٌ وَإِنْ تَسَلَّبَ أَصْفَانَهُمْ وَمُضَادَّتُهُمْ لِهَوَاهُمُ وَقُلُوبُهُمْ ، وَمِنْ رَفْقِهِ بِهِمْ أَنَّهُ يَدْعُهُمْ عَلَى الْآمْرِ يُرِيدُ إِذَانَهُمْ عَنْهُ رَفَقًا بِهِمْ

لِكَيْ لَا تُغْفَى عَنْهُمْ عَرَى الْإِنْسَانُ أَلَمًا أَنَّهُ لَسَمَلَةٌ وَاحِدَةٌ فَمَتَّعُوا فَإِنَّا آذَانُ سَمْعٍ لَا تَسْمَعُ بِأَلَا حِ
فَضَارَ مَسْئُوحًا .

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام کہ اللہ تعالیٰ آپس کی اور ہمارے کے درمیان اور ان کی کو پس کرنا ہے جو ان کی
عبادت تدبیر کیا کرتا ہے تو لوگوں کے کہنے اس سے الگ کر دیتا ہے اور ان کی بدخواہیوں اور ان کی روک دیتا ہے اور
اپنے سے ان سے۔ ساتھ اس کی ہر بات پر۔ کہ وہ اپنے منہ سے کہتا ہے کہ میں نے اس کو ایک ایک بات
ہے تاکہ ایمان نہ آئے۔ اس کی ہر بات پر اور اس کا بھائی یوسف ایک بار ہی اس پر سے کہتا ہے کہ میں نے اس کو ایک ایک بات
کا ارادہ کرتا ہے تو ایک حکم کو دے دے سے مسوخ کر دیتا ہے۔

۴۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ مَعْبُودٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَعْمَرٍ ، عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ فَمَا لَمْ يَكُنْ

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ مہربان ہے اور مہربانی کر۔ سب رکھتا ہے اور ہر ماں بندہ کو دیکھ کر کہتا ہے کہ
تندرہ راہ کو نہیں دیتا۔

۵۔ عَنْهُ عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ شَيْءَ دَعَا إِلَى الْإِسْلَامِ إِلَّا رَفَقَ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعَفْوِ .

۵۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر کسی کو جو مسلمان ہو کر

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ ذَرَّاهُ عَنْ
أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ رَفَقَ لَمْ يُدْعَ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا رَفَقَ وَلَا يُزْعَمُ مِنْ
شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ .

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہاں نرمی اور مہربانی کسی امر میں ہر دے ہے خدا سے ریت دیتا ہے اور ہر ماں نہیں
پائی جاتی اسے سخت قرار دیتا ہے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَالَ : إِنْ فِي الرِّفْقِ لَرَدٌّ وَالْبَرَكَةُ وَمَنْ يُحَرِّمِ الرِّفْقَ يُحَرِّمِ الْحَيَاةَ .

۷۔ رسول اللہ نے فرمایا رفق میں زیادتی اور برکت ہے اور جو اس سے محروم ہے وہ غیر سے محروم ہے۔

۸۔ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَيْرَةِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا زَوَّيَ الرَّفْقُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ الْأَزْدِيِّ عَنْهُمْ الْخَيْرُ.

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جس گھرانے میں رفق و مہربانی نہیں وہاں خیر نہیں۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ النَّعْتَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَارٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَرْقَمَ الْكُوفِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَيُّمَا أَهْلٍ بَيْتٍ أُعْطُوا حَظَّهُمْ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فِي الرَّزْقِ؛ وَالرَّفْقُ فِي تَقْدِيرِ الْمَعْشَقَةِ خَيْرٌ مِنَ السَّعَةِ فِي الْمَالِ؛ وَالرَّفْقُ لَا يَعْجِزُ عَنْ شَيْءٍ وَالتَّبَذِيرُ لَا يَبْقَى مَعَهُ شَيْءٌ؛ إِنَّ اللَّهَ هَزَّ وَجَلَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ.

۹۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جن گھروالوں کو خرچ میں مہواری اور میاں نہ روی دی گئی ہے وہاں اللہ ان کے رزق میں وسعت دیتا ہے اور رفق کی مال کی صورت میں بہتر چیز ہے بہ نسبت زیادتی مال کی صورت کے اور مہواری اور میاں نہ روی کسی چیز میں عاجز نہیں بناتی اور مال کا تلف کرنا کوئی شے باقی نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ صاحب رفق ہے اور رفق کو دوست رکھتا ہے

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ رَفَعَهُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي - وَجَرَى بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ كَلَامٌ فَقَالَ لِي - اِرْفَقْ بِهِمْ فَإِنَّ كُفْرَ أَحَدِهِمْ فِي غَضَبِهِ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ كَانَ كُفْرًا فِي غَضَبِهِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میرے اور قوم کے ایک شخص کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی کہ امام موسیٰ کاظم نے فرمایا نرمی سے بات کرو ممکن ہے غصہ میں کوئی ان میں سے کفر کا کلمہ کہہ جائے۔ نہیں ہے بہتری اس شخص کے لئے جو غصہ میں کلمہ کفر کہے۔

۱۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَشَّانٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَكْرِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الرَّفْقُ نِصْفُ الْعَيْشِ.

۱۱۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میاں نہ روی آدھا عیش ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوْفَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْيَزِيدَ وَيُحِبُّ عَلَيْهِ، فَإِذَا رَكِبْتُمُ الدَّوَابَّ الْمُجَفَّاءَ تَزِلُّوْهَا مَنَازِلَهَا فَإِنْ كَانَتْ الْأَرْضُ مُجَدَّبَةً فَأَنْجُوا عَنْهَا وَإِنْ كَانَتْ مُخْصِبَةً فَأَتِزِلُّوْهَا مَنَازِلَهَا.

۱۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق والے کی مدد کرتا ہے اگر تم کمزور چوپایہ پر سفر کر رہے ہو تو چاشت اور نماز کے وقت اتر پڑو اگر زمین بے گیاه ہو تو اسے طے کر جاؤ اور اگر سبز و زار ہو تو وہاں اتر کر نماز پڑھو اور اپنی ضروریات پوری کرو، چوپایہ بھی وہاں گھاس کھالے گا اور کچھ دیر وہاں آرام مل جائے گا

۱۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْمٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَوْ كَانَ الْيَزِيدُ خَلْقًا يَرَى مَا كَانَ مِثْلًا خَلَقَ اللَّهُ شَيْءًا أَحْسَنَ مِنْهُ.

۱۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر رفق کوئی مخلوق ہوتا تو مخلوقات الہی میں کوئی اس سے زیادہ حسین نہ ہوتا۔

۱۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَقْنٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَحَدِهِمَا ﷺ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَفِيكَ يُحِبُّ الزَّفَقَ وَمِنْ رَفَقِهِ بِكُمْ تَسْلِيلُ أَصْغَانِكُمْ وَمُضَادَّةُ قُلُوبِكُمْ وَإِنَّهُ لَيُرِيدُ تَحْوِيلَ الْعَبْدِ عَنِ الْأَمْرِ فَيَتَرَكُهُ عَلَيْهِ حَتَّى يُحْيِيَ لَهُ بِالنَّاسِخِ، كَرَاهِيَةً تَنَاقُلِ الْحَقِّ عَلَيْهِ.

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر جعفر صادق علیہ السلام نے، اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور جس میں نرمی سے رفق پایا جاتا ہے اس کے دل سے کینے و درد ہو جاتے ہیں اور وہ خواہش نفسانی کا ضد میں کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے امر مشکل کو اپنے بندہ سے ہٹا دیتا ہے اور اس حکم کا ناسخ لا کر مروج کر دیتا ہے تاکہ امر حق اس پر بار نہ ہو۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا صَلَحَبَ اثْنَانِ إِلَّا كَانَ أَحَدُهُمَا أَجْرًا وَآخَرُهُمَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَزْفَقَهُمَا بِضَاحِيَةٍ.

۱۵۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص مل کر بیٹھیں تو ان دونوں میں از روئے اجراء ان دونوں میں زیادہ خدا کا دوست وہ ہوگا جو ان میں اپنے ساتھی پر زیادہ مہربان ہو۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَانَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ قُسَيْبِ بْنِ عُثْمَانَ
قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : مَنْ كَانَتْ رَفِيقًا فِي أَمْرِهِ نَالَ مَا يُرِيدُ مِنَ النَّاسِ .
۱۰۱۰ ابواب بریدار : السلام نے ہر شخص صاحب رفیق ہے وہ لوگوں سے جو پائے کا ارادہ کرے گا پائے گا۔

پیک سوتاسی واں باب تواضع

(باب التواضع) ۱۸۷

۱ . عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ : أَرْسَلَ التَّجَاشِي إِلَى جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابِهِ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ لَهُ جَالِسٌ
عَلَى النَّرَابِ وَعَلَيْهِ خَافَتَانِ النَّبَابِ قَالَ : فَقَالَ جَعْفَرُ لَجَعْفَرٍ : فَاشْفَعْنَا مِنْهُ حِينَ رَأَيْنَاهُ عَلَى بَيْتِكَ
الْحَالِ ، فَلَمَّا رَأَى مَا بَيْنَا وَتَمَسَّرَ وَجُوهُنَا قَالَ :

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَصَّرَ تَجَادًا وَأَقْرَبَ عَيْنَهُ ، أَلَا أُبَشِّرُكُمْ ؟ قُلْتُ : بَلَى أَيُّهَا الْمَلِكُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ
جَاءَنِي السَّاعَةُ مِنْ تَحْوِ أَرْضِكُمْ عَنِ مَنْ عُبُونِي هُنَاكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَصَّرَنِي تَجَادًا
وَأَهْلَكَ عَدُوَّهُ وَأَيَّرَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ ! التَّقْوَا يُوَادُّ يُقَالُ لَهُ بَدْرٌ كَثِيرٌ أَرَاكَ لَكَ أَنْتَ
تَنْظُرُ إِلَيَّ حَيْثُ كُنْتُ أَرْنِي لَيْسَ بِي هُنَاكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي صَمْرَةَ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ : أَيُّهَا الْمَلِكُ
مَا لِي أَرَاكَ خَالِسًا عَلَى النَّرَابِ وَاعْلَيْكَ هَذِهِ الْخُفَّانِ ؟ فَقَالَ لَهُ : يَا جَعْفَرُ إِنَّمَا نَجِدُ فِيمَا
أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى عِبْسِي ﷺ أَرَأَيْتَ مَنْ حَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يُخَدِّتُوا لَهُ تَوَاضَعًا عِنْدَمَا يُخَدِّتُ لَهُمْ مِنْ
نِعْمَةٍ فَلَمَّا أَخَدَتْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي نِعْمَةً بِمُحَمَّدٍ ﷺ أَخَدْتُ لِلَّهِ هَذَا التَّوَاضَعُ فَلَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ
رَبِّهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ إِنْ أَلْقَيْتُمْ عَلَيْكُمْ رَقْمَةً فَإِنَّ الْقَدْرَ كَثْرَةٌ فَتَصَدَّقُوا بِحَقِّكُمْ اللَّهُ ، وَإِنَّ التَّوَاضَعُ يَرْبِدُ
سَاجِدَةً رِقْمَةً ، فَتَوَاضَعُوا بِرَقْمَتِكُمْ اللَّهُ ، وَإِنَّ الْقَوِيَّ يَرْبِدُ سَاجِدَةً عِزًّا ، فَاعْفُوا بِعِزِّكُمْ اللَّهُ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نے جناب جعفر اور ان کے اصحاب کو کربلا
بھیجا وہ لوگ آئے تو دیکھا کہ وہ اپنے مکان میں غائب پر بیٹھ ہے اور پرانا لباس پہنے ہوئے ہے جعفر کا بیان ہے کہ ہم اس
کی یہ حالت دیکھ کر رورہ گئے جب اس نے ہمارے چہروں کا تغیر دیکھا تو کہنے لگا۔ محمد ہے اس خدا کا جس نے محمد کی نفرت

کی اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ کیا میں خوشخبری سنائوں، میں نے کہا ضرور اسے بادشاہ، اس نے کہا میرے پاس ابھی ابھی تمہارے ملک کی طرف سے میرا ایک جاسوس آیا ہے جو وہاں رہتلسہ ہے اور یہ خبر لایا ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمد کی مدد کی، ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا اور فلول فلول نامور قریش قید کر لئے گئے یہ مقابلہ مقام بدر میں ہوا تھا جہاں پیلو کے درخت بکثرت ہیں گویا میں اپنے کو وہاں دیکھ رہا ہوں جبکہ میں اپنے آقا کے جو بنی ضمیرہ سے تھا اونٹ چراتا تھا۔

یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ نبی جاشی کا باپ بادشاہ تھا اور نبی جاشی کے چچا کے بارہ لڑکے تھے ان سب نے اس کو مار ڈالا اور نبی جاشی کو غلام بنا کر بنی ضمیرہ کے تاجر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا جو اسے حجاز لے آیا اور اونٹ چرانے کی خدمت اس کے سپرد کی، چونکہ نبی جاشی کے چچا زاد بھائیوں میں سلطنت کرنے کی اہلیت نہ تھی لہذا لوگ حجاز لے آئے اور نبی جاشی کو لے جا کر بادشاہ بنا دیا۔

جناب جعفر نے کہا اے بادشاہ یہ تو فرمایے کہ آپ خاک پر کیوں بیٹھے ہیں اور یہ پرانے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں اس نے کہا ہم نے جناب عیسیٰ پر نازل ہوئی کتاب میں پڑھا ہے کہ بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ جب کسی نعمت کے وقت بندوں سے بات کریں تو تواضع سے کریں جب خدا نے مجھے محمد جیسے نبی کی نعمت دی تو میں تواضع وانکساری سے بات کیوں نہ کروں یہ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ہے جب حضرت رسول خدا کو یہ خبر ملی تو اپنے اصحاب سے یہ فرمایا۔ صدقہ دینے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے تم صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے گا تواضع متواضع کی رفعت کو زیادہ کرتی ہے لہذا تواضع اختیار کرو خدا تمہارا مرتبہ بلند کرے گا اور عفو کرنا عزت کو بڑھا دیتا ہے پس تم عفو کرو اللہ تمہیں عزت دے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ فِي السَّمَاءِ مَلَكَئِينَ مُوَكَّلَيْنِ بِالْعِبَادِ ، فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رِقْعًا ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعًا .

۲۔ قرآن حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آسمان میں دو فرشتے بندوں پر موقوف ہیں جو کوئی قربت الی اللہ تواضع کرتا ہے اس کا رتبہ بلند کرتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔

۳۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُجَّاجِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : أَفْطَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشِيَّةَ خَمْسٍ فِي مَسْجِدِ قُبَا ، فَقَالَ : هَلْ مِنْ شَرَابٍ ؟ فَأَنَامَ أَبُو بْنُ خَوْلِيٍّ الْإِنْسَارِيُّ يَمْسُحُ مَخْضِرٍ بِمَسْبَلٍ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلَى فَيْدٍ بَخَّاءُ ، ثُمَّ قَالَ : شَرَابَانِ يَكْتَفِي بِأَحْيِهِمَا مِنْ ضَاحِيهِ لَا أَشْرَبُهُ وَلَا أَحَرِّمُهُ وَلَكِنْ أَنْوَاضُ اللَّهِ ، فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَقْعَةً ، وَمَنْ تَكَبَّرَ خَفَضَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ أَفْتَضَدَ فِي مَعْشَرِهِ رَقْعَةً لِلَّهِ ، وَمَنْ بَدَّ حَرَمَهُ لِلَّهِ ، وَمَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ أَحَبَّهُ اللَّهُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شب پنجشنبہ میں رسول اللہ نے مسجد قبا میں اقطار موم کیا اور فرمایا کچھ پینے کے لئے بھی ہے اوس ابن خول انصاری دہی میں شہد ملا ہوا لے آئے حضرت نے منہ سے لگا کر اسے الگ کر لیا اور فرمایا دو چیزوں کی کیا ضرورت ہے جب کہ ایک ہی کافی ہے۔ میں دونوں کو نہ پیوں گا۔ میں حرام نہیں کرتا۔ بلکہ بلحاظ تواضع خوشنودی خدا کے لئے ایسا کرتا ہوں جو تواضع پسند ہے خدا اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اس کو ذلیل کرتا ہے اور جو امور معاشرہ میں کفایت شعاری سے کام لیتا ہے اللہ اس پر رزق زیادہ کرتا ہے اور جو فضول خرچی کرتا ہے اللہ اسے رزق سے محروم رکھتا ہے اور جو ذکر موزن شکر کرتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ، عَنْ ذَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللَّهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي جَنَّتِهِ.

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو اللہ کا ذکر اکثر کرتا ہے خدا اسے جنت کے سایہ میں رکھتا ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: مَنْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَلَكًا فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّكَ أَنْ تَكُونَ عَبْدًا رَسُولًا مُتَوَاضِعًا أَوْ مَلِكًا رَسُولًا، قَالَ: فَتَنظُرُ إِلَى خَيْرَ بَيْدٍ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ أَنْ تَوَاضَعَ؛ فَقَالَ: عَبْدًا، مُتَوَاضِعًا، رَسُولًا، فَقَالَ الرَّسُولُ: مَعَ أَنَّهُ لَا يَنْتَقِصُ مِثْلَ عِنْدَرِيكَ شَيْئًا، قَالَ: وَمَعَهُ مَغَاتِبُ حَزَائِنِ الْأَذْنِ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبریل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کہتا ہے چلیے رسول متواضع ہو کر میرے بندہ ہو اور چاہے رسول رہ کر بادشاہ بنو، حضرت نے فرمایا جبریل نے میری طرف دیکھ کر فرمایا اور اشارہ کیا ہاتھ سے کہ تواضع اختیار کرو۔ حضرت نے فرمایا میں تو عبد متواضع کی صورت میں رسول ہوں۔ فرشتہ نے کہا آپ کے رب کے نزدیک اس صورت میں کوئی شے آپ کے مرتبہ سے کم نہ ہوئی امام نے فرمایا کہ فرشتہ کے پاس خزانہ ارض کی کنجیاں تھیں (جو دینے آیا تھا)۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: مِنَ التَّوَاضُعِ أَنْ تَرْضَى بِالْمَجْلِسِ دُونَ الْمَجْلِسِ وَأَنْ تَسْلِمَ عَلَى مَنْ تَلْقَى وَأَنْ تَتْرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُحِقًّا وَأَنْ لَا تُجِبَ أَنْ تُحَمَّدَ عَلَى التَّقْوَى.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ کسی مجلس میں نیچے مقام پر بیٹھے اور جس سے ملے اس پر سلام کرے اور جھک کرے کو ترک کرے اگرچہ حق پر ہو اور اسے پسند نہ کرے کہ تقویٰ پر تیری تعریف کرے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ ، عَنْ رَوَاهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ : يَا مُوسَى أَنْتَ دَيِّ لِمَ اصْطَفَيْتُكَ بِكَلَامِي دُونَ خَلْقِي ؟ قَالَ : يَا رَبِّ وَلِمَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي قَلْبْتُ عِبَادِي ظَهْرًا لِيَطْمَئِنُّ ، فَلَمْ أَجِدْ فِيهِمْ أَحَدًا أَذَلُّ لِي نَفْسًا مِنْكَ ، يَا مُوسَى إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ وَصَعْتَ خَذَكَ عَلَى التُّرَابِ - أَوْ قَالَ : عَلَى الْأَرْضِ .

۷۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ وحی کی اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف اسے موسیٰ تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق کو چھوڑ کر تم ہی کو اپنے کلام سے کیوں مخصوص کیا انھوں نے عرض کی مجھے بتا کہ ایسا کیوں کیا۔ خدا نے وحی کی، اے موسیٰ میں نے اپنے بندوں کی خوب جانچ کی، ان میں سے کسی کے نفس کو میں نے اپنے سامنے تیرے نفس سے زیادہ متواضع نہ پایا۔ جب تو نماز پڑھتا ہے تو اپنے رخسار کو خاک پر رکھتا ہے اور ایک روایت میں ہے زمین پر رکھتا ہے۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَرَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا عَلَى الْمَجْدُومِينَ وَهُوَ رَاكِبٌ جَمَادَةٌ وَهُمْ يَتَفَدَّوْنَ فَدَعَوْهُ إِلَى الْغَدَاةِ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَوَلَا أَنِّي ضَائِمٌ لِقَعْلِكَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَمَرَ بِطَعَامٍ ، فَصَنَعَ وَآمَرَ أَنْ يَتَنَوَّقُوا فِيهِ ، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَتَفَدَّوْا عَنْهُ وَتَفَدَّى مَعَهُمْ .

۸۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حضرت علی بن الحسینؑ چند جذامیوں کی طرف سے گزرے درآخالیہ کے اپنے حمار پر سوار تھے وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے انھوں نے حضرت سے کھانے میں شرکت کی درخواست کی فرمایا اگر میں روزہ سے نہ ہوتا تو ضرور تمہارے ساتھ کھاتا۔ جب وہاں سے گھر کے تو حکم دیا کہ پر تکلف کھانا تیار کریں جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے ان لوگوں کو ناشتہ پر بلایا اور ان کے ساتھ خود بھی کھایا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ مِنَ التَّوَاضُّعِ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ دُونَ شَرَفِهِ .

۹۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تواضع سے ایک امر یہ بھی ہے کہ اپنے مرتبہ سے پست مقام پر بیٹھے۔

۱۰۔ عَنْهُ، عَنِ ابْنِ قَسَّالٍ وَمُحْسِنِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : نَظَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَدِ اشْتَرَى لِعِيَالِهِ شَيْئًا وَهُوَ حَمِيلَةٌ، فَمَثَا رَأَاهُ الرَّجُلُ اسْتَحْيَى مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اشْتَرَيْتَ لِعِيَالِكَ وَحَمَلْتَهُ إِلَيْهِمْ، أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَا حَيِّثُ أَنْ أَشْتَرِيَ لِعِيَالِي الشَّيْءَ ثُمَّ أَحْمِلُهُ إِلَيْهِمْ.

۱۰۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنے عیال کے لئے کچھ سامان خرید کر اپنے گھر لے کر چلا جب اس نے حضرت کو دیکھا تو شرمایا گیا حضرت نے فرمایا: اے شخص یہ تو نے اپنے بال بچوں کے لئے خرید امداد ان کے پاس لئے جا رہے ہیں خدا کی قسم اگر اہل مدینہ کی طرف کو خوف نہ ہوتا تو میں یہ پسند کرتا کہ اپنے بچوں کے لئے سامان خرید کر کے لے جاؤں۔

۱۱۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَاصِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْقِيَامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام : يَا دَاوُدُ كَمَا أَنَّ أَقْرَبَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْمُتَوَاضِعُونَ كَذَلِكَ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْمُتَكَبِّرُونَ.

۱۱۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی، اے داؤد جس طرح تو تواضع کرنے والے خدا سے زیادہ قریب ہیں اسی طرح تکبر کرنے والے اس سے زیادہ دور ہیں۔

۱۲۔ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ دَقَمَةَ إِلَى أَبِي بَقِيرٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي السَّنَةِ الَّتِي قُبِحَ فِيهَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَتَلَّكَ : جُمِلْتُ فِذَاكَ مَا لَكَ دَبَحْتَ كَبْشًا وَنَعَرَ فُلَانٌ بِدَقَّةٍ : مَا أَلَا مُحَمَّدٌ إِنَّ نَوْحًا عليه السلام كَانَ فِي السَّفِينَةِ وَكَانَ فِيهَا مَا شَاءَ اللَّهُ وَكَانَتِ السَّفِينَةُ مَأْمُورَةً فَطَافَتْ بِالنَّبِيِّ عليه السلام وَهُوَ لَوَاهُ النَّسَاءُ وَحَلَّى سَبِيلَهَا نُوحٌ عليه السلام، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْجِبَالِ أَنِّي وَأَصْنَعُ سَفِينَةً نُوحٍ عَبْدِي عَلِيُّ حَبْلٍ مِنْكُمْ، فَتَطَاوَلَتْ وَشَمَحَتْ وَتَوَاضَعَ الْجُودِيُّ وَهُوَ جَبَلٌ عِنْدَكُمْ فَصَرَبَتِ السَّفِينَةُ وَجُوجُومَا الْجَبَلِ، قَالَ : فَقَالَ نُوحٌ عليه السلام عِنْدَ ذَلِكَ : يَا مَارِي اتَّقِنِي، وَهُوَ بِالسَّرِيَانِيَةِ [يَا رَبِّ أَصْلِحْ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام عَزَّ وَجَلَّ يَنْقِيهِ.

۱۲۔ ابو بقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس سال امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہونے والا تھا میں مقام منیٰ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ فدا ہوں آپ نے قربانی میں مینڈھا دیا کیا اور فلاں یعنی آپ کے بھائی عبد اللہ افط نے اونٹ تحریک فرمایا اے ابو محمد نوح رضی اللہ عنہ کشتی میں تھے اور اس میں جو اللہ نے جامادہ تھا اور کشتی

محکوم امر نوح تھی۔ اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور وہ مناسک حج کا آخری طواف نسا تھا اور خدا نے کہا میرے بندے نوح نے کشتی کو چھوڑ دیا۔ کہ لے پہاڑو۔ وہ تم میں سے کسی پہاڑ پر جا ٹھہرے۔ بلند پہاڑوں نے ٹکیر کیا اور اپنا سر فخر اُڑا دیا۔ مگر ابھارا اور جودی نے جو عراق عرب کا سب سے چھوٹا پہاڑ ہے تواضع کا اظہار کیا۔ پس نوح کی کشتی نے اپنے سینے کو اسی پہاڑ سے ٹکرایا۔ نوح نے زبان سریانی بارگاہ الہی میں عرض کی۔ خداوند! مجھے غرق ہونے سے بچلے۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ کہ امام علیہ السلام نے اپنی امامت اور عبد اللہ ارفع کے غلط دعوے کی طعن اشارہ کیا۔

۱۳۔ عَنْهُ، عَنْ عَدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَنِّمِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَاءِ قَالَ : قَالَ : التَّوَاضُّعُ أَنْ تُعْطِيَ النَّاسَ مَا تُحِبُّ أَنْ تُعْطَاهُ . وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : قُلْتُ : مَا حَادُّ التَّوَاضُّعِ الَّذِي إِذَا فَعَلَهُ الْعَبْدُ كَانَ مُتَوَاضِعًا؟ فَقَالَ التَّوَاضُّعُ دَرَجَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَعْرِفَ الْعَبْدُ قَدْرَ نَفْسِهِ فَيُزِيلَهَا مِنْ مَنَازِلَتَهَا بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ، لَا يُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ إِلَى أَحَدٍ إِلَّا بِمِثْلِ مَا يُؤْتِيهِ إِلَيْهِ ، إِنْ رَأَى سَيِّئَةً دَرَأَهَا بِالْحَسَنَةِ ، كَالِظِلِّ الْغَيْظِ ، غَائِبٌ عَنِ النَّاسِ ، وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ .

۱۳۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے تواضع یہ ہے کہ تم لوگوں کو وہ عطا کرو جسے تم چاہتے ہو کہ کوئی تم کو عطا کرے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا حد تواضع کیا ہے؟ جس کے کرنے پر بندہ عرب عام میں متواضع سمجھا جائے۔ فرمایا تواضع کے درجات ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی قدر جان کر بچے دل سے اپنے کو اس منزلت سے ہست تردکھائے اور یہ بات پسند کرے کہ دوسروں کو وہی ملے جس کو وہ اپنے لئے چاہتا ہے اور اگر کسی سے بُرائی دیکھے تو اس کا بدلہ نہ لے سکے دے۔ غصہ کا پینے والا قصور کا معاف کرنے والا ہے اور اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(ختم شد)